کتاب الآثار
مترجم
اردو
نوسو آثار کا گرانقدر و بیش بہا ذخیرہ
جس کو امام اعظم ابو حنیفہ نے چالیس ہزار احادیث نبوی سے منتخب فرمایا
بروایت حضرت امام محمد بن حسن شیبانی
ترجمہ و فوائد۔ مولانا ابو الفتح محمد صغیر الدین
محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب و مالکان مطبع سعیدی
قرآن محل۔ مقابل مولوی مسافر خانہ۔ کراچی

ناشر

محمد سعید اینڈ سنز ۔ تاجران کتب

قرآن محل، مقابل مولوی مسافر خانہ

کراچی

طابع

مطبع سعیدی، قرآن محل ۔ کراچی

قیمت مجلد ــــــــــ

تقریب سعید

اہل نظر سے مخفی نہیں ہے کہ مسلمانوں کی حیات اسلامیہ کے لئے کتاب و سنت اور آثار صحابہ وتابعین شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہیں اگر خدانخواستہ ان کا دامن ہاتھ سے چھوٹا تو نہ مسلمانو کی زندگی اسلامی حیثیت سے باقی رہے اور نہ وہ ان ثمرات و برکات کے مستحق ہوں جو اس پر مترتب ہوتے ہیں۔

پھر دیدہ وروں سے پوشیدہ نہیں کہ راس الائمہ امام ابوحنیفہؒ کے بعض شاگردوں خصوصاً امام محمدؒ و امام ابویوسف رحمہما اللہ کا فقہ حنفی کے اصول و فروع کی تشکیل اور نشر و اشاعت میں کیا رتبہ رہا ہے کہ جن مسائل میں یہ دونوں شاگرد اپنے استاد کے ساتھ متفق ہو گئے ہوں پھر کسی کو بھی اختلاف کی جرأت نہ ہو گی۔

ان ائمہ نے دین کی خدمات انجام دے کر صفحۂ ہستی پر اپنا نقش دوام ثبت کر دیا ہے۔ چنانچہ جو کارنامے جو ہمارے لئے مشعل راہ کے طور پر چھوڑ گئے ہیں۔ ان کو زندہ اور قائم نہ رکھنا بڑی بے انصافی ہوگی اس لئے ان ائمہ دین کی کتابوں کی نشر و اشاعت اور عام مسلمانوں کے گھروں میں ان کا پہنچانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔

امام محمد کی حدیث میں دو کتابیں بہت مشہور ہیں۔ ایک مؤطا امام محمد جو مرفوع اور مسند احادیث کا مجموعہ ہے۔ دوسری کتاب الآثار جس میں زیادہ تر صحابہ و ائمہ فقہ کے اقوال ہیں۔ اسی وجہ سے اس کا نام کتاب الآثار رکھا گیا۔ آثار جمع اثر کی ہے۔ اثر کا اطلاق اصطلاحی معنی میں صحابہ یا ائمہ کے قول و فعل پر ہوتا ہے۔ جیسا کہ حدیث کے لغوی معنی مطلق بات و قول کے ہیں۔ اور اصطلاحاً حدیث کے معنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کے ہوتے ہیں۔

کتاب الآثار میں کم و بیش نو سو آثار امام محمد نے جمع کئے ہیں۔ جو روزمرہ کی فقہی ضروریات اور اخلاق سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن میں اثر یا حدیث بیان کرنے کے بعد اپنی رائے بیان کی ہے۔

اردو دان طبقہ اس فائدہ سے محروم رہتا اگر صرف عربی متن شائع کیا جاتا۔ اس لئے عوام اور اردو دان حضرات کے لئے اس کو مفید بنانے کی غرض سے ترجمہ اور مختصر شرح کے ساتھ شائع کر رہا ہوں۔ مذہبی کتابوں کی نشر و اشاعت اپنا نصب العین رہا ہے اور ان کی افادیت میں اضافہ ہمارے مقاصد میں داخل ہے۔

وما توفیقی الا باللہ

محمد سعید عفی عنہ

فہرست مضامین کتاب الآثار

باب نمبر	عنوان	صفحہ
۱	وضو کا بیان	۳۳
۲	گھوڑے گدھے اور بلی کے جھوٹے سے وضو کے درست ہونے کا بیان	۳۵
۳	موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۳۶
۴	آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو کرنے کا بیان	۳۸
۵	بوسہ اور قے سے وضو ٹوٹنے کا بیان	
۶	ذکر کو ہاتھ لگانے سے وضو کرنے کا بیان	۴۱
۷	زمین پانی اور جوتی وغیرہ کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی	۴۲
۸	زخم یا چیچک کے مریض کے وضو کا بیان	۴۳
۹	تیمم کا بیان	۴۳
۱۰	چارپایوں وغیرہ کے پیشاب کا بیان	۴۶
۱۱	استنجا کا بیان	۴۷
۱۲	وضو کے بعد رومال سے منہ پونچھنے اور لبیں کاٹنے کا بیان	۴۹
۱۳	مسواک کرنے کا بیان	۴۹
۱۴	عورت کے وضو کرنے اور دوپٹہ پر مسح کرنے کا بیان	۵۰
۱۵	غسل جنابت کا بیان	۵۱
۱۶	ایک ہی برتن سے مرد و عورت کے غسل جنابت کا بیان	۵۲
۱۷	حیض اور استحاضہ والی عورت کے غسل کا بیان	۵۳
۱۸	نماز کے وقت حیض آنے کا بیان	۵۳
۱۹	نفاس والی اور حاملہ عورت کے خون دیکھنے پر کیا کرے	۵۵
۲۰	مرد کی طرح عورت کے خواب دیکھنے کا بیان	۵۶
۲۱	اذان کا بیان	۵۶
۲۲	نماز کے اوقات کا بیان	۵۸
۲۳	جمعہ اور عیدین کے دن غسل کرنے کا بیان	۵۹
۲۴	نماز شروع کرنے، ہاتھ اٹھانے اور پگڑی پر سجدہ کرنے کا بیان	۶۰
۲۵	نماز میں بلند آواز سے قرأت کا بیان	۶۲
۲۶	تشہد کا بیان	۶۲
۲۷	بسم اللہ زور سے پڑھنے کا بیان	۶۳
۲۸	امام کے پیچھے قرأت اور اس کی تلقین کا بیان	۶۵
۲۹	صفوں کے برابر کرنے اور پہلی صف کی فضیلت کا بیان	۶۷
۳۰	اس شخص کا بیان جو دو یا زیادہ آدمیوں کی امامت کرے	۶۷
۳۱	اس شخص کا بیان جو فرض پڑھ چکا ہو	۷۰
۳۲	نفل نماز کا بیان	۷۱
۳۳	محراب میں نماز پڑھنے کا بیان	۷۲
۳۴	امام کے سلام پھیرنے اور اس کے بیٹھنے کا بیان	۷۳
۳۵	جماعت کی فضیلت اور فجر کی دو سنتوں کا بیان	۷۳

باب نمبر	عنوان	صفحہ
۳۶	اس شخص کا بیان جو نماز پڑھے اور اس کے اور امام کے درمیان دیوار یا راستہ حائل ہو	۷۶
۳۷	فراغت نماز سے پہلے منہ سے مٹی پونچھنے کا بیان	۷۶
۳۸	بیٹھ کر ٹیک لگا کر اور سترہ کی طرف نماز پڑھنے کا بیان	۷۷
۳۹	وتر اور اس چیز کا بیان جو اس میں پڑھی جائے	۷۸
۴۰	مسجد میں اقامت سننے والے کا بیان	۷۹
۴۱	مسبوق کی نماز کا بیان	۸۰
۴۲	اس شخص کا بیان جو اپنے گھر میں بغیر اذان کے نماز پڑھے	۸۳
۴۳	نماز کو کیا چیز توڑتی ہے !	۸۳
۴۴	نماز میں تکبیر چھوٹنے اور وضو ٹوٹنے کا بیان	۸۶
۴۵	مکروہات نماز اور اس کے اعادہ کا بیان	۸۷
۴۶	اس شخص کا بیان جو نماز میں تری پائے	۹۱
۴۷	نماز میں قہقہہ کا حکم اور مکروہات کا بیان	۹۲
۴۸	نماز سے پہلے سونے اور اس سے وضو ٹوٹنے کا بیان	۹۳
۴۹	بیہوش آدمی کی نماز کا بیان	۹۵
۵۰	نماز میں بھول جانے کا بیان	۹۶
۵۱	خطبہ یا نماز کی حالت میں سلام کرنے کا بیان	۹۹
۵۲	نماز ہلکی پڑھنے کا بیان	۱۰۱
۵۳	سفر کی نماز کا بیان	۱۳
۵۴	نماز خوف کا بیان	۱۰۵
۵۵	نفاق سے ڈرنے والے کی نماز کا بیان	۱۰۶
۵۶	چھینکنے والے کو جواب دینے کا بیان	۱۰۷

باب نمبر	عنوان	صفحہ
۵۷	جمعہ کی نماز اور خطبوں کا بیان	۱۰۷
۵۸	عیدین کی نماز کا بیان	۱۰۸
۵۹	عورتوں کا عیدین کی نماز میں باہر نکلنا اور چاند دیکھنا	۱۰۹
۶۰	عیدگاہ جانے سے پہلے کھانے کا بیان	۱۱۰
۶۱	تشریق کے دنوں میں تکبیر کہنے کا بیان	۱۱۰
۶۲	سورہ حج میں سجدہ کا بیان	۱۱۱
۶۳	نماز میں قنوت پڑھنے کا بیان	۱۱۱
۶۴	عورت کی امامت اور اس کے بیٹھنے کا طریقہ	۱۱۳
۶۵	لونڈی کی نماز کا بیان	۱۱۳
۶۶	[illegible] کی نماز کا بیان	۱۱۴
۶۷	جنازوں اور مردوں کے نہلانے کا بیان	۱۱۶
۶۸	عورت کے نہلانے اور کفنانے کا بیان	۱۱۷
۶۹	میت کو نہلا کر غسل کرنے کا بیان	۱۱۸
۷۰	جنازہ کے اٹھانے کا بیان	۱۱۹
۷۱	نماز جنازہ کا بیان	۱۱۹
۷۲	مردے کو قبر میں داخل کرنے کا بیان	۱۲۲
۷۳	مردوں اور عورتوں کے جنازے کا بیان	۱۲۳
۷۴	جنازے کے ساتھ چلنے کا بیان	۱۲۴
۷۵	قبروں کا اونٹ کی کوہان کی طرح بنانا اور ان کا گچ بنانا	۱۲۶
۷۶	جنازے کی نماز پڑھانے کا مستحق کون ہے	۱۲۷
۷۷	آواز کے ساتھ بچے کا رونا اور اس پر نماز پڑھنا	۱۲۷
۷۸	شہید کے نہلانے کا بیان	۱۲۸
۷۹	قبروں کی زیارت کا بیان	۱۲۹
۸۰	قرآن پڑھنے کا بیان	۱۳۰

باب نمبر	عنوان	صفحہ
۸۱	حمام میں اور جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنے کا بیان	۱۳۲
۸۲	سفر میں روزہ اور افطار کا بیان	۱۳۳
۸۳	روزہ دار کے بوسہ لینے اور مباشرت کا بیان	۱۳۵
۸۴	روزہ کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے	۱۳۶
۸۵	روزے کی فضیلت کا بیان	۱۳۷
۸۶	سونے اور چاندی کی زکوٰۃ اور یتیم کے مال کا بیان	۱۳۸
۸۷	زیور کی زکوٰۃ کا بیان	۱۳۹
۸۸	صدقہ فطر اور غلاموں کی زکوٰۃ کا بیان	۱۴۰
۸۹	کام کرنے والے چارپایوں کی زکوٰۃ کا بیان	۱۴۲
۹۰	کھیتی کی زکوٰۃ اور عشر کا بیان	۱۴۳
۹۱	زکوٰۃ کس طرح دی جائے	۱۴۴
۹۲	اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان	۱۴۵
۹۳	بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان	۱۴۶
۹۴	گائے کی زکوٰۃ کا بیان	۱۴۸
۹۵	اگر کوئی مرد اپنا مال مسکینوں کے لئے وقف کر جائے تو اس کا کیا حکم ہے	۱۴۸
۹۶	احرام اور لبیک کہنے کا بیان	۱۴۹
۹۷	قران اور احرام کی فضیلت	۱۵۰
۹۸	طواف اور کعبہ میں قرآن پڑھنے کا بیان	۱۵۳
۹۹	لبیک کبھی کب موقوف کرے اور حج میں شرط کرنے کا بیان	۱۵۴
۱۰۰	حج کے مہینوں اور دیگر ایام میں عمرہ کرنے کا بیان	۱۵۵
۱۰۱	عرفات اور مزدلفہ میں نماز پڑھنے کا بیان	۱۵۶
۱۰۲	بحالت احرام بیوی سے جماع کرنے کا حکم	۱۵۸
۱۰۳	جس نے قربانی کی تو احرام سے نکلا	۱۵۹
۱۰۴	احرام کی حالت میں سینگی لگوانے اور سر منڈانے کا بیان	۱۵۹
۱۰۵	بحالت احرام مرض کی بنا پر صدقہ کا بیان	۱۶۰
۱۰۶	بحالت احرام شکار کرنے کا بیان	۱۶۱
۱۰۷	جس کی قربانی راہ میں مرنے کے قریب ہو جائے	۱۶۳
۱۰۸	محرم کے لئے کونسا لباس اور خوشبو جائز ہے	۱۶۵
۱۰۹	محرم کے لئے کن جانوروں کا قتل جائز ہے	۱۶۶
۱۱۰	احرام کی حالت میں نکاح کرنے کا بیان	۱۶۶
۱۱۱	مکے کے گھروں کے بیچنے اور ان کی اجرت کا بیان	۱۶۷
۱۱۲	ایمان کا بیان	۱۶۷
۱۱۳	شفاعت کا بیان	۱۷۱
۱۱۴	تقدیر کی تصدیق کا بیان	۱۷۳
۱۱۵	آزاد مرد کے لئے کتنی عورتوں سے نکاح جائز ہے	۱۷۹
۱۱۶	غلام کے لئے کتنی عورتوں سے جائز ہے	۱۸۰
۱۱۷	ام ولد کے کسی کا نکاح کر دینے کا بیان	۱۸۱
۱۱۸	شادی کے بعد مرد یا عورت میں عیب نکل آنے کا بیان۔	۱۸۲
۱۱۹	اس نکاح کا بیان جو ممنوع ہے	۱۸۴
۱۲۰	اگر کوئی شخص مہر کی تعیین کے بغیر نکاح کرے اور مر جائے۔	۱۸۵
۱۲۱	عدت میں نکاح کے بعد طلاق دینے کا بیان	۱۸۶
۱۲۲	ان دو عورتوں کا بیان کہ جو اپنے شوہروں سے خبر میں بدل جائیں۔	۱۸۸
۱۲۳	مطلقہ یا خلع والی عورت سے نکاح کا بیان	۱۸۹
۱۲۴	اگر کوئی مرد کسی یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح کرے تو وہ اس کو محصن نہیں کرتی۔	۱۹۰
۱۲۵	بحالت شرک نکاح کرنے پھر مسلمان ہو جانے کا بیان۔	۱۹۱

باب نمبر	عنوان	صفحہ
۱۲۶	لونڈی سے نکاح کرنے پھر اُسے خریدنے اور آزاد کرنے کا بیان۔	۱۹۳
۱۲۷	نکاح کے بعد زوجین میں سے کسی ایک کا زنا کرنا۔	۱۹۶
۱۲۸	نکاح متعہ کا بیان	۱۹۷
۱۲۹	اس نکاح کا بیان جو حرام ہے۔	۱۹۹
۱۳۰	نشے والے کے نکاح کا بیان	۲۰۰
۱۳۱	کسی عورت سے نکاح کرنے پر اُسے کنواری نہ پانے کا بیان۔	۲۰۰
۱۳۲	کفو میں شادی اور خاوند کے حقوق کا بیان	۲۰۱
۱۳۳	خاوند کی موت کی اطلاع پر نکاح کر لینے کا بیان	۲۰۲
۱۳۴	عزل کا بیان اور عورتوں سے کس چیز میں جماع ممنوع ہے۔	۲۰۴
۱۳۵	ان دو لونڈیوں سے جماع کی کراہت جو سگی بہنیں ہوں۔	۲۰۶
۱۳۶	خاوند والی لونڈی کے بیچنے اور ہبہ کیے جانے کا بیان۔	۲۰۷
۱۳۷	طلاق اور عدت کا بیان	۲۰۹
۱۳۸	حاملہ کی طلاق کا بیان	۲۱۰
۱۳۹	اس لڑکی کے طلاق اور عدت کا بیان جسے ابھی حیض نہ آیا ہو۔	۲۱۰
۱۴۰	مطلقہ عورت کا کسی مرد سے شادی کے بعد زوج اول کے پاس لوٹ آنے کا بیان	۲۱۱
۱۴۱	اگر کوئی شخص عورت کو طلاق دے پھر اس سے رجوع کرے تو عورت کس حد تک [illegible]	۲۱۲
۱۴۲	جماع سے پہلے تین طلاقیں دینے کا بیان	۲۱۳
۱۴۳	مرض الموت میں قبل جماع یا بعد جماع طلاق دینے کا بیان۔	۲۱۳
۱۴۴	اس مطلقہ کی عدت جو حیض سے ناامید ہو چکی ہو	۲۱۵
۱۴۵	اس مطلقہ کی عدت جس کا حیض رک گیا ہو	۲۱۶
۱۴۶	بحالت حمل طلاق دی ہوئی عورت کی عدت کا بیان	۲۱۶
۱۴۷	مستحاضہ کی عدت کا بیان	۲۱۷
۱۴۸	طلاق کے بعد عدت ہی میں رجوع کر لینے کا بیان	۲۱۸
۱۴۹	اس مطلقہ عورت کا حکم جسے شوہر نے رجوع کر لیا تھا لیکن اُسے خبر نہ تھی اور عدت گزار کر دوسرے سے شادی کر لی	۲۱۹
۱۵۰	تین طلاق دے یا ایک طلاق دے کر تین کی نیت کرے۔	۲۲۰
۱۵۱	طلاق میں رجوع کرنے کا بیان	۲۲۱
۱۵۲	لونڈی کو طلاق رجعی دینے کا بیان	۲۲۲
۱۵۳	خلع کا بیان	۲۲۲
۱۵۴	عنین کا بیان	۲۲۳
۱۵۵	طلاق دے کر انکار کرنے کا بیان	۲۲۳
۱۵۶	مذاق کے طور پر طلاق دینے کا بیان	۲۲۳
۱۵۷	طلاق بتہ کا بیان	۲۲۳
۱۵۸	لکھ کر طلاق دینے کا بیان	۲۲۶
۱۵۹	بیہوشی، نیند اور مستی کی حالت میں طلاق کا بیان	۲۲۷
۱۶۰	بادشاہ کے دباؤ سے طلاق دینے یا آزاد کرنے کا بیان۔	۲۲۸
۱۶۱	مکروہ طلاق کا بیان	۲۲۸
۱۶۲	اس شخص کا بیان جو کہے کہ اگر میں فلاں عورت سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے	۲۲۹
۱۶۳	نصرانی، یہودی اور مجوسی کا اپنی بیوی کو طلاق دینے کا بیان	۲۳۰
۱۶۴	مطلقہ اور بیوہ کی عدت کا بیان	۲۳۰
۱۶۵	طلاق میں ان شاء اللہ کہنے کا بیان	۲۳۱
۱۶۶	اس شخص کا بیان جو اپنی عورت سے کہے کہ عدت گزار	۲۳۲

باب نمبر	عنوان	صفحہ
۱۶۷	غیر مدخولہ کے نفقہ کا بیان	۲۳۳
۱۶۸	خلع والی عورت کا بیان	۲۳۴
۱۶۹	اس شخص کا بیان جو اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے۔	۲۳۵
۱۷۰	لعان کا بیان	۲۳۶
۱۷۱	کسی کا عورت سے یہ کہنا کہ تیرا کام تیرے ہاتھ میں ہے اور اختیار کا بیان۔	۲۳۷
۱۷۲	ایلا کا بیان	۲۴۰
۱۷۳	ایلا کے بعد طلاق دینے کا بیان	۲۴۳
۱۷۴	ظہار کا بیان	۲۴۴
۱۷۵	لونڈی کی ظہار کا بیان	۲۴۷
۱۷۶	دیت کا بیان اور جو چیز کہ چاندی اور مواشی والوں پر واجب ہے	۲۴۷
۱۷۷	اس عضو کی دیت جو انسان کے بدن میں صرف ایک ہے	۲۴۸
۱۷۸	دانتوں اور ٹکڑوں اور انگلیوں کی دیت کا بیان	۲۵۰
۱۷۹	جس زخم میں قصاص نہ لیا جا سکے اس میں کیا حکم	۲۵۲
۱۸۰	خطا کی دیت کیا ہے اور عاقلہ پر کیا دیت ہو	۲۵۳
۱۸۱	اگر کچھ لوگ دیوار کھودیں اور وہ ان پر گر پڑے تو اس کا کیا حکم ہے۔	۲۵۷
۱۸۲	عورت کی دیت اور اس کے زخموں کا بیان	۲۵۷
۱۸۳	غلاموں کے زخموں کا بیان	۲۵۸
۱۸۴	مکاتب مدبر اور ام ولد کی جنایت کا بیان	۲۵۹
۱۸۵	عہد والے کافر کی دیت کا بیان	۲۶۱
۱۸۶	عورت کے مرتد ہونے کا بیان	۲۶۲
۱۸۷	بعض ولی کے قصاص معاف کر دینے کا بیان	۲۶۳
۱۸۸	اس شخص کا بیان جس نے غلام یا [illegible] کو قتل کیا	۲۶۴
۱۸۹	اس شخص کا بیان جس کے گھر میں مقتول پایا جائے	۲۶۵
۱۹۰	لعان اور بچے سے انکار کرنے کا بیان	۲۶۶
۱۹۱	اس شخص کا بیان جو ساری قوم کو زنا کی تہمت لگائے اور آزاد اور غلام کی حد کا بیان۔	۲۶۸
۱۹۲	تعزیر کا بیان۔	۲۷۰
۱۹۳	کئی حدوں کے جمع ہونے پر قتل کرنے کا بیان	۲۷۱
۱۹۴	زنا بالجبر کا بیان	۲۷۱
۱۹۵	اگر کئی گواہ عورت کے زنا کی گواہی دیں جن میں اس کا شوہر بھی ہو۔	۲۷۲
۱۹۶	غیر شادی شدہ کے زنا کی حد کا بیان	۲۷۳
۱۹۷	لوطی کی حد کا بیان	۲۷۳
۱۹۸	لونڈی کے زنا کی حد بیان	۲۷۴
۱۹۹	شبہ کی بنا پر زنا کا بیان	۲۷۴
۲۰۰	حدوں کے دفع کرنے کا بیان	۲۷۵
۲۰۱	نشے والوں کی حد کا بیان	۲۷۶
۲۰۲	راہزنی یا چوری کی حد کا بیان	۲۷۸
۲۰۳	کفن چور کی حد کا بیان	۲۸۲
۲۰۴	مسلمانوں کے معاملے میں ذمیوں کی شہادت کا بیان	۲۸۲
۲۰۵	حدوں کی شہادت کا بیان	۲۸۳
۲۰۶	جھوٹی گواہی کا بیان	۲۸۴
۲۰۷	عورتوں کی گواہی کے جائز یا ناجائز ہونے کا بیان	۲۸۵
۲۰۸	قرابت داروں کے لئے گواہی کے قبول ہونے کا بیان	۲۸۵
۲۰۹	نابالغ لڑکوں کی گواہی کا بیان	۲۸۶
۲۱۰	کس حد تک وصیت جائز ہے	۲۸۷
۲۱۱	چند وصیتیں یا غلام آزاد کرنے کی وصیت کا بیان	۲۸۸
۲۱۲	غلام آزاد کرنے کی فضیلت کا بیان	۲۹۲
۲۱۳	مدبر اور ام ولد کے آزاد کرنے کا بیان	۲۹۳
۲۱۴	دو شریکوں میں سے ایک کا اپنے غلام کو آزاد کرنے کا بیان	۲۹۵
۲۱۵	اپنے غلام کا آدھا حصہ آزاد کرنے کا بیان	۲۹۶

باب نمبر	عنوان	صفحہ
۲۱۶	دو شریکوں میں سے ایک کا اپنے غلام کو مکاتب کر دینے کا بیان۔	۲۹۶
۲۱۷	مکاتب کی کتابت کا بیان	۲۹۷
۲۱۸	مکاتب سے ضمانت لئے جانے کا بیان	۲۹۹
۲۱۹	قاتل کی میراث کا بیان	۳۰۰
۲۲۰	اس شخص کا بیان جو مر جائے اور کوئی مسلمان وارث نہ چھوڑے	۳۰۰
۲۲۱	اس شخص کا بیان جو مر جائے اور بیوی چھوڑے اور اسباب میں اختلاف ہو۔	۳۰۲
۲۲۲	آزاد شدہ غلاموں کی میراث کا بیان	۳۰۳
۲۲۳	دو لعان کرنے والوں اور لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی میراث کا بیان	۳۰۵
۲۲۴	عمریٰ کا بیان	۳۰۸
۲۲۵	اٹھائے ہوئے لڑکے کی اور اس لڑکے کی میراث کا بیان جس کا دو آدمی دعویٰ کریں۔	۳۰۹
۲۲۶	بچے کا حق کون لے اور نفقہ کی ذمہ داری کس پر ہو	۳۰۹
۲۲۷	شوہر کا بیوی کو اور بیوی کا شوہر کو ہبہ کرنے کا بیان	۳۱۱
۲۲۸	قسموں اور کفاروں کا بیان	۳۱۱
۲۲۹	قسم کے کفارے میں کسی غلام کا آزاد کرنا کافی ہو	۳۱۲
۲۳۰	قسم میں ان شاء اللہ کہنے کا بیان	۳۱۲
۲۳۱	گناہ کی نذر ماننے کا بیان	۳۱۳
۲۳۲	کفارے میں اختیار اور نیز مال مسکینوں کو دینے کا بیان	۳۱۵
۲۳۳	اپنے اوپر کسی چیز کے واجب کر لینے کا بیان	۳۱۶
۲۳۴	اپنے بیٹے یا اپنی جان ذبح کرنے کی نذر ماننے کا بیان	۳۱۷
۲۳۵	مظلوم کے قسم کھانے کا بیان	۳۱۸
۲۳۶	تجارت اور بیع میں شرط کا بیان	۳۱۹
۲۳۷	اگر کوئی کھجور کا درخت پیوند کیا ہوا بیچے یا غلام بیچے اور اس کے پاس مال ہو تو اس کا کیا حکم ہو	۳۲۱
۲۳۸	اگر کوئی شخص خریدے ہوئے اسباب میں عیب پائے	۳۲۱

باب نمبر	عنوان	صفحہ
۲۳۹	لونڈی کا دودھ اس کے [illegible] بیچنے کا بیان	۳۲۳
۲۴۰	کیل، ماپ وغیرہ میں بیع سلم کرنے کا بیان	۳۲۵
۲۴۱	میووں میں غلہ وغیرہ کی طرح بیع سلم کرنے کا بیان	۳۲۶
۲۴۲	حیوان میں بیع سلم کرنے کا بیان	۳۲۷
۲۴۳	بیع سلم میں ضامن اور رہن رکھنے کا بیان	۳۲۷
۲۴۴	بیع سلم میں کچھ مال لینا اور کچھ راس المال لینا	۳۲۸
۲۴۵	کپڑوں میں بیع سلم کرنے کا بیان	۳۲۸
۲۴۶	اپنے بھائی کے مول پر مول تول کرنا۔	۳۲۹
۲۴۷	دار الحرب کی طرف تجارت کا مال لے جانے کا بیان	۳۳۰
۲۴۸	جوئے اور شراب میں تجارت کرنے کا بیان	۳۳۰
۲۴۹	جنگل کے باشندے کو شہری کے بیچنے کا بیان	۳۳۱
۲۵۰	اس سونا اور چاندی کے خریدنے کا بیان جو سبز اور جواہر میں ہو۔	۳۳۲
۲۵۱	ہلکے درہموں سے بھاری درہموں کو خریدنے اور سود کا بیان۔	۳۳۳
۲۵۲	قرض لینے کا بیان	۳۳۴
۲۵۳	زمین اور شفعہ کا بیان	۳۳۵
۲۵۴	تہائی حصے پر مضاربت کرنا	۳۳۶
۲۵۵	اگر کسی کے پاس مضاربت یا امانت کا مال ہو تو اس کا کیا حکم ہے۔	۳۳۷
۲۵۶	تہائی یا چوتھائی پر مزارعت کرنے کا بیان	۳۳۷
۲۵۷	ایک چیز اجرت پر لے کر دوسرے شخص کو زیادہ اجرت پر دینے کا بیان۔	۳۳۸
۲۵۸	غلام ضامن ہے اگر اس کا مالک اس کو تجارت کی اجازت دے۔	۳۳۹
۲۵۹	مزدور و شریک کی ضمانت کا بیان	۳۴۰
۲۶۰	حیوان وغیرہ کے رہن اور عاریت اور امانت کا بیان۔	۳۴۱

باب نمبر	عنوان	صفحہ
۲۶۱	کسی شخص پر حق کے دعوی کا بیان	۳۴۲
۲۶۲	اپنے حسن کے علاوہ کسی چیز میں نئی بات پیدا کرنے والا ضامن ہے۔	۳۴۲
۲۶۳	قربانی اور نر کے خصی کرنے کا بیان	۳۴۴
۲۶۴	ذبیحوں کا بیان۔	۳۴۵
۲۶۵	جنین کے ذبح کرنے اور عقیقہ کا بیان	۳۴۸
۲۶۶	بکری کی کیا چیز مکروہ ہے اور نفخ وغیرہ کا بیان	۳۴۹
۲۶۷	گورخر جنگلی اور دریائی جانور کا کھانا درست ہے	۳۴۹
۲۶۸	درندوں کے گوشت اور گدھوں کے دودھ کا بیان	۳۵۰
۲۶۹	پنیر کھانے کا بیان	۳۵۱
۲۷۰	شکار کو تیر مارنے کا بیان	۳۵۱
۲۷۱	کتے کے شکار کا بیان	۳۵۳
۲۷۲	پینے کی چیزوں اور نبیذوں اور کھڑے ہو کر پینے کا بیان	۳۵۵
۲۷۳	گاڑھے نبیذ کا بیان	۳۵۶
۲۷۴	نبیذ اور پکائے ہوئے عصیر کا بیان	۳۵۷
۲۷۵	سکر اور شراب کا بیان	۳۵۸
۲۷۶	برتنوں اور ٹھلیا وغیرہ میں پینے کا بیان	۳۵۹
۲۷۷	سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے کا بیان	۳۶۰
۲۷۸	ریشم اور شہرت اور خز کے لباس پہننے کا بیان	۳۶۱
۲۷۹	درندوں کا چمڑا پہننے اور دباغت کا بیان	۳۶۳
۲۸۰	سونے اور لوہے وغیرہ کی انگوٹھی پہننے اور اس کے نقش کا بیان۔	۳۶۴
۲۸۱	جہاد فی سبیل اللہ اور جن کو دعوت نہ پہنچی ہو ان کو دعوت دینے کا بیان۔	۳۶۵
۲۸۲	مال غنیمت اور زیادہ دینے کا بیان	۳۶۷
۲۸۳	صحابہ کے فضائل اور فخر کا تذکرہ کرنے والے صحابہ کا بیان۔	۳۶۸
۲۸۴	صدق و کذب اور غیبت و بہتان کا بیان	۳۷۰
۲۸۵	صلہ رحم اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا بیان۔	۳۷۱
۲۸۶	اولاد کے مال میں سے کیا چیز حلال ہے	۳۷۱
۲۸۷	نیک راہ بتلانے والا کرنے والے کے مثل ہے	۳۷۲
۲۸۸	ولیمہ کا بیان	۳۷۳
۲۸۹	زہد کا بیان	۳۷۳
۲۹۰	دعوت کا بیان	۳۷۴
۲۹۱	محصلین کے ہدیوں کا بیان	۳۷۵
۲۹۲	نرمی اور سختی کا بیان	۳۷۶
۲۹۳	جھاڑ پھونک اور داغنے کا بیان	۳۷۶
۲۹۴	گری پڑی چیز کے خرچ کا بیان	۳۷۷
۲۹۵	بھاگنے والے کی اجرت کا بیان	۳۷۷
۲۹۶	گری پڑی چیز کے اعلان کا بیان	۳۷۸
۲۹۷	بدن گودنے اور بال ملانے اور حلالہ کرنے کا بیان۔	۳۷۹
۲۹۸	منہ سے بال لینے کا بیان	۳۸۰
۲۹۹	مہندی اور وسمے سے خضاب کرنے کا بیان	۳۸۱
۳۰۰	دوا اور گائے کا دودھ پینے اور داغنے کا بیان۔	۳۸۲
۳۰۱	علم کے لکھنے کا بیان	۳۸۲
۳۰۲	مسلمانوں کو ذمی کے سلام کرنے کا بیان	۳۸۳
۳۰۳	شب قدر کا بیان	۳۸۳
۳۰۴	چھپ کر نیک عمل کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنی چادر پہنائے گا۔	۳۸۳
۳۰۵	امارت اور اس شخص کا بیان جس نے بہتر طریقہ ایجاد کیا اور بعد والوں نے اس پر عمل کیا۔	۳۸۴

حیات امام محمدؒ

پورا نام ابو عبد اللہ محمد بن حسن شیبانی تھا۔ اصلی وطن دمشق کے قریب حرستا نامی ایک گاؤں تھا۔ لیکن ان کے والد وطن چھوڑ کر واسط چلے آئے اور یہیں ۱۳۲ھ ہجری میں امام محمدؒ کی ولادت ہوئی سن رشد کی ابتداء میں کوفہ گئے امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد رہے اور تحصیل حدیث میں بڑے بڑے محدثین سے فیض یاب ہوئے انکے شیوخ حدیث مسعر بن کدام سفیان ثوری۔ عمرو بن دینار۔ مالک ابن مغول مالک ابن انس۔ اوزاعی۔ ربیعہ بن صالح بکیر وغیرہ ہم جیسے جلیل القدر محدثین ہیں۔

امام محمدؒ سے روایت کرنے والے امام شافعی۔ ابو سلیمان موسیٰ بن سلیمان۔ ہشام بن عبد اللہ ابو عبید القاسم بن سلام۔ علی بن مسلم طوسی۔ ابو حفص کبیر خلف بن ایوب وغیرہ کے اسمائے گرامی پائے جاتے ہیں۔ جو آسمان شہرت پر آفتاب بن کر چمکے۔

امام محمدؒ کی عظمت شان کا اعتراف ان لوگوں نے بھی کیا ہے۔ جو خود امام وقت تھے۔ چنانچہ حافظ ابن حجرؒ نے امام شافعیؒ کا قول نقل کیا۔ کہ "امام محمدؒ خلیفہ کے ہاں بہت معزز تھے۔ اس لئے میں نے ان کی صحبت لازم پکڑی اور ان کا درس قلمبند کرتا تھا" امام احمد بن حنبل سے کسی نے پوچھا کہ دقیق مسائل آپ کو کہاں سے حاصل ہوئے۔ فرمایا کہ محمد بن الحسن کی کتابوں سے۔" امام شافعی نے خود فرمایا۔ کہ "میں نے ایک بار شتر کے برابر علم امام محمد سے حاصل کیا"

"حق تو یہ ہے۔ کہ امام ابو حنیفہؒ کے بعض شاگرد مثلاً امام محمد اور امام ابو یوسف اس رتبہ کے عالم تھے کہ امام ابو حنیفہ کی جمعیت سے الگ ہو کر مستقل اجتہاد کا دعویٰ کرتے تو اُن کا جدا طریقہ قائم ہو جاتا اور امام مالک و امام شافعی کی طرح ان کے بھی ہزاروں لاکھوں مقلد بن جاتے"۔

کسی کی عظمت کا اندازہ کرنا ہو تو اس کے اساتذہ اور اس کے حلقۂ درس سے فیضیاب ہونیوالوں کی حالت سے معلوم کیا جا سکتا ہے چنانچہ امام محمدؒ کے اساتذہ میں بڑے بڑے اصحاب علم و فضل کے نام پائے جاتے ہیں اور کسب فیض کرنیوالوں میں بھی ایسے لوگ نظر آتے ہیں جن کے علم و فضل سے دنیا انگشت بدنداں تھی۔

ہارون الرشید نے ان کے علم و فضل کی بنا پر قضا کی خدمت ان کے سپرد کی جب امام محمدؒ کا انتقال ۱۸۹ھ ہجری میں بمقام رے ہوا تو ہارون الرشید بھی ساتھ تھا۔ اتفاق یہ کہ کسائی نحوی

کا بھی وہیں انتقال ہوا تھا۔ اس لئے ہارون الرشید نے کہا کہ "آج ہم فقہ و نحو دونوں کو دفن کر آئے"۔

امام محمدؒ کو جو شہرت فقہ کے میدان میں حاصل ہوئی وہ کسی دوسرے فن میں نہیں ہو سکی، چنانچہ ان کی تحقیقات اور تصنیفات عموماً فقہ ہی کے متعلق پائی جاتی ہیں۔ لیکن تفسیر و حدیث اور ادب میں بھی اجتہاد کا درجہ رکھتے تھے۔ امام شافعی نے فرمایا کہ قرآن مجید کا عالم میں نے امام محمدؒ سے بڑھ کر نہیں دیکھا۔ نیز فقہ کے جن مسائل کو نحو کے جزئیات کی بنا پر حل کیا اس سے نحو میں انکی عظمت اور مہارت کا اندازہ ہوتا ہے۔

فقہ میں ان کی تصنیفات جن پر فقہ حنفی کا دار مدار ہے مندرجہ ذیل ہیں۔ مبسوط۔ جامع صغیر جامع کبیر۔ زیادات۔ فن سیر کے متعلق پہلے سیر صغیر لکھی جس کا ایک نسخہ امام اوزاعی کی نظر سے گزرا تو انہوں نے کہا کہ "عراق والوں کو فن سیر سے کیا نسبت" جب امام محمدؒ کو یہ معلوم ہوا تو سیر کبیر لکھنا شروع کی جو ساٹھ جلدوں میں آئی تو اس کو ایک خچر پر لاد کر ہارون الرشید کے دربار میں بھجوا دیا۔

حدیث میں ان کی مشہور کتاب مؤطا ہے جس سے حدیث میں بھی ان کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے مؤطا دراصل امام مالک کی لکھی ہوئی ہے جس کے کم و بیش پندرہ نسخے دیار عرب میں پائے جاتے ہیں یعنی امام مالک کے پندرہ شاگردوں کے نام سے یہ نسخے مشہور ہیں۔ ان میں یحییٰ اندلسی اور امام محمد کے مؤطا کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی۔ جب مطلقاً مؤطا بولتے ہیں تو اس سے یحییٰ اندلسی کا نسخہ سمجھا جاتا ہے۔ مولانا عبدالحی صاحبؒ مرحوم نے امام محمد صاحب کی مؤطا کو بعض وجوہ کی بنا پر ترجیح دی ہے اور یحییٰ اندلسی کے نسخہ پر اس کی برتری ثابت کی ہے۔

اور کتاب الآثار جس کا ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے۔ دراصل ان احادیث کا مجموعہ ہے جو امام ابو حنیفہؒ نے چالیس ہزار احادیث میں سے منتخب کئے تھے، اس مجموعے کو ان سے ان کے مختلف شاگردوں نے سنا جس طرح مؤطا کو امام مالکؒ سے ان کے مختلف شاگردوں نے سنا اور اس کے مختلف نسخے ہیں اسی طرح اس کتاب کے بھی مختلف نسخے ہیں۔ زیر نظر نسخہ امام محمدؒ سے مروی ہے، اس کی اہمیت اور قدر و قیمت اس کے مقدمہ سے ظاہر ہوگی ترجمہ بامحاورہ اور سلیس ہے فقہی اصطلاحات کی تشریح اور فقہائے احناف کے مسلک کی وضاحت کی گئی ہے اور وجوہ ترجیح بیان کئے گئے ہیں۔ قارئین کے لئے یہ کتاب انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ کتاب الآثار

(از مولانا محمد عبد الرشید نعمانی)

کسی کتاب کی اہمیت اور عظمت شان کا اندازہ لگانے کے لئے حسب ذیل امور پر نظر ڈالنا ضروری ہے۔

(۱) مصنف کا فضل و کمال۔

(۲) صحت کا التزام۔

(۳) حسن ترتیب اور موضوع سے متعلق تمام اہم مباحث کا استیعاب۔

(۴) قبولیت عام اور شہرت۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ ان تمام اوصاف کے لحاظ سے "کتاب الآثار" فقہ یعنی علم سنن و احکام کی جملہ تصانیف سے فائق ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

مصنف کا فضل و کمال اس سلسلہ میں سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ کتاب الآثار کے سوا آج ہمارے پاس سنن کی کوئی کتاب ایسی موجود نہیں کہ جس کے مصنف کو تابعیت کا شرف حاصل ہو اور یہ وہ فضیلت ہے جس میں امام ابو حنیفہؒ اس عہد کے تمام نامور ائمہ میں ممتاز ہیں، چنانچہ علامہ ابن حجر مکی شارح مشکوٰۃ حافظ ابن حجر عسقلانی کے فتاویٰ سے ناقل ہیں۔

انه ادرك جماعة من الصحابة كانوا بالكوفة بعد مولده بها سنة ثمانين فهو من طبقة التابعين ولم يثبت ذلك لاحد من ائمة الامصار المعاصرين له كالاوزاعي بالشام والحمادين بالبصرة والثوري بالكوفة ومالك بالمدينة المشرفة والليث بن سعد بمصر (الخيرات الحسان فصل

امام ابو حنیفہ نے صحابہ کی ایک جماعت کو پایا جو کوفہ میں تھے جبکہ وہ ۸۰ھ میں وہاں پیدا ہوئے لہٰذا وہ تابعین کے طبقہ میں ہیں اور یہ بات ان کے معاصر ائمہ امصار میں سے کسی کی نسبت جیسے کہ اوزاعی کی نسبت جو شام میں تھے اور حماد بن سلمہ اور حماد بن زید کی نسبت جو بصرہ میں تھے اور سفیان ثوری کی نسبت جو کوفہ میں تھے اور مالک کی نسبت جو مدینہ شریف میں تھے اور لیث بن سعد کی نسبت

سادس۔ از علامہ ابن حجر مکی) جو معتبر ہی تھے ثابت نہیں ہوئی۔

امام ممدوح کی حالات قدر کے لئے اس سے زیادہ کیا درکار ہے کہ وہ ۱۰۰ امت میں امام اعظم کے لقب سے مشہور ہیں اور ان کے اجتہادی مسائل پر اسلامی دنیا کی دو تہائی آبادی بارہ سو برس سے برابر عمل کرتی چلی آ رہی ہے، تمام اکابر ائمہ آپ کے فضل و کمال کے معترف ہیں، ابن مبارک کا بیان ہے کہ میں امام مالکؒ کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک بزرگ آئے اور جب وہ اٹھ کر چلے گئے تو امام موصوف نے فرمایا جانتے ہو یہ کون تھے حاضرین نے عرض کیا نہیں (اور میں ان کو پہچان چکا تھا) فرمانے لگے۔

هذا ابو حنيفة النعمان لو قال هذه الاسطوانة من ذهب لخرجت كما قال لقد وفق له الفقه حتى ما عليه فيه كثير مؤنة[1]

یہ ابو حنیفہ نعمان ہیں جو اگر یہ کہدیں کہ یہ ستون سونے کا ہے تو ویسا ہی نکل آئے۔ ان کو فقہ میں ایسی توفیق دی گئی ہے کہ اس فن میں انہیں ذرا مشقت نہیں ہوئی۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں الناس عيال على ابي حنيفة فى الفقه[2] (لوگ فقہ میں ابو حنیفہؒ کے محتاج ہیں) ابو بکر مروزی کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے سنا کہ

لم يصح عندنا ان ابا حنيفة قال القرآن مخلوق۔

ہمارے نزدیک یہ بات ثابت نہیں کہ ابو حنیفہ نے قرآن کو مخلوق کہا ہے۔

میں نے عرض کیا کہ "الحمد للہ" اے ابو عبد اللہ (یہ امام احمد کی کنیت ہے) ان کا تو علم میں بڑا مقام ہے" فرمانے لگے۔

سبحان الله هو من العلم والورع وايثار الدار الآخرة بمحل لا يدركه احد[3]

سبحان اللہ وہ تو علم، ورع، زہد اور عالم آخرت کو اختیار کرنے میں اس مقام پر ہیں کہ جہاں کسی کی رسائی نہیں۔

امام سفیان بن عیینہ شہادت دیتے ہیں کہ ما مقلت عيني مثل ابي حنيفة[4] (میری آنکھ نے ابو حنیفہ کی مثل نہیں دیکھا) وہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ العلماء ابن عباس فى زمانه و الشعبى فى زمانه وابو حنيفة[5] فى زمانه (علماء تو یہ تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے زمانہ میں، شعبی اپنے زمانہ میں اور ابو حنیفہ اپنے زمانہ میں) عبد الرحمٰن بن مہدی جو فن رجال کے مشہور امام ہیں فرماتے ہیں۔

كنت نقالا للحديث فرأيت سفيان الثورى امير المؤمنين فى العلماء وسفيان بن عيينة

میں حدیث کا بڑا ناقل تھا سو میں نے دیکھا کہ سفیان ثوری تو علماء میں امیر المومنین ہیں اور سفیان بن عیینہ

[1] مناقب ابی حنیفہؒ از محدث صیمری اس کتاب کا قلمی نسخہ کتب خانہ مجلس علمی کراچی میں موجود ہے۔ [2] مناقب ابی حنیفہؒ از حافظ ذہبی صفحہ ۱۹ طبع مصر۔ [3] مناقب ابی حنیفہ از ذہبی صفحہ ۲۷۔ [4] ایضاً صفحہ ۱۹ [5] مناقب صیمری

امیر العلماء وشعبة عیار الحدیث وعبد الله بن المبارك صراف الحدیث ویحیی بن سعید قاضی العلماء وابو حنیفة قاضی قضاة العلماء ومن قال غیر هذا فارمه فی کناسة بنی سلیم۔[1]

امیر العلماء اور شعبہ حدیث کی کسوٹی ہیں اور عبداللہ بن مبارک اس کے صراف اور یحییٰ بن سعید قاضی العلماء ہیں اور ابوحنیفہ قاضی قضاۃ العلماء، اور جو شخص تمہیں اس کے سوا کچھ اور بتائے تو اس کی بات کو بنی سلیم کے کوڑے پر پھینک دو۔

شیخ الاسلام یزید بن ہارون کا قول ہے کہ

کان ابو حنیفة تقیا نقیا زاهدا عالما صدوق اللسان احفظ اهل زمانه سمعت کل من ادرکته من اهل زمانه انه ما رای افقه منه۔[2]

ابوحنیفہ متقی، پاکیزہ صفات، زاہد، عالم، زبان کے سچے اور اپنے اہل زمانہ میں سب سے بڑے حافظِ حدیث تھے میں نے ان کے معاصرین میں سے جتنے لوگوں کو پایا سب کو یہی کہتے سنا کہ ان سے زیادہ فقیہ نہیں دیکھا گیا۔

یہ بھی انہی کا بیان ہے کہ لم ار احدا اعقل ولا افضل ولا اورع من ابی حنیفة[3] (میں نے ابوحنیفہ سے زیادہ عاقل ان سے افضل اور ان سے زیادہ پاکباز نہیں دیکھا) امام الجرح والتعدیل یحییٰ بن سعید القطان فرماتے ہیں کہ

انه والله لاعلم هذه الامة بما جاء من الله ورسوله۔[4]

واللہ ابوحنیفہ اس امت میں خدا اور اس کے رسول سے جو کچھ وارد ہوا ہے اس کے سب سے بڑے عالم ہیں۔

سید الحفاظ یحییٰ بن معین سے ایک بار ان کے شاگرد احمد بن محمد البغدادی نے ابوحنیفہ کے متعلق ان کی رائے دریافت کی۔ فرمایا عدل ثقة ما ظنك بمن عدله ابن المبارك ووکیع[5] سراپا عدالت ہیں ثقہ ہیں ایسے شخص کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جس کی ابن مبارک اور وکیع نے توثیق کی ہے۔

امام عبداللہ بن المبارک کہا کرتے تھے لولا ان الله تدارکنی بابی حنیفة وسفیان لکنت بدعیا[6] اگر اللہ تعالیٰ نے ابوحنیفہ اور سفیان ثوری کے ذریعہ میرا تدارک نہ کیا ہوتا تو میں بدعتی ہوتا۔

شیخ الاسلام ابو عبدالرحمٰن مقری، امام ابوحنیفہ سے حدیث روایت کرتے تو ان الفاظ میں کیا کرتے حدثنا ابو حنیفة شاہ مرداں[7]۔ ائمہ اعلام کی ان شہادتوں سے جو صحیح ترین ماخذ سے منقول ہیں آپ ابوحنیفہ کی جلالت علمی کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ امت محمدیہ میں ان کا مقام کیا ہے؟ امام اہل بلخ خلف ابن

۱؎ مناقب الامام الاعظم از صدر الائمہ کی جلد ۲ صفحہ [illegible] طبع دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن۔ ۲؎ مناقب صیمری۔ ۳؎ مناقب ذہبی صفحہ ۲۸۔ ۴؎ مقدمہ کتاب التعلیم از مسعود بن شیبہ سندی بحوالہ تاریخ امام طحاوی۔ اس کتاب کا قلمی نسخہ مجلس علمی کراچی کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ ۵؎ مناقب الامام الاعظم از علامہ کردری ج ۱ صفحہ ۹۱ طبع دائرۃ المعارف۔ ۶؎ مناقب ابی حنیفہ از حافظ ذہبی صفحہ ۱۸۔ ۷؎ مناقب الامام الاعظم از صدر الائمہ ج ۲ صفحہ [illegible]

ایوب نے بالکل صحیح کہا ہے کہ

صار العلم من الله تعالیٰ الی محمد صلی الله علیه وسلم ثم صار الی اصحابه ثم صار الی التابعین ثم صار الی ابی حنیفة واصحابه فمن شاء فلیرض ومن شاء فلیسخط

اللہ تعالیٰ سے علم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا آپ کے بعد آپ کے صحابہ کو۔ صحابہ کے بعد تابعین کو۔ پھر تابعین سے امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کو ملا۔ اس پر چاہے کوئی خوش ہو یا ناراض۔

صحت کا التزام

پہلے اس پر غور کیجئے کہ حدیث میں امام ابوحنیفہ کا کیا پایہ ہے۔ شمس الائمہ سرخسی فرماتے ہیں کان اعلم اهل عصره بالحدیث[2] وہ اپنے معاصرین میں حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے۔ شیخ الاسلام یحییٰ بن معین المتوفی ۲۳۳ھ (جن کے بارے میں علی بن المدینی کہا کرتے کہ میں نے ان سے بڑھ کر حافظ حدیث نہیں دیکھا) اور سید الحفاظ یحییٰ بن سعید القطان المتوفی ۱۹۸ھ (جن کے بارے میں ابن المدینی کا قول ہے کہ ان سے بڑھ کر رجال کا عالم میری نظر سے نہیں گزرا) کی تصریحات اس سلسلہ میں ابھی آپ کی نظر سے گزریں پھر اس امر کو نظر میں رکھئے کہ امام ابوحنیفہ کی نظر انتخاب نے چالیس[3] ہزار احادیث کے مجموعہ سے چن کر اس کتاب کو مرتب کیا ہے چنانچہ صدر الائمہ موفق بن احمد مکی، امام ابوبکر بن محمد زرنجری المتوفی ۵۱۲ھ کے حوالے سے جو بڑے پایہ کے محدث گزرے ہیں ناقل ہیں۔

وانتخب ابو حنیفة رحمه الله الآثار من اربعین الف حدیث[4]۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ نے کتاب الآثار کا انتخاب چالیس ہزار احادیث سے کیا ہے۔

حافظ ابونعیم اصفہانی نے مسند ابی حنیفہ میں بہ سند متصل یحییٰ بن نصر بن حاجب کی یہ روایت نقل کی ہے

دخلت علی ابی حنیفة فی بیت مملوء کتبا فقلت ما هذه قال هذه احادیث کلها وما حدثت به الا الیسیر الذی ینتفع به[5]

میں ابوحنیفہ کے یہاں ایسے مکان میں داخل ہوا کہ جو کتابوں سے بھرا ہوا تھا میں نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہیں، فرمایا یہ سب حدیثیں ہیں اور میں نے ان میں سے صرف تھوڑی سی حدیثیں بیان کی ہیں جن سے انتفاع ہو۔

---

[1] تاریخ بغداد از حافظ خطیب بغدادی ترجمہ امام ابوحنیفہ۔ [2] اصول الفقہ از امام سرخسی جلد [illegible] صفحہ [illegible] طبع مصر [illegible]۔ [3] چالیس ہزار سے نفس احادیث کی تعداد نہیں اسانید کی ہے اور اس تعداد میں صحابہ کرام کے اقوال اور تابعین کے فتاویٰ بھی داخل ہیں کیونکہ سلف کی اصطلاح میں ان سب کے لئے حدیث اور اثر کا لفظ استعمال ہوتا تھا امام ابوحنیفہ کے زمانہ میں احادیث کے طرق و اسانید کی تعداد چالیس پچاس ہزار سے متجاوز نہ تھی جس کو [illegible] کے بعد بیسیوں لاکھوں تک جا پہنچی کیونکہ جب ایک شیخ نے کسی حدیث کو مثلاً دس شاگردوں سے بیان کیا تو اب محدثین کی اصطلاح کے مطابق اس حدیث کی دس اسنادیں اور دس طریقے ہو گئے چنانچہ اگر آپ کتاب الآثار اور موطا کی احادیث کی تخریج بقیہ کتب احادیث سے کرنے بیٹھیں تو ایک ایک روایت کے دسیوں بیسیوں بلکہ سینکڑوں طریقے اور اسنادیں مل جائیں گی۔ [4] مناقب الامام الاعظم جلد ۱ صفحہ [illegible]۔ [5] عقود الجواہر المنیفہ جلد ۱ صفحہ [illegible] طبع مصر۔

پھر یہ دیکھئے کہ بڑے بڑے محدثین نے امام ابوحنیفہ کی اس احتیاط کا کن لفظوں میں اعتراف کیا ہے حافظ ابومحمد عبداللہ حارثی[1] بسند متصل وکیع سے جو حدیث کے بہت بڑے امام ہیں نقل کرتے ہیں کہ

اخبرنا القاسم بن عباد سمعت یوسف الصفار یقول سمعت وکیعا یقول لقد وجد الورع عن ابی حنیفة فی الحدیث ما لم یوجد من غیرہ[2]	جیسی احتیاط امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث میں پائی گئی کسی دوسرے سے نہیں پائی گئی۔

اسی طرح علی بن جعد جوہری سے جو حدیث کے بہت بڑے حافظ اور امام بخاری و ابوداؤد کے شیخ ہیں نقل کیا ہے کہ

قال القاسم بن عباد فی حدیثہ قال علی بن الجعد ابوحنیفة اذا جاء بالحدیث جاء بہ مثل الدر[3]	امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جب حدیث بیان کرتے ہیں تو موتی کی طرح آبدار ہوتی ہے

اور امام یحییٰ بن معین جن پر فن جرح و تعدیل کا دارومدار ہے فرماتے ہیں۔

کان ابوحنیفة ثقة لا یحدث بالحدیث الا بما یحفظہ ولا یحدث بما لا یحفظ[4]	ابوحنیفہ ثقہ ہیں جو حدیث ان کو یاد ہوتی ہے وہی بیان کرتے ہیں اور جو حفظ نہیں ہوتی اس کو بیان نہیں کرتے۔

امام عبداللہ بن مبارک جن کی جلالت شان پر سارے محدثین کا اتفاق ہے انہوں نے امام ابوحنیفہ کی مدح میں جو اشعار کہے ہیں ان میں[5] "کتاب الآثار" کا ذکر اس طرح کیا ہے ؎

روی آثارہ فاجاب فیہا　　کطیران الصقور من المنیفة

(انہوں نے آثار کو روایت کیا تو اس سرعت سے رواں ہوئے جیسے بلندی سے شکاری پرندے اڑتے ہوں)

فلم یک بالعراق لہ نظیر　　ولا بالمشرقین ولا بکوفة[6]

(سو نہ تو عراق میں ان کی نظیر تھی، نہ مشرق و مغرب میں اور نہ کوفہ میں)

اسی طرح امام اہل سمرقند ابومقاتل سمرقندی اپنی ایک نظم میں جو انہوں نے امام ممدوح کی منقبت میں کہی ہے فرماتے ہیں ؎

روی الآثار عن نبل ثقات　　غزار العلم مشیخة حصیفة[7]

---

[1] مناقب صدر الائمہ جلد ۱ صفحہ ۱۹۷ [2] جامع مسانید الامام الاعظم از محدث خوارزمی جلد ۱ صفحہ ۳۳ مطبع دائرۃ المعارف [3] تاریخ بغداد۔ تہذیب التہذیب از حافظ ابن حجر اور طبقات الحفاظ امام ذہبی میں امام ابوحنیفہ کا ترجمہ دیکھو۔ ذہبی کی طبقات الحفاظ کا قلمی نسخہ مدرسہ نظامیہ حیدرآباد دکن کے کتب خانہ میں ہماری نظر سے گزرا ہے۔
[4] مناقب صدر الائمہ جلد ۲ صفحہ [illegible]۔ [5] مناقب الامام الاعظم از صدر الائمہ جلد ۲ صفحہ [illegible]۔

(انہوں نے الآثار کو ان بلاد ثقات سے روایت کیا ہے جو بڑے وسیع العلم اور بڑے شائع تھے)۔
اب خود سوچ لیجئے کہ کتاب الآثار کی روایات صحت کے کس اعلیٰ معیار پر ہیں۔

حسن ترتیب واستیعاب مباحث

تاریخ ورجال کی کتابوں میں علم حدیث کے متعلق صحابہ وتابعین کے بہت سے نوشتوں اور صحیفوں[1] کا ذکر ملتا ہے جو اس کثرت سے تھے کہ محدث ابونعیم اصفہانی کی روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ کا مکان ان سے بھرا ہوا تھا اور اگرچہ اس میں شک نہیں کہ کوفہ میں علم حدیث کا جس قدر تحریری سرمایہ تھا وہ سب امام ممدوح نے اپنے پاس جمع کر لیا تھا۔ تاہم نہیں کہا جا سکتا کہ دوسرے بلاد اسلامیہ میں اور کس قدر ذخیرہ موجود ہوگا۔ لیکن اس کثرت کے باوجود ابھی تک حدیث نبوی کے جتنے صحیفے اور مجموعے لکھے گئے تھے ان کی ترتیب فنی نہ تھی بلکہ ان کے جامعین نے کیف ما اتفق جس قدر حدیثیں ان کو یاد تھیں انہیں قلمبند کر لیا تھا تمام امت میں امام ابوحنیفہ کو اس بارے میں شرف اولیت حاصل ہے کہ انہوں نے علم شریعت کو باقاعدہ ابواب پر مرتب فرمایا اور اس خوبی وخوش اسلوبی سے مرتب فرمایا کہ آج تک سنن واحکام کی تمام کتابیں انہی کی فقہی ترتیب کے مطابق مرتب ومدون ہوتی چلی آرہی ہیں۔ سب سے پہلے امام مالک نے مؤطا کی ترتیب میں امام ابوحنیفہ کا تتبع کیا اور بعد کو تمام ائمہ نے اسی طریقہ کو اختیار کر لیا۔ حسن قبول اسی کا نام ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ ؎

این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

علامہ سیوطی تحریر فرماتے ہیں۔

من مناقب ابی حنیفة التی انفرد بها انه اول من دون علم الشریعة ورتبه ابوابا ثم تبعه مالك بن انس فی ترتیب الموطا ولم یسبق ابا حنیفة احد۔
(تبییض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ صفحہ ۳۶)[2]

امام ابوحنیفہ کے ان خصوصی مناقب میں سے جن میں وہ منفرد ہیں ایک یہ بھی ہے کہ آپ ہی پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے علم شریعت کو مدون کیا اور اسکی ابواب پر ترتیب کی پھر امام مالک بن انس نے موطا کی ترتیب میں انہی کی پیروی کی اور اس امر میں امام ابوحنیفہ پر کسی کو اولیت حاصل نہیں ہے۔

امام ابوبکر محمد بن داؤد ریمانی رحمہ اللہ نے جن کا شمار متقدمین فقہا میں ہے اس سلسلہ میں اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ

---

[1] ان صحیفوں میں سے مشہور تابعی ہمام بن منبہ کا صحیفہ جو ۵۸ھ سے پہلے کی تالیف ہے اردو ترجمہ کے ساتھ گزشتہ سال ہی حیدرآباد دکن سے شائع ہوا ہے۔
[2] طبع دائرۃ المعارف۔

فاذا کان اللہ تعالیٰ قد ضمن لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم حفظ الشریعۃ وکان ابوحنیفۃ اول من دونہا فیبعد ان یکون اللہ تعالیٰ قد ضمنہا ثم یکون اول من دونہا علی خطأ۔

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی شریعت کے متعلق حفاظت کا ذمہ لیا ہے اور امام ابوحنیفہ جیسے شخص ہیں جنہوں نے اس کو مدون فرمایا تو اب بعید ہے کہ اللہ تعالیٰ تو اس کی حفاظت کی ضمانت لے اور پھر اس کا پہلا مدون ہی غلط تدوین کر دے۔

قبولیت عام اور شہرت

قبول عام اور شہرت دوام کا یہ حال ہے کہ امت مرحومہ کا سواد اعظم جس کی تعداد کا اندازہ دو ثلث اہل اسلام کیا جاتا ہے فقہ میں جس مذہب کا پیرو ہے وہ مذہب حنفی ہے اور اس مذہب کے مسائل فقہ کی بنا اسی "کتاب الآثار" کی احادیث و روایات پر ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے "قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین" میں "کتاب الآثار" کو حنفیوں کی امہات کتب میں شمار کیا ہے اور تصریح کی ہے کہ

"مسند ابی حنیفہ و آثار محمد بنائے فقہ حنفیہ است" (فقہ حنفی کی بنا "مسند ابی حنیفہ" اور "آثار محمد" پر ہے)۔

امام ابوحنیفہ کی تصانیف سے امام مالک کے استفادہ کا ذکر کتب تاریخ میں بصراحت مذکور ہے قاضی ابو العباس محمد بن عبد اللہ بن ابی العوام اپنی کتاب "اخبار ابی حنیفہ" میں بسند ناقل ہیں۔

حدثنی یوسف بن احمد المکی ثنا محمد بن حازم الفقیہ ثنا محمد بن علی الصائغ بمکۃ ثنا ابراہیم بن محمد عن الشافعی عن عبد العزیز الدراوردی قال کان مالک بن انس ینظر فی کتب ابی حنیفۃ وینتفع بھا۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ عبد العزیز دراوردی کا بیان ہے کہ امام مالک بن انس، امام ابوحنیفہ کی تصانیف کا مطالعہ کرتے اور ان سے نفع اندوز ہوتے تھے۔

خود امام شافعی نے تصریح کی ہے کہ

من لم ینظر فی کتب ابی حنیفۃ لم یتبحر فی الفقہ۔

جو شخص امام ابوحنیفہ کی تصانیف کو نہیں دیکھے گا فقہ میں متبحر نہیں ہوگا۔

ابو مسلم مستملی نے ایک بار شیخ الاسلام یزید بن ہارون سے بغداد میں سوال کیا کہ

یا ابا خالد ما تقول فی ابی حنیفۃ والنظر فی کتبہ۔

اے ابو خالد ابوحنیفہ اور ان کی تصانیف کے مطالعہ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں۔

---

[1] مناقب الامام الاعظم از صدر الائمہ جلد ۲ صفحہ ۳۴ [2] کتاب مذکور صفحہ ۹۶ طبع مجتبائی دہلی [3] ایضاً صفحہ ۔۔

[4] "تعلیقات الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ الفقہاء" از محدث کوثری صفحہ ۳ طبع مصر [5] "مناقب ابی حنیفہ" از صیمری۔

شیخ الاسلام نے جواب دیا۔

انظروا فیها ان کنتم تریدون ان تفقهوا — اگر تم فقیہ بننا چاہتے ہو تو ان کا مطالعہ کیا کرو۔

ایک اور موقع پر جب یزید بن ہارون حدیث کا درس دے رہے تھے طلبا کو خطاب کرکے فرمانے لگے۔

همتكم السماع والجمع ولو كان همتكم العلم لطلبتم تفسير الحديث ومعانيه ونظرتم في كتب ابي حنيفة واقواله تيفسر لكم الحديث۔

تمہارا مقصد تو بس حدیث کا سننا اور جمع کر لینا ہے اگر علم تم لوگوں کا مقصد ہوتا تو حدیث کی تفسیر اور اس کے معانی کی تلاش رکھتے اور ابو حنیفہ کی تصانیف اور ان کے اقوال میں غور کرتے تب حدیث کی شرح تم پر کھلتی۔

اور حافظ عبداللہ بن داؤد خریبی فرماتے ہیں۔

من اراد ان يخرج من ذل العمى والجهل ويجد لذة الفقه فلينظر في كتب ابي حنيفة۔

جو شخص چاہتا ہے کہ نابینائی اور جہالت کی ذلت سے نکلے اور فقہ کی لذت سے آشنا ہو اس کو چاہیے کہ ابو حنیفہ کی کتابیں دیکھے۔

حافظ ابو یعلے خلیلی نے "کتاب الارشاد" میں امام مزنی کے ترجمہ میں جو امام شافعی کے اجل تلامذہ میں سے شمار کئے جاتے ہیں لکھا ہے کہ امام طحاوی مزنی کے بھانجے تھے ایک بار محمد بن احمد شروطی نے ان سے دریافت کیا کہ

لم خالفت خالك واخترت مذهب ابي حنيفة۔

آپ نے اپنے ماموں کے خلاف ابو حنیفہ کا مذہب کیوں اختیار کر لیا۔

امام طحاوی نے فرمایا۔

لاني كنت ارى خالي يديم النظر في كتب ابي حنيفة فلذلك انتقلت اليه (تاریخ ابن خلکان ترجمہ امام طحاوی)

اس لئے کہ میں اپنے ماموں کو دیکھا کرتا تھا کہ وہ ہمیشہ ابو حنیفہ کی کتابوں کا مطالعہ کرتے تھے لہذا میں نے بھی انہیں کے مذہب کو اختیار کر لیا۔

یہ تھیں ائمہ فقہ و حدیث کی تصریحات اور یہ تھا ان کا طرز عمل امام ابو حنیفہ کی تصانیف کے بارے میں اب ذرا اس پر بھی نظر ڈالئے کہ کتاب الآثار کی تصنیف نے اس فن کی تدوین پر کیا اثر ڈالا روایات کی تبویب اور حسن ترتیب کے سلسلہ میں امام ابو حنیفہ نے جو طریقہ اختیار کیا تھا بعد کے تمام مولفین نے اسی کو قائم رکھا۔ "موطا" کی ترتیب اسی کو سامنے رکھ کر کی گئی۔ اسی طرح روایات کے انتخاب اور ان کی صحت کے بارے میں امام ابو

لہ "تاریخ بغداد" از خطیب۔ لہ "مناقب صدر الائمۃ" جلد ۲ صفحہ ۴۹۔

لہ مناقب صیمری۔

حنیفہ نے جو معیار قائم کیا تھا بعد کے ارباب صحاح نے باوجود اختلاف ذوق کے اس کا پورا پورا خیال رکھا۔ روایت سے احتجاج کے باب میں امام ابوحنیفہ نے اپنا طرز عمل یہ بتلایا ہے۔

انی آخذ بکتاب اللہ اذا اجدہ فما لم اجدہ فیہ اخذت بسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والآثار الصحاح عنہ التی فشت فی ایدی الثقات[1]۔

میں مسئلہ کو جب "کتاب اللہ" میں پاتا ہوں تو وہاں سے لیتا ہوں اور جو وہاں نہ ملے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت اور آپ کی ان صحیح احادیث سے لیتا ہوں کہ جو ثقات کے ہاتھوں شائع ہو چکی ہیں۔

امام ابوسفیان ثوری نے آپ کے اس طرز عمل کی شہادت ان الفاظ میں دی ہے۔

یاخذ بما صح عندہ من الاحادیث التی کان یحملہا الثقات وبالآخر من فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم[2]۔

جو حدیثیں ان کے نزدیک صحیح ہوتی ہیں اور جن کو ثقات روایت کرتے چلے آتے ہیں اور جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آخری فعل ہوتا ہے۔ اسی سے لیتے ہیں۔

"کتاب الآثار" میں امام ابوحنیفہ نے ان ہی "آثار صحاح" کو جن کی اشاعت ثقات کے ہاتھوں عمل میں آئی ہے جمع کر دیا ہے' امام ممدوح نے اس کتاب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری افعال و روایات کو نمبر اول اور آثار صحابہ و تابعین کو نمبر ثانی قرار دیا ہے غور کیجئے بعینہٖ یہی طرز امام صاحب کے تتبع میں امام مالکؒ نے "موطا" میں اختیار فرمایا ہے جو بقول شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی "اصل و ام صحیحین است" اس اعتبار سے "کتاب الآثار" صحیحین کی "ام الام" ہوئی۔ شاہ صاحب موصوف نے "عجالہ نافعہ" میں یہ بھی لکھا ہے کہ

صحیح بخاری و صحیح مسلم ہر چند در بسط و کثرت احادیث دہ چند "موطا" یا شند لیکن طرق روایت احادیث و تمیز رجال و راہ اعتبار و استنباط از موطا آموختہ اند[3]۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہرچند کہ بسط و کثرت احادیث کے اعتبار سے موطا سے دس گنی ہیں۔ لیکن روایت احادیث کا طریقہ رجال کی تمیز اور اعتبار و استنباط کا ڈھنگ موطا ہی سے سیکھا ہے۔

ادھر فقہا محدثین کا یہ عالم ہے کہ انھوں نے ترتیب مضامین تو درکنار اپنی تصنیفات کے نام تک تجویز کرنے میں اس کی ہم آہنگی کی۔ چنانچہ امام بیہقیؒ نے اپنی کتاب کا نام "تصحیح الآثار" اور امام طحاویؒ نے "معانی الآثار" اور "مشکل الآثار" اور امام طبریؒ نے "تہذیب الآثار" رکھا۔

---

[1] مناقب صیمری [2] الانتقاء فی فضائل الائمۃ الثلاثۃ الفقہاء از حافظ ابن عبد البر صفحہ ۱۴۲ طبع مصر [3] عجالہ نافعہ صفحہ ۶ طبع مجتبائی دہلی۔

بہر حال یہ ایک حقیقت ہے "کتاب الآثار" سے پہلے حدیث کی کوئی کتاب ابواب پر مرتب نہ تھی۔ "کتاب الآثار" تصنیف ہوئی تو حدیث کی تبویب کا رواج ہوا اور چونکہ اس میں تبویب کے ساتھ ساتھ صحیح روایات کے درج کرنے کا التزام تھا اس لئے بعد کو ابواب پر تصنیف کے لئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ جہاں تک ہو سکے صحیح تر روایات درج کتاب کی جائیں۔ چنانچہ حافظ سیوطیؒ "تدریب الراوی" میں لکھتے ہیں۔

ان المصنف علی الابواب انما یورد اصح ما فیہ لیصلح للاحتجاج[1]

ابواب پر تصنیف کرنے والا اس مضمون کی صحیح تر روایت کو لاتا ہے جو استدلال کے لائق ہو۔

اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حسن ترتیب، جودت تالیف، صحت روایات اور ان کے انتخاب کے بارے میں "کتاب الآثار" نے بعد کی تصنیفات پر کتنا عمدہ اثر ڈالا ہے۔

کتاب الآثار کے نسخے

موطا، صحیح بخاری، سنن نسائی، سنن ابی داؤد اور دیگر کتب حدیث کی طرح "کتاب الآثار" کے بھی متعدد نسخے ہیں جن میں روایات کی تعداد کے لحاظ سے بھی فرق ہے اور ابواب کی تقدیم وتاخیر کے اعتبار سے بھی چنانچہ بعض نسخوں میں بہت سی روایات ایسی ملتی ہیں۔ جو دوسرے نسخوں میں نہیں پائی جاتیں۔ اسی طرح کسی نسخے میں کوئی روایت کہیں مذکور ہے اور کسی میں کہیں، اس قسم کا اختلاف کتب مذکورہ میں بھی پایا جاتا ہے اور ایسا ہونا لازمی تھا۔ کیونکہ امام ابوحنیفہ کے تمام شاگردوں نے "کتاب الآثار" کو ایک ہی وقت میں امام موصوف سے حاصل نہیں کیا تھا۔ بلکہ مختلف شاگردوں نے مختلف اوقات میں اس کا سماع کیا تھا۔ اس زمانہ میں دستور تھا کہ استاد اپنے حفظ سے احادیث کا املا کراتا اور شاگرد اس کو لکھ لیا کرتے اس اختلاف اشخاص اور اختلاف اوقات کی بنا پر ناگزیر تھا کہ روایات کی تعداد اور ابواب کی تقدیم وتاخیر کسی میں کسی قدر اختلاف ضرور ہو۔ علاوہ ازیں نظر ثانی کے وقت اکثر اس میں اضافہ ہوتا رہتا تھا چنانچہ امام عبداللہ بن مبارکؒ جو امام ابوحنیفہؒ کے مشہور شاگرد ہیں فرماتے ہیں۔

کتبت کتب ابی حنیفۃ غیر مرۃ کان

میں نے امام ابوحنیفہ کی تصانیف کو کئی بار نقل

---

[1] تدریب الراوی صفحہ ۵۰ طبع مصر۔

یقع فیما زیادات فاکتبہا [۱] کیا ایسا کہ ان میں اضافے ہوتے رہتے اور مجھے انہیں لکھنا پڑتا؟

محدثین نے "کتاب الآثار" کے جن نسخوں کا خاص طور پر ذکر کیا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ کتاب الآثار بروایت امام زفر بن الہذیل المتوفی ۱۵۸ھ

ان کے نسخہ کا ذکر حافظ امیر بن ماکولا المتوفی ۴۷۵ھ نے اپنی مشہور کتاب "الاکمال فی رفع الارتیاب عن المؤتلف والمختلف من الاسماء والکنیٰ والانساب"[۲] کے باب الحسیقی والجسیفی میں کیا ہے۔ چنانچہ محدث احمد بن بکر جسیفی کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ

احمد بن بکر بن سیف ابوبکر الجسیفی ثقۃ یمیل میل اہل النظر روی عن ابی وھب عن زفر بن الہذیل عن ابی حنیفۃ "کتاب الآثار"۔

احمد بن بکر بن سیف ابوبکر جسیفی ثقہ ہیں اہل نظر یعنی فقہاء حنفیہ کی طرف میلان رکھتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ سے "کتاب الآثار" کو بواسطہ امام زفر بن الہذیل ان کے شاگرد ابو وہب سے روایت کرتے ہیں۔

امام زفرؒ کے اس نسخہ کا ذکر حافظ ابو سعد سمعانی شافعی نے "کتاب الانساب"[۳] میں اور حافظ عبدالقادر قرشی حنفی نے "الجواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیۃ"[۴] میں بھی کیا ہے۔

واضح رہے کہ امام زفرؒ سے "کتاب الآثار" کی روایت ان کے تین شاگردوں نے کی ہے۔ ایک یہی ابو وہب محمد بن مزاحم مروزی۔ دوسرے شداد بن حکیم بلخی جن کے نسخے سے "جامع مسانید الامام الاعظم للخوارزمی" میں "مسند حافظ ابن خسرو بلخی" وغیرہ کے حوالے بکثرت روایتیں منقول ہیں اور تیسرے حکم بن ایوب۔ پہلے دو نسخوں کا ذکر محدث حاکم نیشاپوری نے بھی اپنی مشہور کتاب "معرفۃ علوم الحدیث" میں بایں الفاظ کیا ہے۔

نسخۃ لزفر بن الہذیل الجعفی تفرد بہا عنہ شداد بن حکیم البلخی و نسخۃ ایضاً لزفر بن الہذیل الجعفی تفرد بہا ابو وھب محمد بن مزاحم المروزی عنہ[۵]

زفر بن ہذیل جعفی کا ایک نسخہ ہے جس کو ان سے صرف شداد بن حکیم بلخی روایت کرتے ہیں اور زفر ہی کا ایک اور نسخہ ہے جس کو ان سے صرف ابو وہب محمد بن مزاحم مروزی روایت کرتے ہیں۔

امام زفرؒ کے تیسرے نسخہ کا ذکر حافظ ابوالشیخ بن حیان نے اپنی کتاب "طبقات المحدثین باصبہان والواردین علیہا" میں احمد بن رستہ کے ترجمہ میں کیا ہے چنانچہ ان کی عبارت درج ذیل ہے۔

---

[۱] مناقب صدر الائمہ جلد ۲ صفحہ ۹۶۔ [۲] اس کتاب کے قلمی نسخے کتب خانہ ریاست ٹونک اور کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں ہماری نظر سے گزرے ہیں۔ [۳] ملاحظہ ہو کتاب الانساب نسبت الجسیفی۔ [illegible] میں بھی ہے۔ [۴] الجواہر المضیۃ میں احمد بن بکر کا تذکرہ دیکھو۔ [۵] معرفۃ علوم الحدیث صفحہ ۱۶۴ طبع دارالکتب المصریہ

احمد بن رستہ بن بنت محمد بن المغیرہ کان عندہ السنن عن محمد عن الحکم بن ایوب عن زفر عن ابی حنیفۃ [1]	احمد بن رستہ جو محمد بن المغیرہ کے نواسے ہیں ان کے پاس "سنن" تھی جس کو وہ اپنے نانا محمد سے وہ حکم بن ایوب سے وہ زفر سے اور وہ اسکو امام ابو حنیفہ سے روایت کرتے تھے۔

حافظ ابو الشیخ نے یہاں "کتاب الآثار" کو "السنن" کے نام سے ذکر کیا ہے اور چونکہ وہ اس کتاب میں ہر راوی کے ترجمہ میں اس کی روایت سے ایک دو حدیثیں بھی ذکر کرتے ہیں اس لئے اپنے معمول کے مطابق اس نسخہ سے بھی دو حدیثیں درج کتاب کی ہیں، اسی طرح حافظ ابو نعیم اصفہانی نے بھی "تاریخ اصبہان" میں اس نسخہ کی روایتیں نقل کی ہیں۔ امام طبرانی کی "المعجم الصغیر" میں بھی اس نسخہ کی ایک روایت موجود ہے۔

۲۔ کتاب الآثار بروایت امام ابو یوسف المتوفی سنہ ۱۸۲ھ اس نسخہ کا ذکر حافظ عبد القادر قرشی نے "الجواہر المضیہ فی طبقات الحنفیۃ" میں کیا ہے چنانچہ امام یوسف بن ابی یوسف کے ترجمہ میں رقمطراز ہیں۔

روی کتاب الآثار عن ابیہ عن ابی حنیفۃ وھو مجلد ضخم۔	یہ اپنے والد کی سند سے امام ابو حنیفہ سے "کتاب الآثار" کی روایت کرتے ہیں جو ایک ضخیم جلد میں ہے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے مولانا ابو الوفا الافغانی صدر مجلس احیاء المعارف النعمانیہ حیدرآباد دکن کو کہ انھوں نے بڑی تلاش اور کوشش سے اس نسخہ کو فراہم کر کے تصحیح و تحشیہ کے اہتمام کے ساتھ نہایت عمدہ کاغذ پر سنہ ۱۳۵۵ھ میں مصر میں سے طبع کرا کر شائع کیا۔

امام ابو یوسف سے بھی "کتاب الآثار" کے اس نسخہ کو دو شخص روایت کرتے ہیں ایک یہی ان کے صاحبزادے امام یوسف مذکور اور دوسرے عمرو بن ابی عمرو، محدث خوارزمی نے عمرو کی روایت کو "جامع المسانید" میں نسخہ ابی یوسف سے موسوم کیا ہے اور اس کتاب کے باب ثانی میں اس نسخہ کی اسناد بھی امام ابو یوسف تک نقل کر دی ہے۔

۳۔ کتاب الآثار بروایت امام محمد بن حسن شیبانی المتوفی سنہ ۱۸۹ھ ان کا نسخہ "کتاب الآثار" کے تمام نسخوں میں متداول ترین مشہور ترین اور مقبول ترین ہے اور اسی کے بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانی نے "تعجیل المنفعۃ بزوائد رجال الائمۃ

---

[1] اس کتاب کا قلمی نسخہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں ہماری نظر سے گزرا ہے۔
[2] یہ کتاب اب بیروت میں طبع ہو چکی ہے۔ ہم نے اس کا قلمی نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں دیکھا ہے۔
[3] ملاحظہ ہو صفحہ ۲۲ طبع انصاری دہلی۔

الاربعۃ کے مقدمہ میں یہ لکھا ہے کہ

والموجود من حدیث ابی حنیفۃ مفرداً انما ھو کتاب الآثار التی رواھا محمد بن الحسن عنہ

حدیث میں امام ابوحنیفہ کی مستقل کتاب موجود ہے وہ کتاب الآثار ہے جس کو امام محمد بن حسن نے ان سے روایت کیا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس نسخے میں جن راویوں سے حدیثیں لی ہیں ان کے حالات میں دو اہم کتابیں لکھی ہیں پہلی تصنیف جو مستقل طور پر رجال "کتاب الآثار" سے متعلق ہے اس کا نام "الایثار بمعرفۃ رواۃ الآثار" ہے۔ اس کتاب کا قلمی نسخہ میرے پاس بھی موجود ہے، دوسری کتاب "تعجیل المنفعۃ" ہے جس میں حافظ صاحب موصوف نے صرف ان رواۃ حدیث کا تذکرہ لکھا ہے کہ جن سے ائمہ اربعہ امام اعظم، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل نے اپنی اپنی تصانیف میں حدیثیں نقل کی ہیں مگر صحاح ستہ میں ان کے سلسلہ سے کوئی حدیث مروی نہیں ہے چنانچہ اسی ذیل میں انہوں نے "تعجیل المنفعۃ" میں "کتاب الآثار" امام محمد کے زوائد رجال کو بھی جمع کر دیا ہے۔ محدث سخاوی نے "الاعلان[1] بالتوبیخ لمن ذم التاریخ" میں لکھا ہے کہ حافظ زین الدین قاسم بن قطلوبغا المتوفی ۸۷۹ھ نے بھی "رجال کتاب الآثار" امام محمد پر ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے ملا کاتب چلپی نے "کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون" میں "کتاب الآثار امام محمد" پر امام طحاوی کی شرح کا بھی ذکر کیا ہے اور شمس الائمہ سرخسی[2] نے بھی "مبسوط" میں "کتاب الآثار" کے متعلق خود امام محمد کی شرح کا حوالہ دیا ہے۔ اور علامہ تقی الدین احمد بن علی مقریزی نے "العقود فی تاریخ العہود" میں حافظ قاسم بن قطلوبغا کی تصنیفات میں ان کی ایک کتاب "التعلیق علی کتاب الآثار" کا بھی ذکر کیا ہے جو رجال "کتاب الآثار" کے علاوہ ہے۔ اسی طرح علامہ مرادی نے بھی "سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر" میں شیخ ابو الفضل نور الدین علی بن مراد موصلی عمری شافعی المتوفی ۱۱۴۷ھ کے ترجمہ میں ان کی "شرح کتاب الآثار" امام محمد کا ذکر کیا ہے، خود ہم نے اس کے رجال پر مستقل کتاب لکھی ہے اور اس نسخہ کی احادیث کو مسانید صحابہ پر مرتب کیا ہے۔ حال میں مولانا مفتی مہدی حسن شاہجہان پوری نے بھی اس پر دو ضخیم جلدوں میں ایک مبسوط و محققانہ شرح لکھی ہے جس کے بارے میں مولانا ابو الوفا افغانی نے شرحاً حسناً لم یر مثلہ (ایسی عمدہ شرح کہ جس کی نظیر دیکھنے میں نہیں آئی) کے الفاظ استعمال

---

[1] کتاب مذکور صفحہ ۱۱۳ طبع دمشق ۱۳۴۹ھ [2] ملاحظہ ہو مبسوط سرخسی جلد ۱ صفحہ ۳ طبع مصر ۱۳۲۴ھ اس کی اصل عبارت یہ ہے تقدم ذکرہ محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فی شرح الآثار اھ [3] الضوء اللامع فی اعیان القرن التاسع للسخاوی میں حافظ قاسم کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔ [4] مقدمہ کتاب الآثار امام ابو یوسف از مولانا افغانی دامت برکاتہم۔

کرتے ہیں۔

امام محمد سے بھی اسی نسخہ کو ان کے متعدد شاگردوں نے روایت کیا ہے۔ مطبوعہ نسخہ امام ابو حفص کبیر اور امام ابو سلیمان جوزجانی کا روایت کردہ ہے۔ ان دونوں بزرگوں کے علاوہ امام محمد کے ایک اور شاگرد حمزہ بن ابی عصرود بھی ان سے اس کتاب کی روایت کرتے ہیں اور محدث خوارزمی نے جامع المسانید میں اسی کو نسخہ امام محمد سے موسوم کیا ہے غالباً اس نسخہ میں فتاوے تابعین کو ذکر نہیں کیا گیا بلکہ صرف احادیث ہی درج ہیں اور شاید اسی بنا پر اس کو مسند ابی حنیفہ کہا جاتا ہے۔

امام ابو حفص کبیر اور امام ابو سلیمان جوزجانی چونکہ فقہ حنفی کے ارکان میں ہیں۔ اس لئے کتاب الآثار کے تمام نسخوں میں ان ہی حضرات کی روایت کو زیادہ فروغ ہوا۔ کاتب الحروف بھی کتاب الآثار امام محمد کو امام ابو حفص کبیر ہی کے طریق سے روایت کرتا ہے جس کی سند درج ذیل ہے۔

اجازنی الشیخ الفقیہ العالم المحدث مولانا ابو الوفا الافغانی ادام الله بالعز والکرامة قال اجازنی الشیخ عبد القادر بن الشیخ محمد الحوازی الزبیدی المدنی مدیر مکتبة شیخ الاسلام عارف حکمت بمدینة النبی صلی الله علیه وسلم فی شهر الله المحرم ۱۳۳۱ھ عن الشیخ علی ظاهر الوتری عن الشیخ عبد الغنی الدهلوی عن الشیخ محمد عابد السندی عن عمه الشیخ محمد حسین بن محمد مراد الانصاری قال اجازنی الشیخ عبد الخالق علی المزجاجی قال قرأت علی الشیخ محمد بن علاء الدین المزجاجی عن الشیخ احمد بن محمد النخلی عن الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی عن ابی النجا سالم بن محمد السنهوری عن النجم محمد بن احمد بن علی الغیطی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری عن الحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی انا بها ابو عبد الله الجریری محمد بن علی بن صلاح انا القوام امیر کاتب بن امیر عمر بن غازی الاتقانی انا البرهان احمد بن اسعد بن محمد البخاری والحسام حسین بن علی السغناقی قالا انا فخر الحرمین حافظ الدین محمد بن محمد بن نصر البخاری انا الامام محمد بن عبد الستار الکردری انا عمر بن عبد الکریم الورسکی انا عبد الرحمن بن محمد الکرمانی انا ابو بکر بن الحسین الاسابندی انا ابو عبد الله الزوزنی انا ابو زید

السید ابو موسیٰ انا ابو جعفر الاستروشنی وابو علی الحسین بن خضر النسفی انا ابو بکر محمد بن الفضل انا ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب الحارثی انا ابو عبد اللہ محمد بن ابی حفص الکبیر انا ابی انا الامام محمد بن الحسن الشیبانی۔

۴۔ کتاب الآثار بروایت امام حسن بن زیاد لؤلؤی

المتوفی ۲۰۴ھ اس نسخہ کا ذکر حافظ ابن حجر عسقلانی نے "لسان المیزان" میں کیا ہے۔ چنانچہ محدث محمد بن ابراہیم حبیش بغوی کے تذکرہ میں لکھتے ہیں۔

محمد بن ابراہیم بن حبیش البغوی روی عن محمد شجاع الثلجی عن الحسن بن زیاد عن ابی حنیفۃ "کتاب الآثار"۔

محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی۔ محمد بن شجاع ثلجی سے وہ امام حسن بن زیاد سے اور وہ امام ابو حنیفہ سے "کتاب الآثار" کو روایت کرتے ہیں۔

حافظ ابن القیم کی "اعلام الموقعین" کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ نسخہ ان کے بھی پیش نظر تھا۔ چنانچہ انہوں نے اس نسخہ سے حسب ذیل حدیث نقل کی ہے۔

لہ واضح رہے کہ "لسان المیزان" کے مطبوعہ نسخہ میں یہ عبارت اس طرح مذکور ہے۔

"محمد بن ابراہیم بن حسن البغوی روی عن محمد بن نجیح البلخی عن الحسن بن زیاد عن محمد بن الحسن عن ابی حنیفۃ کتاب الآثار"

لیکن طباعت کے اندر اسماء میں سخت تصحیف ہو گئی ہے حبیش البغوی کی بجائے حسن البغوی غلط چھپ گیا۔ اسی طرح شجاع الثلجی کی جگہ نجیح البلخی محض غلط ہے اور عن الحسن بن زیاد عن ابی حنیفہ کے درمیان "عن محمد بن الحسن" کا اضافہ اگر اصل منقول عنہ میں بھی موجود ہے تو یقیناً غلط ہے۔ بہر حال مطبع کے مصححین نے یہاں تصحیح کا اہتمام بالکل نہیں کیا۔ قلمی نوشتوں کے پڑھنے میں اسماء کی غلطی تو بالکل معمولی بات ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی کے متعلق تو مشہور ہے کہ وہ نہایت بدخط تھے خود ہم نے حافظ صاحب کے قلم کا لکھا ہوا "اتحاف المہرۃ" کا نسخہ دیکھا ہے فی الواقع ان کے نوشتہ کا صحیح پڑھ لینا ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی اور امام محمد بن شجاع ثلجی دونوں بڑے مشہور و معروف محدث گزرے ہیں حافظ خطیب بغدادی نے ان ہر دو حضرات کا مفصل تذکرہ تاریخ بغداد میں لکھا ہے اور چونکہ یہ دونوں حنفی ہیں اس لئے وہ اپنی عادت کے مطابق ان دونوں کے خلاف تعصب کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

قال الحسن بن زیاد اللؤلؤی ثنا ابو حنیفۃ قال کنا عند محارب بن دثار وکان متکئا فاستوی جالسا ثم قال سمعت ابن عمر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیأتین علی الناس یوم تشیب فیہ الولدان وتضع الحوامل ما فی بطونھا. الحدیث

محدث علی بن عبد المحسن دوالیبی حنبلی نے اپنے "ثبت" میں نسخہ سے ثنائیہ حدیثیں نقل کی ہیں۔ جن کو محدث ناقد شیخ محمد زاہد کوثری حنفی نے اپنی مشہور تصنیف "الامتاع بسیرۃ الامامین الحسن بن زیاد وصاحبہ محمد بن شجاع" میں بہ تمام وکمال نقل کر دیا ہے۔

محدث خوارزمی نے "جامع مسانید" میں اس نسخہ کو "مسند ابی حنیفہ للحسن بن زیاد" سے موسوم کیا ہے اور کتاب مذکور کے باب ثانی میں اس نسخہ کی اسناد بھی امام لؤلؤی تک نقل کر دی ہے خوارزمی کی دیگر محدثین سے بھی اس کو "مسند ابی حنیفہ" ہی کے نام سے روایت کرتے ہیں' خود حافظ ابن حجر عسقلانی کی مرویات میں بھی یہ نسخہ موجود تھا۔ اس نسخہ کی اسانید واجازات کو محدث علی بن عبد المحسن الدوالیبی الحنبلی نے اپنے "ثبت" میں اور حافظ ابن طولون حنفی نے "الفہرست الاوسط" میں اور حافظ محمد بن یوسف دمشقی شافعی مصنف "سیرۃ شامیہ" نے "عقود الجمان" میں اور محدث ایوب خلوتی حنفی نے اپنے "ثبت" میں اور خاتمۃ الحفاظ ملا محمد عابد سندھی نے "حصر الشارد فی اسانید الشیخ محمد عابد" میں تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے اور علامہ محدث محمد زاہد کوثری نے ان سب کو "الامتاع" میں نقل کر دیا ہے۔ جو ۱۳۶۸ھ میں مصر سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔

ان حضرات کے علاوہ خود حضرت امام کے صاحبزادے الامام بن الامام حماد بن ابی حنیفہ المتوفی ۱۷۶ھ اور مشہور محدث محمد بن خالد الوہبی المتوفی قبل ۱۹۰ھ کی روایت سے بھی "کتاب الآثار" کے نسخے مروی ہیں چنانچہ "جامع مسانید" میں محدث خوارزمی نے ان دونوں نسخوں سے حدیثوں کی روایت کی ہے۔ اور کتاب مذکور کے باب ثانی میں اپنی اسناد بھی ان دونوں حضرات تک نقل کر دی ہے خوارزمی نے ان دونوں نسخوں کا ذکر بھی "مسند ابی حنیفہ" ہی کے نام سے کیا ہے۔

یہ ملحوظ خاطر رہے کہ چونکہ محدث خوارزمی نے ان نسخوں کو "مسند" کہا ہے اس لئے بعد کے اکثر مصنفین بھی ان کو مسند ہی کے نام سے ذکر کرنے لگے۔ متقدمین

---

[۱] "اعلام المرتین" جلد ا صفحہ ۳۲ طبع اشرف المطابع دہلی ۱۳۱۳ھ۔

کا دستور ہے کہ وہ ایک کتاب کو متعدد ناموں سے ذکر کردیا کرتے ہیں مثلاً دارمی کی تصنیف کو "مسند دارمی" بھی کہتے ہیں اور "سنن دارمی" بھی یا ترمذی کی کتاب کو سنن بھی کہتے ہیں اور جامع بھی اسی طرح "کتاب الآثار" کے ان نسخوں کو کبھی علماء نے "مسند" کے نام سے ذکر کیا ہے اور کبھی "سنن" کے نام سے اور کبھی "کتاب الآثار" کے نام سے اور کبھی صرف نسخہ ہی لکھدیا ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہ کے مجموعہ حدیث کا اصل نام جس کو خود امام ممدوح نے مرتب فرمایا تھا "کتاب الآثار" ہی ہے۔ ملک العلماء امام علاءالدین کاشانی نے بھی "بدائع الصنائع" میں اس کا ذکر "آثار ابی حنیفہ" ہی کے نام سے کیا ہے[1]۔

شیخ محمد سعید سنبل نے لکھا ہے۔ کہ چونکہ "کتاب الآثار" امام محمد میں تابعین سے زیادہ روایتیں منقول ہیں۔ اس بنا پر خود انھوں نے اس کا نام "الآثار" رکھا ہے[2] لیکن شیخ صاحب کو شاید یہ معلوم نہیں کہ تابعی کے قول کو "اثر" سے تعبیر کرنا متاخرین کی اصطلاح ہے متقدمین کے یہاں اثر کا اطلاق موقوف مرفوع سب پر ہوتا تھا۔ خود امام محمد نے بھی "کتاب الآثار" اور "موطا" میں اس لفظ کو اس کے عام معنی ہی میں استعمال کیا ہے۔ ہاں اس کتاب کے جن نسخوں کو علماء نے "مسند" سے موسوم کیا ہے وہ اسی بنا پر کیا ہے کہ ان نسخوں میں مرفوع حدیثیں زیادہ ہیں۔ اور چونکہ "کتاب الآثار" کا موضوع احادیث احکام یعنی سنن ہیں اس بنا پر بعض محدثین نے اس نام سے بھی اس کا ذکر کردیا ہے۔

مذکورہ بالا چھ حضرات کے علاوہ جن کے ذریعہ سے "کتاب الآثار" کا سلسلہ امت میں باقی رہا کتب تاریخ میں اور جن محدثین کے متعلق یہ پتہ چلتا ہے کہ انھوں نے امام ابوحنیفہ سے اس کتاب کا سماع کیا ہے وہ یہ ہیں۔

۱۔ امام عبداللہ بن المبارک جن کی تصریح سابق میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ "میں امام ابوحنیفہ کی کتابوں کو کئی دفعہ لکھا ہے اور محدث خطیب بغدادی نے "تاریخ بغداد" میں حمیدی شیخ بخاری کی زبانی نقل کیا ہے کہ

سمعت عبد الله بن المبارك يقول كتبت عن ابي حنيفة اربعمائة حديث۔	میں نے عبداللہ بن مبارک کو یہ کہتے سنا کہ امام ابوحنیفہ سے میں نے چار سو حدیثیں لکھی ہیں۔

---

[1] بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع جلد ا صفحہ ۲۲۰ طبع مصر۔
[2] اوائل شیخ محمد سعید سنبل صفحہ ۲ طبع احمدی دہلی۔

۲- امام حفص بن غیاث ان سے حافظ حارثی نے بسند نقل کیا ہے کہ

سمعت من ابی حنیفة کتبه واثاره۔[1]
میں نے امام ابو حنیفہ سے ان کی کتابوں کو اور ان کے آثار کو سنا ہے۔

۳- شیخ الاسلام عبد اللہ بن یزید مقری ان کے بارے میں علامہ کردری لکھتے ہیں۔

سمع من الامام تسعمائة حدیث۔[2]
انہوں نے امام حنیفہ سے نو سو حدیثیں سنی ہیں۔

۴- امام وکیع بن الجراح- ان کے متعلق حافظ ابن عبد البر ؒ جامع بیان العلم میں سید الحفاظ یحیے بن معین سے ناقل ہیں کہ

ما رأیت احداً اقدمه علی وکیع وکان یفتی برأی ابی حنیفة وکان یحفظ حدیثه کله وکان قد سمع من ابی حنیفة حدیثا کثیرا۔[3]
میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا کہ جسے وکیع پر مقدم کروں اور وہ ابو حنیفہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے اور ان کی حدیثیں ساری انہیں حفظ تھیں اور انہوں نے امام ابو حنیفہ سے بہت حدیثیں سنی تھیں۔

۵- حماد بن زید، یہی حافظ ابن عبد البر؛ الانتقاء فی فضائل الائمة الثلٰثة الفقہاء میں رقمطراز ہیں۔

وروی حماد بن زید عن ابی حنیفة احادیث کثیرة۔[4]
حماد بن زید نے امام ابو حنیفہ سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔

۶- خالد الواسطی، ان کے بارے میں بھی ابن عبد البر نے الانتقاء میں یہی تصریح کی ہے۔ وروی عنه خالد الواسطی احادیث کثیرة۔[5] واضح رہے کہ حافظ ابن عبد البر کے نزدیک احادیث کثیرہ کی تعداد کم از کم اتنی ہے جتنی کہ موطا کی روایات ہیں۔ کیونکہ انہوں نے امام محمد کے تذکرہ میں بھی یہی الفاظ لکھے ہیں کتب عن مالک کثیرا من حدیثه[6] حالانکہ امام محمد نے امام مالک سے پوری موطا کا

---

[1] ملاحظہ ہو مناقب الامام الاعظم۔ از صدر الائمہ جلد ۲ صفحہ [illegible]۔ [2] مناقب الامام اعظم از امام کردری ج ۲ صفحہ [illegible]۔ [3] جامع بیان العلم جلد ۲ صفحہ ۱۴۹ طبع مصر [4] الانتقاء صفحہ [illegible] طبع مصر [5] ایضاً صفحہ [illegible]
[6] یعنی انہوں نے امام مالک سے ان کی بہت سی حدیثیں لکھی ہیں (الانتقاء صفحہ [illegible])

سماع کیا ہے)۔

۷۔ اسد بن عمرو: محدث صیمری نے ابونعیم فضل بن دکین سے بسندان کے متعلق تصریح نقل کی ہے کہ

اول من کتب کتب ابی حنیفة اسد بن عمرو[1]

اسد بن عمرو پہلے شخص ہیں جنہوں نے امام ابوحنیفہ کی کتابوں کو لکھا ہے۔

یہ وہ تیرہ ارکان نقل ہیں کہ جن سے ہر ایک علم فقہ وحدیث کا آفتاب و ماہتاب ہے۔ یاد رہے بجز موطا امام مالک کے اور کسی کتاب کے راوی اس قدر جلالت علمی کے حامل نہیں ہیں یہ بھی خیال رہے کہ یہ صرف ان لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے امام ابوحنیفہ سے اس کتاب کو سنا ہے ورنہ امام ممدوح سے روایت حدیث کا سلسلہ تو اتنا وسیع ہے کہ بقول حافظ ذہبی

روی عنہ من المحدثین والفقہاء عدة لا یحصون[2]

ان سے محدثین اور فقہاء کی اتنی بڑی تعداد نے حدیثیں روایت کی ہیں کہ جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔

—— واللہ اعلم علمہ اتم ——

[1] "الجواہر المضیة" ترجمہ اسد بن عمرو
[2] مناقب ابی حنیفہ از حافظ ذہبی صفحہ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بَابُ الْوُضُوْءِ (۱)

۱۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَثْنٰى وَتَمَضْمَضَ مَثْنٰى وَاسْتَنْشَقَ مَثْنٰى وَغَسَلَ وَجْهَهُ مَثْنٰى وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ مَثْنٰى مُقْبِلًا وَمُدْبِرًا وَمَسَحَ رَأْسَهُ مَثْنٰى وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَثْنٰى وَقَالَ حَمَّادٌ اَلْوَاحِدَةُ تُجْزِئُ إِذَا أَسْبَغَتْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَأْخُذُ۔

۱۔ وضو کا بیان

محمد بن حسن۔ ابو حنیفہ۔ ابراہیم۔ اسود بن یزید حضرت عمر بن خطاب کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وضو کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دو دو بار دھویا اور دو بار کلی کی اور دو بار ناک میں پانی ڈالا اور دو بار اپنے چہرے کو دھویا اور دو بار اپنے کہنیوں سمیت ہاتھ آگے اور پیچھے سے دھوئے۔ اور دو بار سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں دو بار دھوئے۔ حماد نے کہا کہ ایک بار دھونا کافی ہے۔ بشرطیکہ پورے طور پر دھوئے جائیں۔

امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

(ف) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو میں تمام اعضاء کو دو دو بار دھونا بھی درست ہے اور ایک ایک بار دھونا بھی درست ہے۔ بشرطیکہ کوئی جگہ خشک نہ رہے امام طحاوی نے کہا کہ فرض وضو میں اعضاء کا ایک ایک بار دھونا ہے اور تین تین بار دھونا افضل ہے فرض نہیں اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سر کا مسح دو بار کرنا بھی درست ہے۔

۲۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ اغْسِلْ مُقَدَّمَ أُذُنَيْكَ مَعَ الْوَجْهِ وَامْسَحْ مُؤَخَّرَ أُذُنَيْكَ مَعَ الرَّأْسِ

قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رح بَلَغَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يُعْجِبُنَا أَنْ نَمْسَحَ مُقَدَّمَهُمَا وَمُؤَخَّرَهُمَا مَعَ الرَّأْسِ وَبِهٖ نَأْخُذُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اپنے دونوں کان کے اگلے حصے کو منہ کے ساتھ دھو اور کان کے پچھلے حصے کا سر کے ساتھ مسح کرو۔

امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ نے کہا کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں کان سر میں سے ہے۔ امام محمد نے کہا کہ مجھے اچھا لگتا ہے کہ دونوں کانوں کے اگلے اور پچھلے حصے کا سر کے ساتھ مسح کریں۔ اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

(ف) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کانوں کی اگلی طرف منہ کے ساتھ نہ دھوئے بلکہ اگلی اگلی اور پچھلی دونوں طرف کا سر کے ساتھ مسح کرے اور ثابت ہوا کہ ابراہیم کا قول ضعیف ہے۔ امام طحاوی نے کہا۔ کہ ایک قوم کا یہ مذہب ہے کہ کانوں کے اگلی طرف کا حکم منہ کا ہے۔ اور اس کو منہ کے ساتھ دھویا جائے اور ان کی پچھلی طرف کا حکم سر کا ہے۔ کہ اس کو سر کے ساتھ مسح کیا جائے اور مخالفت کی اُن کی اس میں اور لوگوں نے اور کہا کہ کان سر میں سے ہیں ان کے اگلی طرف اور پچھلی طرف کا سر کے ساتھ مسح کیا جائے اور دلیل ان کی وہ حدیث ہے جو حضرت عثمان سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے وضو کیا۔ تو آپ نے سر کا اور اپنے دونوں کانوں کا اندر سے اور باہر سے مسح کیا اور کہا کہ میں نے حضرت کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا اور یہی قول ہے ایک جماعت اصحاب کا۔

۳۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُضُوءُ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ وَالتَّكْبِيرُ تَحْرِيمُهَا وَالتَّسْلِيمُ تَحْلِيلُهَا وَلَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَعَهَا غَيْرُهَا وَفِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَسَلِّمْ يَعْنِي تَشَهَّدْ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابو سفیان۔ ابو نضرہ۔ ابو سعید خدری۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ وضو نماز کی کنجی ہے اور تکبیر اس کا حرام کرنا ہے اور سلام پھیرنا اس کا حلال کرنا ہے۔ اور نماز سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ اور ملائے بغیر کافی نہیں ہوتی۔ اور ہر دو رکعتوں میں سلام کر یعنی تشہد پڑھ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَإِنْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَحْدَهَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتُجْزِئُهُ

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ اگر صرف سورہ فاتحہ پڑھا تو اس نے برا کیا لیکن نماز ہو جائے گی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَغَنَا أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ إِمَامُكَ إِنْ شِئْتَ فَأَقْلِلْ مِنْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَأَكْثِرْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

امام محمد نے کہا کہ یہی خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے کسی نے نماز میں قرآن پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ وہ تیرا امام ہے اگر تو چاہے تو اس میں سے کم پڑھ اور اگر تو چاہے تو زیادہ پڑھ امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ ایک قوم کا یہ مذہب ہے۔ کہ ظہر اور عصر کی نماز میں قرآن نہ پڑھے لیکن اکثر حدیثوں میں ظہر اور عصر کی نماز میں قرآن پڑھنا ثابت ہو چکا ہے اس لئے دیگر لوگوں کے قول کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے۔ کہ نماز میں قیام کرنا فرض ہے۔ اور اسی طرح رکوع اور سجدہ بھی فرض ہے۔ اور نماز اُن کو متضمن ہے اگر ان میں سے

کوئی چیز چھوڑ دے۔ تو نماز درست نہیں ہوتی اور یہ سب نمازوں میں برابر ہے۔ اور پہلا قعدہ بالاتفاق سنت ہے۔ کسی کو اس میں اختلاف نہیں اور وہ سب نمازوں میں برابر ہے اور دوسرے قعدے میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ فرض ہے اور بعض کہتے ہیں کہ سنت ہے ہر گروہ کے نزدیک وہ سب نمازوں میں برابر ہے۔ تو ان چیزوں میں سے جو چیز کہ فرض ہے وہ سب نمازوں میں فرض ہوگی۔ اور رات کی نمازیں پکار کر قرآن پڑھنا فرض نہیں۔ بلکہ سنت ہے بعض نمازوں میں ثابت ہے اور بعض میں نہیں اور جو چیز کہ فرض ہے اور نماز اس کو متضمن ہے۔ کہ اس کے بغیر درست نہیں جب بعض نمازوں میں فرض ہوگی تو اسی طرح سب نمازوں میں فرض ہوگی۔ اور جب کہ مغرب اور عشا اور فجر کی نماز میں قرآن پڑھنا سب کے نزدیک فرض ہے۔ کہ بغیر اس کے نماز درست نہیں تو اسی طرح ظہر اور عصر کی نماز میں بھی فرض ہوگا پس یہ دلیل قاطع ہے اس شخص کے خلاف جو ظہر اور عصر کی نماز میں قرآن کو فرض نہیں کہتا۔ اور ان کے سوا اور نمازوں میں فرض کہتا ہے۔

بَابُ ۲ مَا تُجْزِئُ فِي الْوُضُوءِ مِنْ سُؤْرِ الْفَرَسِ وَالْبَغْلِ وَالْحِمَارِ وَالسِّنَّوْرِ

۲۔ گھوڑے خچر گدھے اور بلی کے جھوٹے سے وضو کے درست ہونے کا بیان

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي السِّنَّوْرِ يَشْرَبُ مِنَ الْاِنَاءِ وَقَالَ هِيَ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ لَا بَاْسَ بِشُرْبِ فَضْلِهَا فَسَاَلْتُهُ مَا يَطْهُرُ بِفَضْلِهَا لِلصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَرْخَصَ الْمَاءَ وَلَمْ يَاْمُرْ وَلَمْ يَنْهَهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ اَبُو حَنِيْفَةَ غَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ وَاِنْ تَوَضَّاَ مِنْهُ اَجْزَاَهُ وَاِنْ شَرِبَهُ وَلَا بَاْسَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ اَبِي حَنِيْفَةَ نَاْخُذُ۔

محمد بن حسن۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے بلی کے متعلق جو کسی برتن سے پانی پی لے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ یہ گھر والوں میں سے ہے اس لئے اس کا جھوٹا پینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حماد کا بیان ہے کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کیا نماز کے لئے اس کے جھوٹے سے وضو کیا جا سکتا ہے سو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پانی کی اجازت دی ہے نہ اس کے متعلق حکم دیا اور نہ اس سے منع کیا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اس کے سوا اور پانی مجھ کو پسند ہے۔ اور اگر اس سے وضو کرلے تو جائز ہے۔ اور اگر پی لے تو کوئی حرج نہیں۔

امام محمد نے کہا کہ ہم امام ابو حنیفہ کے قول پر عمل کرتے ہیں۔

٥ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيْفَةَ

ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں

مِنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا خَيْرَ فِيْ سُؤْرِ الْبَغْلِ وَالْحِمَارِ لَا يَتَوَضَّؤُ اَحَدٌ بِسُؤْرِ الْبَغْلِ وَالْحِمَارِ وَتَوَضَّأَ مِنْ سُؤْرِ الْفَرَسِ وَالْبِرْذَوْنِ وَالشَّاةِ وَالْبَعِيْرِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ۔

انہوں نے کہا کہ خچر اور گدھے کے جوٹھے میں کوئی بھلائی نہیں۔ اور کوئی شخص گدھے اور خچر کے جوٹھے سے وضو نہ کرے اور گھوڑے اور ترکی گھوڑے اور بکری اور اونٹ کے جوٹھے سے وضو کرے۔

امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور اسی پر ہم عمل کرتے ہیں۔

بَابُ ۳ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

۳ موزوں پر مسح کرنے کا بیان

۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ جَهْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمْتُ الْعِرَاقَ بِغَزْوِ جَلُوْلَاءَ فَرَاَيْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا سَعْدُ قَالَ اِذَا لَقِيْتَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ فَسَلْهُ قَالَ فَلَقِيْتُ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا صَنَعَ سَعْدٌ قَالَ عُمَرُ صَدَقَ سَعْدٌ رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ فَمَسَحْنَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی جہم۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں جلولاء جنگ کے لئے عراق پہونچا تو سعد بن وقاص کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا میں نے کہا اے سعدؓ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ جب امیر المؤمنین حضرت عمرؓ سے تم ملو تو ان سے اس کے متعلق پوچھنا۔ ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ میں حضرت عمرؓ سے ملا اور ان سے وہ بیان کیا جو سعدؓ نے کیا تھا۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ سعدؓ سچے ہیں ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کرتے ہوئے دیکھا تو ہم لوگوں نے بھی یہ کیا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو میں موزوں پر مسح کرنا درست ہے جبکہ ان کو پورا وضو کرکے پہنا ہو۔

۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ نُبَاتَةَ الْجُعْفِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيْهِنَّ اِذَا لَبِسْتَهُمَا وَاَنْتَ طَاهِرٌ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ حنظلہ بن نباتہ جعفی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے کہا کہ مقیم کے لئے موزوں پر مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کے لئے تین دن اور تین رات ہے جبکہ تم نے ان کو پاکی کی حالت میں پہنا ہو (یعنی وضو کرکے پہنا ہو)۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَبِهِ نَأْخُذُ۔

٨ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ سَعْدٌ امْسَحْ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ مَا يُعْجِبُنِي فَأَتَيَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَصَّا عَلَيْهِ قِصَّتَهُ فَقَالَ عُمَرُ عَمُّكَ أَفْقَهُ مِنْكَ۔

٩ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ رَجَعَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُومِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَرَفَعَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ مِنْ ضِيقِ كُمَّيْهَا قَالَ الْمُغِيرَةُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنْ إِدَاوَةٍ مَعِي فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَلَمْ يَنْزِعْهُمَا ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلَّى۔

١٠ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَمَّنْ رَأَى جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَوْمًا تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَسَأَلَهُ السَّائِلُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ وَإِنَّمَا صَحِبْتُهُ بَعْدَ مَا نَزَلَتْ سُورَةُ الْمَائِدَةِ۔

امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرؓ اور سعدؓ بن وقاص کے درمیان موزوں پر مسح کے متعلق اختلاف ہوا؟ سعدؓ نے کہا کہ میں تو مسح کرونگا۔ اور عبد اللہؓ نے کہا کہ مجھے پسند نہیں۔ پھر دونوں حضرت عمر بن خطاب کے پاس آئے اور ان دونوں نے واقعہ بیان کیا تو حضرت عمرؓ نے (ابن عمرؓ سے) کہا کہ تمہارا چچا تم سے زیادہ سمجھدار ہے۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم - شعبی - ابراہیم بن ابی موسیٰ اشعری مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (مغیرہ بن شعبہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چلے اور اپنی ضرورت سے فارغ ہوئے پھر آپ لوٹ کر نکلے اس وقت آپ رومی جبہ پہنے ہوئے تھے جس کی آستینیں تنگ تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ آستین سے اپنا ہاتھ اوپر کیا۔ مغیرہ کا بیان ہے کہ میں ایک برتن سے جو میرے پاس تھا آپ پر پانی ڈالنے لگا۔ تو آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا اور موزوں پر بغیر ان کو اتارے ہوئے مسح کیا پھر آپ آگے بڑھے اور نماز پڑھی۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم ایک شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے جریر بن عبد اللہ کو ایک دن وضو کرتے اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ تو ان سے ایک سائل نے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے دیکھا ہے اور میں سورۃ مائدہ نازل ہونے کے بعد آپ کی صحبت میں رہا ہوں۔

(ف) بعض لوگ کہتے تھے کہ سورت المائدہ کی آیت فاغسلوا وجوھکم مسح موزوں کی ناسخ ہے تو جریر نے کہا کہ میں نے سورۂ مائدہ کے اترنے کے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے یعنی یہ آیت موزے کے مسح کی ناسخ نہیں بلکہ موزوں پر مسح کرنے کا حکم باقی ہے۔ اور موزوں پر مسح کرنا ہمیشہ درست ہے۔

۱۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ صَحِبَ ابْنَ مَسْعُودٍ فِي سَفَرٍ فَأَتَتْ عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهَا لَا يَنْزِعُ خُفَّيْهِ.

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم - محمد بن عمرو بن حارث سے روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن حارث بن ابی ضرار ایک سفر میں ابن مسعودؓ کے ساتھ تھے تین دن رات ان پر گذرے اس حال میں کہ انہوں نے موزے نہیں اتارے۔

(ف) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے مسح کرنا موزوں پر مسافر کو تین دن رات تک اور امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ موزوں کے مسح کی کوئی مدت مقرر نہیں۔ جتنے دن تک مسح کرے درست ہے۔ خواہ تین دن ہوں یا زیادہ اور خواہ سفر میں ہو یا حضر میں ہو اور دیگر علماء کہتے ہیں کہ مسح کرنے کی مدت مقرر ہے مقیم کو ایک دن رات سے زیادہ مسح کرنا درست نہیں اور مسافر کو تین دن رات سے زیادہ مسح کرنا درست نہیں اور حدیثیں اس میں متواتر آچکی ہیں اور یہی مذہب امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور محمدؒ کا ہے۔

۱۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْجُرْمُوقَيْنِ.

محمد ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جرموق پر مسح کرتے تھے (جرموق اس کو کہتے ہیں جو موزے پر پہنے جاتے ہیں)۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَبِهِ نَأْخُذُ.

امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

۱۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا كُنْتَ عَلَى مَسْحٍ وَأَنْتَ عَلَى وُضُوءٍ فَنَزَعْتَ خُفَّيْكَ فَاغْسِلْ قَدَمَيْكَ.

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب بحالت وضو مسح کئے ہوئے ہو اور اپنے موزے اتار دو تو اپنے دونوں پاؤں دھو ڈالو۔

وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَبِهِ نَأْخُذُ.

اور امام محمدؒ نے کہا کہ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ — آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو کرنے کا بیان

۱۴ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ

محمد - ابوحنیفہ - عمرو بن مرہ - سعید بن جبیر عبداللہ

قال حدثنا عمرو بن مرة عن سعيد بن جبير عن عبد الله بن عباس أنه قال لو أتيت بجفنة من خبز ولحم فأكلت منها حتى أشبع وبعس من لبن إبل فشربت منه حتى أتضلع وأنا على وضوء لا أبالي أن لا أمس ماء أتوضأ من الطيبات۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وهذا قول أبي حنيفة وبه نأخذ لا وضوء مما غيرت النار وإنما الوضوء مما خرج وليس مما دخل۔

۱۵ - مُحَمَّدٌ قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا عبد الرحمن بن زاذان عن أبي سعيد الخدري قال دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم بيتي فأتيته بلحم قد شوي فطعم منه ثم دعا بماء فغسل كفيه ومضمض ثم صلى ولم يحدث وضوءًا۔

۱۶ - مُحَمَّدٌ قال حدثنا أبو حنيفة قال حدثنا شيبة بن مساور قال كنت قاعدًا عند عدي بن أرطاة إذ سأل الحسن البصري أتوضأ مما مست النار فقال نعم فقال بكر بن عبد الله المزني دخل النبي صلى الله عليه وآله وسلم على عمته صفية بنت عبد المطلب فقدمت له من كتف بارد فأكل منها ولم يحدث وضوءًا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وبقول بكر بن عبد الله المزني نأخذ وهو قول أبي حنيفة۔

بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اگر میرے پاس روٹی اور گوشت کا ایک بڑا پیالہ لایا جائے اور میں اس سے پیٹ بھر کر کھاؤں اور اونٹ کے دودھ کا پیالہ لایا جائے اور اس سے اتنا پی لوں کہ پسلیاں کو کھیں نکل آئیں۔ اور میں باوضو ہوں تو میں پانی نہ چھونے کی کوئی پرواہ نہیں کرتا کیا میں پاک چیزوں سے وضو کروں۔

امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو لازم نہیں۔ وضو تو صرف اسی چیز سے واجب ہوتا ہے جو پیٹ سے نکلے اس سے نہیں جو اندر داخل ہو۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عبد الرحمن بن زاذان۔ ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میرے گھر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے آپ کے سامنے بھونا ہوا گوشت لایا آپ نے اس سے کھایا۔ پھر آپ نے پانی منگایا اور اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور کلی کی پھر نماز پڑھی اور نیا وضو نہ کیا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ شیبہ بن مساور سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں عدی بن ارطاۃ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے حسن بصری سے پوچھا کیا میں آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو کروں۔ انہوں نے کہا ہاں۔ بکر بن عبد اللہ مزنی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پھوپھی صفیہ بنت عبد المطلب کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کے لئے ایک سرد دوشانے سے لایا۔ اور آپ نے اس سے کھایا اور تازہ وضو نہیں کیا۔

امام محمد نے کہا کہ ہم بکر بن عبد اللہ کے قول پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

١٧۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي مَاجِدٍ الْحَنَفِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ إِذْ أَتَوْا بِجَفْنَةٍ وَّتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ مِنْ بَابِ الْفِيْلِ نَحْوَنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ إِنِّي لَأَرَاكُمْ تُرِيْدُوْنَ بِهٰذِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ أَجَلْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَأْدُبَةٌ كَانَتْ فِي الْحَيِّ فَبُعِثَتْ فَطَعِمَ مِنْهَا وَشَرِبَ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ بِبَلَلِ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ يُحْدِثْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَلَا بَأْسَ بِالْوُضُوْءِ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا كَانَ مِنْ غَيْرِ قَذَرٍ۔

محمد ابوحنیفہ۔ یحییٰ بن عبداللہ۔ ابو ماجد حنفی۔ ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ایک بار ہم ابن مسعودؓ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے کہ اچانک کچھ لوگ ایک بڑا پیالہ اور پانی کا مٹکا باب الفیل کی طرف سے ہم لوگوں کی طرف لے کر آئے تو ابن مسعودؓ نے کہا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ تمہارے واسطے لائے ہیں۔ اس جماعت میں سے ایک شخص نے کہا ہاں اے ابو عبدالرحمٰن محلے میں ایک دعوت تھی چنانچہ وہ پیالہ رکھا گیا تو انہوں نے اس میں سے کھایا اور پانی پیا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی بہایا اور ان دونوں کو دھویا۔ اور اپنے ہاتھوں کی تری سے اپنے منہ اور ہاتھ کو مل لیا۔ پھر کہا کہ یہ اس شخص کا وضو ہے جس کا وضو ٹوٹا نہ ہو۔

امام محمد نے کہا کہ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور مسجد میں وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ کوئی گندگی نہ ہو۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ آگ کی پکی چیز سے وضو کرنا واجب ہے اور بعض علما کہتے ہیں کہ آگ کی پکی چیز کے کھانے سے وضو واجب نہیں دلیل ان کی ابن عباسؓ وغیرہ کی حدیث ہے کہ حضرتؐ نے بکری کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی۔ اور وضو نہ کیا پھر بہت سی حدیثیں نقل کرنے کے بعد کہا کہ ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو کرنا منسوخ ہے پھر کہا کہ بعضے لوگ اونٹ اور بکری کے گوشت میں فرق کرتے ہیں کہ بکری کا گوشت کھانے سے وضو واجب نہیں اور اونٹ کے گوشت سے وضو واجب ہے۔ اور دوسرے علما کہتے ہیں کہ کسی چیز کے گوشت سے وضو واجب نہیں خواہ اونٹ کا ہو یا بکری وغیرہ کا اور مراد وضو سے ہاتھ دھونے ہیں اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ بیع کے جائز ہونے اور دودھ پینے نیز گوشت کے پاک ہونے میں اونٹ اور بکری دونوں برابر ہیں۔ ان کے احکام میں سے کسی چیز میں فرق نہیں۔ اس لئے قیاس مقتضی ہے کہ کھانے میں دونوں کا گوشت برابر ہو۔ پس جس طرح بکری کے گوشت سے وضو واجب نہیں اسی طرح اونٹ کے گوشت سے بھی وضو واجب نہ ہوگا۔ امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور محمدؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۵ مَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ مِنَ الْقُبْلَةِ وَالْقَلْسِ

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قَلَسْتَ مِلْءَ فِيْكَ فَاَعِدْ وُضُوْءَكَ وَاِذَا كَانَ اَقَلَّ مِنْ مِلْءِ فِيْكَ فَلَا تُعِدْ وُضُوْءَكَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ۔

۱۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ فَتُقَبِّلُهٗ خَالَتُهٗ اَوْ عَمَّتُهٗ اَوْ امْرَاَةٌ مِمَّنْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا قَالَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ اِذَا قَبَّلَ مَنْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا وَلٰكِنْ اِذَا قَبَّلَ مَنْ يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُهَا وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْحَدَثِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اِبْرَاهِيْمَ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلَا نَرٰى فِي الْقُبْلَةِ وُضُوْءًا عَلٰى حَالٍ اِلَّا اَنْ يُمْذِيَ فَيَجِبَ عَلَيْهِ لِلْمَذْيِ الْوُضُوْءُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

بوسہ اور قے سے وضو ٹوٹنے کا بیان[۵]

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب تو منہ بھر کر قے کرے تو دوبارہ وضو کر، اور اگر منہ بھرنے سے کم ہو تو تم دوبارہ وضو نہ کر۔

امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی شخص سفر سے آئے اور اس کی خالہ یا پھوپھی یا ایسی عورت جس سے نکاح حرام ہے اس کا بوسہ لے تو اس کے متعلق انہوں نے کہا کہ اس پر وضو واجب نہیں ہے جبکہ ایسی عورت بوسہ لے جس سے نکاح حرام ہے۔ لیکن اگر ایسی عورت بوسہ لے جس سے نکاح حلال ہے تو اس پر وضو واجب ہے اور یہ بمنزلہ وضو ٹوٹنے کے ہے۔

امام محمد نے کہا کہ یہ ابراہیم کا قول ہے اور ہم اس پر عمل نہیں کرتے ہیں۔ اور بوسہ کی صورت میں کسی حال میں بھی وضو کا حکم نہیں دیتے مگر یہ کہ مذی آجائے تو اس پر مذی کی وجہ سے وضو واجب ہے۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۶ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

۲۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

۶۔ ذکر کو ہاتھ لگانے سے وضو کرنے کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ذکر کو

...رضي الله عنه قال ما أبالي إياه مسست أو عرف أنفي.

ہاتھ لگانے کے متعلق کہا کہ میں اس کو ہاتھ لگاؤں یا اپنی ناک کے کنارے کو۔

قال محمد وهو قول أبي حنيفة وبه نأخذ.

امام محمدؒ نے کہا کہ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

٤١ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن ابن مسعود سئل عن الوضوء من مس الذكر فقال إن كان نجسا فاقطعه يعني أنه لا بأس به.

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابن مسعودؓ سے کسی نے ذکر کو ہاتھ لگانے سے وضو کرنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا اگر وہ ناپاک ہے تو اس کو کاٹ دے اس سے ان کا مقصد یہ تھا کہ اس میں کچھ حرج نہیں۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر کوئی اپنے ذکر کو ہاتھ لگائے تو اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ ذکر کے ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور پھر کہا کہ وضو واجب کرنے کی حدیث ضعیف اور مضطرب ہے اور وضو نہ کرنے کی حدیث صحیح ہے۔ اس لئے اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔ اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہے اس پر کہ اگر کوئی اپنی ہتھیلی کی پشت سے یا بازو سے اپنے ذکر کو چھوئے تو اس پر وضو واجب نہیں اس لئے قیاس کا تقاضا ہے کہ ہاتھ کے اندر کی طرف کے ساتھ چھونے سے بھی وضو واجب نہ ہو اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمدؒ کا یہی قول ہے۔

٤٢ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن سعد بن أبي وقاص مر برجل يغسل ذكره فقال ما تصنع ويحك إن هذا لم يكتب عليك.

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص ایک شخص کے پاس گزرے جو اپنے ذکر کو دھو رہا تھا تو انہوں نے کہا کہ تیری خرابی ہو تو یہ کیا کر رہا ہے۔ یہ تجھ پر فرض نہیں کیا گیا ہے۔

قال محمد والغسل أحب إلينا إذا بال وهو قول أبي حنيفة.

امام محمدؒ نے کہا کہ جب پیشاب کرے تو اس کا دھونا ہم کو پسند ہے۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

باب ما لا ينجسه شيء الماء والأرض والجنب وغير ذلك

زمین پانی اور جنبی وغیرہ کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی

٤٣ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا إبراهيم بن أبي الهيثم عن ابن...

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابراہیم بن ابی الہیثم۔ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ چار چیزیں

فَمَا بَالُ ... قَالَ أَرْبَعَةٌ لَا يُنَجِّسُهَا شَيْءٌ اَلْجَسَدُ وَالثَّوْبُ وَالْمَاءُ وَالْأَرْضُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَتَفْسِيرُ ذَلِكَ عِنْدَنَا أَنَّ الْجَسَدَ إِذَا أَصَابَهُ الْقَذَرُ فَغُسِلَ ذَهَبَ ذَلِكَ عَنْهُ وَأَمَّا قَوْلُهُ قَذَرًا فِي الْمَاءِ فَإِنَّمَا ذَلِكَ فِي الْمَاءِ إِذَا كَانَ كَثِيرًا جَارِيًا أَنَّهُ لَا يَحْمِلُ خَبَثًا۔

تو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ جسم۔ کپڑا۔ پانی اور زمین۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہمارے نزدیک اس کی تفسیر یہ ہے کہ اگر نجاست لگ جائے اور وہ اس کو دھو ڈالے اور نجاست دور ہو جائے تو وہ گندگی نہیں اٹھاتی اور پانی کے متعلق جو اس کے معنی یہ ہیں کہ جب کثیر اور جاری ہو تو وہ نجاست نہیں اٹھاتا ہے۔

۴۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَتَغْسِلُهُ عَائِشَةُ وَهِيَ حَائِضٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا نَرَى بِهِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رحمه الله۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آپ اعتکاف میں ہوتے اپنا سر مسجد سے نکالتے اور حضرت عائشہؓ آپ کا سر دھو دیتیں حالانکہ وہ حیض کی حالت میں ہوتیں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

ف) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض والی عورت کا بدن پاک ہے حیض سے اس کا بدن ناپاک نہیں ہوتا۔

۴۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي إِذْ عَرَضَ لَهُ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ رضي الله عنه فَأَهْوَى إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَ حُذَيْفَةُ يَدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي جُنُبٌ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيْسَ بِنَجِسٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَأْخُذُ لَا نَرَى بِمُصَافَحَةِ الْجُنُبِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار چلے جا رہے تھے۔ اچانک حذیفہ بن یمانؓ آپ کے سامنے آ گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر جھکا۔ حذیفہؓ نے اپنا ہاتھ آپ سے دور کیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ کو کیا ہوا ہے۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جنابت کی حالت میں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ مومن نجس نہیں ہوتا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر ہم عمل کرتے ہیں۔ اور جنبی کے ساتھ مصافحہ کرنے میں ہم کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

بَابُ ٨: الْوُضُوْءِ لِمَنْ بِهِ قُرُوْحٌ اَوْ جُدَرِيٌّ اَوْ جِرَاحٌ

٣٦ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْمَرِيْضِ لَا يَسْتَطِيْعُ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ اَوِ الْحَائِضِ قَالَ يَتَيَمَّمُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحمه الله۔

٣٧ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْمَرِيْضُ الْمُقِيْمُ فِيْ اَهْلِهِ الَّذِيْ لَا يَسْتَطِيْعُ مِنَ الْجُدَرِيِّ وَالْجِرَاحَةِ الَّتِيْ يَشُقُّ عَلَيْهَا الْمَاءُ اَنَّهُ بِمَنْزِلَةِ الْمُسَافِرِ الَّذِيْ لَا يَجِدُ الْمَاءَ يُجْزِيْهِ التَّيَمُّمُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهٖ نَاْخُذُ۔

٣٨ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَبَائِرِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَاِنْ كَانَ يَخَافُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَسْحِ عَلَى الْجَبَائِرِ تَرَكَ ذٰلِكَ اَيْضًا وَاَجْزَاَهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحمه الله

بَابُ ٩: التَّيَمُّمِ

٣٩ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ

٨ - زخم یا چیچک کے مریض کے وضو کا بیان

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس مریض کے متعلق جو جنابت یا حیض کا غسل نہ کر سکے کہا کہ تیمم کرے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مریض جو اپنے گھر میں مقیم ہو اور چیچک اور زخم کے سبب سے جس میں پانی سے بچا جاتا ہے وضو نہ کر سکتا ہو تو وہ بمنزلہ مسافر کے ہے جس کو پانی نہ ملے اور اس کے لئے تیمم جائز ہے۔

امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔ اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شخص جو جنابت کا غسل کرے۔ اور کھپانچ باندھے ہوئے ہو تو اس کے متعلق انہوں نے کہا کہ کھپانچ پر مسح کرے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور اگر کھپانچ پر مسح کرنے سے بھی ضرر کا خوف ہو تو اس کو بھی چھوڑ دے اور اس کے لئے کافی ہے۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

٩ - تیمم کا بیان

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي التَّيَمُّمِ قَالَ تَضَعُ رَاحَتَيْكَ فِي الصَّعِيدِ فَتَمْسَحُ وَجْهَكَ ثُمَّ تَضَعُهُمَا ثَانِيَةً فَتَمْسَحُ يَدَيْكَ وَذِرَاعَيْكَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَنَرَى مَعَ ذَلِكَ أَنْ يَنْفُضَ يَدَيْهِ فِي كُلِّ مَرَّةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَمْسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

کرتے ہیں کہ تیمم کے متعلق انہوں نے کہا کہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو مٹی پر مار اور چہرے پر مل۔ پھر دوسری بار ان کو مٹی پر مار اور ان کو جھاڑ کر اپنے ہاتھ اور بازو کو کہنیوں تک مل۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہم خیال کرتے ہیں کہ اپنے منہ اور بازوؤں پر ملنے سے پہلے ہر بار اپنے ہاتھوں کو جھاڑے۔ امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

(ف) اس قول سے معلوم ہوا کہ جب پانی نہ ملے تو تیمم کرنا درست ہے۔

۳۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا تَيَمَّمَ الرَّجُلُ فَهُوَ عَلَى تَيَمُّمِهِ مَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ أَوْ يُحْدِثْ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رحمہ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب کوئی شخص تیمم کرے تو وہ اپنے تیمم پر ہے جب تک کہ وہ پانی نہ پائے یا اس کا وضو نہ ٹوٹے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) اس قول سے معلوم ہوا کہ ایک تیمم سے جس قدر نمازیں پڑھے درست ہیں اور تیمم باقی رہتا ہے جب تک کہ پانی پائے یا بے وضو ہو جائے یا اور کسی چیز سے تیمم ٹوٹ جائے۔

۳۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنَّهُ أَحَبُّ إِلَيَّ إِذَا تَيَمَّمَ أَنْ تَبْلُغَ الْمِرْفَقَيْنِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَا يُجْزِئُهُ التَّيَمُّمُ حَتَّى يَبْلُغَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھ کو یہ زیادہ پسند ہے کہ جب تیمم کرے تو دونوں بازو کہنیوں تک ملے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور تیمم اس کو کافی نہ ہوگا جب تک کہ وہ دونوں کہنیوں تک تیمم نہ کرے۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کہتے ہیں کہ تیمم ایک ضرب منہ کا ہے اور ایک ضرب دونوں بازوؤں کا مونڈھوں تک اور بعض کہتے ہیں کہ تیمم میں اپنے دونو بازو کہنیوں تک ملے اور بعض کہتے ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھ پہنچے تک ملے پھر کہا کہ صحیح قول یہ ہے کہ تیمم میں اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک ملے اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ ہم نے دیکھا کہ تیمم میں مٹی سے منہ کا مسح کیا جاتا ہے جیسے کہ پانی سے دھویا جاتا ہے اور سر اور دونوں پاؤں کا مسح نہیں کیا جاتا اور جس چیز کے بعض سے مسح ساقط ہے اس کے کل سے بھی ساقط ہے اور جس میں تیمم واجب ہے وہ وضو کے برابر ہوگا۔ اس واسطے

کہ تیمم بدل ہے وضو کا ۔ تو ثابت ہوا کہ تیمم میں دونوں ہاتھ کہنیوں تک ملے جائیں اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اور ابو یوسف اور محمد کا یہی قول ہے ۔

بَابُ اَبْوَالِ الْبَهَائِمِ وَغَيْرِهَا

۱۰۔ چارپایوں وغیرہ کے پیشاب کا بیان

۴۲ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لَا بَاْسَ بِبَوْلِ كُلِّ ذَاتِ كَرِشٍ

محمد ۔ ابو حنیفہ ۔ بصرہ کے ایک شخص نے حسن بصری سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ ہر اوجھڑی والے جانور کے پیشاب سے کوئی حرج نہیں جو جگالی کرے ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَكَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ يَكْرَهُهٗ وَكَانَ يَقُوْلُ اِذَا وَقَعَ فِيْ وَضُوْءٍ اَفْسَدَ الْوَضُوْءَ وَاِنْ اَصَابَ الثَّوْبَ مِنْهُ فَاحِشٌ كَثِيْرٌ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا لَا يُفْسِدُ مَاءً وَلَا ثَوْبًا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ امام ابو حنیفہ اس کو مکروہ سمجھتے تھے ۔ اور کہتے تھے کہ اگر پانی میں پڑ جائے تو پانی کو ناپاک کر دیتا ہے ۔ اور اگر کپڑے میں اس کی کثیر مقدار لگ جائے، پھر اس میں نماز پڑھے تو نماز دوبارہ پڑھے ۔ امام محمد نے کہا کہ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے وہ نہ پانی کو اور نہ کپڑے کو ناپاک کرتا ہے ۔

ف: امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے ۔ کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے ۔ اس کا پیشاب بھی پاک ہے یہ قول امام محمد کا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اونٹوں کا پیشاب ناپاک ہے اور عرنیین کی حدیث ضرورت پر محمول ہے اس سے ان کے پیشاب کی طہارت نہیں ثابت ہوتی اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ آدمی کا گوشت بالاتفاق پاک ہے اور اس کا پیشاب ناپاک ہے ۔ پس ان کا پیشاب اُن کے خون کا حکم رکھتا ہے ۔ اُن کے گوشت کا حکم نہیں رکھتا ۔ اس لئے قیاس کا تقاضا ہے کہ اونٹوں کا پیشاب بھی ناپاک ہو اور اُن کے پیشاب کا حکم اُن کے خون کی طرح ہو پس ثابت ہوا کہ اونٹوں کا پیشاب ناپاک ہے ۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور یہی مذہب ہے عموم علماء کا کہ سب جانوروں کا پیشاب ناپاک ہے ۔ خواہ اُن کا گوشت کھایا جاتا ہو یا نہ کھایا جاتا ہو ۔

۴۳ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُصِيْبُ ثَوْبَهٗ بَوْلُ الصَّبِيِّ قَالَ اِذَا لَمْ يَكُنْ اَكَلَ وَشَرِبَ اَجْزَاَكَ اَنْ تَصُبَّ الْمَاءَ صَبًّا۔

محمد ۔ ابو حنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں جس شخص کے کپڑے میں بچے کا پیشاب لگ جائے اس کے متعلق انہوں نے کہا کہ اگر اس نے کھایا پیا نہ ہو تو تمہارے لئے اس پر پانی بہانا کافی ہے ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَحَبُّ اِلَيْنَا اَنْ نَغْسِلَهٗ

امام محمدؒ نے کہا کہ میں اس کو پسند کرتا ہوں تو اُسے

فَلْيَغْسِلْهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ۔

کو دھو ڈالے۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ شیر خوار لڑکے کا پیشاب جو کھانا نہ کھاتا ہو پاک ہے اور لڑکی کا پیشاب ناپاک ہے یعنی خواہ کھانا کھاتی ہو یا نہ کھاتی ہو اور دیگر علما کہتے ہیں۔ کہ دونوں کا پیشاب ناپاک ہے اور کہتے ہیں کہ حدیث میں پانی چھڑکنے سے پانی بہانا مراد ہے جیسے اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے پھر بہت سی حدیثوں کے بیان کرنے کے بعد کہا کہ ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ شیر خوار لڑکے کے پیشاب کا حکم یہ ہے کہ اس کو دھویا جائے لیکن اس میں صرف پانی بہا دینا بھی کافی ہے بخلاف لڑکی کے کہ اس میں دھونا متعین ہے اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کھانا کھانے کے بعد لڑکے اور لڑکی دونوں کے پیشاب کا ایک حکم ہے پس قیاس چاہتا ہے کہ کھانا کھانے سے پہلے بھی دونوں کا پیشاب ناپاک ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور محمد رح کا۔

۴۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَبُوْلُ قَائِمًا وَمَعَهُ دَرَاهِمُ فِیْهَا كِتَابٌ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ فَكَرِهَهُ وَقَالَ تَكُوْنُ فِیْ هِمْیَانٍ اَوْ مَصْرُوْرَةً اَحْسَنُ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص کھڑا ہو کر پیشاب کرے اور اس کے پاس درہم (سکے) ہوں جن میں کتاب یعنی قرآن کی آیت کھدی ہوئی ہو۔ تو اس کو انہوں نے مکروہ سمجھا اور کہا کہ درہموں کا ہمیانی اور تھیلی میں ہونا اچھا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ نَكْرَهُ اَنْ یَّاْتِیَهَا بِیَدَیْهِ وَفِیْهَا الْقُرْاٰنُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد رح نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور ہم مکروہ سمجھتے ہیں کہ ان (درہموں) کو اپنے ہاتھ سے چھوئے جبکہ قرآن کی آیت کھدی ہوئی ہو۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۴۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَبُوْلُ قَائِمًا قَالَ اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰی سُبَاطَةِ قَوْمٍ وَمَعَهُ اَصْحَابُهٗ فَفَحَّجَ ثُمَّ بَالَ قَائِمًا فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ حَتّٰی رَاَیْنَا اَنْ تَفَحُّجَهٗ شَفَقًا مِنَ الْبَوْلِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ اس شخص کے متعلق جو کھڑا ہو کر پیشاب کرے انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کے گھورے کے پاس پہنچے اور آپ کے ساتھ اصحاب تھے آپ نے اپنے پاؤں کشادہ کئے پھر کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ آپ کے بعض صحابی نے کہا یہاں تک کہ ہم نے آپ کے پاؤں میں پیشاب کے خوف کی وجہ سے کشادگی دیکھی۔

بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ

۱۱۔ استنجا کا بیان

۴۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ الْمُشْرِكِیْنَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مشرکین مسلمانوں سے ملے تو ان لوگوں نے

عَنْهُ وَسَلَّمَ فَلَقُوا الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا لَهُمْ إِنَّ صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ كَيْفَ تَأْتُونَ الْخَلَاءَ اِسْتِهْزَاءً بِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ نَعَمْ فَسَأَلُوهُمْ فَقَالُوا أَمَرَنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِفُرُوجِنَا وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِعَظْمٍ وَلَا بِرَجِيعٍ وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَالْغَسْلُ بِالْمَاءِ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ أَحَبُّ إِلَيْنَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

استہزاء[1] کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارا دوست تمہیں سکھاتا ہے کہ پاخانہ کس طرح جاؤ۔ مسلمانوں نے کہا کہ ہاں۔ مشرکوں نے ان سے پوچھا تو مسلمانوں نے کہا کہ ہم لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ہم لوگ اپنی شرمگاہوں کو قبلہ کی طرف نہ کریں۔ اور نہ اپنے داہنے ہاتھ سے استنجا کریں۔ اور نہ ہڈی سے اور نہ گوبر سے استنجا کریں۔ اور یہ کہ تین پتھروں سے استنجا کریں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور استنجا بھی پانی سے دھونا ہمارے نزدیک زیادہ بہتر ہے امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

(فائدہ) امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے۔ کہ تین سے کم ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنا درست نہیں اور دلیل ان کی یہ حدیث ہے جو کہ سلیمان سے روایت ہے کہ منع کیا ہم کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے کہ تین ڈھیلوں سے کم پر اکتفا کریں اور بعض علماء کہتے ہیں کہ کوئی عدد معین واجب نہیں۔ بلکہ واجب وہ چیز ہے جس سے گندگی دُور ہو اور محل پاک ہو جائے خواہ تین ڈھیلے ہوں یا اس سے کم۔ دلیل اور طاق ہوں یا جفت اور کہتے ہیں۔ کہ تین ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنے کا حکم استحباب پر محمول ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث کی بنا پر کہ جو کوئی ڈھیلے لے تو چاہئے کہ طاق لے جس نے یہ کیا اس نے اچھا کیا ورنہ کچھ حرج نہیں اور ابن مسعودؓ کی حدیث کی بنا پر کہ میں حضرتؐ کے پاس دو پتھر اور لید لایا تو آپ نے پتھر لئے اور لید پھینک دی پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین اور طاق ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنے کا حکم استحبابی ہے فرضی نہیں اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب پانی سے استنجا کیا جائے اور پاخانے اور پیشاب کا رنگ اور بو باقی نہ رہے تو استنجے کی جگہ پاک ہو جاتی ہے اور اگر اس کا رنگ اور بو دُور نہ ہو تو پھر دھونے کی حاجت پڑتی ہے یہاں تک کہ اس کا رنگ اور بو دُور ہو خواہ دوسری بار ہو یا تیسری یا چوتھی بار میں ہو یعنی پانی کے ساتھ استنجا کرنے میں کوئی عدد معین واجب نہیں کہ مثلاً دو بار ہو یا تین بار بلکہ اس میں واجب یہ ہے۔ کہ اس سے پاکی حاصل ہو اور پاخانے اور پیشاب کا نشان باقی نہ رہے۔ اس لئے قیاس یہ چاہتا ہے کہ ڈھیلوں میں بھی کوئی عدد معین واجب نہ ہو کہ اس سے کم و بیش کفایت نہ کرے اور امام ابوحنیفہؒ اور ابویوسفؒ اور محمدؒ کا یہی قول ہے۔

---

[1] یعنی کافروں نے بطور تمسخر و استہزاء مسلمانوں سے دریافت کیا تھا۔ کہ کیا تمہارا رسولؐ تم کو پاخانے و پیشاب کرنے کا بھی طریقہ سکھاتا ہے مسلمانوں نے اس کے جواب میں کہا کہ ہاں اور یہ حدیث بیان کی۔

بَابُ (۱۲) مَسْحِ الْوَجْهِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ بِالْمِنْدِيْلِ وَقَصِّ الشَّارِبِ

۳۷- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ فَيَمْسَحُ وَجْهَهٗ بِالثَّوْبِ قَالَ لَا بَأْسَ ثُمَّ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوِ اغْتَسَلَ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ اَيَقُوْمُ حَتّٰى يَجِفَّ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

۳۸- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقُصُّ اَظْفَارَهٗ وَيَاْخُذُ مِنْ شَعْرِهٖ قَالَ يُمِرُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَسَمِعْتُ اَبَا حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ رُبَّمَا قَصَصْتُ اَظْفَارِيْ وَاَخَذْتُ مِنْ شَعْرِيْ فَلَمْ اُمِسَّهُ الْمَاءَ حَتّٰى اُصَلِّيَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ۔

۱۲- وضو کے بعد رومال سے منہ پونچھنے اور لبیں کاٹنے کا بیان

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص وضو کرے اور اپنا منہ کپڑے سے پونچھے تو کوئی حرج نہیں۔ پھر کہا اگر کوئی شخص جاڑے کی رات میں غسل کرے تو کیا اس وقت تک یونہی کھڑا رہے گا جب تک کہ عضو خشک نہ ہو جائے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص اپنے ناخن اور بال کاٹے تو اس پر بھی پانی بہا دے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ میں نے امام ابو حنیفہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اکثر اپنے ناخن اور بال کاٹے تو میں نے ان پر پانی نہیں ڈالا یہاں تک کہ میں نے نماز پڑھ لی۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور الحسن بصری کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۳) السِّوَاكِ

۳۹- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ عَنْ تَمَّامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَا لِيْ اَرَاكُمْ تَدْخُلُوْنَ عَلَيَّ قُلْحًا اِسْتَاكُوْا وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ

۱۳- مسواک کرنے کا بیان

محمد - ابو حنیفہ - ابو علی - تمام - جعفر بن ابی طالب - نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کیا بات ہے کہ میں تم لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ میرے پاس اس حال میں آتے ہو کہ تمہارے دانت زرد ہیں۔ مسواک کرو۔ اگر میں اپنی امت پر شاق نہ جانتا

عن النبي لأمرتهم أن يستاكوا عند كل صلوة

قال محمد والسواك عندنا من السنة لا ينبغي أن يترك

٤٣ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال يستاك المحرم من الرجال والنساء

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رح

تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

امام محمد نے کہا کہ مسواک ہمارے نزدیک سنت ہے اس کا چھوڑنا مناسب نہیں۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا محرم مرد ہوں یا عورت مسواک کریں۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

باب ١٤ وضوء المرأة ومسح الخمار

۱۴ - عورت کے وضو کرنے اور دوپٹہ پر مسح کرنے کا بیان

٤٤ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال تمسح المرأة مقدم رأسها على الشعر ولا يجزيها أن تمسح على خمارها

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رح

٤٥ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا حماد عن إبراهيم قال لا تجزئ المرأة أن تمسح صدغيها حتى تمسح رأسها كما يمسح الرجل

قال محمد وأما نحن فنقول إذا مسحت موضع الشعر مسحت من ذلك بقدر ثلاث أصابع أجزأها وأحب إلينا أن تمسح كما يمسح الرجل وهو قول أبي حنيفة رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ عورت اپنے سر کے بالوں پر مسح کرے اور دوپٹے پر مسح کرنا اس کے لئے کافی نہیں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ عورت کے لئے کافی نہیں کہ ہی کنپٹیوں کا مسح کرے جب تک کہ سر کا مسح نہ کرے جس طرح مرد کرتے ہیں۔

امام محمد نے کہا کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ جب عورت تین انگلیوں کے برابر بالوں کی جگہ پر مسح کرے تو اس کو کافی ہے۔ اور ہمیں پسند ہے کہ عورت اسی طرح مسح کرے جس طرح مرد کرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۵) الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۱۵- غسل جنابت کا بیان

۴۳- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم - ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب دو ختنے کی جگہ مل جائیں تو غسل واجب ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) یعنے جب مرد کا ذکر عورت کے فرج میں غائب ہو تو نہانا واجب ہو جاتا ہے مرد پر بھی اور عورت پر بھی خواہ منی نکلے یا نہ نکلے اور جمہور علماء کا اور اصحاب اور تابعین اور ان کے بعد والوں کا یہی مذہب ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر منی نہ نکلے تو غسل واجب نہیں ہوتا۔ اگرچہ مرد کا ذکر عورت کے فرج میں داخل ہو۔ امام طحاوی نے کہا کہ یہ حکم منسوخ ہے اور غسل ہر حال میں واجب ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو اور اس پر اب اجماع ہو چکا ہے۔

۴۴- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ السَّبِيعِيُّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيبُ مِنْ أَهْلِهِ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَنَامُ وَلَا يُصِيبُ مَاءً فَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ عَادَ وَاغْتَسَلَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا بَأْسَ إِنْ أَصَابَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ أَنْ يَنَامَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ أَوْ يَتَوَضَّأَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

محمد - ابوحنیفہ - ابو اسحاق سبیعی - اسود بن یزید - ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بیوی سے ابتدائی رات میں صحبت کرتے پھر سو جاتے اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے اگر اگر آخری رات میں جاگتے تو دوبارہ صحبت کرتے اور غسل کرتے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرے اور وہ غسل یا وضو کرنے سے پہلے سو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنبی کو جنابت کی حالت میں سونا درست ہے اگرچہ نہ غسل کیا ہو نہ وضو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نہانے میں دیر کرنی درست ہے۔

۴۵- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ الْوَطْءُ يُوجِبُ الصَّدَاقَ وَيَهْدِمُ الطَّلَاقَ وَيُوجِبُ

محمد - ابوحنیفہ - عون بن عبداللہ - شعبی - حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے کہا کہ جب صحبت کرنا مہر کو واجب کرتا ہے، اور طلاق کو ڈھا دیتا ہے اور عدت کو

الْفِتْنَةِ وَلَا تُوجِبُ صَاعًا مِنْ مَاءٍ ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ
وَجَبَ الْغُسْلُ أَنْزَلَ أَوْ لَمْ يُنْزِلْ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

واجب کرتا ہے تو ایک صاع پانی کو کیوں نہ واجب کرے۔
امام محمد نے کہا کہ جب دو ختنے کی جگہ مل جائے
تو غسل واجب ہے خواہ انزال ہو یا نہیں امام ابوحنیفہ
کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۶ غُسْلِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ

۳۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ رض
أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ
وَبَعْضُ أَزْوَاجِهِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ
يَتَنَازَعَانِ الْغُسْلَ جَمِيعًا۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا نَرَى
بَأْسًا بِغُسْلِ الْمَرْأَةِ مَعَ الرَّجُلِ
بَدَأَتْ قَبْلَهُ أَوْ بَدَأَ قَبْلَهَا وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ

۱۶۔ ایک ہی برتن سے مرد و عورت کے غسل جنابت کا بیان

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ ام المومنین
حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بعض بیوی ایک ہی برتن
سے غسل کرتے تھے۔ اس حال میں کہ دونوں غسل میں
تنازع کرتے تھے یعنی یکے بعد دیگرے اس برتن سے
پانی لیتے تھے۔
امام محمد رح نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ عورت
کو مرد کے ساتھ غسل کرنے میں ہم کوئی حرج نہیں سمجھتے
خواہ عورت مرد سے پہلے یا مرد عورت سے پہلے ابتدا
کرے امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ مرد کو عورت کے بچے پانی سے وضو کرنا اور عورت کو مرد کے بچے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے اور دوسرے علماء کہتے ہیں کہ اس میں کچھ ڈر نہیں اور دلیل ان کی عائشہ رض اور ام سلمہ رض وغیرہ کی حدیث ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی ایک بیوی ایک برتن سے نہاتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ مجھ سے پہلے پانی اٹھاتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ ہم ایک دوسرے سے آگے پیچھے پانی اٹھاتے تھے پس اس سے معلوم ہوا کہ مرد اور عورت کو ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا درست ہے پھر کہا کہ اس پر عقلی دلیل یہ ہے کہ اس پر سب کا اتفاق ہے۔ کہ جب مرد اور عورت دونوں اکٹھے ایک برتن سے پانی اٹھائیں تو اس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ نجاست کے پڑنے سے پانی ہر حال میں ناپاک ہو جاتا ہے خواہ وضو سے پہلے نجاست پڑے یا اس کے ساتھ پڑے اور جبکہ مرد اور عورت کا ایک برتن سے اکٹھے وضو کرنا پانی کو ناپاک نہیں کرتا تو قیاس چاہتا ہے کہ ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا بھی درست ہو اور امام ابوحنیفہ رح

کا اور ابو یوسف رہ اور محمد رہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ غُسْلِ الْمُسْتَحَاضَةِ وَالْحَائِضِ

۱۷۔ حیض اور استحاضہ والی عورت کے غسل کا بیان

۴۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اِنَّهَا تَتْرُكُ الظُّهْرَ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الْوَقْتِ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الظُّهْرَ ثُمَّ صَلَّتِ الْعَصْرَ ثُمَّ تَمْكُثُ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ وَقْتُ الْمَغْرِبِ تَرَكَتِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرُ وَقْتِهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ حَتّٰى تَفْرُغَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَاْخُذُ بِالْحَدِيْثِ الْاٰخَرِ اِنَّهَا تَتَوَضَّاُ لِكُلِّ وَقْتِ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّيْ فِيْ وَقْتِ الْاٰخِرِ وَلَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ اِلَّا غُسْلٌ وَاحِدٌ حَتّٰى تَنْقَضِيَ اَيَّامُ اَقْرَائِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے استحاضہ والی عورت کے متعلق کہا کہ وہ ظہر کی نماز چھوڑ دے یہاں تک کہ جب آخری وقت ہو جائے تو غسل کرے اور ظہر کی نماز پڑھے۔ پھر عصر کی نماز پڑھ لے۔ پھر ٹھہرے یہاں تک کہ جب مغرب کا وقت آ جائے تو نماز نہ پڑھے۔ جب آخری وقت ہو جائے تو غسل کرے اور مغرب اور عشاء کی نماز پڑھے۔ یہاں تک کہ فارغ ہو جائے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ ہم دوسری حدیث پر عمل کرتے ہیں وہ ہر نماز کے وقت وضو کرے گی اور آخر وقت میں نماز پڑھے گی۔ اور ہمارے نزدیک اس پر صرف ایک غسل واجب ہے یہاں تک کہ اس کے حیض کے ایام گزر جائیں۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۴۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ قَاضِي الْيَمَامَةِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَغْتَسِلُ غُسْلًا اِذَا مَضَتْ اَيَّامُ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّيْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَاْخُذُ

محمد۔ ایوب بن عتبہ قاضی یمامہ۔ یحییٰ بن ابی کثیر۔ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف سے روایت کرتے ہیں کہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ والی عورت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب اس کے حیض کے ایام گزر جائیں تو غسل کرے پھر ہر نماز کے لئے وضو کرے اور نماز پڑھے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

ف: امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ استحاضہ والی حیض کے دن نماز چھوڑ دے۔ پھر ہر نماز کے لئے تازہ غسل کرے ان کی دلیل ام حبیبہؓ کی حدیث ہے اور بعض کہتے ہیں کہ

ظہر اور عصر کی نماز کے لئے تازہ غسل کرے اور مغرب اور عشاء کی نماز کے لئے ایک غسل کرے اور ظہر اور مغرب کی نماز آخیر وقت میں پڑھے اور عصر اور عشاء کی نماز اول وقت میں پڑھے اور بعض کہتے ہیں کہ استحاضہ والی حیض کے دن نماز چھوڑ دے پھر نہائے اور ہر نماز کے لئے نیا وضو کرے اُن کی دلیل فاطمہ بنت ابی حبیش کی حدیث ہے پھر کہا کہ ہر نماز کے لئے غسل کرنا یا ایک غسل سے دو نمازیں جمع کرنا یہ دونوں حکم منسوخ ہیں ان پر عمل کرنا درست نہیں اور صحیح یہ ہے کہ جب حیض کے دن گذر جائیں تو غسل کرے پھر ہر نماز کے لئے نیا وضو کیا کرے اور جب تک نماز کا وقت باقی رہے وضو باقی رہتا ہے اور امام ابو حنیفہؒ اور ابو یوسفؒ اور محمدؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْحَائِضِ فِيْ صَلٰوتِهَا

۱۸ - نماز کے وقت حیض آنے کا بیان

۴۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ فِيْ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَلَيْسَ عَلَيْهَا اَنْ تَقْضِيَ تِلْكَ الصَّلٰوةَ فَاِذَا طَهُرَتْ فِيْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَلْتُصَلِّ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب کسی عورت کو نماز کے وقت حیض آئے تو اس نماز کی قضا اس پر واجب نہیں ہے اور اگر نماز کے وقت پاک ہوئی تو نماز پڑھے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۵۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اَجْنَبَتِ الْمَرْاَةُ ثُمَّ حَاضَتْ فَلَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ فَاِنَّ مَا بِهَا مِنَ الْحَيْضِ اَشَدُّ مِمَّا بِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا غُسْلَ عَلَيْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا فَتَغْتَسِلُ غُسْلًا وَاحِدًا لَهُمَا جَمِيْعًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب کوئی عورت جنبی ہو جائے پھر اس کو حیض آئے تو اس پر جنابت کا غسل واجب نہیں اس لئے کہ حیض کی جنابت اس سے زیادہ سخت ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ اس پر غسل واجب نہیں یہاں تک کہ حیض سے پاک ہو جائے اور ان دونوں کے لئے ایک ہی غسل کرے۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۵۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَهُرَتِ الْمَرْاَةُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب کوئی عورت کسی نماز کے

وَقْتِ صَلَاةٍ فَلَمْ تَغْتَسِلْ حَتَّى يَذْهَبَ الْوَقْتُ تَخَافُ أَنْ تَكُونَ مَشْغُولَةً فِي غُسْلِهَا فَلَيْسَ عَلَيْهَا قَضَاءٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا انْقَطَعَ الدَّمُ فِي وَقْتٍ لَا تَقْدِرُ فِيهِ أَنْ تَغْتَسِلَ فِيهِ حَتَّى يَمْضِيَ الْوَقْتُ فَلَيْسَ عَلَيْهَا إِعَادَةُ تِلْكَ الصَّلَاةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ.

وقت میں پاک ہوئی اور اس نے غسل نہیں کیا یہاں تک وقت گزر جائے اور وہ اپنے غسل میں مشغول ہو، تو اس پر قضا واجب نہیں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ جب خون ایسے وقت میں بند ہو کہ نماز کا وقت گزرنے سے پہلے وہ غسل پر قادر نہ ہو تو اس پر اس نماز کا اعادہ واجب نہیں۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ زیادہ جانتا ہے۔

١٩ بَابُ النُّفَسَاءِ وَالْحُبْلَى تَرَى الدَّمَ

۱۹ - نفاس والی اور حاملہ خون دیکھنے پر کیا کرے

۵۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ النُّفَسَاءُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا وَقْتٌ تَقْعُدُ قَدْرَ أَيَّامِ نِسَائِهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا وَلَكِنَّهَا نُفَسَاءُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فَإِنْ ازْدَادَتْ عَلَى ذَلِكَ اغْتَسَلَتْ وَتَوَضَّأَتْ لِكُلِّ وَقْتِ صَلَاةٍ وَصَلَّتْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب نفاس والی عورت کا کوئی وقت معین نہ ہو تو وہ اپنے قبیلے کی عورتوں کے دنوں کا اندازہ کرے (یعنی اتنے دن نفاس شمار کرے)

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ چالیس دن تک نفاس والی ہے۔ اگر اس سے زائد ہو تو وہ غسل کرے اور ہر نماز کے وقت کے لئے وضو کرے اور نماز پڑھے امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

۵۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا رَأَتِ الْحُبْلَى الدَّمَ فَلَيْسَتْ بِحَائِضٍ فَلْتُصَلِّ وَلْتَصُمْ وَلْيَأْتِهَا زَوْجُهَا وَتَصْنَعُ مَا تَصْنَعُ الطَّاهِرَةُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب حاملہ خون دیکھے تو وہ حیض نہیں ہے۔ اس کو چاہئے کہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور اس سے اس کا شوہر صحبت کرے اور جو پاک عورت کرتی ہے وہ بھی کرے۔ امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

۵۴ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْحُبْلَى تُصَلِّي

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حاملہ عورت برابر نماز پڑھے گی

أَبَدًا مَا لَمْ تَضَعْ وَإِنْ رَأَتِ الدَّمَ لِأَنَّ الْحُبْلَى لَا يَكُوْنُ حَيْضًا وَإِنْ أَوْصَتْ وَهِيَ تَطْلُقُ ثُمَّ مَاتَتْ فَوَصِيَّتُهَا مِنَ الثُّلُثِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

جب تک کہ وہ بچہ نہ جنے اگرچہ وہ خون دیکھے اس لئے کہ حاملہ کا حیض نہیں ہوتا۔ اور اگر درد زہ کی حالت میں اس نے وصیت کی پھر وہ مرگئی تو اس کی وصیت تہائی میں جاری ہوگی۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس سب پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (٢٠) الْمَرْأَةُ تَرَى فِي الْمَنَامِ مَا يَرَى الرَّجُلُ

٢٠- مرد کی طرح عورت کے خواب دیکھنے کا بیان

٥٥- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ بِنْتَ مِلْحَانَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي الْمَنَامِ مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَتِ الْمَرْأَةُ ذٰلِكَ مَا يَرَى الرَّجُلُ فَلْتَغْتَسِلْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ سے روایت کرتے ہیں کہ ام سلیم بنت ملحان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عورت کے متعلق پوچھنے کو آئیں جو خواب میں مرد کی طرح دیکھے (یعنی احتلام) کے متعلق پوچھ رہی ہیں؟ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی عورت خواب میں وہ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو اس کو چاہیے کہ غسل کرے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (٢١) الْأَذَانِ

٢١- اذان کا بیان

٥٦- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يُؤَذِّنَ الْمُؤَذِّنُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا وَنَكْرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ جُنُبًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مؤذن بے وضو ہونے کی حالت میں اذان دے تو کوئی حرج نہیں۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ اور جنبی کے اذان دینے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

٥٧- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ قَالَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے مؤذن کے اذان کی حالت میں گفتگو

إذا المؤذن يتنحنح في أذانه قال لا آمره ولا أنهاه

کرنے کے متعلق کہا کہ میں اس کو نہ تو حکم دیتا ہوں اور نہ اس کو منع کرتا ہوں۔

قال محمد وأما نحن فنرى أن لا يفعل وإن فعل لم ينقض ذلك أذانه وهو قول أبي حنيفة

امام محمد نے کہا کہ لیکن ہم لوگ مناسب نہیں سمجھتے ہیں کہ ایسا کرے اور اگر ایسا کیا تو اس سے اذان نہیں ٹوٹتی۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

٥٨ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال سألته عن التثويب قال هو مما أحدثه الناس وهو حسن مما أحدثوا وذكروا أن تثويبهم كان حين يفرغ المؤذن من أذانه الصلوة خير من النوم

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں حماد نے ابراہیم سے تثویب کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ ان چیزوں میں سے ہے جو لوگوں نے نئی بات ایجاد کر لی ہیں۔ لیکن یہ ان کی نئی باتوں سے اچھی ہے۔ اور بھی چند اور انہوں نے بیان کیا کہ ان کی تثویب یہ تھی کہ جب مؤذن اذان سے فارغ ہو جاتا تو الصلوۃ خیر من النوم۔ کہتا۔

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة

امام محمد نے کہا ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) تثویب کے معنی ہیں نماز کے واسطے پکارنا یعنی اذان کے بعد دوسری بار لوگوں کو نماز کے لئے پکارنا درست ہے اور جب پکارے تو اس طور سے کہے الصلوۃ جامعۃ یا کہے الصلوۃ خیر من النوم۔

٥٩ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال كان آخر أذان بلال الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضرت بلال کی اذان کے آخر میں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ تھا۔

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رح

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

٦٠ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال الأذان والإقامة مثنى مثنى

ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اذان اور اقامت کے کلمات دو دو بار ہیں۔

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رح

امام محمد نے کہا کہ ہم اس کو لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

٦١ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا طلحة بن مصرف عن إبراهيم قال إذا قال المؤذن قد

محمد۔ ابوحنیفہ۔ طلحہ بن مصرف۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب مؤذن قد قامت الصلوۃ کہے تو لوگوں کے لئے مناسب

قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَإِنَّهُ يُكَبِّرُ فَيَقُومُونَ وَيَسْتَوُونَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ كَبَّرَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَإِنْ كَفَّ الْإِمَامُ حَتّٰى يَفْرُغَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ إِقَامَتِهِ ثُمَّ كَبَّرَ فَلَا بَأْسَ بِهِ أَيْضًا كُلُّ ذٰلِكَ حَسَنٌ ۔

٣٢ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ أَذَانٌ وَلَا إِقَامَةٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ہے کہ کھڑے ہو جائیں، اور صفیں باندھ لیں اور جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ کہے تو امام تکبیر کہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اگر امام رکا رہا یہاں تک کہ مؤذن اقامت سے فارغ ہو گیا پھر امام نے تکبیر تحریمہ کہا تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں یہ سب صورتیں بہتر ہیں۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ عورتوں پر اذان اور اقامت واجب ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (٣٣) مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ

٣٣ ۔ نماز کے اوقات کا بیان

٣٣ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْضُرَ الصَّلَوَاتِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا أَنْ يُبَكِّرَ بِالصَّلَوَاتِ ثُمَّ أَمَرَهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَأَخَّرَ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ فَالْمَغْرِبُ وَغَيْرُهَا عِنْدَنَا فِي هٰذَا سَوَاءٌ إِلَّا أَنَّا نَكْرَهُ تَأْخِيرَهَا إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نماز کا وقت پوچھنے کے لئے آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ آپ کے ساتھ نمازوں میں شریک ہو۔ پھر حضرت بلال رض کو تمام نمازیں اول وقت میں پڑھنے کا حکم دیا۔ پھر دوسرے دن تمام نمازیں آخر وقت میں پڑھیں۔ پھر فرمایا کہ نماز کے اوقات کے متعلق سوال کرنے والا کہاں ہے؟ ان دونوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور مغرب وغیرہ ہمارے نزدیک اس میں برابر ہے۔ مگر یہ کہ اس کی تاخیر کو ہم مکروہ سمجھتے ہیں جبکہ آفتاب غروب ہو جائے امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

٣٤ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ظہر کی نماز

اَنَّهٗ قَالَ اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ يُبْرِدُ بِالظُّهْرِ فِي الصَّيْفِ حَتّٰى تُبْرِدَ بِهَا وَتُصَلِّيْ فِي الشِّتَاءِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

کو دوزخ کے جوش سے ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

امام محمد نے کہا کہ گرمی کے دنوں میں ظہر کو ٹھنڈا ہونے تک مؤخر کیا جائے اور جاڑے میں اس وقت پڑھا جائے جب آفتاب ڈھل جائے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

۶۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَظَرَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِلَى الشَّمْسِ حِيْنَ غَرَبَتْ فَقَالَ هٰذَا حِيْنَ ذٰلِكَ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ابن مسعودؓ نے آفتاب کی طرف دیکھا جب ڈوب گیا تو انہوں نے کہا کہ دلوک شمس کا یہی وقت ہے۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ اول وقت مغرب کا وہ ہے جب کہ آفتاب غروب ہو اور اس کے اخیر وقت میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ جب سرخی دور ہو جائے تو مغرب کا وقت نکل جاتا ہے یہ قول امام محمد کا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ سفیدی ڈوبنے تک باقی رہتا ہے۔ یہ قول امام ابوحنیفہؒ کا ہے اور صحیح قول یہ ہے کہ اسکا وقت سفیدی ڈوبنے تک باقی رہتا ہے۔

بَابُ (۲۳) الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْعِيْدَيْنِ

۲۳۔ جمعہ اور عیدین کے دن غسل کرنے کا بیان

۶۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ اِنِ اغْتَسَلْتَ فَهُوَ حَسَنٌ وَاِنْ تَرَكْتَهُ فَحَسَنٌ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جمعہ کے دن غسل کرنے کے متعلق کہا کہ اگر تو غسل کرے تو بہتر ہے اور اگر نہ کرے تو بھی بہتر ہے۔

۶۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ رَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ يَخْرُجُ اِلَى الْعِيْدَيْنِ وَلَا يَغْتَسِلُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابراہیم کو عیدین کی نماز کے لئے جاتے ہوئے دیکھا اور انہوں نے غسل نہیں کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا اغْتَسَلْتَ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيْدَيْنِ فَهُوَ اَفْضَلُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ فَلَا بَاْسَ

امام محمد نے کہا کہ اگر تم جمعہ اور عیدین میں غسل کرو تو بہتر ہے اور اگر تم اس کو چھوڑ دو تو کوئی حرج نہیں۔

۶۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَدْ كُنَّا نَاْتِي الْعِيْدَيْنِ وَمَا نَغْتَسِلُ فَقَالَ اِنِ اغْتَسَلْتَ فَحَسَنٌ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم لوگ عیدین کی نماز میں آتے تھے اور غسل نہیں کرتے تھے۔ اور انہوں نے کہا کہ اگر تو غسل کرے تو بہتر ہے۔

٦٩ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَبِهَا وَنِعْمَتْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

محمد - ابو حنیفہ - ابان - ابو نضرہ - جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا تو اس نے اچھا کیا - اور جس نے اس دن غسل نہیں کیا تو اس نے بھی اچھا کیا -

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم ان سب پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے -

---

بَابُ (۲۴) اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَرَفْعِ الْأَيْدِي وَالسُّجُودِ عَلَى الْعِمَامَةِ

۲۴ - نماز شروع کرنے ہاتھ اُٹھانے اور پگڑی پر سجدہ کرنے کا بیان

٧٠ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمْ يَأْتُوهُ إِلَّا لِيَسْأَلُوهُ عَنِ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ قَالَ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَافْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَهُمْ خَلْفَهُ ثُمَّ جَهَرَ فَقَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَلٰكِنَّا لَا نَرٰى أَنْ يَجْهَرَ بِذٰلِكَ الْإِمَامُ وَلَا مَنْ خَلْفَهُ وَإِنَّمَا جَهَرَ بِذٰلِكَ عُمَرُ لِيُعَلِّمَهُمْ مَا سَأَلُوهُ عَنْهُ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَرْفَعْ يَدَيْكَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمَرَّةِ الْأُولٰى

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ بصرے کے کچھ لوگ حضرت عمر بن خطاب کے پاس آئے وہ لوگ صرف اس لئے آئے تھے کہ ان سے نماز کے شروع کرنے کے متعلق پوچھیں - حضرت عمرؓ بن خطاب کھڑے ہوئے اور نماز شروع کی لوگ آپ کے پیچھے تھے - پھر بلند آواز سے انہوں نے سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک کہا -

امام محمدؒ نے کہا کہ نماز کے شروع کرنے میں ہم اسی پر عمل کرتے ہیں لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ امام اور مقتدی یہ آواز بلند نہ پڑھے حضرت عمرؓ نے تو صرف اس سبب سے یہ آواز بلند کہا تھا کہ ان لوگوں کو سکھائیں جنہوں نے کہا کہ اپنا ہاتھ صرف پہلی بار اُٹھا اس کے بعد نماز میں کسی وقت نہ اُٹھا

امام محمد نے کہا ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے -

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ رکوع میں جانے اور اس سے سر اٹھانے اور پہلے التحیات سے کھڑے ہونے کے وقت رفع یدین کرنا یعنے مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانے واجب ہیں ان کی دلیل ابن عمرؓ وغیرہ کی حدیث ہے اور بعضے علماء کہتے ہیں کہ پہلی تکبیر کے سوا اور کسی جگہ ہاتھ نہ اٹھائے ان کی دلیل عبداللہ بن مسعود کی حدیث ہے کہ حضرتؐ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے اور اسی طرح حضرت علیؓ وغیرہ سے بھی منقول ہے۔ پس اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔ اور عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ پہلی تکبیر کے سوا کسی جگہ ہاتھ نہ اٹھاتے تھے اور یہ ہمارے نزدیک محال ہے کہ عمرؓ نے حضرتؐ کو رکوع کے وقت رفع یدین کرتے نہ دیکھا ہو اور جو ان سے کچھ کم درجے کے اصحاب ہیں انہوں نے حضرتؐ کو رفعیدین کرتے دیکھا ہو اور عمرؓ کا انکار نہ کیا پس یہی دلیل حق ہے اور صحیح ہے جس کے خلاف کرنا مناسب نہیں اور ابن عمرؓ سے اپنی روایت کے خلاف ثابت ہو چکا ہے۔ جیسے کہ مجاہد سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ کے پیچھے نماز پڑھی وہ پہلی تکبیر کے سوا اور کسی جگہ ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔ پس معلوم ہوا کہ رفعیدین منسوخ ہے۔ ورنہ ابن عمرؓ اس کے خلاف نہ کرتے اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ اس پر سب کا اجماع ہے کہ نمازی پہلی تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھائے اور سجدوں کے درمیان کی تکبیر کے ساتھ نہ اٹھائے اور تکبیر تحریمہ فرض ہے بغیر اس کے نماز درست نہیں اور سجدوں کی تکبیر سنت ہے۔ اس کے ترک سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ رکوع وغیرہ کی تکبیر بھی سنت ہے پس اس میں بھی رفع یدین نہ کی جائے گی اور یہی قول ہے امام ابو یوسف اور ابو حنیفہ اور محمد کا۔

٧١۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُكَبِّرْ حِيْنَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ فَلَيْسَ فِيْ صَلٰوتِهٖ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جس نے نماز شروع کرتے وقت تکبیر نہیں کہی تو وہ نماز میں نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ حِيْنَ كَبَّرَ تَكْبِيْرَةَ الرُّكُوْعِ كَبَّرَهَا مُنْتَصِبًا يُرِيْدُ بِهَا الدُّخُوْلَ فِي الصَّلٰوةِ فَيُجْزِئُهٗ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں مگر یہ کہ رکوع کرنے کے وقت رکوع کی تکبیر ٹھیک سیدھے ہونے کی حالت میں کہی ہو۔ اور اس سے نماز میں داخل ہونے کا ارادہ ہو۔ تو اس کے لئے کافی ہے۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے

٧٢۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْهَبٍ اَنَّهٗ صَلّٰى خَلْفَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَكَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا سَجَدَ وَكُلَّمَا رَفَعَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عثمان بن عبداللہ بن موہب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ کے پیچھے نماز پڑھی۔ اور وہ جب بھی سجدہ کرتے اور جب بھی سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

ف: اول زمانے میں اس مسئلے میں اختلاف تھا بعض کہتے تھے کہ نماز میں تکبیر تحریمہ کے سوا اور کوئی تکبیر نہ کہے لیکن اب سب کا اجماع ہو چکا ہے اس پر کہ ہر جھکنے جانے اور سر اٹھانے کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔

۷۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِالسُّجُوْدِ عَلَى الْعِمَامَةِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ پگڑی پر سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ ۲۵

۲۵- نماز میں بلند آواز سے قرأت کا بیان

۷۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ صَلّٰى اِلٰى جَانِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَحَرَصَ عَلٰى اَنْ يَّسْمَعَ قِرَاءَتَهٗ فَلَمْ يَسْمَعْ غَيْرَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا يُرَدِّدُهَا مِرَارًا فَظَنَّ الرَّجُلُ اَنَّهٗ يَقْرَأُ طٰهٰ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا فِيْ صَلٰوةِ النَّهَارِ فَلَا نَرٰى بَاْسًا اَنْ يَّقِفَ الرَّجُلُ عَلٰى اٰيَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ مِثْلَ هٰذَا يَدْعُوْ فِيْهِ فِي التَّطَوُّعِ فَاَمَّا فِي الْمَكْتُوْبَةِ فَلَا

محمد- ابو حنیفہ- حماد- ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے عبداللہ بن مسعودؓ کے پہلو میں نماز پڑھی تھی اور ان کی آواز سننے کا بہت شائق تھا۔ اس نے ان کو صرف رب زدنی علما پڑھتے ہوئے سنا جس کو وہ بار بار پڑھتے تھے۔ اس سے اس نے گمان کیا کہ وہ سورہ طٰہٰ پڑھ رہے تھے۔
امام محمد نے کہا کہ یہ دن کی نماز کا حکم ہے ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ آدمی قرآن کی کسی آیت پر اس طرح ٹھہر کر نفل نماز میں اپنے لئے دعا مانگے۔ لیکن فرض نماز میں جائز نہیں۔

بَابُ التَّشَهُّدِ ۲۶

۲۶- تشہد کا بیان

۷۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِلَالٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ وَالتَّكْبِيْرَ

محمد- ابو حنیفہ- بلال- وہب بن کیسان- جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز میں تشہد اور تکبیر اس طرح سکھلاتے تھے جس طرح

فِي الصَّلٰوةِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ
ہمیں قرآن کی سورت سکھلاتے تھے۔

۷۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ كُنْتُ اَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ قَالَ قُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ
محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں حماد نے کہا کہ میں بسم اللہ کہتا تھا۔ تو ابراہیم نے کہا کہ التحیات للہ کہہ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى اَنْ يُّزَادَ فِي التَّشَهُّدِ وَلَا يُنْقَصَ مِنْهُ حَرْفٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ التحیات میں نہ کوئی حرف زیادہ کرے اور نہ کم کرے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۷۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يَتَشَهَّدُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ فِيْ تَشَهُّدِهِمُ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامَ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ۔
محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں التحیات پڑھتے تھے، تو التحیات میں السلام علی اللہ کہتے تھے۔ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اور ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ السلام علی اللہ نہ کہا کرو اللہ تو خود سلام ہے بلکہ اس طرح کہا کرو السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔
امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ نمازی نماز میں حضرت عمرؓ کا التحیات پڑھے کہ اس میں التحیات للہ کے بعد الزکیات للہ کا لفظ زیادہ ہے۔ اور بعض علماء کہتے ہیں کہ ابن مسعود کا التحیات پڑھے یعنی جو کہ اب لوگوں میں مشہور اور مروج ہے پھر کہا کہ اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے کہ اس پر سب کا اجماع ہے۔ بخلاف اور التحیات کے کہ اس پر اجماع نہیں اور نیز اس میں زیادہ تشدید ہے کہ اس کے غیر میں اس قدر تشدید نہیں اور نیز ابن مسعود کی حدیث بالاتفاق صحیح ہے اور امام ابوحنیفہ کا اور ابو یوسف اور محمدؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
۲۷۔ بسم اللہ زور سے پڑھنے کا بیان

۷۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابوسفیان۔ عبداللہ بن یزید۔ اپنے والد یزید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ

يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ إِمَامٍ فَجَهَرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ أَخَذْتَ عَنْ كَلِمَاتِكَ هٰذِهِ فَإِنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ أَبِيْ بَكْرٍ وَخَلْفَ عُمَرَ وَخَلْفَ عُثْمَانَ وَلَمْ أَسْمَعْهَا مِنْهُمْ۔

ایک امام کے پیچھے نماز پڑھی اس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زور سے کہا جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس سے کہا کہ تیرے یہ کلمات کس سے منقول ہیں۔ میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے پیچھے نماز پڑھی ان کو زور سے پڑھتے ہوئے نہیں سُنا۔

۷۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِي الرَّجُلِ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ أَنَّهَا أَعْرَابِيَّةٌ وَكَانَ لَا يَجْهَرُ بِهَا هُوَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ابن مسعودؓ نے ایک شخص کے متعلق جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زور سے پڑھتا تھا کہا کہ وہ اعرابی ہے۔ اور ابن مسعودؓ اور ان کے ساتھیوں میں سے کوئی شخص بسم اللہ کو زور سے نہیں پڑھتا تھا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قولؒ ہے۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ بسم اللہ سورۃ الحمد کی جزو ہے اور سورۃ الحمد کے ساتھ جہریہ نمازوں میں پکار کر اور سریہ میں آہستہ پڑھی جائے اور بعض کہتے ہیں کہ سب نمازوں میں آہستہ کہی جائے اور بعض کہتے ہیں کہ بالکل نہ کہی جائے نہ پکار کر اور نہ آہستہ پھر بسم اللہ آہستہ پڑھنے کی بہت سی حدیثیں بیان کیں پھر کہا۔ کہ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ قرآن کی جزو نہیں اس واسطے کہ اگر قرآن کی جزو ہوتی تو جس جگہ قرآن پکار کر پڑھا جاتا ہے وہاں بسم اللہ بھی پکار کر پڑھی جاتی جیسے کہ سورۃ نمل میں پکار کر پڑھی جاتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ بسم اللہ آہستہ پڑھی جائے اور امام ابو حنیفہ ابو یوسف اور محمدؒ کا یہی قول ہے۔

۷۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَرْبَعٌ يُخْفِيْهِنَّ الْإِمَامُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَالتَّعَوُّذُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَآمِيْنَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ چار چیزیں ہیں کہ امام ان کو آہستہ پڑھے۔ سبحانک اللہم وبحمدک۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اور آمین۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَتَلْقِينِهٖ (۲۸)

۲۸- امام کے پیچھے قرأت اور اس کی تلقین کا بیان

۸۱- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا قَرَأَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ قَطُّ فِيْمَا يُجْهَرُ فِيْهِ وَلَا فِيْمَا لَا يُجْهَرُ فِيْهِ وَلَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ أُمَّ الْقُرْآنِ وَلَا غَيْرَهَا خَلْفَ الْإِمَامِ۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ علقمہ بن قیس نے امام کے پیچھے کبھی بھی نہ تو جہری نماز میں اور نہ سری نماز میں اور نہ آخری دو رکعتوں میں نہ سورہ فاتحہ اور نہ اس کے علاوہ کچھ پڑھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَلَا نَرَى الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ يُجْهَرُ فِيْهِ أَوْ لَا يُجْهَرُ فِيْهِ۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام کے پیچھے کسی نماز میں خواہ وہ جہری ہو یا سری ہو قرأت مناسب نہیں سمجھتے۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ حدیثیں اس باب میں مختلف آئی ہیں اور قیاس کا تقاضا ہے، کہ مقتدی امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھے اس لئے کہ ضرورت کے وقت امام کے پیچھے قرآن پڑھنا ساقط ہو جاتا ہے جیسے کہ کوئی امام کو رکوع میں پائے کہ اس حال میں اس سے امام کے پیچھے قرأت ساقط ہو جاتی ہے اور وہ رکعت صحیح ہو جاتی ہے اور جو چیز فرض ہو وہ کسی وقت ساقط نہیں ہوتی نہ ضرورت کے وقت نہ غیر ضرورت کے وقت اس سے ثابت ہوا کہ امام کے پیچھے قرآن پڑھنا فرض نہیں ورنہ ضرورت کے وقت ساقط نہ ہوتا اور امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا یہی قول ہے۔

۸۲- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا تَزِدْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ عَلٰى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ آخری دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ پر کوئی زیادتی نہ کر۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۸۳- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُوْسَى بْنُ أَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرٍ

محمد - ابو حنیفہ - ابو الحسن موسیٰ بن ابی عائشہ - عبد اللہ بن شداد بن ہاد - جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ

عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ خَلْفَهٗ يَقْرَءُ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَنْهَاهُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَتَنْهَانِيْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَازَعَا حَتّٰى ذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ اِمَامٍ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ ایک شخص آپ کے پیچھے قرأت کر رہا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی اس کو نماز میں قرأت سے منع کرنے لگے تو اس نے کہا کیا تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قرأت سے منع کرتا ہے۔ وہ دونوں جھگڑنے لگے۔ یہاں تک کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۸۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اقْرَاْ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَلَا تَقْرَاْ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّقْرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ سعید بن جبیرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے قرأت کر۔ اس کے سوا میں قرأت نہ کر۔

امام محمد نے کہا کہ امام کے پیچھے کسی نماز میں قرأت کرنا مناسب نہیں ہے۔

۸۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْاِمَامِ يَغْلَطُ بِالْاٰيَةِ قَالَ يَقْرَاُ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَرَاَ سُوْرَةً غَيْرَهَا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ رَكَعَ اِذَا كَانَ قَدْ قَرَاَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ اَوْ نَحْوَهَا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَاَتَمَّ خَلْفَهٗ وَهُوَ مُسِيْءٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ امام آیت میں غلطی کرے تو اس کے بعد کی آیت پڑھے اور اگر ایسا نہ کرے تو اس کے علاوہ کوئی دوسری سورہ پڑھے اور اگر یہ بھی نہ کرے تو اس کو چاہئے کہ رکوع کرے جبکہ تین آیتیں یا اس کے برابر پڑھ چکا ہو۔ اگر یہ بھی نہ کرے تو مقتدی اس کو بتلادے اور وہ گنہگار ہوتا ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

باب (۲۹) اِقَامَةِ الصُّفُوفِ وَفَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

۸۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ سَوُّوْا مَنَاكِبَكُمْ وَتَرَاصُّوْا لَا يَتَخَلَّلُكُمُ الشَّيْطَانُ كَأَوْلَادِ الْحَذَفِ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مُقِيْمِي الصُّفُوْفِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُتْرَكَ الصَّفُّ وَفِيْهِ الْخَلَلُ حَتّٰى يُسَوُّوْا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

۸۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ أَلَهُ فَضْلٌ عَلَى الصَّفِّ الثَّانِيْ قَالَ إِنَّمَا كَانَ يُقَالُ لَا تَقُمْ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ حَتّٰى يَتَكَامَلَ الصَّفُّ الْأَوَّلُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ إِذَا تَكَامَلَ الْأَوَّلُ أَنْ يُزَاحَمَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُؤْذِيْ وَالْقِيَامُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ خَيْرٌ مِنَ الْأَوَّلِ۔

۲۹۔ صفوں کے برابر کرنے اور پہلی صف کی فضیلت کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے کہ اپنے مونڈھوں کو برابر کرو۔ اور آپس میں مل کر کھڑے ہوا کرو کہ صفوں کے درمیان کوئی جگہ خالی نہ رہے۔ ورنہ شیطان بکری کے بچے کی طرح تمہارے درمیان گھس جائے گا۔ اللہ اور اس کے فرشتے صفوں کے برابر کرنے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ کہ صف کو اس حال میں چھوڑا جائے کہ اس میں کوئی جگہ خالی ہو یہاں تک کہ صفوں کو برابر کرلیں۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے پہلی صف کے متعلق پوچھا کہ کیا اس کو دوسری صف پر فضیلت ہے تو انہوں نے کہا کہ کہا جاتا تھا کہ دوسری صف میں اس وقت تک نہ کھڑے ہو جب تک کہ پہلی صف پوری نہ ہوئے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ جب پہلی صف پوری ہو جائے تو اس پر ہجوم کرنا مناسب نہیں اس لئے کہ یہ تکلیف دیتا ہے اور دوسری صف میں کھڑا ہونا پہلی صف سے بہتر ہے۔

باب (۳۰) الرَّجُلِ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَوْ يَؤُمُّ الرَّجُلَيْنِ

۸۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ

۳۰۔ اس شخص کا بیان جو دو یا زیادہ آدمیوں کی امامت کرے

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ قرآن کا سب سے زیادہ

بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَإِنَّمَا قِيْلَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ لِأَنَّ النَّاسَ كَانُوْا فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ أَقْرَؤُهُمْ لِلْقُرْآنِ أَفْقَهُهُمْ فِي الدِّيْنِ فَإِذَا لَا تُوَافِقُ هٰذَا الزَّمَانَ أَقْرَؤُهُمْ بِالْقُرْآنِ أَفْقَهُهُمْ فِي الدِّيْنِ فَإِذَا كَانُوْا فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ عَلٰى ذٰلِكَ فَلْيَؤُمَّهُمْ أَقْرَؤُهُمْ فَإِنْ كَانَ غَيْرُهُ أَفْقَهَ مِنْهُ وَأَعْلَمَ بِسُنَّةِ الصَّلَاةِ وَهُوَ يَقْرَأُ مَا تَجُوْزُ مِنْ قِرَاءَةٍ تَتِمُّ بِهَا فَأَعْلَمُهُمَا بِسُنَّةِ الصَّلَاةِ أَوْلَاهُمَا بِالْإِمَامَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ.

٨٩ ـ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَؤُمَّهُمُ الْأَعْرَابِيُّ وَالْعَبْدُ وَوَلَدُ الزِّنَا إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ إِذَا كَانَ فَقِيْهًا عَالِمًا بِأَمْرِ الصَّلَاةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ.

٩٠ ـ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَؤُمُّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ قَالَ يَقُوْمُ الْإِمَامُ فِيْ جَانِبِ الْأَيْسَرِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ يَكُوْنُ الْمُؤْتَمُّ عَنْ يَمِيْنِ الْإِمَامِ.

٩١ ـ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ

پڑھنے والا قوم کی امامت کرے۔ اگر وہ لوگ قرأت میں مساوی ہوں تو وہ امامت کرے جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو ان میں سب سے زیادہ عمر والا امامت کرے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور یہ جو کہا گیا کہ اس زمانہ میں جو قرآن کا سب سے بڑا قاری ہو وہ امامت کرے تو اس لئے کہا گیا کہ اس زمانہ میں جو قرآن کا بڑا قاری ہوتا وہ سب سے بڑا فقیہ ہوتا تھا۔ پس اگر اس زمانہ میں ایسی صورت پیدا ہو تو وہی امامت کرے جو قرآن کا بڑا قاری ہو اور اگر کوئی شخص اس سے زیادہ فقیہ اور نماز کی سنت کا زیادہ جاننے والا ہو اور اس کی قرأت کے مثل قرأت کرتا ہو تو وہی امامت کا مستحق ہے جو زیادہ فقیہ اور نماز کی سنت کا جاننے والا ہو۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اعرابی۔ غلام اور ولدالزنا امامت کرے تو کوئی حرج نہیں جبکہ وہ قرآن پڑھتا ہو۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ فقیہ اور نماز کے طریقوں کا جاننے والا ہو۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ دو آدمیوں میں سے ایک دوسرے کی امامت کرے تو امام بائیں طرف کھڑا ہو۔

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے کہ مقتدی امام کے داہنی طرف کھڑا ہو۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت

عن حماد عن ابراهيم قال اذا زاد على الواحد في الصلوة فهي جماعة. قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة.

۹۰۔ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن علقمة بن قيس والاسود بن يزيد قالا كنا قعودا مع ابن مسعود اذا حضرت الصلوة فقام يصلي فقمنا خلفه فاقام احدنا عن يمينه والآخر عن يساره ثم قام بيننا فلما فرغ قال هكذا اصنعوا اذا كنتم ثلثة وكان اذا ركع طبق وصلى بغير اذان ولا اقامة قال يجزئ اقامة الناس حولنا.

قال محمد ولسنا ناخذ بقول ابن مسعود في الثلاثة ولكنا نقول اذا كانوا ثلثة تقدم منهم امامهم وصلى الباقيان خلفه ولسنا ناخذ ايضا بقوله في التطبيق بين يديه اذا ركع ثم يجعلهما بين ركبتيه ولكنا نرى ان يضع الرجل راحتيه على ركبتيه ويفرج بين اصابعه تحت الركبتين واما بغير اذان ولا اقامة فذلك يجزئ والاذان والاقامة افضل وان اقام الصلوة ولم يؤذن فذلك افضل من ترك الاقامة لان القوم صلوا جماعة وهو قول ابي حنيفة.

کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب نماز میں ایک سے زائد آدمی ہوں تو وہ جماعت ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم بھی اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ علقمہ بن قیس واسود بن یزید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم دونوں ابن مسعودؓ کے پاس تھے جب نماز کا وقت آیا تو وہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ ہم دونوں ان کے پیچھے کھڑے ہوئے تو انہوں نے ہم میں سے ایک کو اپنے دائیں جانب اور دوسرے کو اپنے بائیں جانب کھڑا کیا۔ پھر وہ خود دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔ جب فارغ ہوئے تو کہا کہ جب تم تین آدمی ہو تو اسی طرح کرو۔ اور جب رکوع کرتے تو تطبیق کرتے اور بغیر اذان و اقامت کے انہوں نے نماز پڑھی اور کہا کہ ہمارے اردگرد کے لوگوں کی تکبیر کافی ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم ابن مسعودؓ کے قول پر عمل نہیں کرتے ہیں بلکہ ہم کہتے ہیں کہ جب تین آدمی ہوں تو امام آگے بڑھ جائے اور باقی دو آدمی اس کے پیچھے نماز پڑھیں۔ اور ہم دونوں ہاتھوں کی تطبیق کے متعلق بھی ان کے اس قول پر عمل نہیں کرتے کہ جب رکوع کرے تو دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھے۔ بلکہ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ مرد اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھے۔ اور اپنی انگلیوں کو گھٹنوں کے نیچے پھیلائے۔ اور بغیر اذان و اقامت کے پڑھنا تو یہ جائز ہے۔ لیکن اذان و اقامت کہہ لینا افضل ہے۔ اور اگر نماز کی اقامت کہے اور اذان نہ دے تو یہ اقامت کو چھوڑ دینے سے زیادہ بہتر ہے۔ اس لئے کہ لوگوں نے تو جماعت سے نماز پڑھی ہوگی۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

٩٣ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَعَلَهُمَا خَلْفَهُ وَصَلَّى بَيْنَ أَيْدِيْهِمَا وَكَانَ يَجْعَلُ كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ صَنِيْعُ عُمَرَ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ صَنِيْعِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے ان دونوں کو پیچھے کیا اور ان کے آگے بڑھ کر نماز پڑھی۔ اور اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھتے تھے۔ ابراہیم نے کہا کہ حضرت عمرؓ کا فعل مجھ کو زیادہ محبوب ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور یہ ابن مسعودؓ کے فعل سے زیادہ مجھ کو محبوب ہے۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (٣١) مَنْ صَلَّى الْفَرِيْضَةَ

۳۱- اس شخص کا بیان جو فرض پڑھ چکا ہو

٩٤ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلَّيَا الظُّهْرَ فِيْ مَنَازِلِهِمَا وَهُمَا يَرَيَانِ أَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ فَجَاءَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَعَدَا وَلَمْ يَدْخُلَا فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُمَا فَأَقْبَلَا وَهُمَا فَرَائِصُهُمَا تُرْعَدُ مَخَافَةَ أَنْ يَكُوْنَ حَدَثَ فِيْهِمَا شَيْءٌ فَقَالَ لَهُمَا مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ظَنَنَّا أَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ فَصَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا ثُمَّ جِئْنَا فَوَجَدْنَاكَ فِي الصَّلٰوةِ فَظَنَنَّا أَنَّهُ لَا يَصْلُحُ أَنْ نُصَلِّيَ أَيْضًا فَقَالَ إِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَادْخُلَا فِي الصَّلٰوةِ وَتَكُوْنُ الْأُوْلٰى فَرِيْضَةً وَهٰذِهٖ نَافِلَةً۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم بن ابی ہیثم نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک سند پہنچاتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابیوں نے ظہر کی نماز اپنی اپنی جگہ پر پڑھ لی۔ اور وہ دونوں خیال کرتے تھے کہ نماز ہو چکی ہوگی۔ وہ دونوں آئے تو اس وقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ وہ دونوں بیٹھ گئے اور نماز میں داخل نہ ہوئے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو ان دونوں کو بلایا۔ وہ دونوں آئے اور ان کے جوڑ کانپ رہے تھے اس خوف سے کہ ان دونوں کے حق میں کوئی نئی بات پیدا ہوئی ہو۔ آپ نے ان دونوں سے فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے اس بات سے روکا کہ نماز پڑھو۔ ان دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے گمان کیا تھا کہ آپ نماز پڑھ چکے ہونگے اسلئے ہم لوگوں نے اپنی اپنی جگہوں میں نماز پڑھ لی۔ پھر ہم لوگ آئے تو آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا ہم لوگوں نے خیال کیا کہ اب یہ بہتر نہیں کہ پھر نماز پڑھ لیں۔ آپ نے فرمایا کہ جب ایسی صورت ہو تو نماز میں داخل ہو جاؤ پہلی نماز کو فرض سمجھو اور یہ دوسری نماز نفل کی۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں امام ابو حنیفہ

أبي حنيفة ولا يعاد الفجر والعصر والمغرب

کا یہی قول ہے۔ اور فجر اور عصر اور مغرب کی نماز دوبارہ نہ پڑھی جائے۔

(ف) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی فرض نماز پڑھ چکا ہو اور پھر دوسری جگہ فرض کی جماعت پائے تو اس کے ساتھ مل جائے تو وہ نماز اس کے لئے نفل ہو جائیگی۔

۹۵ - محمد قال أخبرنا مالك بن أنس عن نافع عن ابن عمر قال إذا صليت الفجر والمغرب ثم أدركتهما فلا تعد لهما غير ما صليتهما.

محمد۔ مالک بن انس۔ نافع۔ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب تو فجر اور مغرب کی نماز پڑھ لے۔ پھر وہ دونوں نمازیں تجھے ملیں تو تو ان نمازوں کو دوبارہ نہ پڑھ اس کے سوا جو تو پڑھ چکا ہے۔

قال محمد أما الفجر والعصر فلا ينبغي أن تصلي بعدهما نافلة لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلوة بعد العصر حتى تغرب الشمس ولا صلوة بعد الفجر حتى تطلع الشمس وأما المغرب فهي وتر فيكره أن تصلي التطوع وترا فإذا دخل معهم رجل تطوعا فسلم الإمام فليقم فليضف إليها ركعة رابعة ويتشهد ويسلم وهذا كله قول أبي حنيفة رضي الله تعالى عنه

امام محمد نے کہا کہ فجر اور عصر کے بعد نفل پڑھنا مناسب نہیں اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے۔ اور نہ فجر کے بعد کوئی نماز ہے یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہو جائے۔ اور مغرب کی نماز طاق ہے اور مکروہ ہے کہ نفل نماز طاق پڑھی جائے۔ اور جب ان کے ساتھ کوئی آدمی نفل کی نیت سے داخل ہو۔ اور امام سلام پھیرے تو اس کو کھڑا ہو کر اس میں ایک چوتھی رکعت اور زیادہ پڑھنا چاہئے اور تشہد پڑھے اور سلام پھیرے۔ یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کہتے ہیں۔ کہ سب نمازوں کا امام کے ساتھ پڑھنا درست ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ فجر اور عصر اور مغرب کا دوہرانا مکروہ ہے اور دوبارہ پڑھنے کی حدیث منسوخ ہے۔

باب (۳۳) الصلوة تطوعا

۳۲۔ نفل نماز کا بیان

۹۶ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا أبو سفيان عن الحسن البصري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي وهو محتب تطوعا

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابو سفیان۔ حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز پڑھتے تھے اس حال میں کہ احتبا سے بیٹھے ہوئے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ لَا نَرٰى بَأْسًا بِذٰلِكَ فَاِذَا بَلَغَ السُّجُوْدَ حَلَّ حُبْوَتَهٗ وَسَجَدَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور اس میں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے۔ جب سجدہ میں جائے تو احتبار کھول دے اور سجدہ کرے۔ امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

(ف) احتبار اس کو کہتے ہیں کہ چوتڑوں پر بیٹھے اس طرح سے کہ دونوں گھٹنے کھڑے ہوں۔ اور قدموں کا اندر کا حصہ زمین پر رکھا ہو اور ہاتھ پنڈلیوں پر ہوں۔

۹۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلٰى صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً ثَمَانِيْ رَكَعَاتٍ تَطَوُّعًا وَثَلٰثَ رَكَعَاتٍ الْوِتْرِ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابو جعفر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا اور فجر کی نماز کے درمیان تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے آٹھ رکعتیں نفل تین رکعتیں وتر اور دو رکعتیں فجر کی ہوتی تھیں۔

۹۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ اَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ فَاِذَا كَانَتِ الْفَرِيْضَةُ اَوِ الْوِتْرُ نَزَلَ فَصَلّٰى۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حصین بن عبد الرحمٰن سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر نفل نماز اپنی سواری پر پڑھتے تھے جس طرف بھی اس کا رخ ہوتا۔ جب فرض یا وتر نماز ہوتی تو اتر جاتے اور نماز پڑھتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۹۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ فِيْ صَلٰوةِ الْقَوْمِ وَلَيْسَ يَنْوِيْهَا قَالَ هِيَ تَطَوُّعٌ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی قوم کی نماز میں داخل ہو اور اس کی نیت جماعت کی نہ ہو تو وہ نفل ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَاِنَّمَا يَعْنِيْ بِذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ صَلَّى الصَّلٰوةَ فِيْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اَتَى الْقَوْمَ فَدَخَلَ مَعَهُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ فَاِنَّ صَلَاتَهٗ مَعَهُمْ تَطَوُّعٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ وہ اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا ہو پھر قوم کے پاس آیا اور ان کے ساتھ ان کی نماز میں داخل ہو گیا تو ان لوگوں کے ساتھ اس کی نماز نفل ہوگی۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۳۳) الصَّلٰوةِ فِي الطَّاقِ

۳۳۔ محراب میں نماز پڑھنے کا بیان

۱۰۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم روایت کرتے

حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ فَيَقُومُ
عَنْ يَسَارِ الطَّاقِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَا نَرَى بَأْسًا
أَنْ يَقُومَ بِحِيَالِ الطَّاقِ مَا لَمْ يَدْخُلْ
فِيهِ إِذَا كَانَ مَقَامُهُ خَارِجًا مِنْهُ
وَسُجُودُهُ فِيهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

ہیں کہ وہ لوگوں کی امامت کرتے تھے تو محراب
کے بائیں یا دائیں کھڑے ہوتے تھے۔
امام محمد نے کہا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے
کہ محراب کے برابر میں کھڑا ہو۔ جب تک اس
کے اندر داخل نہ ہو بشرطیکہ اس کے کھڑے ہونے
کی جگہ اس سے باہر ہو اور اس کا سجدہ اس کے اندر ہو
امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ تَسْلِيمِ الْإِمَامِ وَجُلُوسِهِ ۳۴

۳۴۔ امام کے سلام پھیرنے اور اس کے بیٹھنے کا بیان

۱۰۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا سَلَّمَ
الْإِمَامُ فَلَا يَتَحَوَّلُ الرَّجُلُ حَتَّى
يَنْفَتِلَ الْإِمَامُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْإِمَامُ
لَا يَفْقَهُ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لِأَنَّهُ لَا يَدْرِي
لَعَلَّ عَلَيْهِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَإِذَا كَانَ مِمَّنْ
لَا يَفْقَهُ أَمْرَ الصَّلَاةِ فَلَا بَأْسَ بِالْانْفِتَالِ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

محمدؒ۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت
کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب امام سلام
پھیرے تو کوئی آدمی نہ پھیرے جب
تک کہ امام نہ پھیرے۔ مگر یہ کہ امام
فقیہ نہ ہو۔
امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں
اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ شاید اس پر سہو
کے دو سجدے ہوں۔ پس اگر ایسا آدمی ہے کہ نماز کا علم نہیں
جانتا ہے تو اس سے پہلے پھرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۰۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّ
أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ
كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ الْحِجَارَةِ الْمُحْمَاتِ
حَتَّى يَنْفَتِلَ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابوالضحیٰ۔ مسروق
سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق
جب نماز میں سلام پھیرتے تو گویا وہ گرم پتھر
پر ہوتے یہاں تک کہ مقتدیوں کی طرف
پھر جاتے۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور
امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۰۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت

عن حماد عن إبراهيم أنه قال في الرجل يصلي في المكان الضيق لا يستطيع أن يجلس على جانبه الأيسر أو تكون به علة قال يجلس على جانبه الأيمن فإن لم يستطع فليجلس على جانبه الأيسر

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة۔

کرتے ہیں اگر کوئی شخص تنگ جگہ میں نماز پڑھ رہا ہو۔ اور بائیں پاؤں پر نہ بیٹھ سکتا ہو یا اس کو کوئی بیماری ہو تو اس کو چاہیے کہ دائیں پاؤں پر بیٹھے۔ اگر وہ بیٹھنے کی طاقت رکھتا ہو تو بائیں پاؤں پر بیٹھے۔

امام ابو حنیفہ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۰۴۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال إذا كان بالرجل علة جلس في الصلوة كيف شاء

قال محمد وبه نأخذ إذا كانت العلة تمنعه من جلوس الصلوة التي أمر به وهو قول أبي حنيفة

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آدمی کو کوئی بیماری ہو تو نماز میں جس طرح چاہے بیٹھے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جبکہ بیماری اس کو بیٹھنے سے مانع ہو جس کا اس کو حکم دیا گیا ہے اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۰۵۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال السلام يقطع ما بين الصلوتين۔

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رضي الله تعالى عنه

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ سلام دو نمازوں کے درمیان جدائی کر دیتا ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

باب (۳۵) فضل الجماعة وركعتي الفجر

۳۵۔ جماعت کی فضیلت اور فجر کی دو رکعتوں کا بیان

۱۰۶۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال أربع قبل الظهر وأربع بعد الجمعة لا يفصل بينهن بتسليم

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ چار رکعتیں ظہر سے پہلے ہیں اور چار جمعہ کے بعد ہیں ان کے درمیان سلام سے فصل نہ کرے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۰۷۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ سعید بن جبیر سے

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ صَلٰوةُ
الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلٰوةِ الرَّجُلِ
وَحْدَهٗ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ صَلٰوةً

روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ آدمی کی نماز جماعت میں تنہا آدمی کی نماز سے پچیس درجے زیادہ ثواب ہے۔

۱۰۸- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبُ بْنُ زِيَادٍ اَوْ مُحَارِبُ
بْنُ دِثَارٍ اَلشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ
الْاٰخِرَةِ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاِنَّ هُنَّ
يَعْدِلْنَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِّنْ لَّيْلَةِ الْقَدْرِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ محارب بن زیاد یا محارب بن دثار (شک راوی) عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جو شخص نماز عشاء کے بعد مسجد سے نکلنے کے قبل چار رکعتیں پڑھے تو وہ شب قدر میں چار رکعتیں پڑھنے کے برابر ہے۔

۱۰۹- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
عِمْرَانَ قَالَ مَا اَلْقَى ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ
اِلَّا وَعِمْرَانُ مِنْ اَقْرَبِ النَّاسِ مِنْهُ
مَجْلِسًا قَالَ فَقَالَ لَهٗ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عِمْرَانُ
اِنِّيْ لَا اَرَاكَ مَا لَزِمْتَنَا اِلَّا تَبْتَغِيْ خَيْرًا قَالَ
اَجَلْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَنْظُرْ ثَلٰثًا
اَنَا اَنْهَاكَ عَنْ اثْنَتَيْنِ فَاَنْهَاكَ عَنْهُمَا وَاٰمُرُكَ
بِوَاحِدَةٍ فَاٰمُرُكَ بِهَا قَالَ مَا هُنَّ
يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَا تَمُوْتَنَّ
وَعَلَيْكَ دَيْنٌ اِلَّا دَيْنًا تَدَعُ لَهٗ
وَفَاءً وَلَا تَتَبَرَّأَنَّ مِنْ وَلَدٍ لَكَ
اَبَدًا فَاِنَّهٗ يُشْهَرُ بِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
كَمَا شَهَرْتَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا
ظُلْمًا لَا يَعْلَمُهٗ مَنْ بَلَغَكَ
اَحَدًا وَانْظُرْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ
فَلَا تَدَعْهُمَا فَاِنَّهُمَا مِنَ الرَّغَائِبِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ علقمہ بن مرثد۔ علی۔ عمران سے روایت کرتے ہیں کہ میں جب بھی ابن عمرؓ سے حدیث بیان کرتے ہوئے ملا۔ تو عمران ان کے سب سے زیادہ نزدیک بیٹھا ہوتا۔ ابن عمرؓ نے ایک دن اس سے کہا کہ میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ تو ہمارے ساتھ صرف اسی لئے رہا کہ ہم تجھ کو اچھی بات سکھائیں عمران نے کہا ہاں اے ابو عبدالرحمٰن۔ ابن عمرؓ نے کہا تین باتوں کا خیال رکھ دو باتوں سے تو میں تجھ کو منع کرتا ہوں۔ اور ایک بات کا میں حکم دیتا ہوں۔ عمران نے کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰن وہ کیا ہیں؟ انہوں نے کہا کہ تو نہ مر اس حال میں کہ تجھ پر قرض ہو مگر یہ کہ اس کے ادا کرنے کے لئے مال چھوڑے۔ دوسرے یہ کہ اپنے لڑکے سے کبھی انکار نہ کر اس لئے کہ قیامت کے دن اس بدلے میں تجھ کو مشہور کیا جائیگا۔ جیسے کہ تو نے دنیا میں اس کو مشہور کیا۔ تیرا یہ دعویٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اور فجر کی دونوں رکعتوں کی حفاظت کر ان کو نہ چھوڑ اس لئے کہ ان دونوں میں بڑا ثواب ہے۔

۱۱۰- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ معن بن عبدالرحمٰن۔ قاسم بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ وَقِّرُوا الصَّلٰوةَ يَعْنِي السُّكُوْنَ فِيْهَا
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

نماز کی تعظیم کرو۔ یعنی سکون سے ادا کرو۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۳۶) مَنْ صَلّٰى وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْاِمَامِ حَائِطٌ اَوْ طَرِيْقٌ

۳۶۔ اس شخص کا بیان جو نماز پڑھے اور اس کے اور امام کے درمیان دیوار یا راستہ حائل ہو

۱۱۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْمُؤَذِّنِيْنَ يُؤَذِّنُوْنَ فَوْقَ الْمَسْجِدِ قَالَ يُجْزِئُهُمْ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ لِاَنَّهُمْ يَكُوْنُوْا قُدَّامَ الْاِمَامِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے مؤذنوں کے متعلق پوچھا جو مسجد کے اوپر اذان دیتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ ان کو کافی ہے۔ یعنی درست ہے۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۱۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْاِمَامِ حَائِطٌ قَالَ حَسَنٌ مَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْاِمَامِ طَرِيْقٌ اَوْ نِسَاءٌ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آدمی اور اس کے امام کے درمیان دیوار حائل ہو۔ ابراہیم نے کہا کہ بہتر ہے جب تک کہ اس کے اور امام کے درمیان راستہ یا عورتیں نہ ہوں۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۳۷) مَسْحِ التُّرَابِ عَنِ الْوَجْهِ قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلٰوةِ

۳۷۔ فراغت نماز سے پہلے منہ سے مٹی پونچھنے کا بیان

۱۱۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ رَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ يُصَلِّيْ فِي الْمَكَانِ فِيْهِ الرَّمْلُ وَالتُّرَابُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم کو ایک جگہ نماز پڑھتے دیکھا جس میں بالو اور مٹی بہت زیادہ تھی۔

الرَّكْعَتَيْنِ فَيَتَمَسَّحُ عَنْ وَجْهِهِ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نَرَى بَأْسًا وَيَتَمَسَّحُهُ ذٰلِكَ قَبْلَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ لِأَنَّ تَرْكَهُ يُؤْذِي الْمُصَلِّيَ وَرُبَّمَا يَشْغَلُهُ عَنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

وہ نماز سے فارغ ہونے سے قبل اپنا منہ پونچھتے تھے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور اس کو تشہد اور سلام پھیرنے سے پہلے پونچھ لے۔ اس لئے کہ اس کا چھوڑنا نمازی کو تکلیف دیتا ہے اور اکثر نماز سے باز رکھتا ہے امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۸ الصَّلٰوةِ قَاعِدًا وَالتَّعَمُّدِ عَلٰى شَيْءٍ اَوْ يُصَلِّيْ اِلٰى سُتْرَةٍ

۳۸۔ بیٹھ کر یا ٹیک کر اور سترہ کی طرف نماز پڑھنے کا بیان

۱۱۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰى مِثْلِ نِصْفِ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَائِمًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز کا آدھا ہے۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۱۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يَكْفِي الرَّجُلَ اَنْ يَعْرِضَ بَيْنَ يَدَيْهِ سَوْطًا وَلَا قَصَبَةً حَتّٰى يَنْصِبَهُ نَصْبًا

قَالَ مُحَمَّدٌ اَلنَّصْبُ اَحَبُّ اِلَيْنَا فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ اَجْزَاَتْهُ صَلٰوتُهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ کسی شخص کے لئے کافی نہیں کہ اپنے آگے کوڑا یا کھپانچ رکھے یہاں تک کہ اس کو سیدھا کھڑا کرے۔

امام محمد نے کہا کہ کھڑا کر کے رکھنا مجھے زیادہ پسند ہے لیکن اگر اس نے ایسا نہ کیا تو اس کی نماز جائز ہو جائیگی امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۱۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا سَجَدَ فَاَطَالَ اِعْتَمَدَ بِمِرْفَقَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ جب طویل سجدہ کرتے تو اپنی کہنیوں سے رانوں پر تکیہ کرتے۔

امام محمد کہا کہ ہم اس میں کوئی مضائقہ نہیں

وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

کیجئے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۱۷ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَمِدُ بِإِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى فِي الصَّلٰوةِ يَتَوَاضَعُ بِهٖ لِلّٰهِ تَعَالٰى.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَضَعُ بَطْنَ كَفِّهِ الْأَيْمَنِ عَلٰى رُسْغِهِ الْأَيْسَرِ تَحْتَ السُّرَّةِ فَيَكُوْنُ الرُّسْغُ فِيْ وَسْطِ الْكَفِّ.

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالٰے کے سامنے اظہار عجز کے لئے نماز میں اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر تکیہ کرتے۔

امام محمد نے کہا کہ دایاں ہاتھ کا اندرونی حصہ بائیں ہاتھ کے پہونچے پر ناف کے نیچے رکھے۔ اس لئے پہونچا ہتھیلی کے بیچ میں ہوگا۔

۱۱۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ صَبِيْحٍ عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى تَحْتَ السُّرَّةِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ.

محمد۔ ربیع بن صبیح۔ ابو معشر۔ ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھتے تھے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) اس قول سے معلوم ہوا کہ جب کوئی نماز میں داخل ہو تو اپنے ہاتھ باندھ لے۔ اور ایسا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے اور یہی مذہب ہے سب علماء کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز میں اپنے ہاتھ ناف سے نیچے باندھے۔ امام ابوحنیفہؒ اور محمدؒ کا یہی مذہب ہے۔

۳۹ بَابُ الْوِتْرِ وَمَا يُقْرَأُ فِيْهَا

۳۹ - وتر اور اس چیز کا بیان جو اس میں پڑھی جائے

۱۱۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ عَنْ ذَرٍّ الْهَمْدَانِيِّ الْوِتْرُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَهِيَ كَذٰلِكَ فِيْ قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ إِنْ قَرَأْتَ بِهٰذَا فَهُوَ حَسَنٌ وَمَا قَرَأْتَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِي الْوِتْرِ مَعَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهُوَ أَيْضًا حَسَنٌ إِذَا قَرَأْتَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ زبید یامی۔ ذر ہمدانی سے روایت کرتے ہیں کہ وتر کی تین رکعتوں میں پہلی میں سبح اسم ربک الاعلٰے پڑھے، دوسری میں قل یا ایہا الکٰفرون اور یہ ابن مسعودؓ کی قرأت میں اسی طرح ہے اور تیسری میں قل ہو اللہ احد پڑھے۔

امام محمد نے کہا کہ لوگو تم اس کو پڑھو تو بہتر ہے۔ اور اگر قرآن کی کوئی آیت سورہ فاتحہ کے ساتھ پڑھو تو یہ بھی بہتر ہے۔ اگر سورہ فاتحہ

مَعَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ بِثَلَاثِ آيَاتٍ فَصَاعِدًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

کے ساتھ تین آیتیں یا زیادہ پڑھ لے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۲۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنِّيْ تَرَكْتُ الْوِتْرَ بِثَلَاثٍ وَأَنَّ لِيْ حُمْرَ النَّعَمِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ الْوِتْرُ ثَلَاثٌ لَا يُفْصَلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں وتر کی تین رکعتوں کو چھوڑنا سرخ اونٹوں کے عوض بھی پسند نہیں کرتا۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ وتر کی تین رکعتیں ہیں ان کے درمیان سلام سے فصل نہ کیا جائے امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ علماء کے اس میں تین قول ہیں بعض کہتے ہیں کہ وتر ایک رکعت ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وتر تین رکعت ہیں ایک سلام سے اور بعضے کہتے ہیں کہ تین رکعت ہیں دو سلام سے پھر کہا کہ صحیح یہ قول ہے کہ وتر میں تین رکعت ہیں ایک سلام سے۔ اور ایک رکعت وتر پڑھنی درست نہیں۔

۱۲۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَلَمْ يُوْتِرْ فَلَا وِتْرَ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا يُوْتِرُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ إِلَّا فِيْ سَاعَةٍ تُكْرَهُ فِيْهَا الصَّلٰوةُ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ أَوْ يَنْتَصِفُ النَّهَارُ حَتّٰى تَزُوْلَ أَوْ عِنْدَ احْمِرَارِ الشَّمْسِ حَتّٰى تَغِيْبَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب کوئی شخص صبح کرے اور وتر نہ پڑھی ہو تو پھر وتر نہیں۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے ہیں۔ وتر ہر حال میں بجز اوقات مکروہہ کے پڑھنا درست ہے۔ یعنی جس وقت آفتاب طلوع ہو یا دوپہر کے وقت آفتاب کے ڈھلنے کے وقت تک۔ یا آفتاب کے سرخ ہونے کے وقت یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۴۴) مَنْ سَمِعَ الْإِقَامَةَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ

۴۴۔ مسجد میں اقامت سننے والے کا بیان

۱۲۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ يُقِيْمُ الْمُؤَذِّنُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص مسجد میں فرض نماز پڑھے۔ پھر موذن اقامت کہے۔ اس وقت

وهو في الركعة قال يتم إليها ركعة أخرى ثم يدخل في صلاة القوم بتكبير فإذا صلى الإمام ركعتين فتشهد سلم الرجل عن يمينه وعن شماله في تشهده ثم يقوم فيكبر و يصلي مع الإمام ما بقي من صلاته ثم لا يدخل في صلاة القوم إلا في شفعه من صلاته وقال عامر الشعبي يضيف إليها ركعة أخرى ويسلم ثم يدخل مع القوم

قال محمد قول الشعبي أحب إلينا وهو قول أبي حنيفة رضي الله تعالى

وہ پہلی رکعت میں ہو تو دوسری رکعت پوری کرے پھر جماعت کی نماز میں تکبیر کہہ کر داخل ہو جائے۔ اور جب امام نے دو رکعت نماز پڑھ لی ہو اور بیٹھ کر تشہد پڑھ چکا ہو تو وہ آدمی اپنے دائیں بائیں اپنے ہی میں سلام پھیرے۔ پھر کھڑا ہو اور تکبیر کہے اور امام کے ساتھ باقی نفل نماز پڑھے۔ اور وہ جماعت میں صرف اپنی نماز کی دو رکعتوں میں داخل ہوتا ہے۔ اور عامر شعبی نے کہا کہ اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملائے۔ اور سلام پھیرے۔ پھر جماعت میں داخل ہو جائے۔

امام محمد نے کہا کہ شعبی کا قول ہمیں زیادہ پسند ہے۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۴۱) مَنْ سُبِقَ بِشَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ

۴۱ مسبوق کی نماز کا بیان

۱۲۳- محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال إذا دخل في المسجد والقوم ركوع فليركع ثم

قال محمد ولسنا نأخذ بهذا ولكن ينبغي أن يمشي حتى يلحق الصف فيصلي ما أدرك ويقضي ما فاته

محمد، ابو حنیفہ، حماد، ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب مسجد میں داخل ہو اس حال میں کہ اس وقت لوگ رکوع میں ہوں تو اس کو چاہئے کہ رکوع کرے بغیر اس کے کہ جلدی کرے یعنی اگر وہ صف میں نہ پہنچے

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ وہ آرام سے چلے یہاں تک کہ جماعت کو پائے۔ چنانچہ جو مل جائے وہ امام کے ساتھ پڑھے۔ اور جو چھوٹ گیا اس کو پورا کرے۔

۱۲۴- محمد عن المبارك بن فضالة عن الحسن البصري عن أبي بكرة أنه ركع دون الصف ثم مشى حتى دخل الصف فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

محمد، مبارک بن فضالہ، حسن بصری، ابو بکرہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے صف کے پیچھے رکوع کیا۔ پھر چلے یہاں تک کہ صف میں پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تیرے شوق کو اور زیادہ کرے

وَرَاءَ الصُّفُوْفِ وَلَا تُخَفِّفْ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ نَرٰى ذٰلِكَ
مُجْزِيًا وَلَا نُحِبُّ اَنْ تَفْعَلَ وَهُوَ
قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

یہ کام پھر نہ کرنا۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ہم اس کو جائز سمجھتے ہیں۔ لیکن ایسا کرنے کو ہم پسند نہیں کرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی قول ہے۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنی درست نہیں اگر پڑھے تو نماز نہیں ہوتی اور ان کی دلیل یہ حدیث ہے کہ جو صف کے پیچھے نماز پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ لیکن احتمال ہے کہ یہ حدیث نفی کمال پر محمول ہو کہ حضرت نے ابو بکرہ کو نماز دوہرانے کا حکم نہ دیا اگر اکیلے کی نماز صف کے پیچھے درست نہ ہوتی تو ابو بکرہ نماز میں داخل ہوتے ہی معلوم ہوا کہ صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنی درست ہے۔ اور یہی مروی ہے اکثر اصحاب سے کہ انہوں نے صف میں پہنچنے سے پہلے رکوع کیا۔ پھر اسی طور پر چل کر نماز میں داخل ہوئے اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے۔ کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی آدمی امام کے پیچھے صف میں نماز پڑھتا ہو اور اس کی اگلی صف میں ایک آدمی کی جگہ خالی ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ پچھلی صف سے چل کر اس جگہ میں کھڑا ہو جائے اور جب اس کا دو صفوں کے درمیان غیر صف میں ہونا نماز کو باطل نہیں کرتا۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ صف کے پیچھے نماز اکیلے پڑھنا بھی درست ہے۔

۱۲۵- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الرَّجُلِ
يَاْتِي الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ قَدْ
جَلَسَ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ قَالَ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً
يَدْخُلُ مَعَهُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ ثُمَّ يُكَبِّرُ
تَكْبِيْرَةً يَجْلِسُ مَعَهُمْ فَيَتَشَهَّدُ فَاِذَا
سَلَّمَ الْاِمَامُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَسْنَا
نَاْخُذُ بِهٰذَا مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً
اَضَافَ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَاِنْ لَمْ يُدْرِكْهُمْ
جُلُوْسًا صَلّٰى اَرْبَعًا وَبِذٰلِكَ جَاءَتِ
الْاٰثَارُ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص جمعہ کے دن مسجد آئے۔ اور امام ابھی اخیر نماز میں بیٹھا ہو۔ تو وہ تکبیر کہہ کر ان کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے پھر تکبیر کہہ کر ان کے ساتھ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے۔ جب امام سلام پھیرے تو وہ کھڑا ہو جائے اور دو رکعتیں پڑھے۔
امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔ اور ہم اس پر عمل نہیں کرتے ہیں جس نے جمعہ کی ایک رکعت پائی تو اس کے ساتھ دوسری رکعت ملائے اور اگر امام کو بیٹھا ہوا پائے تو چار رکعتیں پڑھے۔ اور اس کے متعلق متعدد اصحاب سے روایتیں منقول ہیں۔

۱۲۶- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ
اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ وَالْحَسَنِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

محمد۔ سعید بن ابی عروبہ۔ قتادہ۔ انس بن مالک و حسن و سعید بن مسیب و نطاس بن عمرو سے روایت کرتے ہیں ان لوگوں نے کہا کہ جس نے جمعہ کی ایک

وَحَلَّاسِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُمْ قَالُوا مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً أَضَافَ إِلَيْهَا أُخْرَى وَمَنْ فَاتَهُمْ صَلَّوْا أَرْبَعًا وَكَذَلِكَ بَلَغَنَا أَيْضًا عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَزُفَرَ بْنِ الْهُذَيْلِ وَبِهِ نَأْخُذُ۔

رکعت پائی تو اس کے ساتھ دوسری رکعت ملائے اور جس نے لوگوں کو (تشہد کے لئے) بیٹھا ہوا پایا تو وہ چار رکعتیں پڑھے اور اسی طرح ہمیں علقمہ بن قیس اور اسود بن یزید کے متعلق خبر ملی ہے۔ اور سفیان ثوری اور زفر بن ہذیل کا یہی قول ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

۱۲۷ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ مَسْرُوقًا وَجُنْدُبًا دَخَلَا فِي صَلَاةِ الْإِمَامِ فِي الْمَغْرِبِ فَأَدْرَكَا مَعَهُ رَكْعَةً وَقَدْ سَبَقَهُمَا بِرَكْعَتَيْنِ فَصَلَّيَا مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَا يَقْضِيَانِ فَأَمَّا مَسْرُوقٌ فَجَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى الَّتِي قَضَى وَأَمَّا جُنْدُبٌ فَقَامَ فِي الْأُولَى وَجَلَسَ فِي الثَّانِيَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَا أَقْبَلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ إِنَّهُمَا أَتَيَا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَصَّا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَدْ أَحْسَنَ وَأَنْ أَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ مَسْرُوقٌ أَحَبُّ إِلَيَّ۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ مسروق اور جندب مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ داخل ہوئے - ان دونوں نے امام کے ساتھ ایک رکعت پائی - اور دو رکعت پڑھی جا چکی تھی - تو ان دونوں نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی - پھر دونوں باقی نماز پوری کرنے کے لئے کھڑے ہوئے - مسروق تو پہلی رکعت میں بیٹھ گئے جو قضا ہو گئی تھی - لیکن جندب پہلی رکعت میں کھڑے ہو گئے - اور دوسری میں بیٹھ گئے جب دونوں نماز پڑھ چکے تو دونوں ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوئے - پھر دونوں عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گئے اور ان سے یہ واقعہ بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ تم دونوں نے اچھا کیا - لیکن جس طرح مسروق نے پڑھا وہ مجھے زیادہ پسند ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ نَأْخُذُ يَجْلِسُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَمِيعًا اللَّتَيْنِ فَاتَتَاهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ۔

امام محمد نے کہا کہ ہم ابن مسعودؓ کے قول پر عمل کرتے ہیں کہ وہ ان دونوں رکعتوں میں بیٹھے کا جو چھوٹ گئی ہیں - امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مغرب کی نماز میں آخری رکعت میں امام کے ساتھ ملے اور پہلی دو رکعتیں چھوٹ جائیں تو امام کے سلام کے بعد کھڑا ہو جائے اور ایک رکعت پڑھ کر التحیات کے لئے بیٹھے پھر کھڑا ہو جائے اور دوسری رکعت پڑھ کر پھر التحیات کے

نے بیٹھے اور سلام پھیرے یعنی دونوں رکعتوں کے ساتھ وہ التحیات پڑھے۔

۱۲۸- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ سَبَقَهُ الْاِمَامُ بِشَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهٖ اَيَتَشَهَّدُ كُلَّمَا جَلَسَ الْاِمَامُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَيَرُدُّ السَّلَامَ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَالَ اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ رَدَّ السَّلَامَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ اگر امام کسی شخص سے پہلے کچھ نماز پڑھ چکا ہو تو کیا وہ بھی تشہد پڑھے جبکہ امام بیٹھے انہوں نے کہا ہاں۔ حماد نے کہا کہ جب امام سلام پھیرے تو وہ بھی سلام پھیرے انہوں نے کہا کہ جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہو تو سلام پھیرے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۴۲ مَنْ صَلّٰى فِيْ بَيْتِهٖ بِغَيْرِ اَذَانٍ

۴۲- اس شخص کا بیان جو اپنے گھر میں بغیر اذان کے نماز پڑھے

۱۲۹- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ اَمَّ اَصْحَابَهٗ فِيْ بَيْتِهٖ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ وَقَالَ اِقَامَةُ الْاِمَامِ تُجْزِئُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَحْدَهٗ فَاِذَا صَلَّوْا فِيْ جَمَاعَةٍ فَاَحَبُّ اِلَيْنَا اَنْ يُّؤَذِّنُوْا وَيُقِيْمُوْا فَاِنْ اَقَامَ وَتَرَكَ الْاَذَانَ فَلَا بَاْسَ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے گھر میں اپنے ساتھیوں کی امامت بغیر اذان واقامت کے کی۔ اور کہا امام کا تکبیر کہنا کافی ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جبکہ آدمی تنہا نماز پڑھے۔ اگر وہ لوگ جماعت سے نماز پڑھیں تو میرے نزدیک بہتر ہے کہ اذان و اقامت کہے۔ اور اگر اقامت کہی اور اذان چھوڑ دیا تو کوئی حرج نہیں۔

بَابُ ۴۳ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ

۴۳- نماز کو کیا چیز توڑتی ہے۔

۱۳۰- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا فَسَدَتْ صَلٰوةُ الْاِمَامِ فَسَدَتْ صَلٰوةُ مَنْ خَلْفَهٗ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدی کی نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ بِأَصْحَابِهِ جُنُبًا أَوْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ أَوْ فَسَدَتْ صَلٰوتُهُ بِوَجْهٍ مِنَ الْوُجُوْهِ فَسَدَتْ صَلٰوةُ مَنْ خَلْفَهُ

١٣١ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ الْمَكِّيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ بِالْقَوْمِ جُنُبًا قَالَ يُعِيْدُ وَيُعِيْدُوْنَ

١٣٢ - مُحَمَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ فِيْ رَجُلٍ يُصَلِّيْ بِأَصْحَابِهِ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ قَالَ يُعِيْدُ وَيُعِيْدُوْنَ۔

١٣٣ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُعِيْدُوْا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

١٣٤ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ إِلٰى جَانِبِ الرَّجُلِ وَكَانَا فِيْ صَلٰوةٍ وَاحِدَةٍ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

١٣٥ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهِيَ نَائِمَةٌ إِلٰى جَنْبِهِ عَلَيْهِ ثَوْبٌ جَانِبُهُ عَلَيْهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَا نَرٰى بِهٰذَا بَأْسًا وَلٰكِنْ إِنْ قَامَتْ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جبکہ کوئی شخص اپنے ساتھیوں کو جنابت یا بے وضو نماز پڑھائے یا کسی وجہ سے اس کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔

محمد ابراہیم بن یزید مکی۔ عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب نے کہا کہ جو شخص قوم کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھائے تو وہ امام اور مقتدی دونوں نماز دوبارہ پڑھیں گے۔

محمد۔ عبداللہ بن مبارک۔ یعقوب بن قعقاع۔ عطاء بن ابی رباح سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے ساتھیوں کو بغیر وضو کے نماز پڑھائے تو وہ اور اس کے ساتھی دوبارہ نماز پڑھیں گے۔

محمد۔ عبداللہ بن مبارک۔ عبداللہ بن عون۔ محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے کہا کہ میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ دوبارہ نماز پڑھیں۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب عورت مرد کے پہلو میں نماز پڑھے اور دونوں ایک ہی نماز میں ہوں تو اس مرد کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور حضرت عائشہؓ آپ کے پہلو میں سوئی ہوئی ہوتیں۔ کپڑا کا ایک کنارہ آپ پر ہوتا اور دوسرا کنارہ حضرت عائشہؓ پر ہوتا۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ اسی طرح اگر عورت مرد

إلى جانبه في صلوة غير صلوته، إنما تفسد عليه إذا صلت إلى جانبه وهما في صلوة واحدة تأتمّ به أو يأتمّان بغيرهما وهو قول أبي حنيفة رضي الله تعالى عنه

کے پہلو میں دوسری نماز پڑھے۔ تو مرد کی نماز صرف اس وقت فاسد ہوتی ہے جبکہ عورت اس کے پہلو میں نماز پڑھے، اور وہ دونوں ایک ہی نماز میں ہوں کہ عورت نے مرد کی اقتدا کی ہو یا ان دونوں نے کسی دوسرے کی اقتدا کی ہو۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

١٣٦ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال سألت إبراهيم عن الرجل يصلي في جانب المسجد الشرقي والمرأة في الغربي فكره ذلك إلا أن يكون بينه وبينها شيء قدر مؤخرة الرحل

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے اس شخص کا حکم پوچھا جو مسجد کے شرقی حصہ میں نماز پڑھ رہا ہو اور عورت مغربی حصہ میں پڑھ رہی ہو۔ تو انہوں نے اس کو مکروہ سمجھا مگر یہ کہ اس مرد اور عورت کے درمیان کجاوے کی لکڑی کے برابر کوئی چیز حائل ہو۔

قال محمد وبه نأخذ إذا كانا في صلوة واحدة يصليان مع إمام واحد۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں جبکہ وہ ایک ہی نماز ایک ہی امام کے ساتھ پڑھ رہے ہوں۔

١٣٧ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن الأسود بن يزيد أنه سأل عائشة أم المؤمنين عما يقطع الصلوة فقالت أما إنكم يا أهل العراق تزعمون أن الحمار والكلب والمرأة والسنور يقطعون الصلوة فقرنتمونا بهم فادرأ ما استطعت وإنه لا يقطع صلاتك شيء

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ اسود بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ کیا چیز نماز کو توڑ ڈالتی ہے؟ تو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ خبردار اے عراق والو تم گمان کرتے ہو کہ گدھا، کتا اور عورت اور بلی نماز کو توڑ دیتے ہیں، تم نے ہم عورتوں کو بھی ان جانوروں کے ساتھ ملا دیا ہے لہٰذا جہاں تک تجھ سے ہو سکے تو دفع کر۔ اس لئے کہ تیری نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔

قال محمد وبقول عائشة نأخذ وهو قول أبي حنيفة

امام محمد نے کہا کہ حضرت عائشہؓ کے قول پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

١٣٨ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب أنه قال أجدب الجدب الحديث بعد صلوة العشاء إلا في صلوة أو ذكر أو قراءة۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ زیادہ تر قحط ڈالنے والا زمین پر عشا کی نماز کے بعد بات کرنا ہے۔ مگر یہ کہ نماز میں یا قرآن پڑھنے میں ہو۔

بَابُ الرُّعَافِ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَدَثِ

۱۲۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ صُبَيْحٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى خَلْفَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَاَحْدَثَ الرَّجُلُ فَانْصَرَفَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى تَوَضَّاَ ثُمَّ اَقْبَلَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ فَاحْتَسَبَ بِمَا مَضٰى وَصَلّٰى مَا بَقِيَ

۱۳۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ يُجْزِئُهٗ وَالْاِسْتِقْبَالُ اَحَبُّ اِلَيَّ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ نَاْخُذُ ذٰلِكَ يُجْزِئُ فَاِنْ تَكَلَّمَ وَاسْتَقْبَلَ فَهُوَ اَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

۱۳۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَرْعُفُ فِي الصَّلٰوةِ اَوْ يُحْدِثُ قَالَ يَخْرُجُ وَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا اَنْ يَّذْكُرَ اللّٰهَ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِهٖ فَيَقْضِيْ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَيَعْتَدُّ بِمَا مَضٰى فَاِنْ كَانَ تَكَلَّمَ اسْتَقْبَلَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ الْكَلَامُ مِنْ ذٰلِكَ وَالْاِسْتِقْبَالُ اَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

۴۴ - نماز میں نکسیر پھوٹنے اور وضو ٹوٹنے کا بیان

محمد - ابوحنیفہ - عبدالملک بن عمیر - معبد بن صبیح - سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے حضرت عثمان بن عفان کے پیچھے نماز پڑھی - ان کا وضو ٹوٹ گیا اور وہ نماز سے پھرے اور کلام نہ کیا یہاں تک کہ وضو کیا - پھر نماز کی طرف متوجہ ہوئے - اور وہ یہ آیت تلاوت کر رہے تھے - وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ - انہوں نے اپنی پہلی نماز شمار کی اور جو باقی رہ گئی تھی وہ پڑھی -

محمد - ابوحنیفہ - ابراہیم - سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اس کے لئے یہ کافی ہے لیکن از سر نو پڑھنا میرے نزدیک بہتر ہے -

امام محمد نے کہا کہ ہم ابراہیم کے قول پر عمل کرتے ہیں - اس کے لئے یہ کافی ہے پس اگر وہ کلام کرے اور نئے سرے سے سب نماز پڑھے - تو افضل ہے - امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے -

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جس شخص کو نماز میں نکسیر پھوٹے یا وضو ٹوٹ جائے تو وہ نکل جائے اور گفتگو نہ کرے مگر یہ کہ اللہ کا ذکر کرے پھر وضو کرے پھر اپنی جگہ پر لوٹ جائے اور باقی نماز پوری کرے - اور جو نماز پڑھ چکا ہے اس کو نماز شمار کرے - اگر گفتگو کی ہو تو از سر نو سب نماز پڑھے -

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں - کہ کلام اور از سر نو نماز پڑھنا افضل ہے - امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے -

باب ۴۵ مَا يُعَادُ مِنَ الصَّلٰوةِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهَا

۱۴۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَنَهَانِيْ عَنْهَا وَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ لَمْ يَكُوْنُوْا يُصَلُّوْنَهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ فَلَا صَلٰوةَ عَلٰى جَنَازَةٍ وَّلَا غَيْرِهَا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

۱۴۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذَا كَانَ الدَّمُ قَدْرَ الدِّرْهَمِ وَالْبَوْلُ وَغَيْرُهٗ فَاَعِدْ صَلٰوتَكَ وَاِنْ كَانَ اَقَلَّ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ فَامْضِ عَلٰى صَلٰوتِكَ

وَقَالَ مُحَمَّدٌ يُجْزِيْ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ ذٰلِكَ اَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ الْكَبِيْرِ الْمِثْقَالِ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ لَمْ تُجْزِئْهُ صَلٰوتُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

۱۴۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْاَقْمَرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ سَادِلٍ ثَوْبَهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَعَطَفَهٗ عَلَيْهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ نَكْرَهُ السَّدْلَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَمِيْصِ وَعَلٰى غَيْرِهٖ لِاَنَّهٗ يُشْبِهُ فِعْلَ اَهْلِ الْكِتَابِ وَهُوَ

۴۵۔ مکروہات نماز اور اس کے اعادہ کا بیان

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے مغرب کے قبل نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا۔ تو انہوں نے مجھ کو اس سے منع کیا۔ اور کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ نے یہ نمازیں نہیں پڑھیں۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ جب آفتاب غروب ہو جائے تو نہ جنازے کی نماز اور نہ کوئی اور نماز مغرب سے پہلے درست ہے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جب خون اور پیشاب وغیرہ ایک درہم کے برابر ہو تو اپنی نماز دہرا کر پڑھے۔ اور اگر ایک درہم کی مقدار سے کم ہو تو اپنی نماز کو جاری رکھے۔

امام محمد نے کہا کہ اس کو اس کی نماز کافی ہے۔ یہاں تک کہ خون وغیرہ بڑے درہم کی مقدار سے زیادہ ہو جب یہ صورت ہو تو اس کی نماز درست نہیں۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ علی بن اقمر۔ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنا کپڑا نماز میں لٹکائے ہوئے تھا۔ تو آپ نے اس کو اس پر موڑ دیا۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ نماز میں قمیص وغیرہ پر کپڑا لٹکانا مکروہ ہے۔ اس لئے کہ یہ اہل کتاب کے فعل کے مشابہ ہے۔ امام ابوحنیفہ کا

قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

۲۳۵ - مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا يُصَامُ هٰذَانِ الْيَوْمَانِ الْفِطْرُ وَالْأَضْحٰى وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِيْ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ مِنْهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَأْخُذُ وَنَكْرَهُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا مَعَ زَوْجِهَا أَوْ مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ مِنْهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ

۲۳۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُّفَرْقِعَ أَصَابِعَهُ فِي الصَّلٰوةِ أَوْ يُلْقِيَ رِدَاءَهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ أَوْ يَضَعَ يَدَهُ عَلٰى خَاصِرَتِهٖ وَيُقَلِّبَ الْحَصٰى أَوْ يَقْعُدَ عَلٰى عَقِبَيْهِ أَوْ يَعْبَثَ بِلِحْيَتِهٖ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ لِأَنَّهُ عَبَثٌ فِي الصَّلٰوةِ يَنْقُصُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۲۳۷ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ يَكْرَهُ السَّدْلَ فِي الصَّلٰوةِ لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ

یہی قول ہے۔

محمد۔ عبد الملک بن عمیر۔ قزعہ۔ ابو سعید خدریؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ آفتاب نہ طلوع ہو جائے۔ اور عصر کی نماز کے بعد آفتاب کے غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں۔ اور عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دنوں میں روزے نہ رکھے جائیں۔ اور صرف تین مسجدوں کی طرف سفر کیا جائے۔ مسجد حرام۔ اور میری مسجد اور مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس۔ اور عورت اسی مرد کے ساتھ سفر کرے جس سے نکاح حرام ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس سب پر عمل کرتے ہیں اور عورت کے لئے مناسب نہیں کہ اپنے شوہر یا محرم کے علاوہ کسی اور کے ساتھ سفر کرے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مکروہ سمجھا اس بات کو کہ نماز میں اپنی انگلیوں کو چٹخائے یا اپنی چادر مونڈھوں سے ہٹا دے۔ یا اپنا ہاتھ کمر پر رکھے اور بڑی بڑی کنکریوں کو درست کرے یا اپنی ایڑیوں پر بیٹھے یا اپنی ڈاڑھی سے کھیلے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ نماز میں عبث فعل ہے اور نماز سے اس کو باز رکھتا ہے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ نماز میں کپڑا لٹکانا مکروہ ہے یہود سے مشابہت نہ پیدا کرو۔

۱۴۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلّٰى بِاَصْحَابِهِ الْمَغْرِبَ فَلَمْ يَقْرَأْ فِيْ شَيْءٍ مِنْهَا حَتّٰى انْصَرَفَ فَقَالَ لَهُ اَصْحَابُهُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَقْرَأَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ اَوَمَا فَعَلْتُ اِنِّيْ جَهَّزْتُ عِيْرَ الْغَنِيْمَةِ اِلَى الشَّامِ فَلَمْ اَزَلْ اُرَحِّلُهَا مَنْقَلَةً مَنْقَلَةً حَتّٰى وَرَدَتِ الشَّامَ فَاَعَادَ وَاَعَادَ بِاَصْحَابِهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

محمد، ابو حنیفہ، حماد، ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے اپنے ساتھیوں کو مغرب کی نماز پڑھائی۔ اور کسی رکعت میں قرآن نہ پڑھا۔ یہاں تک کہ وہ فارغ ہوئے تو ان سے ان کے ساتھیوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ کو قرآن پڑھنے سے کس چیز نے روکا۔ انہوں نے کہا کہ کیا میں نے قرآن نہیں پڑھا۔ میں نے شام کے وقت شام کا قافلہ طیار کیا۔ میں اسی خیال میں غلطاں و پیچاں رہا۔ یہاں تک کہ میں شام پہنچ گیا۔ چنانچہ انہوں نے نماز دوبارہ پڑھی اور آپ کے ساتھیوں نے بھی پڑھی۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

(ف) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی آدمی نماز میں قرآن نہ پڑھے تو نماز دوہرائے اس لئے کہ اس کی نماز نہیں ہوتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی نماز میں فکر کرے تو اس سے نماز باطل نہیں ہوتی اور حضرت عمر نے نماز اسواسطے دوہرائی تھی کہ اس میں قرآن نہیں پڑھا تھا۔

۱۴۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ غَازِيَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَضْرِبُ النَّاسَ عَلَى الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاْخُذُ لَا نَرٰى اَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ الْعَصْرِ تَطَوُّعًا عَلٰى حَالٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَؒ

محمد۔ ابو حنیفہؒ۔ عبد الملک بن عمیر ابو غازیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب لوگوں کو عصر کے بعد نماز پڑھنے پر مارتے تھے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں ہم کسی حال میں بھی مناسب نہیں سمجھتے کہ عصر کے بعد نفل نماز پڑھے۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۵۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ فِيْ صَلٰوةِ الْقَوْمِ وَاَنْتَ لَا تَنْوِيْ صَلٰوتَهُمْ لَا تُجْزِئُكَ وَاِنْ نَوَى الْاِمَامُ صَلٰوةً وَنَوَى الَّذِيْنَ خَلْفَهُ غَيْرَهَا اَجْزَاَتِ الْاِمَامَ وَلَمْ تُجْزِ عَنْهُمْ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب تو جماعت کی نماز میں داخل ہو اور تیری نیت ان لوگوں کی نماز کی نہ ہو تو وہ نماز تجھ کو کافی نہیں اور اگر امام نے کسی نماز کی نیت کی ہو اور اس کے مقتدیوں نے کسی اور نماز کی نیت کی ہو تو امام کی نماز درست ہوگی اور مقتدیوں کی نماز درست نہ ہوگی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۵۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ مَا أُسَرُّ فِيْ صَلَاةِ الرَّجُلِ حِيْنَ تَحْمَرُّ الشَّمْسُ بِطُلُوْعِهٖ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص کی نماز اچھی نہیں لگتی جو روپیہ کے برابر آفتاب کے سرخ ہوتے پڑھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ تُكْرَهُ الصَّلٰوةُ تِلْكَ السَّاعَةَ فَأَمَّا غَيْرُهَا مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَاتِ وَالتَّطَوُّعِ فَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يَفْعَلَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

امام محمد نے کہا کہ نماز ان اوقات میں مکروہ ہے۔ اس کے سوا فرض یا نفل نماز بھی اس وقت میں مناسب نہیں ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

۱۵۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا كَانَ الدَّمُ فِيْ جَسَدِكَ أَوْ فِيْ ثَوْبِكَ قَدْرَ الدِّرْهَمِ فَأَعِدْ صَلَاتَكَ وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ فَامْضِ فِيْ صَلَاتِكَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جب تمہارے جسم پر یا کپڑے پر ایک درہم کے مقدار خون لگا ہو تو اپنی نماز دہرا کر پڑھو۔ اور اگر اس سے کم ہو تو اپنی نماز جاری رکھو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ الدَّمُ فِي الثَّوْبِ وَالْجَسَدِ سَوَاءٌ إِذَا كَانَ أَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ الْكَبِيْرِ الْمِثْقَالِ فَأَعِدِ الصَّلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ خون کا کپڑے اور بدن پر ہونا برابر ہے اگر بڑے درہم مثقال سے زیادہ ہو تو دوبارہ نماز پڑھو۔ امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

۱۵۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُوْدِ عَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهٗ أَخَذَ قَمْلَةً فِي الصَّلٰوةِ فَدَفَنَهَا ثُمَّ قَالَ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا أَحْيَاءً وَّأَمْوَاتًا.

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عاصم بن ابی النجوم۔ ابورزین۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نماز میں جوں پکڑی اور اس کو زمین میں دبا دیا۔ پھر کہا کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں کو جمع کرنے والی نہیں بنایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ لَا نَرٰى بِقَتْلِ الْقَمْلَةِ وَدَفْنِهَا فِي الصَّلٰوةِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں نماز کی حالت میں جوں کے مار ڈالنے اور اس کے دفن کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

۱۵۴ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم سے اس

عَنِ الرَّجُلِ يَذْبَحُ الشَّاةَ وَهُوَ عَلَى وُضُوْءٍ فَيُصِيْبُ يَدَهُ الدَّمُ قَالَ يَغْسِلُ مَا أَصَابَهُ وَلَا يُعِيْدُ الْوُضُوْءَ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

شخص کے متعلق پوچھا جو وضو کی حالت میں بکری ذبح کرے اور اس کے ہاتھ کو خون لگ جائے۔ انہوں نے کہا جو خون لگ جائے اسکو دھو ڈالے اور دوبارہ وضو کرے۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

---

٦٤ - بَابُ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ فِي الصَّلٰوةِ

۶۴ - اس شخص کا بیان جو نماز میں تری پائے

١٥٥ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ فِيْ طَرَفِ ذَكَرِهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ يَضْرِبُ كَفَّيْهِ عَلَى الْأَرْضِ وَالْحَصٰى فَيَمْسَحُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ قَالَ حَمَّادٌ فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيْمَ فَكَيْفَ تَفْعَلُ أَنْتَ قَالَ إِذَا وَجَدْتُ ذٰلِكَ فَإِنِّيْ أُعِيْدُ الصَّلٰوةَ وَهُوَ أَوْثَقُ فِيْ نَفْسِيْ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَمَّا نَحْنُ فَنَرٰى أَنْ يَمْضِيَ عَلٰى صَلَاتِهِ وَلَا يُعِيْدُ وَلَا يَضْرِبُ بِيَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ وَلَا يَمْسَحُ وَجْهَهُ وَلَا يَدَيْهِ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ أَنَّ ذٰلِكَ خَرَجَ مِنْهُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ فَإِذَا اسْتَيْقَنَ ذٰلِكَ أَعَادَ الْوُضُوْءَ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم - ابو زرعہ بن عمرو بن جریر بن عبد اللہ ابو ہریرہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شخص جو ذکر کے سر پر تری پائے اور وہ نماز میں ہو۔ تو اپنے دونوں ہاتھ زمین اور سنگریزوں پر رکھے۔ اور اپنے منہ اور ہاتھ پر ہاتھ پھیرے۔ پھر نماز پڑھے۔ حماد کا بیان ہے کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کہ آپ کس طرح کرتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ جب میں تری پاتا ہوں تو نماز دوبارہ پڑھتا ہوں۔ اور یہی میرے نزدیک زیادہ معتبر ہے۔
امام محمد نے کہا کہ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی نماز کو جاری رکھے اور وہ نہ تو نماز دہرائے گا اور نہ زمین پر ہاتھ مارے گا اور نہ اپنے منہ اور ہاتھ کا مسح کرے گا جب تک کہ اس کو یقین نہ ہو جائے کہ یہ تری وضو کے بعد نکلی ہے۔ اور جب اس کا یقین ہو جائے تو وضو دہرائے گا۔

١٥٦ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا وَجَدْتَ شَيْئًا مِنَ الْبَلَلِ فَانْضَحْهُ وَمَا يَلِيْهِ مِنْ ثَوْبِكَ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - سعید بن جبیر - ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب تو کچھ تری پائے تو اس جگہ اور اس کے آس پاس کے کپڑوں پر پانی چھڑک دے اور کہہ کہ یہ پانی

بِالْمَاءِ ثُمَّ قُلْ هُوَ مِنَ الْمَاءِ قَالَ حَمَّادٌ قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ انْضَحْهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ إِذَا وَجَدْتَهُ فَقُلْ هُوَ مِنَ الْمَاءِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ إِذَا كَانَ كَثُرَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِنْسَانِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

کی تری ہے۔ حماد نے کہا کہ مجھ سے سعید بن جبیر نے کہا کہ اس پر پانی چھڑک دے پھر اگر تو اس کو پائے تو کہہ دے کہ پانی کی تری ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں جب کہ آدمی کو بہت زیادہ مذی آتی ہو۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۴۷ الْقَهْقَهَةِ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُكْرَهُ فِيْهَا

۴۷۔ نماز میں قہقہہ کا حکم اور مکروہات کا بیان

۱۵۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ رَأْسَهُ فِي الصَّلٰوةِ مَا لَمْ يُغَطِّ فَاهُ وَيُكْرَهُ أَنْ يُغَطِّيَ فَاهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَنَكْرَهُ أَيْضًا أَنْ يُغَطِّيَ أَنْفَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اگر مرد اپنے سر کو نماز میں ڈھانکے جب تک کہ اس کا منہ نہ ڈھک جائے اور منہ کے ڈھانکنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور ناک کے ڈھانکنے کو بھی مکروہ سمجھتے ہیں۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۵۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَذْكُرُ وَهُوَ يُصَلِّي أَنَّهُ لَمْ يُصَلِّ الظُّهْرَ قَالَ صَلٰوتُهُ هٰذِهِ فَاسِدَةٌ فَلْيَبْدَأْ بِالظُّهْرِ ثُمَّ يُصَلِّي الْعَصْرَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ إِنْ خَافَ فَوْتَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِنْ بَدَأَ بِالظُّهْرِ مَضَى عَلَى الْعَصْرِ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جو شخص عصر کی نماز پڑھ رہا ہو۔ اور نماز ہی کی حالت میں اُسے یاد آئے کہ اُس نے ظہر کی نماز نہیں پڑھی۔ تو اس کی یہ نماز فاسد ہے۔ پہلے ظہر کی نماز پڑھ لے۔ پھر عصر کی نماز پڑھے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں بجز ایک صورت کے وہ یہ کہ اگر ظہر کی نماز شروع کرے تو عصر کے فوت ہو جانے کا خطرہ ہے۔ تو وہ عصر کی نماز پڑھ لے پھر آفتاب غروب ہونے پر ظہر کی نماز پڑھ لے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۵۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ فِيْ يَوْمِ غَيْمٍ ثُمَّ تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ صَلَاتِهٖ فَاِذَا هُوَ قَدْ كَانَ يُصَلِّيْ اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ يَتَحَوَّلُ اِلَى الْقِبْلَةِ وَيَحْتَسِبُ بِمَا صَلّٰى وَيُصَلِّيْ مَا بَقِيَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص بدلی کے دنوں میں نماز پڑھ رہا ہو پھر آفتاب نکل آئے اور کچھ نماز باقی رہ چکی ہو۔ پھر اس کو معلوم ہوا کہ قبلہ کو چھوڑ کر دوسری طرف رُخ کئے ہوئے تھا۔ تو قبلہ کی طرف پھر جائے گا اور جو پڑھ چکا ہے اس کو شمار کرے گا اور باقی پڑھ لے گا۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۶۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ فِي الصَّلٰوةِ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ اَعْمٰى مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ وَالْقَوْمُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَوَقَعَ فِيْ زُبْيَةٍ فَاسْتَضْحَكَ بَعْضُ الْقَوْمِ حَتّٰى قَهْقَهَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ قَهْقَهَ مِنْكُمْ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ منصور بن زاذان۔ حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک بار نماز میں تھے۔ ایک اندھا آدمی نماز کے ارادے سے قبلہ کی طرف سے آیا۔ اس وقت لوگ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ وہ ایک گڑھے میں گر پڑا۔ بعض لوگ ہنسے یہاں تک کہ قہقہہ کیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تم میں سے جس نے قہقہہ کیا وہ وضو اور نماز کو دہرائے۔

۱۶۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُقَهْقِهُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ يُعِيْدُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوةَ وَيَسْتَغْفِرُ رَبَّهٗ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ الْحَدَثِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص نماز میں قہقہہ کر کے ہنسے وہ وضو اور نماز دہرائے اور اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرے۔ یہ سخت ترحدث ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ النَّوْمِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَانْتِقَاضِ الْوُضُوْءِ مِنْهُ

۴۸ - نماز سے پہلے سونے اور اس سے وضو کے ٹوٹنے کا بیان

۱۶۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے

عن حماد عن ابراهيم قال توضأ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فخرج إلى المسجد فوجد المؤذن قد أذن فوضع جنبه فنام حتى عرفت نومته القوم وكانت له نومة تعرف كان يغط إذا نام ثم قام فصلى بغير وضوء قال ابراهيم ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم ليس كغيره

قال محمد وبقول ابراهيم نأخذ بلغنا أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال إن عيني تنامان ولا ينام قلبي فالنبي صلى الله عليه وآله وسلم في هذا ليس كغيره فأما من سواه فمن وضع جنبه فنام فقد وجب عليه الوضوء وهو قول أبي حنيفة رحمة الله عليه.

١٤٢ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال إذا نمت قائما أو قاعدا أو راكعا أو ساجدا أو راكبا فليس عليك وضوء

قال محمد وبه نأخذ فإذا وضع جنبه فنام وجب عليه الوضوء وهو قول أبي حنيفة رحمة الله عليه

١٤٣ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا اسمعيل بن عبد الملك عن مجاهد قال سألته عن النوم قبل العشاء الآخرة فقال لا أن

ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔ پھر مسجد شریف لے گئے مؤذن کو اس حال میں پایا کہ اذان دے چکا تھا۔ آپ نے اپنے پہلو رکھے اور سو گئے۔ یہاں تک کہ آپ کا سونا محسوس ہونے لگا۔ اور آپ کا سونا اس طرح پہچانا جاتا تھا کہ جب آپ سوتے تو خراٹے لینے لگتے پھر آپ اُٹھے اور بغیر وضو کے نماز پڑھی۔ ابراہیم نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کی طرح نہ تھے۔

امام محمد نے کہا ہم ابراہیم کے قول پر عمل کرتے ہیں۔ ہم کو یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا ہے۔ اس لئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس معاملہ میں اور لوگوں کی طرح نہیں ہیں۔ لیکن آپ کے علاوہ جو لوگ ہیں ان میں سے کوئی شخص اپنے پہلو کو رکھے اور سو جائے تو اس پر وضو واجب ہے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب تو بیٹھنے کی حالت میں یا کھڑے ہو کر۔ یا رکوع یا سجود یا سواری کی حالت میں سو جائے تو تجھ پر وضو نہیں ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب کوئی شخص اپنے پہلو کو رکھے اور سو جائے۔ تو اس پر وضو واجب ہے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ اسمٰعیل بن عبد الملک۔ مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے عشا کی نماز سے پہلے سونے کے متعلق پوچھا۔ تو انہوں نے کہا کہ تنہا نماز پڑھنا مجھ کو اس سے

أصليها وحدي أحب إلي من أن أنام قبلها ثم أصليها في جماعة.

قَالَ مُحَمَّدٌ ونحن نكره النوم قبل صلوة العشاء وهو قول أبي حنيفة

زیادہ پسند ہے کہ میں اس سے پہلے سو جاؤں پھر بھی اس کو جماعت سے پڑھوں۔

امام محمد نے کہا کہ ہم عشاء کی نماز سے پہلے سونے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۹۵۔ مُحَمَّدٌ قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال عرّس رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ليلة فقال من يحرسنا الليلة فقال رجل من الأنصار شاب أنا يا رسول الله فحرسهم حتى إذا كان مع الصبح غلبته عينه فما استيقظوا إلا بحر الشمس فقام رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فتوضأ وتوضأ أصحابه وأمر المؤذن فأذن فصلى ركعتين ثم أقيمت الصلوة فصلى الفجر بأصحابه وجهر فيها بالقراءة كما كان يصلي بها في وقتها.

قَالَ مُحَمَّدٌ وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمة الله عليه

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات اترے۔ تو آپ نے فرمایا کہ آج رات کو ہماری نگرانی کون کرتا ہے؟ انصار کے ایک نوجوان شخص نے کہا میں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی نگرانی کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے نگرانی کی یہاں تک کہ جب صبح کا وقت آیا تو آنکھ نے غلبہ کیا یعنی نیند آگئی۔ آفتاب کی گرمی سے لوگ بیدار ہوئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے وضو کیا۔ آپ کے اصحاب نے بھی وضو کیا۔ اور موذن کو حکم دیا تو انہوں نے اذان دی پھر دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر نماز کے اقامت کہی گئی اور آپ نے اپنے صحابہ کو فجر کی نماز پڑھائی۔ اور قرات میں جہر کیا جس طرح اس کو اپنے وقت میں پڑھتے تھے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۹ صَلوٰةِ الْمُغْمٰى عَلَيْهِ

۳۹۔ بیہوش آدمی کی نماز کا بیان

۱۹۶۔ مُحَمَّدٌ قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه سأله عن الرجل المريض يغمى عليه فيفوته الصلوة قال إذا كان اليوم الواحد فإني أحب أن يقضيه وإن كان أكثر من ذلك

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم سے اس مریض کے متعلق جس پر بے ہوشی طاری ہو پوچھا کہ کیا وہ نماز چھوڑ دے تو انہوں نے کہا کہ اگر ایک دن ہو تو میں پسند کرتا ہوں کہ اس کی قضا کرے۔ اور اگر اس سے زیادہ

فَإِنَّهُ فِي عُذْرٍ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

قَالَ مُحَمَّدٌ وَإِذَا أُغْمِيَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً قَضٰى وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

١٦٧ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْمُغْمٰى عَلَيْهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً قَالَ يَقْضِي

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ حَتّٰى يُغْمٰى عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ہو تو وہ معذور ہے اگر اللہ نے چاہا۔

امام محمد نے کہا کہ جب اس پر ایک دن رات بے ہوشی ہو تو قضا کرے اور اگر اس سے زیادہ ہو تو اس پر قضا نہیں ہے۔ امام ابو حنیفہ کا بھی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ ابن عمر سے اس شخص کے متعلق جو ایک دن رات بے ہوش رہے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ وہ قضا کرے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کو اس سے زیادہ بیہوشی ہو۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ السَّهْوِ فِي الصَّلٰوةِ

۵۰۔ نماز میں بھول جانے کا بیان

١٦٨ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَشُكُّ فِي السَّجْدَةِ الْأُولٰى أَوِ التَّشَهُّدِ أَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ مِنْ صَلٰوتِهِ مَا لَمْ يَأْتِ رَكْعَةً فَإِنَّهُ يَقْضِي مَا شَكَّ فِيهِ مِنْ ذٰلِكَ وَيَسْجُدُ لِذٰلِكَ أَيْضًا سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَإِنَّهُمَا يُصْلِحَانِ بِإِذْنِ اللّٰهِ مَا كَانَ قَبْلَهُمَا مِنْ نِسْيَانٍ وَكَانَ يُقَالُ إِنَّهُمَا الْمُرْغِمَتَانِ لِلشَّيْطَانِ وَإِنَّهُ قَالَ لِأَنْ أَسْجُدَ لِذٰلِكَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِيمَا لَمْ يَجِبْ عَلَيَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدَعَهُمَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ فَإِنْ كَانَ يُبْتَلٰى بِذٰلِكَ كَثِيرًا مَضٰى عَلٰى

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص پہلے سجدے یا تشہد یا اسی طرح دوسری چیز کے متعلق شک میں پڑ جائے جب تک کہ وہ رکعت نہ ہو تو وہ اس چیز کی قضا کرے گا جس کے متعلق شک میں ہے۔ اور اس کے لئے دو سجدہ سہو بھی کرے گا۔ اس لئے کہ یہ دونوں سجدے اللہ کے حکم سے پہلی بھول چوک کو درست کر دیتے ہیں۔ اور کہا جاتا تھا کہ یہ دونوں سجدے شیطان کی ناک پر خاک ڈالنے والے ہیں اور انہوں نے کہا کہ اس کے لئے دو سجدے سہو کے کرنے اس چیز میں جو واجب نہیں ہیں مجھے اس سے زیادہ پسند ہیں کہ میں ان کو چھوڑ دوں۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس میں بہت زیادہ مبتلا ہو جاتا ہے

اَكْبَرُ رَأْيِهٖ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

تو اپنی غالب رائے پر عمل کرے۔ اور سہو کے دو سجدے کرے امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۱۶۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِيمَنْ نَسِيَ الْفَرِيضَةَ فَلَا يَدْرِي أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا قَالَ إِنْ كَانَ أَوَّلَ نِسْيَانِهٖ أَعَادَ الصَّلٰوةَ وَإِنْ كَانَ يَكْثُرُ النِّسْيَانُ يَتَحَرَّى الصَّوَابَ وَإِنْ كَانَ أَكْبَرُ رَأْيِهٖ أَنَّهٗ أَتَمَّ الصَّلٰوةَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَإِنْ كَانَ أَكْبَرُ رَأْيِهٖ أَنَّهٗ صَلَّى ثَلَاثًا أَضَافَ إِلَيْهَا وَاحِدَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر کوئی آدمی فرض نماز میں بھول جائے اور اس کو معلوم نہ ہو کہ اس نے چار رکعت یا تین رکعت نماز پڑھی ہے۔ اگر اس کا یہ بھولنا پہلی بار ہو تو نماز کو دہرائے اور اگر کثرت سے بھولتا ہو تو ٹھیک بات کے متعلق فکر کرے۔ اگر اس کی غالب رائے ہو کہ وہ نماز پوری پڑھ چکا ہے تو سہو کے دو سجدے کرے اور اگر غالب رائے ہو کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہے تو اس کے ساتھ ایک رکعت اور ملائے۔ پھر سہو کے دو سجدے کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) امام طحاوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ جب کسی کو نماز میں شک ہو جائے اور نہ جانے کہ کتنی پڑھی ہے تو بیٹھے دو سجدے سہو کے کرے پھر سلام پھیرے اس کے سوا اور کوئی چیز اس پر واجب نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ کمتر کو اختیار کرے اکثر کو چھوڑے مثلاً اگر تین اور چار رکعت میں شک کرے تو تین رکعت کا اعتبار کرے چار کو چھوڑے یہاں تک کہ اس کو یقین حاصل ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ گمان غالب پر عمل کرے پھر سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کرے اور اگر اس کی رائے نہ ہو تو کمتر کا اعتبار کرے اور یہی بات حدیثوں سے معلوم ہوتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا اور ابو یوسف اور محمد کا اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہے اس پر کہ نماز میں داخل ہونے سے پہلے آدمی پر چار رکعتیں فرض تھیں اور جب اس کو اس میں شک ہوا کہ اس نے کچھ نماز پڑھی ہے۔ تو اس میں قیاس کرنا واجب ہوا تاکہ معلوم ہو کہ اس کا حکم کیا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو نماز کے پڑھنے اور نہ پڑھنے میں شک ہو جائے تو اس پر نماز کا پڑھنا واجب ہے۔ یہاں تک کہ اس کو یقین ہو کہ وہ نماز پڑھ چکا ہے تو اس وقت اس پر نماز پڑھنی واجب نہیں ہوگی۔ اور اس میں گمان غالب پر عمل نہ کرے پس قیاس یہ چاہتا ہے کہ سب نماز میں یہی حکم ہے کہ گمان غالب پر عمل کرے جب تک کہ اس کو یقین معلوم نہ ہو۔

۱۴۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَضْرِبُ الرَّجُلَ اِذَا رَاٰهُ يُتَابِعُ بَيْنَ السُّجُوْدِ فِيْ غَيْرِ سَهْوٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَسْجُدَ الرَّجُلُ فِيْ رَكْعَةٍ الثَّلٰثَ سَجَدَاتٍ اِلَّا اَنْ يَشُكَّ فَلَا يَدْرِيْ اَسَجَدَ سَجْدَةً اَوْ اِثْنَتَيْنِ فَيَمْضِيْ عَلٰى اَكْبَرِ رَأْيِهٖ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت عمر بن خطاب آدمی کو مارتے تھے جب اس کو سہو کے سوا میں پے در پے سجدے کرتے ہوئے دیکھتے۔

امام محمد نے کہا کہ نہیں مناسب ہے کہ کوئی شخص ایک رکعت میں دو سے زیادہ سجدے کرے مگر یہ کہ سجدہ سہو ہو۔ اور وہ نہیں جانتا ہو کہ اس نے ایک یا دو سجدے کئے ہیں تو وہ اپنی غالب رائے پر عمل کرے۔ یہ سب امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

(ف) دستور ہے کہ نماز میں ہر رکعت کے لئے دو دو سجدے کئے جاتے ہیں۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ کسی رکعت کے لئے دو سے زیادہ سجدے کرنے درست نہیں مگر بھول جائے تو سہو کے دو سجدے زیادہ کرے۔

۱۴۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَا يَدْرِيْ اَثَلٰثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَتَحَرَّ فَلْيَنْظُرْ اَفْضَلَ ظَنِّهٖ فَاِنْ كَانَ اَكْبَرُ ظَنِّهٖ اَنَّهَا ثَالِثَةٌ قَامَ فَاَضَافَ اِلَيْهَا الرَّابِعَةَ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَاِنْ كَانَ اَفْضَلُ ظَنِّهٖ اَنَّهٗ صَلّٰى اَرْبَعًا تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِلَّا اَنَّا نَسْتَحِبُّ لَهٗ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ مَا اَصَابَهٗ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ شقیق بن سلمہ۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں شک میں پڑ جائے اور نہ جانتا ہو کہ اس نے تین رکعت یا چار رکعت پڑھی ہے۔ تو وہ فکر کرے اور غالب گمان کی طرف دیکھے۔ اگر اس کا گمان غالب یہ ہو کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں۔ تو وہ کھڑا ہو جائے اور اس کے ساتھ چوتھی رکعت ملائے۔ پھر تشہد پڑھے اور سلام پھیرے اور سہو کے دو سجدے کرے۔ اور اگر اس کا گمان غالب یہ ہو کہ اس نے چار رکعتیں پڑھی ہیں تو تشہد پڑھے پھر سلام پھیرے پھر سہو کے دو سجدے کرے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں مگر یہ کہ اس کے لئے ہم کو پہلی بار یہ صورت پیش آئی ہو ہم بہتر سمجھتے ہیں کہ وہ نماز کو دہرائے۔

۱۴۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّهٗ قَالَ يُعِيْدُهَا
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

محمد۔ مالک بن مغول۔ عطاء بن ابی رباح سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ وہ نماز کو دہرائے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور

أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

١٦٣ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا تَعَاجَمَكَ أَمْرَانِ فَتَحَرَّ أَقْرَبَهُمَا إِلَى الْحَقِّ أَوْسَعَهُمَا۔

امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم - سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب تجھ کو دو امروں میں شک ہو تو میں گمان کرتا ہوں کہ حق کے زیادہ نزدیک وہ ہے کہ اس میں وسعت زیادہ ہو۔

١٦٤ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا سَهَى الْإِمَامُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَاسْجُدْ مَعَهُ وَإِنْ لَمْ يَسْجُدْ فَمَا عَلَيْكَ أَنْ تَسْجُدَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب امام بھول جائے اور سہو کے دو سجدے کرے تو تو بھی اس کے ساتھ سجدہ کر۔ اور اگر اس نے سجدہ نہیں کیا تو تجھ پر سجدہ واجب نہیں ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

١٦٥ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ سَجَدَ ثَلٰثَ سَجَدَاتٍ نَاسِيًا قَالَ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جس شخص نے بھول کر تین سجدے کئے تو اس پر سہو کے دو سجدے ہیں۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

١٦٦ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاتِكَ فَعَرَضَ لَكَ شَكٌّ فِي وُضُوْءٍ أَوْ صَلٰوةٍ أَوْ قِرَاءَةٍ فَلَا تَلْتَفِتْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب تو نماز سے فارغ ہو اور تجھے وضو یا نماز یا قرأت کے متعلق شبہ لاحق ہو تو اس کا خیال مت کر۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (٥١) مَنْ يُسَلِّمُ عَلٰى قَوْمٍ فِي خُطْبَةٍ أَوْ فِي الصَّلٰوةِ

٥١ - خطبہ یا نماز کی حالت میں سلام کرنے کا بیان

١٦٧ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت

عن حماد عن ابراهيم قال يرد السلام ويشمت العاطس والامام يخطب يوم الجمعة

کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ سلام کا جواب دیا جائے اور چھینک کا جواب دیا جائے جبکہ امام جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہا ہو۔

قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ولكنا ناخذ بقول سعيد بن المسيب۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے بلکہ سعید بن مسیب کے قول پر عمل کرتے ہیں۔

١٧٨ - محمد قال اخبرنا سفيان بن عيينة عن عبد الله بن سعيد بن ابي هند قال قلت لسعيد بن المسيب ان فلانا عطس والامام يخطب فشمته فلان قال مره فلا يعودن۔

محمد۔ سفیان بن عیینہ۔ عبد اللہ بن سعید بن ابی ھند سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن مسیب نے کہا کہ امام خطبہ پڑھ رہا تھا تو فلاں آدمی کو چھینک آئی اور فلاں نے اس کا جواب دیا تو انہوں نے کہا کہ اسکو کہہ دو کہ ابیا نہ کرے۔

قال محمد وبهذا ناخذ الخطبة بمنزلة الصلوة لا يشمت فيها العاطس ولا يرد فيها السلام وهو قول ابي حنيفة رح

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں خطبہ بمنزلہ نماز کے ہے۔ اس لئے چھینکنے والے کی چھینک اور سلام کرنے والے کے سلام کا جواب نہ دیا جائے گا۔ امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

١٧٩ - محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال في الرجل يدخل على صاحبه فيسلم عليه وهو يصلي قال اليس يقول اذا تشهد السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين فقد رد عليه

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس شخص کے متعلق جو اپنے ساتھی کے پاس آئے اور اس کو سلام کرے اس حال میں کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو۔ کہا کہ جب وہ تشہد پڑھتا ہے تو کیا یہ نہیں کہتا ہے کہ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو اس نے گویا اس سلام کا جواب دیدیا۔

قال محمد وبه ناخذ ولا يعجبنا ان يرد عليه السلام وهو يصلي ولا يعجبنا ان يسلم الرجل عليه وهو قول ابي حنيفة رح

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور ہمیں پسند نہیں کہ نماز کی حالت میں سلام کا جواب دے، اور ہمیں پسند نہیں کہ کوئی شخص اس کو سلام کرے جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

١٨٠ - محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يجلس خلف الامام قدر التشهد ثم يتغيره

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس شخص کے متعلق کہا کہ جو امام کے پیچھے بقدر تشہد بیٹھے پھر امام کے سلام

قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ الْإِمَامُ قَالَ لَا يُجْزِئُهُ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ إِذَا جَلَسَ قَدْرَ التَّشَهُّدِ أَجْزَأَهُ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ قَوْلِي قَوْلُ عَطَاءٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ عَطَاءٍ نَأْخُذُ نَحْنُ أَيْضًا

پھیرنے سے پہلے پھر جائے تو اس کی نماز کافی نہیں ہوگی۔ اور عطاء بن ابی رباح نے کہا کہ جب بقدر تشہد بیٹھ چکا تو اس کے لئے کافی ہے۔ امام ابوحنیفہ نے کہا کہ عطاء کا قول میرا قول ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم بھی عطاء ہی کے قول کو لیتے ہیں۔

١٨١- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ لَا تَجُوزُ الصَّلٰوةُ إِلَّا بِتَشَهُّدٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ فَإِذَا تَشَهَّدَ فَقَدْ قَضَى الصَّلٰوةَ فَإِنِ انْصَرَفَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ أَجْزَأَتْهُ صَلَاتُهُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَعَمَّدَ ذٰلِكَ

محمد۔ شعبہ بن حجاج۔ ابوالنضر۔ حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمرؓ بن خطاب کو فرماتے ہوئے سنا کہ بغیر تشہد کے نماز درست نہیں ہوتی۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب تشہد پڑھ چکا تو اس نے اپنی نماز پوری کرلی۔ اگر سلام پھیرنے سے پہلے وہ نماز سے پھر گیا تو اس کی نماز کافی ہے لیکن اس کے لئے قصداً ایسا کرنا مناسب نہیں۔

بَابُ (٥٢) تَخْفِيفِ الصَّلٰوةِ

٥٢- نماز ہلکی پڑھنے کا بیان

١٨٢- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَمَّ قَوْمًا فَأَطَالَ بِهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُنَفِّرُونَ عَنْ دِينِنَا الَّذِينَ مَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَلَا بُدَّ أَنْ يُتِمَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے ایک قوم کو نماز پڑھائی تو طویل نماز پڑھائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ اس دین سے نفرت پیدا کرتے ہیں جو شخص کسی قوم کی امامت کرے تو اس کو چاہئے کہ ہلکی نماز پڑھے اس لئے کہ ان میں بیمار، بوڑھے اور حاجتمند ہوتے ہیں۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور ضروری ہے کہ رکوع و سجود کو پورا کرے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

١٨٣- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ میمون بن سیاہ۔ حسن بصری

قَالَ حَدَّثَنِي مَيْمُونُ بْنُ سِيَاهٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ سَأَلَهُ سَائِلٌ أَقْرَأُ خَمْسَ مِائَةِ آيَةٍ فِي رَكْعَةٍ قَالَ فَتَعَجَّبَ وَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَنْ يُطِيقُ هٰذَا قَالَ الرَّجُلُ أَنَا أُطِيقُ هٰذَا قَالَ إِنَّ أَحَبَّ الصَّلٰوةِ إِلَى اللّٰهِ طُولُ الْقُنُوتِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ طُولُ الْقِيَامِ فِي صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَكُلُّ ذَالِكَ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

۱۸۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَمَّ أَصْحَابَهُ الْفَجْرَ فَقَرَأَ بِهِمْ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّانِيَةِ لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَنَرَاهُ مُجْزِيًا وَلَكِنَّا نُحِبُّ لِلْإِمَامِ وَإِذَا صَلَّى الْفَجْرَ وَهُوَ مُقِيمٌ أَنْ يُطِيلَ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ وَأَنْ يَقْرَأَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِسُورَةٍ تَكُونُ عِشْرِينَ آيَةً فَصَاعِدًا سِوٰى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُطِيلَ الْأُولٰى عَلَى الثَّانِيَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سائل نے حسن بصری سے پوچھا کیا میں ایک رکعت میں پانچ سو آیتیں پڑھوں؟ حسن بصری متعجب ہوئے اور کہا سبحان اللہ کون شخص اس کی طاقت رکھتا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ میں اس کی طاقت رکھتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کو سب سے زیادہ پسندیدہ نماز ہے جس میں قیام طویل ہو

امام محمد نے کہا کہ نفل نماز میں طویل قیام مجھ کو رکوع وسجود کی کثرت سے زیادہ پسند ہے۔ اور یہ ساری صورتیں بہتر ہیں۔ امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے اپنے ساتھیوں کی امامت کی تو پہلی رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ پڑھی۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور اس کو کافی خیال کرتے ہیں۔ لیکن امام کے لئے جبکہ وہ مقیم ہو اور فجر کی نماز پڑھا رہا ہو ہم بہتر سمجھتے ہیں کہ اس میں قرأت کو طویل کرے۔ اور یہ کہ ہر رکعت میں ایسی صورت پڑھے جس میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ بیس یا زیادہ آیتیں ہوں۔ اور پہلی رکعت دوسری سے طویل کرے۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابٌ ۵۳ الصَّلٰوةُ فِي السَّفَرِ

۵۳۔ سفر کی نماز کا بیان

۱۸۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ موسیٰ بن مسلم۔ مجاہد۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب تو سفر میں

إِذَا كُنْتَ مُسَافِرًا فَوَطَّنْتَ نَفْسَكَ عَلَى إِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَأَتِمَّ الصَّلٰوةَ وَإِنْ كُنْتَ لَا تَدْرِيْ فَاقْصُرْ

ہو ۔ اور تو نے پندرہ دن ٹھیرنے کی نیت کی ہو تو نماز پوری کر ۔ اور اگر تو نہیں جانتا ہو تو قصر کر ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں ۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے ۔

(ف) امام طحاوی نے کہا ۔ کہ بعض علماء کا یہ مذہب ہے ۔ کہ مسافر کو اختیار ہے خواہ پوری نماز پڑھے یا قصر کرے ہر طرح درست ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ سفر میں پوری نماز یعنے چار فرض کا پڑھنا درست نہیں ۔ بلکہ واجب ہے کہ دو رکعت پڑھے پھر بہت سی حدیثیں بیان کرنے کے بعد کہا کہ فرض مسافر کے لئے دو رکعتیں ہیں اور وہ ان دو رکعتوں میں مقیم کی طرح ہے ۔ چار رکعت پڑھنے میں کہ جس طرح مقیم کو چار رکعت سے زیادہ فرض پڑھنا درست نہیں اسی طرح مسافر کو بھی دو رکعت سے زیادہ فرض پڑھنا درست نہیں اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے ۔ کہ سب کا اتفاق ہے اس پر کہ فرض نماز میں کم و بیش کرنے کا اختیار نہیں ۔ اور نفل میں اختیار ہے اور فرض مسافر کے لئے دو رکعتیں ہیں اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہیں پس جس طرح کہ مقیم کو چار فرض سے زیادہ پڑھنا درست نہیں ۔ اسی طرح مسافر کے لئے بھی دو رکعت سے زیادہ فرض پڑھنا درست نہیں پھر کہا کہ ہر سفر میں قصر کرنا درست ہے خواہ سفر طاعت کا ہو یا گناہ کا اس واسطے کہ جو شخص اپنے گھر میں مقیم رہا اس کو لازم ہے کہ ہر حال میں چار فرض پڑھے خواہ بندگی میں ہو یا گناہ میں پس قیاس چاہتا ہے کہ مسافر کے لئے بھی ہر حال میں قصر کرنا درست ہو خواہ سفر بندگی کا ہو یا گناہ کا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا ۔

۱۸۶ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهٗ صَلّٰى بِالنَّاسِ بِمَكَّةَ الظُّهْرَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا أَهْلَ مَكَّةَ أَنَا سَفْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ فَلْيُكْمِلْ فَأَكْمَلَ أَهْلُ الْبَلَدِ

محمد ۔ ابو حنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم ۔ حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مکہ میں لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی پھر نماز سے پھرے اور فرمایا کہ اے مکہ والو میں مسافر ہوں ۔ جو شخص مکہ کا رہنے والا ہے وہ اپنی نماز پوری کرے چنانچہ مکہ والوں نے اپنی نماز پوری کی ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ إِذَا دَخَلَ الْمُقِيْمُ فِيْ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ فَقَضَى الْمُسَافِرُ صَلَاتَهٗ قَامَ الْمُقِيْمُ فَأَتَمَّ صَلَاتَهٗ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب مقیم مسافر کی نماز میں داخل ہو اور مسافر اپنی نماز پوری کر چکے ۔ تو مقیم کھڑا ہو جائے ۔ اور اپنی نماز پوری کرے امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے ۔

۱۸۷ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد ۔ ابو حنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم سے روایت

عن حماد عن ابراهيم قال اذا دخل
المسافر في صلاة المقيم اكمل
قَالَ مُحَمَّدٌ وبه ناخذ اذا دخل المسافر
مع المقيم وجب عليه صلاة المقيم
اربعا وهو قول ابي حنيفة رحمة
الله عليه

۱۸۸- مُحَمَّدٌ قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم عن عبد الله بن
مسعود قال لا يغرنكم حشركم هذا من
صلاتكم يغيب الرجل منكم في ضيعته
فيقصر ويقول انا مسافر
قَالَ مُحَمَّدٌ وبه ناخذ اذا كان
على مسيرة اقل من ثلاثة ايام ولياليها
اتم الصلاة فاذا كان على مسيرة ثلاثة
ايام ولياليها فصاعدا ولم يكن له
بها اهل ولم يوطن نفسه على اقامة
خمس عشرة فليقصر الصلاة فاذا وطن
نفسه على اقامة خمس عشرة اتم الصلاة
ما دام في ضيعته فاذا خرج راجعا الى اهله
قصر الصلاة ومسيرة ثلاثة ايام ولياليها
بالقصد بسير الابل ومشي الاقدام -

۱۸۹- مُحَمَّدٌ قال اخبرنا سعيد بن
عبيد الطائي عن علي بن ربيعة الوالبي
الوالبة بطن من بني اسد بن خزيمة
قال سألت عبد الله بن عمر الى كم
تقصر الصلاة فقال اتعرف السويداء
قال قلت لا ولكني قد سمعت بها قال
هي ثلاث ليال قواصد فاذا خرجنا اليها
قصرنا الصلاة -

کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب مسافر مقیم کی نماز
میں داخل ہو تو پوری نماز پڑھے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ جب
مسافر مقیم کی نماز میں داخل ہو تو اسی پر مقیم کی نماز
چار رکعتیں واجب ہوتی ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی
قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ عبداللہ بن
مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ
تم کو یہ جمع ہونا تمہاری نماز سے فریب میں نہ ڈالے
کہ کوئی شخص تم میں سے اپنے زمین میں غائب ہو جائے
پھر قصر کرے اور کہے کہ میں مسافر ہوں۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جبکہ
تین دن رات سے کم کی مسافت پر ہو تو نماز پوری
پڑھے۔ اور جب تین دن رات یا اس سے زیادہ کی
مسافت پر ہو۔ اور وہاں اس کے گھر والے نہ ہوں،
اور اپنے دل میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کی ہو
تو اس کو قصر کرنا چاہئے۔ اور جب پندرہ دن ٹھہرنے
کی نیت کی تو نماز پوری پڑھے جب تک کہ وہ اپنی
زمین میں ہو۔ جب وہ لوٹ کر اپنے گھر کو چلے تو قصر
کرے۔ اور قصر میں اونٹوں کے چلنے اور پیدل کی
رفتار سے اندازہ کیا جائے گا۔

محمد۔ سعید بن عبید طائی۔ علی بن ربیعہ والبی
(والبیہ بنی اسد بن خزیمہ کا ایک قبیلہ ہے) روایت
کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا
کہ کتنی مسافت میں قصر کیا جائے۔ انہوں نے کہا۔
کیا تم سویداء کو جانتے ہو۔ میں نے کہا نہیں۔ لیکن
میں نے اس کا نام سنا ہے۔ انہوں نے کہا تین
رات کی درمیانی راہ ہے۔ جب ہم لوگ اس کی
طرف نکلتے ہیں تو قصر کرتے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

۱۹۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمُقِیْمُ فِیْ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ فَلْیُصَلِّ مَعَهٗ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ لِیَقُمْ فَلْیُتِمَّ صَلٰوتَهٗ

محمد۔ ابوحنیفہ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب مقیم مسافر کی نماز میں داخل ہو تو اس کے ساتھ دو رکعت پڑھے۔ پھر کھڑا ہو جائے اور اپنی نماز پوری کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

بَابُ ۵۴ الصَّلٰوةِ الْخَوْفِ

۵۴۔ نماز خوف کا بیان

۱۹۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ اِذَا صَلَّی الْاِمَامُ بِاَصْحَابِهٖ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَعَ الْاِمَامِ وَطَائِفَةٌ بِاِزَاءِ الْعَدُوِّ فَیُصَلِّی الْاِمَامُ بِالطَّائِفَةِ الَّذِیْنَ مَعَهٗ رَکْعَةً ثُمَّ تَنْصَرِفُ الطَّائِفَةُ الَّذِیْنَ صَلَّوْا مَعَ الْاِمَامِ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّتَکَلَّمُوْا حَتّٰی یَقُوْمُوْا فِیْ مَقَامِ اَصْحَابِهِمْ وَتَاْتِی الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰی یُصَلُّوْنَ مَعَ الْاِمَامِ الرَّکْعَةَ الْاُخْرٰی ثُمَّ یَنْصَرِفُوْنَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّتَکَلَّمُوْا حَتّٰی یَقُوْمُوْا فِیْ مَقَامِ اَصْحَابِهِمْ وَتَاْتِی الطَّائِفَةُ الْاُوْلٰی حَتّٰی یُصَلُّوْا رَکْعَةً وُحْدَانًا ثُمَّ یَنْصَرِفُوْنَ فَیَقُوْمُوْنَ مَقَامَ اَصْحَابِهِمْ وَتَاْتِی الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰی حَتّٰی یَقْضُوا الرَّکْعَةَ الَّتِیْ بَقِیَتْ عَلَیْهِمْ وُحْدَانًا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے نماز خوف کے متعلق روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب امام اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائے تو چاہیے کہ ایک گروہ امام کے ساتھ کھڑا ہو۔ اور ایک گروہ دشمن کے مقابلہ میں کھڑا ہو۔ جو لوگ کہ امام کے ساتھ ہوں امام ان کو ایک رکعت پڑھائے۔ پھر وہ لوگ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ کر چلے جائیں اور کلام نہ کریں۔ یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہوں۔ پھر دوسرا گروہ آئے یعنی جو دشمن کے مقابلہ میں کھڑے تھے اور امام کے ساتھ آخری رکعت پڑھیں اور پھر جائیں۔ اور کلام نہ کریں۔ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر کھڑے ہوں اور پہلا گروہ آئے اور یہاں تک کہ اکیلے اکیلے ایک رکعت پڑھیں پھر پھر جائیں۔ اور اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہوں اور دوسرا گروہ آئے یہاں تک کہ اپنی باقی ایک رکعت تنہا ادا کریں۔

١٩٢ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَأَمَّا الطَّائِفَةُ الْأُولٰى يَقْضُونَ رَكْعَتَهُمْ بِغَيْرِ قِرَاءَةٍ لِأَنَّهُمْ أَدْرَكُوا أَوَّلَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُمْ قِرَاءَةٌ وَأَمَّا الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَإِنَّهُمْ يَقْضُونَ رَكْعَتَهُمْ بِقِرَاءَةٍ لِأَنَّهُمْ فَاتُوا مَعَ الْإِمَامِ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حارث بن عبد الرحمٰن۔ عبد اللہ بن عباسؓ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام محمد نے کہا کہ ہم اس سب پر عمل کرتے ہیں۔ پہلے گروہ کے لوگ اپنی رکعت بغیر قرأت کے پوری کرینگے۔ چونکہ ان لوگوں نے نماز کی ابتدا امام کے ساتھ پائی ہے۔ اس لئے امام کی قرأت ان لوگوں کی قرأت ہوگی۔ اور دوسرے گروہ کے لوگ اپنی رکعت قرأت کے ساتھ پوری کرینگے اس لئے کہ وہ رکعت ان کی امام کے ساتھ فوت ہوئی ہے۔ اور یہ سب امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

١٩٣ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي الْخَوْفِ وَحْدَهُ قَالَ يُصَلِّي قَائِمًا مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَرَاكِبًا مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَتَوَجَّهْ أَيْنَمَا وَجَّهَ وَلَا يَسْجُدُ عَلٰى شَيْءٍ يُومِئُ إِيمَاءً وَيَجْعَلُ سُجُودَهُ أَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِهِ وَلَا يَدَعُ الْوُضُوءَ وَالْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص خوف کی نماز اکیلے پڑھے۔ تو وہ قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔ اور اگر یہ نہ ہو سکے تو سوار ہو کر قبلہ رو ہو کر پڑھے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو جس طرف متوجہ ہو اشارہ کرے۔ کسی چیز پر سجدہ نہ کرے اشارے سے نماز پڑھے۔ اور اپنے سجدے کو رکوع سے نیچا کرے اور دونوں رکعتوں میں وضو اور قرأت نہ چھوڑے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم ان سبھوں پر عمل کرتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ٥٥ صَلٰوةِ مَنْ خَافَ النِّفَاقَ

٥٥ - نفاق سے ڈرنے والے کی نماز کا بیان

١٩٤ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَوَّابٌ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي أَتَخَوَّفُ عَلٰى نَفْسِي النِّفَاقَ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسٰى أَمَا صَلَّيْتَ قَطُّ حَيْثُ لَا يَرَاكَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ جواب تیمی۔ ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا کہ میں اپنے اوپر نفاق سے ڈرتا ہوں۔ تو ابو موسیٰؓ نے اس سے کہا کہ کیا تو نے کبھی ایسی نماز پڑھی ہے کہ خدا کے سوا کوئی تجھے نہ دیکھتا

أَحَداً إِلَّا اللّٰهُ قَالَ بَلٰى قَالَ فَإِنَّ الْمُنَافِقَ لَا يُصَلِّيْ حَيْثُ لَا يَرَاهُ أَحَدٌ إِلَّا اللّٰهُ

ہو۔ اس نے کہا ہاں۔ ابو موسیٰ نے کہا کہ منافق اس طرح نماز نہیں پڑھتا کہ اس کو خدا کے سوا کوئی نہ دیکھے۔

بَابُ ٥٦ تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ

١٩٥ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَقُوْلُوْا يَرْحَمُنَا وَإِيَّاكَ وَلْيَقُلِ الَّذِيْ عَطَسَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكَ۔

٥٦ - چھینکنے والے کو جواب دینے کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب کوئی آدمی چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تم یرحمنا و ایاک کہو اور جس کو چھینک آئی ہے وہ یغفر اللہ لنا ولک کہے۔

بَابُ ٥٧ صَلٰوةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَالْخُطَبِ

١٩٦ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ وَأَيُّوْبُ بْنُ عَائِذٍ الطَّائِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ لَا جُمُعَةَ عَلَيْهِمُ الْمَرْأَةُ وَالْمَمْلُوْكُ وَالْمُسَافِرُ وَالْمَرِيْضُ قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ فَإِنْ صَلَّوْا أَجْزَأَهُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ

١٩٧ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهٗ عَنِ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَمَا تَقْرَأُ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ لَا أَدْرِيْ كَيْفَ هِيَ قَالَ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا فَالْخُطْبَةُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ

٥٧ - جمعہ کی نماز اور خطبوں کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ غیلان و ایوب بن عائذ طائی۔ محمد بن کعب قرظی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ چار آدمی ہیں کہ ان پر جمعہ فرض نہیں۔ ایک عورت دوسرا غلام تیسرا مسافر۔ چوتھا بیمار۔ امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اگر یہ لوگ پڑھ لیں تو درست ہے۔ امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد نے عبد اللہ بن مسعود سے جمعہ کے دن خطبہ پڑھنے کا حکم پوچھا کہ کھڑے پڑھے یا بیٹھے ابن مسعود نے کہا کہ تو سورۃ جمعہ نہیں پڑھتا۔ اس نے کہا کیوں نہیں لیکن میں نہیں جانتا کہ یہ حکم اس سے کس طرح ثابت ہوتا ہے ابن مسعود نے کہا کہ جب دیکھتے ہیں تجارت اور کھیل تو اسکی طرف منتشر ہو جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں تو جمعہ کے دن خطبہ کھڑا ہو کر پڑھنا چاہیے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِلَّا أَنَّهُمَا خُطْبَتَانِ بَيْنَهُمَا جَلْسَةٌ خَفِيفَةٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں لیکن وہ دو خطبے ہیں اُن کے درمیان ایک ہلکا جلسہ ہے اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۵۸ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

۵۸۔ عیدین کی نماز کا بیان

۱۹۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الرَّجُلِ يَخْرُجُ إِلَى الْمُصَلَّى فَيَجِدُ الْإِمَامَ قَدِ انْصَرَفَ أَيُصَلِّي؟ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَ وَإِنْ شَاءَ صَلَّى قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَخْرُجْ إِلَى الْمُصَلَّى أَيُصَلِّي فِي بَيْتِهِ كَمَا يُصَلِّي الْإِمَامُ قَالَ لَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِنَّمَا صَلٰوةُ الْعِيْدِ مَعَ الْإِمَامِ فَإِذَا فَاتَتْكَ مَعَ الْإِمَامِ فَلَا صَلٰوةَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

۱۹۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا فِي الْمَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَمَعَهُ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَأَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ فَخَرَجَ عَلَيْهِمُ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَهُوَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ إِنَّ غَدًا عِيدُكُمْ فَكَيْفَ أَصْنَعُ فَقَالَ أَخْبِرْهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَيْفَ يَصْنَعُ فَأَمَرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ وَأَنْ يُكَبِّرَ فِي الْأُولَى خَمْسًا وَفِي الثَّانِيَةِ أَرْبَعًا وَأَنْ يُوَالِيَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے ایک مرد کا حکم پوچھا جو عیدگاہ کی طرف جائے اور امام کو اس حال میں پائے کہ عید کی نماز پڑھ چکا ہے تو کیا نماز پڑھے۔ اس نے کہا کہ اس پر نماز پڑھنی ضرور نہیں اگر چاہے تو پڑھے میں نے کہا اگر عیدگاہ میں نہ جائے۔ تو کیا وہ اپنے گھر میں نماز پڑھے جیسے امام پڑھتا ہے انہوں نے کہا نہ پڑھے

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ عید کی نماز تو صرف امام کے ساتھ ہے اور جب امام کے ساتھ کی نماز فوت ہو جائے تو پھر نماز نہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کوفہ کی مسجد میں بیٹھے تھے اور اُن کے ساتھ حذیفہ اور ابو موسٰی تھے ولید بن عقبہ اُن کے پاس آیا اور وہ اُس دن کوفے کا حاکم تھا اُس نے کہا کہ کل تمہاری عید ہے۔ میں کس طرح کروں حذیفہ نے کہا کہ خبر دے اس کو اے ابا عبدالرحمٰن یہ عبداللہ بن مسعود کی کنیت ہے کس طرح کرے تو حکم کیا اس کو عبداللہ بن مسعود نے یہ کہ نماز پڑھے بغیر اذان اور اقامت کے اور یہ کہ پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں کہے اور دوسری میں چار تکبیریں کہے اور یہ کہ دونوں قرائتیں پے در پے پڑھے یعنی قرائتیں

بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ وَاَنْ يَخْطُبَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

تکبیروں کے درمیان پڑھے اور یہ کہ نماز کے بعد اپنی سواری پر خطبہ پڑھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا بَاْسَ اَنْ يَخْطُبَهَا قَائِمًا وَاِنْ لَمْ يَجْلِسْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ سواری پر نہ ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰے عنہ کا۔

۲۰۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ فِي الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَقِفُ الْاِمَامُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَيَدْعُوْ وَيُصَلِّيْ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ عیدین کی نماز خطبے سے پہلے تھی۔ پھر امام نماز کے بعد اپنی سواری پر کھڑا ہوتا ہے اور دعا مانگتا اور بغیر اذان واقامت کے نماز پڑھتا تھا۔

بَابُ (۵۹) خُرُوْجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيْدَيْنِ وَرُؤْيَةِ الْهِلَالِ

۵۹۔ عورتوں کا عیدین کی نماز میں باہر نکلنا اور چاند دیکھنا

۲۰۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رض قَالَتْ كَانَ يُرَخَّصُ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوْجِ فِي الْعِيْدَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى

محمد ابو حنیفہ۔ عبد الکریم بن ابی المخارق۔ ام عطیہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ عید الفطر اور عید الاضحٰی میں عورتوں کو باہر نکلنے کی اجازت دی جاتی تھی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يُعْجِبُنَا خُرُوْجُهُنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا الْعَجُوْزَ الْكَبِيْرَةَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

امام محمد نے کہا کہ ہمیں ان کا نکلنا پسند نہیں۔ مگر یہ کہ وہ بہت بڈھی ہوں۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۲۰۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ قَوْمٍ شَهِدُوْا اَنَّهُمْ رَاَوْا هِلَالَ شَوَّالٍ فَقَالَ حَمَّادٌ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنْ جَاءُوْا وَاضِحَ النَّهَارِ فَلْيُفْطِرُوْا وَلْيَخْرُجُوْا وَاِنْ جَاءُوْا اٰخِرَ النَّهَارِ فَلَا يَخْرُجُوْا وَلَا يُفْطِرُوْا حَتَّى الْغَدِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد ابراہیم سے ان لوگوں کے متعلق روایت کرتے ہیں جنہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے شوال کا چاند دیکھا ہے۔ حماد نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اگر دن کے ابتدا میں آئیں تو چاہیے کہ روزہ کھول ڈالیں اور عید کی نماز کے لئے نکلیں۔ اور اگر دن کے آخر میں آئیں تو نماز کے لئے نکلیں اور نہ دوسرے دن تک روزہ کھولیں

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ فِي مُصَلِّيْ وَاحِدَةٍ يُفْطِرُوْنَ إِذَا جَاءَ هُمْ مِنَ الْعَشِيِّ وَ هُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ ایک حکم ہیں کہ روزہ کھول لیں گے جبکہ دن کے آخیر حصہ میں اگر گواہی دیں۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَنْ يَطْعَمُ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْمُصَلّٰى

۶۰۔ عید گاہ جانے سے پہلے کھانے کا بیان

۲۰۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَطْعَمَ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ الْمُصَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم یہ پسند کرتے تھے کہ کوئی چیز عیدگاہ میں آنے سے پہلے عید فطر کے دن کھالیں۔

۲۰۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ كَانَ يَطْعَمُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحٰى حَتّٰى يَرْجِعَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم عید فطر کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے کھانا کھالیتے تھے اور عید قربانی کے دن کچھ نہ کھاتے تھے یہاں تک کہ عیدگاہ سے واپس ہوتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ التَّكْبِيْرِ فِيْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

۶۱۔ تشریق کے دنوں میں تکبیر کہنے کا بیان

۲۰۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ إِلَى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ یوم عرفہ کے فجر کی نماز سے تشریق کے آخری دن کی عصر تک تکبیر کہتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَمْ يَكُنْ أَبُوْ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں لیکن امام ابو

حَنِيْفَةَ يَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ يُكَبِّرُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ ثُمَّ يَقْطَعُ

حنیفہ اس کو نہیں لیتے تھے وہ ابن مسعودؓ کے قول کو لیتے تھے اور یوم عرفہ کی فجر سے یوم نحر کی عصر تک تکبیر کہتے تھے پھر چھوڑ دیتے تھے۔

بَابُ ٦٢ السُّجُوْدِ فِيْ صٓ

۶۲ - سورہ صٓ میں سجدہ کا بیان

۲۰۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَسْجُدُ فِيْ ص وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَسْجُدُ فِيْهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلٰكِنَّا نَرَى السُّجُوْدَ فِيْهَا وَنَاْخُذُ بِالْحَدِيْثِ الَّذِيْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ سورہ صٓ میں سجدہ نہیں کرتے تھے۔ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ وہ بھی اس میں سجدہ نہیں کرتے تھے۔

امام محمد نے کہا لیکن ہم اس میں سجدہ ضروری خیال کرتے ہیں اور ہم اس حدیث کو لیتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔

۲۰۷ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ سَجْدَةِ صٓ سَجَدَهَا دَاوٗدُ تَوْبَةً وَنَحْنُ نَسْجُدُهَا شُكْرًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ عمر بن ذر ہمدانی۔ اپنے والد سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباسؓ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے سورہ صٓ کے سجدہ کے متعلق فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے توبہ کے طور پر سجدہ کیا تھا۔ اور ہم اس میں شکر کے طور پر سجدہ کرتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ٦٣ الْقُنُوْتِ فِي الصَّلٰوةِ

۶۳ - نماز میں قنوت پڑھنے کا بیان

۲۰۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقْنُتُ السَّنَةَ كُلَّهَا فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابن مسعودؓ وتر میں رکوع سے پہلے ہمیشہ قنوت پڑھا کرتے تھے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۲۰۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الْقُنُوْتَ فِي الْوِتْرِ وَاجِبٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ قَبْلَ الرُّكُوْعِ فَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَقْنُتَ فَكَبِّرْ وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَرْكَعَ فَكَبِّرْ اَيْضًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى قَبْلَ الْقُنُوْتِ كَمَا يَرْفَعُ اِلَيْهِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَضَعُهُمَا وَيَدْعُوْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ قنوت وتر میں رمضان اور غیر رمضان میں رکوع سے پہلے واجب ہے - جب تو قنوت پڑھنے کا ارادہ کرے تو تکبیر کہہ - اور جب تو رکوع کا ارادہ کرے تو بھی تکبیر کہہ -

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور قنوت سے پہلے پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے جس طرح نماز کے شروع میں اٹھاتا ہے - پھر ان کو باندھے اور دعا مانگے ، امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے -

۲۱۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ لَمْ يَقْنُتْ هُوَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا يَعْنِيْ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ نہ تو ابن مسعودؓ نے اور نہ ان کے ساتھیوں میں سے کسی نے مرتے دم تک نماز فجر میں قنوت پڑھی -

۲۱۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ بَهْرَامَ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اَحَقُّ مَا بَلَغَنَا عَنْ اِمَامِكُمْ اَنَّهٗ يَقُوْمُ فِي الصَّلٰوةِ وَلَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَلَا يَرْكَعُ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ الْقُنُوْتَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ

محمد - ابو حنیفہ - صلت بن بہرام - ابوالشعثاء ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ حق وہ چیز ہے جو ہم تک تمہارے امام سے پہنچی ہے کہ وہ نماز میں کھڑے ہوتے تھے اور نہ قرآن پڑھتے تھے اور نہ رکوع کرتے تھے

امام محمد نے کہا کہ اس سے ابن عمرؓ کی مراد نماز فجر کی قنوت تھی -

۲۱۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يُرَ قَانِتًا فِي الْفَجْرِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا اِلَّا شَهْرًا وَاحِدًا قَنَتَ يَدْعُوْ عَلٰى حَيٍّ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ لَمْ يُرَ قَانِتًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ لَمْ يُرَ قَانِتًا بَعْدَهٗ حَتّٰى

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا گیا یہاں تک کہ آپ نے دنیا کو چھوڑا - صرف ایک مہینہ آپ نے قنوت پڑھی - جس میں مشرکین کے ایک گروہ پر آپ نے بد دعا کی - اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد آپ کو قنوت پڑھتے ہوئے دیکھا گیا - اسی طرح حضرت ابوبکرؓ کو قنوت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا گیا

فَارَقَ الدُّنْيَا

یہاں تک کہ دنیا چھوڑ دی۔

۲۱۳ - محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن الاسود بن يزيد عن عمر بن الخطاب انه صحبه سنتين في السفر والحضر فلم يره قانتا في الفجر حتى فارقه قال ابراهيم وان اهل الكوفة انما اخذوا القنوت عن علي قنت يدعو على معاوية حين حاربه واما اهل الشام فانما اخذوا القنوت عن معاوية قنت يدعو على علي حين حاربه
قال محمد وبقول ابراهيم نأخذ وهو قول ابي حنيفة۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ اسود بن یزید۔ حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت کرتے ہیں کہ اسود بن یزید دو سال تک سفر و حضر میں حضرت عمرؓ کے ساتھ رہے۔ لیکن ان کو فجر میں دعائے قنوت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ ان سے جدا ہو گئے۔ ابراہیم نے کہا کہ کوفہ والوں نے قنوت حضرت علیؓ سے لی ہے۔ انہوں نے معاویہؓ پر بددعا کرنے کے لئے قنوت پڑھی جبکہ معاویہؓ ان سے لڑے اور شام والوں نے معاویہؓ سے قنوت سیکھی ہے۔ انہوں نے حضرت علیؓ پر بددعا کرتے ہوئے قنوت پڑھی جب کہ ان سے جنگ کی۔
امام محمد نے کہا کہ ہم ابراہیم کے قول کو لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

باب ٦٤ المرأة تؤم النساء وكيف تجلس في الصلوة

٦٤۔ عورت کی امامت اور اس کے بیٹھنے کا طریقہ

۲۱۴ - محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن عائشة ام المؤمنين انها كانت تؤم النساء في شهر رمضان فتقوم وسطا
قال محمد لا يعجبنا ان تؤم المرأة فان فعلت قامت في وسط الصف مع النساء كما فعلت عائشة وهو قول ابي حنيفة

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ حضرت عائشہ ام المومنین سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رمضان کے مہینے میں عورتوں کی امامت کرتی تھیں اور بیچ میں کھڑی ہوتی تھیں۔
امام محمد نے کہا کہ ہمیں پسند نہیں کہ عورت امامت کرے۔ اگر ایسا کرے تو صف کے بیچ میں عورتوں کے ساتھ کھڑی ہو۔ جیسا کہ حضرت عائشہؓ نے کیا۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۲۱۵ - محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في المرأة تجلس في الصلوة قال تجلس كيف شاءت

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے نماز میں عورت کے بیٹھنے کے متعلق روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جس طرح چاہے بیٹھے۔

قال محمد احب الینا ان تجمع رجلیها فی جانب ولا تنتصب انتصاب الرجل

امام محمد نے کہا کہ ہمارے نزدیک بہتر یہ ہے کہ عورت اپنے دونوں پاؤں کو ایک طرف جمع کرے اور مردوں کی طرح اپنا پاؤں کھڑا نہ کرے۔

باب (۶۵) صلوٰۃ الامۃ

۶۵- لونڈی کی نماز کا بیان

۲۱۶- محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراهیم فی الامۃ قال تصلی بغیر قناع ولا خمار وان کانت بنت ستین وان ولدت من سیدها

محمد- ابوحنیفہ- حماد- ابراہیم سے لونڈی کے متعلق روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ بغیر اوڑھنی اور دوپٹہ کے پڑھے۔ اگرچہ سو سال کی ہو جائے اور اگرچہ اپنے مالک سے بچہ جنے۔

۲۱۷- محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراهیم ان عمر بن الخطاب کان یضرب الاماء ان یتقنعن ویقول لا تشبهن بالحرائر

محمد- ابوحنیفہ- حماد- ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن خطاب لونڈیوں کو پردہ کرنے پر مارتے تھے اور کہتے تھے کہ آزاد عورتوں سے مشابہت نہ کرو۔

قال محمد وبه ناخذ لا نری علی الامۃ قناعا فی صلوتها ولا غیرها وهو قول ابی حنیفۃ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ہم لونڈی پر نہ تو نماز میں اور نہ غیر نماز میں پردہ واجب سمجھتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۲۱۸- محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراهیم فی المرأۃ تکون فی الصلوۃ فتعرض لها الحاجۃ جوابها ان تصفق

محمد- ابوحنیفہ- حماد- ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو عورت نماز میں ہو اور اس کو کوئی ضرورت ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ تالی بجائے۔

قال محمد وترک ذلک احب الینا

امام محمد نے کہا کہ اس کا ترک کرنا ہمارے نزدیک زیادہ بہتر ہے۔

باب (۶۶) الصلوۃ فی الکسوف

۶۶- گہن کی نماز کا بیان

۲۱۹- محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراهیم قال انکسفت الشمس علی عهد رسول الله صلی الله

محمد- ابوحنیفہ- حماد- ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ كَانَ الدُّعَاءُ حَتَّى انْجَلَتْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَا نَرَى إِلَّا رَكْعَةً وَاحِدَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَتَيْنِ فِي صَلٰوةِ النَّاسِ فِي غَيْرِهَا وَلَا نَرَى أَنْ يُصَلُّوا جَمَاعَةً فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ إِلَّا مَعَ جَمَاعَةِ الْإِمَامِ الَّذِي يُصَلِّي بِهِمُ الْجُمُعَةَ فَأَمَّا أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ فِي مَسَاجِدِهِمْ جَمَاعَةً فَلَا وَأَمَّا الْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ فَلَمْ يَبْلُغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا وَبَلَغَنَا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ بِالْكُوفَةِ وَأَحَبُّ إِلَيْنَا أَنْ لَا يَجْهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ وَأَمَّا كُسُوفُ الْقَمَرِ فَإِنَّمَا يُصَلِّي النَّاسُ وُحْدَانًا وَلَا يُصَلُّونَ جَمَاعَةً الْإِمَامُ وَلَا غَيْرُهُ وَكَذٰلِكَ الْأَفْزَاعُ كُلُّهَا وَإِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي سَاعَةٍ لَا يُصَلَّى فِيهَا عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَنِصْفِ النَّهَارِ أَوْ بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَا صَلٰوةَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ وَيَكُونُ الدُّعَاءُ حَتَّى تَنْجَلِيَ أَوْ تَحِلَّ الصَّلٰوةُ فَيُصَلِّيَ إِنْ بَقِيَ مِنَ الْكُسُوفِ شَيْءٌ

جس دن کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال ہوا۔ تو لوگوں نے کہا کہ ابراہیم کے انتقال کے سبب سے سورج کو گہن لگا ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی تو آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا۔ اور فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان کو کسی کی موت کی وجہ سے گہن نہیں لگتا پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دعا کی یہاں تک کہ آفتاب روشن ہو گیا۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے۔ لوگوں کی اس کے سوا دوسری نماز کی طرح ضروری خیال کرتے ہیں۔ اور ہم خیال کرتے ہیں کہ سورج گہن میں جماعت سے نماز پڑھیں۔ اور فقط وہی امام پڑھائے جو جمعہ کی نماز پڑھاتا ہے۔ اور اپنی اپنی مسجدوں میں جماعت سے نہ پڑھیں۔ اور زور سے قرأت کرنے کے متعلق ہمیں خبر نہیں پہنچی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زور سے اس میں قرأت کی ہے اور ہمیں خبر پہنچی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب نے کوفہ میں زور سے قرأت کی اور ہمارے نزدیک بہتر یہی ہے کہ اس میں زور سے قرأت نہ کرے۔ اور چاند گہن کی صورت میں لوگ تنہا نماز پڑھیں جماعت سے نہ پڑھیں۔ امام اور غیر امام سب کا یہی حکم ہے۔ اور تمام خوفناک امور کا یہی حکم ہے۔ اور جب سورج کو گہن ایسے وقت میں لگا جس میں نماز نہیں پڑھی جاتی۔ طلوع آفتاب کے وقت اور دوپہر کے وقت یا عصر کے بعد تو اس وقت میں نماز نہ پڑھے لیکن دعا کرے یہاں تک کہ آفتاب روشن ہو جائے۔ یا نماز جائز ہو جائے تو نماز پڑھے جبکہ گہن باقی ہو۔

ف: امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ گہن کی نماز دو رکعت چار رکوع کے ساتھ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ دو رکعت آٹھ رکوع کے ساتھ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ دو رکعتوں میں چھ رکوع کرے اور بعض کہتے ہیں کہ اس میں رکوع سجود کی کوئی حد مقرر نہیں بلکہ ہمیشہ رکوع سجود کئے جائے یہاں تک کہ سورج روشن ہو جائے اور بعض کہتے ہیں کہ گہن کی نماز دو رکعت ہے دیگر نفلوں کی طرح کہ ہر رکعت میں ایک رکوع کرے اور دو سجدے ان کی دلیل یہ حدیث ہے جو ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ کے زمانے میں سورج کو گہن لگا تو آپؐ لوگوں کے ساتھ نماز کو کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا اور دو سجدے کئے اور نماز کو طویل کیا یہاں تک کہ سورج روشن ہوا پھر کہا کہ صحیح قول یہی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا۔

بَابُ الْجَنَائِزِ وَغُسْلِ الْمَيِّتِ

۶۷۔ جنازوں اور مُردوں کے نہلانے کا بیان

۲۲۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُغَسَّلُ الْمَيِّتُ وِتْرًا ثِنْتَيْنِ بِمَاءٍ وَوَاحِدَةً بِالسِّدْرِ فِي الْوُسْطٰى وَيُجَمَّرُ وِتْرًا وَلَا يَكُوْنُ آخِرَ زَادِهِ إِلَى الْقَبْرِ نَارٌ تُتْبِعُهُ بِهَا وَيَكُوْنُ كَفَنُهُ وِتْرًا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَ كَفَنَهُ وِتْرًا وَإِنْ شِئْتَ شَفْعًا بَلَغَنَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ أَنَّهُ قَالَ اغْسِلُوْا ثَوْبَيَّ هٰذَيْنِ وَكَفِّنُوْنِيْ فِيْهِمَا فَهُمَا كَفَنِيْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میت کو طاق نہلایا جائے دو بار پانی سے ایک بار بیر کے پتوں کے پانی سے اور اس کے نزدیک تین بار خوشبو جلائی جائے اور اخیر توشہ اس کا قبر کی طرف آگ نہ ہو کہ اس کے ساتھ بھیجی جائے۔ اور اس کا کفن طاق ہو۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں۔ مگر ایک حکم میں کہ اگر تم چاہو تو اس کو کفن طاق دو۔ اور چاہو تو جفت دو۔ ہمیں حضرت ابو بکرؓ سے روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میرے ان دونوں کپڑوں کو دھو ڈالو اور ان ہی دونوں میں مجھ کو دفنا دو۔ بس یہ جفت کپڑے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی قول ہے۔

۲۲۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمِسْكِ يُجْعَلُ فِيْ حَنُوْطِ الْمَيِّتِ قَالَ أَوَلَيْسَ مِنْ أَطْيَبِ طِيْبِكُمْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ عاصم بن سلیمان۔ ابن سیرین۔ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے مشک کا حکم پوچھا جو میت کی خوشبو میں ڈالی جائے تو انہوں نے کہا کہ کیا یہ تمہاری سب سے عمدہ خوشبو نہیں ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

٢٢٢- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُجْعَلَ فِي حَنُوطِ الْمَيِّتِ زَعْفَرَانٌ أَوْ وَرْسٌ قَالَ وَاجْعَلْ فِيهِ مِنَ الطِّيبِ مَا أَحْبَبْتَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ

محمد- ابو حنیفہ- حماد- ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ میت کی خوشبو میں زعفران یا ورس ڈالے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ جو خوشبو تمہیں پسند ہو وہ اس میں ڈال۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

٢٢٣- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَأَتْ مَيِّتًا يُسَرَّحُ رَأْسُهُ فَقَالَتْ عَلَامَ تَنْصُونَ مَيِّتَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا نَرَى أَنْ يُسَرَّحَ الْمَيِّتُ وَلَا يُؤْخَذَ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا يُقَلَّمَ أَظْفَارُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

محمد- ابو حنیفہ- حماد- ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ رض نے ایک مردے کو دیکھا جس کے سر میں کنگھی کی جا رہی تھی تو انہوں نے کہا کہ کیوں اپنے مردے کو آراستہ کرتے ہو۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ مردے کے سر میں کنگھی کی جائے۔ اور نہ اس کے بال کترے جائیں اور نہ اس کے ناخن کاٹے جائیں۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

٢٢٤- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رح عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي حُلَّةٍ يَمَانِيَةٍ وَقَمِيصٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ نَرَى كَفَنَ الرَّجُلِ ثَلَاثَةَ أَثْوَابٍ وَالثَّوْبَانِ يُجْزِيَانِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

محمد- ابو حنیفہ رح- حماد- ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یمنی حلہ اور قمیص کفن میں دیا گیا۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ مرد کا کفن تین کپڑے ہیں اور دو کپڑے بھی کافی ہیں۔ امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

بَابُ ٦٨ غُسْلِ الْمَرْأَةِ وَكَفَنِهَا

٦٨- عورت کے نہلانے اور کفنانے کا بیان

٢٢٥- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْأَةِ تَمُوتُ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ يُيَمِّمُهَا زَوْجُهَا وَكَذٰلِكَ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مَعَ النِّسَاءِ يَمَّمَتْهُ امْرَأَتُهُ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ لَا يَجُوزُ أَنْ يُغَسِّلَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ

محمد- ابو حنیفہ- حماد- ابراہیم سے اس عورت کے متعلق روایت کرتے ہیں جو مردوں کے ساتھ مر جائے یعنی کوئی عورت وہاں نہ ہو انہوں نے کہا کہ اس کا شوہر اس کو تیمم کرائے گا اسی طرح جب کوئی مرد عورتوں کے ساتھ مر جائے اور وہاں کوئی مرد نہ ہو تو اس کو اس کی بیوی تیمم کرائے گی۔ امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اپنی بیوی کو نہلانا کسی شخص کے لئے جائز نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ نَأْخُذُ
أَنَّ الرَّجُلَ لَا يَعْتَدُّ بِشَيْءٍ وَكَيْفَ يُغَسِّلُ امْرَأَتَهُ
وَهُوَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ أُخْتَهَا
وَيَتَزَوَّجَ ابْنَتَهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ
بِأُمِّهَا بَلَغَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
أَنَّهُ قَالَ نَحْنُ كُنَّا أَحَقَّ
بِهَا إِذَا كَانَتْ حَيَّةً فَأَمَّا إِذَا مَاتَتْ
فَأَنْتُمْ أَحَقُّ بِهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ

۲۲۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي كَفَنِ الْمَرْأَةِ
إِنْ شِئْتَ ثَلَاثَةَ أَثْوَابٍ وَإِنْ شِئْتَ
أَرْبَعًا وَإِنْ شِئْتَ خَمْسًا وَإِنْ شِئْتَ
وِتْرًا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم امام ابوحنیفہ کے قول پر عمل کرتے ہیں کہ مرد پر عدت نہیں۔ اور کیونکر وہ اپنی بیوی کو نہلائے حالانکہ اس کے لئے جائز ہے کہ اس کی بہن سے نکاح کرے اور اس کی بیٹی سے نکاح کرے جبکہ اس کی ماں سے صحبت نہ کی ہو۔ ہم کو حضرت عمر بن خطاب سے یہ خبر پہنچی کہ انہوں نے کہا کہ جب وہ زندہ تھی تو ہم اس کے زیادہ حقدار تھے اور جب وہ مرگئی تو تم اس کے زیادہ حقدار ہو۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے عورت کے کفن کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو تین کپڑوں اور چاہو تو چار کپڑوں میں اور چاہو تو جفت کپڑوں میں اور چاہو تو جفت کپڑوں میں اور چاہو تو طاق کپڑوں میں کفناؤ۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ٦٩ الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

۲۲۷ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْاِغْتِسَالِ
مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مَسْعُودٍ يَقُولُ إِنْ كَانَ صَاحِبُكُمْ نَجِسًا
فَاغْتَسِلُوا مِنْهُ وَالْوُضُوءُ يُجْزِئُ

قَالَ مُحَمَّدٌ إِنْ شَاءَ أَيْضًا لَمْ يَتَوَضَّأْ
فَإِنْ كَانَ أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنَ الْمَاءِ الَّذِي
غُسِّلَ بِهِ الْمَيِّتُ غَسَلَهُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رح

۲۲۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ

۶۹ - میت کو نہلا کر غسل کرنے کا بیان

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے میت کو نہلا کر غسل کرنے کے متعلق روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے کہ اگر تمہارا ساتھی ناپاک ہے تو تم اس کے نہلانے سے نہاؤ۔ اور وضو بھی کافی ہوتا ہے۔

امام محمد نے کہا کہ اگر چاہے تو وضو بھی نہ کرے اگر اس کو کوئی چیز اس پانی سے پہنچے جس سے مردے کو نہلایا ہے تو اس کو دھو ڈالے۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا نَرَاهُ أَمَرَ بِهِ إِلَّا أَنَّهُ رَآهُ وَاجِبًا

روایت کی کہ حضرت علی بن ابی طالب میت کو غسل دینے سے غسل کا حکم دیتے تھے۔

امام محمد نے کہا کہ حضرت علیؓ کے حکم دینے سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اس کو واجب سمجھتے تھے۔

۲۲۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ تَحْضُرُهُ الْجَنَازَةُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَيَتَيَمَّمُ بِالصَّعِيْدِ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا تَفْعَلُ ذٰلِكَ امْرَأَةٌ إِذَا كَانَتْ حَائِضَةً
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے اس مرد کے متعلق روایت کرتے ہیں جس کے پاس جنازہ حاضر ہو اور وہ بے وضو ہو۔ انہوں نے کہا کہ وہ پاک مٹی سے تیمم کرے پھر نماز پڑھے۔ اور عورت جبکہ حالت حیض میں ہو ایسا نہ کرے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابٌ حَمْلِ الْجَنَائِزِ

۷۰۔ جنازہ کے اُٹھانے کا بیان

۲۳۰۔ مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ حَمْلَ الْجَنَازَةِ بِجَوَانِبِ السَّرِيْرِ الْأَرْبَعَةِ فَمَا زِدْتَ عَلٰى ذٰلِكَ فَهُوَ نَافِلَةٌ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ يَبْدَأُ الرَّجُلُ فَيَضَعُ يَمِيْنَ الْمَيِّتِ الْمُقَدَّمَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَمِيْنَ الْمَيِّتِ الْمُؤَخَّرَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَعُوْدُ إِلَى الْمُقَدَّمِ الْأَيْسَرِ فَيَضَعُهُ عَلٰى يَسَارِهٖ ثُمَّ يَأْتِي الْمُؤَخَّرَ الْأَيْسَرَ فَيَضَعُهُ عَلٰى يَسَارِهٖ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ منصور بن معتمر۔ سالم بن ابی الجعد۔ عبید بن نسطاس۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جنازے کا چارپائی کے چاروں طرف سے اٹھانا سنت ہے۔ اور اگر کوئی اس پر زیادتی کرے تو یہ زیادتی ثواب کا باعث ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں پہلے آدمی میت کے اگلے داہنی طرف اپنے داہنے مونڈھے پر رکھے۔ پھر میت کی اگلی بائیں طرف پھرے۔ اور اس کو اپنے بائیں مونڈھے پر رکھے پھر اس کی پچھلی بائیں طرف آئے اور اس کو اپنے بائیں مونڈھے پر رکھے۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۷۱۔ نمازِ جنازہ کا بیان

۲۳۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہؒ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت

عن حماد عن ابراهيم قال لا قراءة على الجنازة ولا ركوع ولا سجود ويسلم عن يمينه وشماله اذا فرغ من التكبير

قَالَ مُحَمَّدٌ وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة

۲۳۲ - مُحَمَّدٌ قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال ليس في الصلوة على الميت شيء موقت ولكن ثناء بحمد الله وتصلي على النبي صلى الله عليه وسلم وتدعو الله بنفسك وللميت بما احببت

قَالَ مُحَمَّدٌ واخبرنا سفيان الثوري عن ابي هاشم عن ابراهيم النخعي قال الاولى الثناء على الله والثانية صلوة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم والثالثة دعاء للميت والرابعة سلام مرسل

قَالَ مُحَمَّدٌ وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه

۲۳۳ - مُحَمَّدٌ قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الصلوة على الجنائز قال يصلي عليها ائمة المساجد وقال ابراهيم ترضون بهم في صلاتكم المكتوبات ولا ترضون بهم في الموتى

قَالَ مُحَمَّدٌ وبه ناخذ ينبغي للولي ان يقدم امام المسجد ولا يجبر على ذلك وهو قول ابي حنيفة

کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جنازے کی نماز میں قرأت اور رکوع و سجود نہیں۔ لیکن اپنے دائیں بائیں سلام پھیرے جب کہ تکبیر سے فارغ ہو۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس پر عمل کرتے ہیں، اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جنازے کی نماز میں کوئی چیز مقرر نہیں۔ لیکن اللہ کی حمد سے ابتدا کرو اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اور اللہ سے اپنی ذات کے لئے اور میت کے لئے دُعا کرو جو تم چاہو۔

امام محمد نے کہا کہ ہم سے سفیان ثوری نے بواسطہ ابو ہاشم ابراہیم نخعی کا قول نقل کیا کہ پہلی تکبیر میں خدا کی تعریف کرے۔ اور دوسری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ اور تیسری میں میت کے لئے دعا کرے اور چوتھی میں سلام پھیرے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے جنازے کی نماز کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ مسجدوں کے امام نماز پڑھائیں۔ اور ابراہیم نے کہا کہ تم اپنی فرض نمازوں میں ان کی امامت کو پسند کرتے ہو اور مردوں پر نماز میں ان کی امامت کو پسند نہیں کرتے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں ولی کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ مسجد کے امام کو آگے بڑھائے اور ولی کو اس پر مجبور نہ کیا جائے

رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

۲۳۴ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ عَلَى الْجَنَائِزِ خَمْسًا وَّسِتًّا وَّاَرْبَعًا حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ وِلَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى قُبِضَ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ وَلِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ فِيْ وِلَايَتِهٖ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ عُمَرُ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّكُمْ مَعْشَرَ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَتٰى مَا تَخْتَلِفُوْا يَخْتَلِفُ مَنْ بَعْدَكُمْ وَالنَّاسُ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَاَجْمِعُوْا عَلٰى شَيْءٍ يَجْتَمِعُ عَلَيْهِ مَنْ بَعْدَكُمْ فَاَجْمَعَ رَاْىُ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اٰخِرَ جَنَازَةٍ كَبَّرَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قُبِضَ فَيَاْخُذُوْنَ بِهٖ فَيَرْفُضُوْنَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَنَظَرُوْا فَوَجَدُوْا اٰخِرَ جَنَازَةٍ كَبَّرَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

۲۳۵ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهُ صَلّٰى عَلٰى يَزِيْدَ بْنِ الْمُكَفَّفِ فَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَهُوَ اٰخِرُ مَا كَبَّرَ عَلَى الْجَنَائِزِ

۲۳۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ

امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ جنازے کی نماز میں پانچ چھ اور چار تکبیریں کہا کرتے تھے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی پھر حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں اسی طرح تکبیریں کہتے رہے یہاں تک کہ حضرت ابوبکرؓ کا انتقال ہوگیا۔ پھر حضرت عمر بن خطاب خلیفہ ہوئے تو لوگوں نے ان کی خلافت کے زمانے میں بھی ایسا ہی کیا۔ جب حضرت عمرؓ بن خطاب نے یہ دیکھا تو کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی جماعت جب تم اختلاف کروگے تو تم سے پچھلے لوگ بھی اختلاف کریںگے، اور لوگوں کا زمانہ جاہلیت سے قریب ہے۔ اس لئے تم لوگ ایک چیز پر اجماع کرو۔ تاکہ تمہارے بعد والے لوگ اس پر متفق ہوجائیں۔ چنانچہ صحابہ کی رائے اس پر ٹھیری کہ اخیر نماز جنازہ کو دیکھیں۔ جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اخیر عمر میں پڑھا ہو۔ آپ نے اس پر جتنی تکبیریں کہی ہوں اسی پر عمل کریں۔ اور جو اس کے علاوہ ہو اس کو چھوڑ دیں انہوں نے دیکھا (ڈھونڈا) کیا کہ آخری جنازے پر آپ نے چار تکبیریں کہی ہیں۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد - ابوحنیفہ - ہیثم - ابو یحیی عمیر بن سعید نخعی - حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یزید بن مکفف کا جنازہ پڑھا تو چار تکبیریں کہیں اور وہ اخیر عمل ہے کہ انہوں نے جنازے پر تکبیر کہی۔

محمد - ابوحنیفہ - سعید بن مرزبان - عبداللہ

قال حدثنا شعبة عن ابراهيم الهجري عن عبد الله بن ابي اوفى انه كبر على ابنة له اربعا

ابن ابی اوفی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیٹی کے جنازے پر چار تکبیریں کہیں۔

باب ادخال الميت القبر

۷۲۔ مردے کو قبر میں داخل کرنے کا بیان

۲۳۷۔ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد قال سألت ابراهيم من اين يدخل الميت في القبر قال مما يلي القبلة من حيث يصلى عليه قال ابراهيم حدثني من رأى اهل المدينة في الزمن الاول يدخلون موتاهم من قبل القبلة وان السل شيء صنعه اهل المدينة بعد ذلك

قال محمد يدخل من قبل القبلة ولا يسل سلا من قبل رجليه وهو قول ابي حنيفة

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کہ مردے کو کس طرف سے قبر میں داخل کیا جائے اس پر انہوں نے کہا قبلے کی طرف سے جس جگہ سے اس پر نماز پڑھی جائے ابراہیم نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے جس نے کہ اہل مدینہ کو دیکھا کہ پہلے زمانے میں اپنے مردے قبلے کی طرف سے قبر میں داخل کرتے تھے اور سل ایک چیز ہے کہ اہل مدینہ نے اس کو بعد میں کر لیا

امام محمد نے کہا کہ مردہ قبلے کی طرف سے قبر میں داخل کیا جائے اور اس کو پاؤں کی طرف سے نہ کھینچیں۔

(ف) سل کے معنی ہیں میت کو سر کی طرف سے نکال کر قبر میں داخل کرنا اور صورت اس کی یہ ہے کہ جنازہ قبر کے پاؤں کی طرف رکھا جائے پھر سر کی طرف سے میت کو نکال کر قبر میں رکھا جائے یہ حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے۔

۲۳۸۔ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال يدخل القبر ان شاء شفعا وان شاء وترا كل ذلك حسن

قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ قبر میں اگر چاہے جفت اور اگر چاہے طاق داخل ہوں یعنی میت اتارنے کے لئے خواہ جفت آدمی ہوں یا طاق دونوں طرح درست اور بہتر ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

۴۳ - مردوں اور عورتوں کے جنازے کا بیان

۲۳۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْجَنَائِزِ اِذَا اجْتَمَعَتْ قَالَ تَصُفُّهَا صَفًّا بَعْضُهَا اَمَامَ بَعْضٍ وَتَصُفُّهَا جَمِيْعًا يَقُوْمُ الْاِمَامُ وَسْطَهَا فَاِذَا كَانُوْا رِجَالًا وَنِسَاءً جُعِلَ الرِّجَالُ مِمَّا يَلِي الْاِمَامَ وَالنِّسَاءُ اَمَامَ ذٰلِكَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ كَمَا اَنَّ الرِّجَالَ يَلُوْنَ الْاِمَامَ وَلَا يَكُوْنُ فِي الصَّلٰوةِ وَالنِّسَاءُ مِنْ وَرَائِهِمْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جب کئی جنازے جمع ہو جائیں تو ان سب کے صف باندھے کہ بعض بعض کے آگے ہو اور امام ان کے درمیان کھڑا ہو اگر مرد اور عورتیں ملے ہوں تو مردوں کے جنازے امام کے نزدیک رکھے جائیں، اور عورتوں کے جنازے اس سے آگے قبلے کی طرف رکھے جائیں جیسے کہ مرد امام کے نزدیک ہوتے ہیں جبکہ نماز میں ہوں اور عورتیں ان سے پیچھے ہوتی ہیں۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۲۴۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ صَلَّى ابْنُ عُمَرَ عَلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ عُمَرَ ابْنِهَا فَجَعَلَ اُمَّ كُلْثُوْمٍ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ وَجَعَلَ زَيْدًا مِمَّا يَلِي الْاِمَامَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد - ابو حنیفہ - سلیمان الشیبانی - عامر شعبی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ابن عمرؓ نے ام کلثوم حضرت علی کی بیٹی اور ام کلثوم کے بیٹے زید دونوں کا اکٹھا جنازہ پڑھا تو ام کلثوم کا جنازہ قبلے کی طرف رکھا اور زید کا جنازہ امام کے نزدیک رکھا۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۲۴۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى ابْنُ مَوْهَبٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يُصَلِّيْ عَلٰى جَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَيَجْعَلُ الرِّجَالَ يَلُوْنَهُ وَالنِّسَاءَ يَلِيْنَ الْقِبْلَةَ

محمد - ابو حنیفہ - عیسیٰ بن عبداللہ بن موہب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ کو مردوں اور عورتوں کا جنازہ پڑھتے دیکھا تو مردوں کے جنازے اپنے نزدیک رکھے اور عورتوں کے جنازے قبلے کی طرف رکھے۔

۲۴۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرٍو

محمد - ابو حنیفہ - ہیثم - سعید بن عمرو - ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر نے ایک عورت

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى امْرَأَةٍ وَلَدَتْ مِنَ الزِّنَا مَاتَتْ هِيَ وَابْنُهَا فَصَلَّى عَلَيْهِمَا ابْنُ عُمَرَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا يُتْرَكُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

کا جنازہ پڑھا جس نے زنا کا بچہ جنا تھا وہ مرگئی اور اس کا بچہ بھی مرگیا تو ابن عمر نے اس کا جنازہ پڑھا۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اہل قبلہ میں سے کوئی آدمی بے جنازہ نہ چھوڑا جائے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْمَشْيِ مَعَ الْجَنَازَةِ

۷۴۔ جنازے کے ساتھ چلنے کا بیان

۲۴۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ يَتَقَدَّمُ الْجَنَازَةَ وَيَتَبَاعَدُ مِنْهَا غَيْرَ أَنْ يَتَوَارَى عَنْهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نَرَى بِتَقَدُّمِ الْجَنَازَةِ بَأْسًا إِذَا كَانَ قَرِيبًا مِنْهَا وَالْمَشْيُ خَلْفَهَا أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا کہ جنازے کے آگے بغیر نظر سے اوجھل ہوئے چلتے تھے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جنازے کے آگے چلنے میں کچھ حرج نہیں جب کہ اس سے نزدیک ہو۔ اور اس کے پیچھے چلنا افضل ہے اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۲۴۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يُكْرَهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ الرَّاكِبُ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ مکروہ ہے یہ کہ سوار جنازے کے آگے چلے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۲۴۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ امْشِ حَيْثُ شِئْتَ إِنَّمَا يُكْرَهُ أَنْ يَنْطَلِقَ الْقَوْمُ لِيَجْلِسُوا عِنْدَ الْقَبْرِ وَيَتْرُكُوا الْجَنَازَةَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے جنازے کے آگے چلنے کا حکم پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تو چل جس جگہ چاہے بجز اس کے کہ لوگ جاکر قبر کے پاس بیٹھ جائیں اور جنازہ کو چھوڑ دیں۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

٢٣٦۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُنْتُ اُجَالِسُ اَصْحَابَ عَبْدِ اللهِ وَعَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدَ وَنَحْوَهُمَا فَتَمُرُّ عَلَيْهِمُ الْجِنَازَةُ وَهُمْ مُحْتَبُوْنَ فَمَا يَحُلُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ حَبْوَتَهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى اَنْ يُقَامَ لِلْجِنَازَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ میں عبد اللہ بن مسعود کے صاحبوں علقمہ اور اسود وغیرہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا اور ان کے پاس سے جنازے گزرتے تھے اور یہ لوگ احتباء کی شکل سے بیٹھے ہوئے تھے تو ان میں سے کوئی اپنا احتباء نہ کھولتا تھا یعنی بدستور بیٹھے رہتے تھے کھڑے نہ ہوتے تھے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جنازے کے واسطے کھڑا نہ ہو۔ اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔

٢٣٧۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ مَتٰى يَجْلِسُ الْقَوْمُ قَالَ اِذَا وُضِعَتِ الْجِنَازَةُ عَنْ مَنَاكِبِ الرِّجَالِ وَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوِ انْتَهَوْا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمْ يُضْرَبْ فِيْهِ بِفَاسٍ اَكُنْتَ قَائِمًا حَتّٰى يُحْفَرَ الْقَبْرُ

قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا وُضِعَتِ الْجِنَازَةُ عَلَى الْاَرْضِ فَلَا بَاْسَ بِالْقُعُوْدِ وَيُكْرَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کہ لوگ کس وقت بیٹھیں انہوں نے کہا۔ جب کہ جنازہ لوگوں کے مونڈھوں سے نیچے رکھا جائے اور کہا کہ بھلا بتلاؤ کہ اگر قبر کے پاس پہنچیں اور اس میں کدال نہ ماری گئی ہو تو کیا کھڑا رہے یہاں تک کہ قبر کھودی جائے یعنی جب میت زمین پر رکھی جائے تو پھر بیٹھنا جائز ہے۔

امام محمد نے کہا کہ جب میت کو زمین پر رکھا جائے تو پھر بیٹھنے میں کچھ حرج نہیں اور اس سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

٢٣٨۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الْحَارِثَ ابْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ مَاتَتْ اُمُّهُ نَصْرَانِيَّةً فَتَبِعَ جِنَازَتَهَا فِيْ رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَا نَرٰى بِاتِّبَاعِهَا بَاْسًا اِلَّا اَنَّهُ يَتَنَحّٰى نَاحِيَةً عَنِ الْجِنَازَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حارث بن ربیعہ کی ماں مر گئی جو کہ نصرانیہ تھی تو حضرت کے کچھ اصحاب اس کے جنازے کے ساتھ گئے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس کے جنازے کے ساتھ جانے میں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے مگر یہ کہ جنازے سے ایک طرف کنارے رہے اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ تَسْنِيمِ الْقُبُورِ وَتَجْصِيصِهَا

۲۴۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَبْرَ أَبِي بَكْرٍ وَقَبْرَ عُمَرَ مُسَنَّمَةً نَاشِزَةً مِنَ الْأَرْضِ عَلَيْهَا فِلَقٌ مِنْ مَدَرٍ أَبْيَضَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ يُسَنَّمُ الْقَبْرُ تَسْنِيمًا وَلَا يُرَبَّعُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

۲۵۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ يُقَالُ ارْفَعُوا الْقَبْرَ حَتَّى يُعْرَفَ أَنَّهُ قَبْرٌ فَلَا يُوطَأَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَا نَرَى أَنْ يُزَادَ عَلَى مَا خَرَجَ مِنْهُ وَنَكْرَهُ أَنْ يُجَصَّصَ أَوْ يُطَيَّنَ أَوْ يُجْعَلَ عِنْدَهُ مَسْجِدًا أَوْ عَلَمًا أَوْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ وَنَكْرَهُ الْآجُرَّ أَنْ يُبْنَى بِهِ أَوْ يُدْخَلَ الْقَبْرَ وَلَا نَرَى بِرَشِّ الْمَاءِ عَلَيْهِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

۲۵۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَرْبِيعِ الْقُبُورِ وَتَجْصِيصِهَا

۷۵۔ قبروں کا اُونٹ کی کوہان کی طرح بنانا اور اُن کا گچ بنانا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ابراہیم نے کہا کہ خبر دی مجھ کو جس نے حضرت کی قبر اور ابوبکر اور عمر کی قبر اونٹ کی کوہان کی طرح زمین سے اُٹھی ہوئی دیکھی اس پر سفید مٹی کے ٹکڑے تھے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قبر اونٹ کوہان کی طرح بنائی جائے اور چوکھنٹی نہ کی جائے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ کہا جاتا تھا کہ قبر اونچی کرو یہاں تک کہ پہچانی جائے کہ وہ قبر ہے۔ پس وہ روندی نہ جائے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور نہیں دیکھتے ہم یہ کہ زیادہ کیا جائے اس چیز پر جو کہ اس سے نکلے یعنی جو مٹی قبر سے نکلی اس کے سوا اور مٹی نہ اس میں ڈالی جائے اور مکروہ رکھتے ہیں ہم یہ کہ گچ کی جائے یا مٹی سے لیپی جائے یا اس کے پاس مسجد بنائی جائے یا نشان بنایا جائے یا اس پر لکھا جائے اور مکروہ ہے پکی اینٹ کہ اس سے قبر بنائی جائے یا قبر میں داخل کی جائے اور ہمارے نزدیک قبر پر پانی چھڑکنے میں کچھ گناہ نہیں۔ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے ایک استاد نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک رفع کرتے ہوئے بیان کیا کہ آپ نے چوکھنٹی کرنے سے قبر کے اور اس کے گچ کرنے سے منع فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

۲۵۲- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ لَأَنْ أَطَأَ عَلَى جَمْرَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَطَأَ عَلَى قَبْرٍ مُتَعَمِّدًا۔

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ابن مسعود کہتے تھے کہ البتہ چنگاری پر کھڑا ہونا میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ میں جان بوجھ کر قبر کو روندوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ يُكْرَهُ الْوَطْأُ عَلَى الْقُبُوْرِ مُتَعَمِّدًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو لیتے ہیں۔ کہ جان بوجھ کر قبروں کو روندنا مکروہ ہے۔ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۷۶ مَنْ أَوْلَى بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۷۶ جنازے کی نماز پڑھانے کا مستحق کون ہے

۲۵۳- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا الزَّوْجُ أَحَقُّ بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ مِنَ الْأَبِ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ الْأَبُ أَحَقُّ بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ مِنَ الزَّوْجِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَبِهِ كَانَ يَأْخُذُ أَبُو حَنِيفَةَ

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم وعون بن عبداللہ - شعبی سے روایت کرتے ہیں ان دونوں نے کہا کہ خاوند جنازے کی نماز کا زیادہ حق دار ہے باپ سے اور حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ باپ زیادہ حق دار ہے نماز جنازہ کا خاوند سے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور اسی کو امام حنیفہ لیتے تھے۔

بَابُ ۷۷ اِسْتِهْلَالِ الصَّبِيِّ وَالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ

۷۷- آواز کے ساتھ بچے کا رونا اور اس پر نماز پڑھنا

۲۵۴- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا بچے کے حق میں

فِي السِّقْطِ إِذَا اسْتَهَلَّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوَرِثَ وَإِذَا لَمْ يَسْتَهِلَّ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ وَلَمْ يُوَرَّثْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَالِاسْتِهْلَالُ أَنْ يُعْلَمَ حَيَاتُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

٢٥٥ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الصَّبِيِّ يَقَعُ مَيِّتًا وَقَدْ تَمَّ خَلْقُهُ لَا يَحْجُبُ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُصَلَّى عَلَيْهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَلٰكِنَّهُ يُغَسَّلُ وَيُكَفَّنُ وَيُدْفَنُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

کہا کہ جب کچا بچہ آواز کرے تو اس کا جنازہ پڑھا جائے اور وارث کیا جائے اور جب آواز نہ کرے تو نہ اس کا جنازہ پڑھا جائے اور نہ وارث کیا جائے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور استہلال کے معنی یہ ہیں کہ زندہ پیدا ہو امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ جو بچہ مرا ہوا پیدا ہوا اور اس کا بدن پورا ہو چکا ہو تو نہ محروم کرتا ہے اور نہ وارث ہوتا ہے اور نہ اس کا جنازہ پڑھا جائے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ لیکن وہ غسل دیا جائے اور کفنایا جائے اور دفنایا جائے۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ غُسْلِ الشَّهِيدِ

٧٨ - شہید کے نہلانے کا بیان

٢٥٦ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُسْتَشْهَدُ فَيَمُوتُ مَكَانَهُ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ قَالَ يُنْزَعُ عَنْهُ خُفَّاهُ وَقَلَنْسُوَتُهُ وَيُلَفُّ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَيُنْزَعُ عَنْهُ أَيْضًا كُلُّ جِلْدٍ وَسِلَاحٍ وَيَزِيدُونَ وَيَنْقُصُونَ مَا أَحَبُّوا مِنَ الْأَكْفَانِ وَلَا يُغَسَّلُ وَلٰكِنْ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

٢٥٧ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُقْتَلُ فِي الْمَعْرَكَةِ قَالَ لَا يُغَسَّلُ وَالَّذِي يُضْرَبُ فَيُحْمَلُ إِلَى أَهْلِهِ قَالَ يُغَسَّلُ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد شہید ہوا اور جس جگہ قتل ہوا اسی جگہ مر جائے۔ تو اس کے موزے اور ٹوپی اتار لئے جائیں اور جو کپڑے پہنے ہوں انہیں میں دفن کیا جائے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اس سے ہر چمڑا اور ہتھیار اتار لیا جائے اور جو کپڑا چاہیں اس کے کفن میں زیادہ کریں اور غسل نہ دیا جائے لیکن اس پر نماز پڑھی جائے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر کوئی مردہ کافروں کی لڑائی میں قتل کیا جائے تو اس کو غسل نہ دیا جائے اور جو کوئی مارا جائے اور گھر کی طرف اٹھا کر دیا جائے تو اس کو غسل دیا جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَإِذَا حُمِلَ أَيْضًا عَلَى أَيْدِي الرِّجَالِ حَيًّا فَمَاتَ غُسِلَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اسی طرح جب آدمیوں کے ہاتھوں سے زندہ اٹھایا جائے تو اسکو بھی غسل دیا جائے۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

٢٥٨۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْأَفْطَسُ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا هَرَبَ مِنْ قَوْمِهِ إِلَى الْكَعْبَةِ يَعْبُدُ رَبَّهَا وَإِنَّ حَوْلَهَا لَقَبْرَ ثَلَاثِمِائَةِ نَبِيٍّ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ سالم افطس سے روایت ہے کہ کوئی نبی نہیں مگر یہ کہ اپنی قوم سے کعبے کی طرف اس کے رب کی عبادت کرنے کو بھاگے اور کعبے کے گرد تین سو نبیوں کی قبریں ہیں۔

٢٥٩۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ قَبْرُ هُودٍ وَصَالِحٍ وَشُعَيْبٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

محمد۔ ابو حنیفہ عطاء بن سائب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ہود اور صالح اور شعیب کی قبریں مسجد حرام یعنی کعبے کی مسجد میں ہیں۔

٢٦٠۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَاءُ أُمَّتِي بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُونِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا الطَّعْنُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا الطَّاعُونُ قَالَ وَخْزُ أَعْدَائِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَفِي كُلٍّ شَهَادَةٌ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ زیاد بن علاقہ۔ عبداللہ بن حارث ابو موسیٰ اشعری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا فنا طعن اور طاعون کے سبب سے ہوگا۔ کسی نے عرض کی کہ یا حضرت طعن کو تو ہم جانتے ہیں اور طاعون کیا چیز ہے فرمایا تمہارے دشمن جن کی چبھیڑ ہے اور ہر ایک میں فوت شدہ شہید ہے۔

٧٩ بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

٧٩۔ قبروں کی زیارت کا بیان

٢٦١۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَلَا تَقُولُوا هُجْرًا فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ وَعَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ أَنْ تُمْسِكُوهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَأَمْسِكُوهُ مَا بَدَا لَكُمْ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ لِيَتَّسِعَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ علقمہ بن مرثد ابن بریدہ اسلمی اپنے والد سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا تو اب ان کی زیارت کیا کرو اور ان کو باطل چھوڑ نہ دو۔ اس لئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی اجازت دی گئی۔ اور ہم نے تم کو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کیا تھا اب اس کو جب تک رکھو جب تک چاہو۔ اور جمع کر رکھو ہم نے

ثُمَّ رَخَّصَ لَكُمْ فَقِيرُكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ فَانْتَبِذُوا فِي كُلِّ ظَرْفٍ فَإِنَّ الظَّرْفَ لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَلَا تَشْرَبُوا الْمُسْكِرَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِزِيَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ وَلِذِكْرِ الْآخِرَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

تم کو اس لئے منع کیا تھا کہ تمہارا مالدار محتاج پر فراخی کرے۔ اور ہم نے تم کو کدو کے تونبے میں اور سبز برتن میں اور رال والے برتن میں چھوہارے بھگونے سے منع کیا تھا۔ اب برتن میں نبیذ بناؤ۔ اس لئے کہ برتن نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ حرام کرتا ہے اور نہ نشے والی چیز پیو۔

امام محمد نے کہا کہ ہم ان سبھوں پر عمل کرتے ہیں کہ میت کے حق میں دعا اور آخرت کی یاد کے لئے قبروں کی زیارت میں کوئی حرج نہیں۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) ابتداء اسلام میں لوگ بت پرستی چھوڑ کر مسلمان ہوئے تھے اس لئے حضرت ﷺ نے زیارت قبور سے منع کیا تھا کہ مبادا شرک میں پھر گرفتار ہو جائیں جب لوگوں کے دل میں اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنوں کا استعمال بھی منع کر دیا تاکہ شراب یاد نہ پڑے اور جب اس کی عادت چھوٹ گئی تو ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دے دی۔

بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

۸۰۔ قرآن پڑھنے کا بیان

۲۴۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِهٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ اللَّاتِيْ فِيْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطَابَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ یحییٰ بن عمرو بن سلمہ۔ اپنے والد سے وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ جو ہر رات کو سورۃ بقرہ کی اخیر کی تین آیتیں پڑھے یعنی آمن الرسول سے آخر تک تو اس نے اکثر قرآن پڑھا اور اچھا کام کیا۔

۲۴۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَا تَهُذُّوا الْقُرْآنَ كَهَذِّ الشِّعْرِ وَلَا تَنْثُرُوْهُ نَثْرَ الدَّقَلِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ يَنْبَغِيْ لِلْقَارِئِ أَنْ يَّفْهَمَ مَا يَقْرَأُ وَهُوَ قَوْلُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ قرآن کو جلدی نہ پڑھو جلدی شعر پڑھنے کی طرح اور نہ بکھیرو اس کو ردی کھجوروں کی طرح۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قاری کو اس طرح پڑھنا مناسب ہے کہ سمجھ میں آ سکے اور امام

أبي حنيفة رحمة الله عليه

٢٦٤ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا عاصم بن أبي النجود عن أبي الأحوص عن عبد الله بن مسعود أنه قال أما إن بكل حرف يتلوه قال عشر حسنات أما إني لا أقول الٓمٓ حرف ولكن ألف ولام وميم ثلاثون حسنة

٢٦٥ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال لا يتحول الرجل من قراءة إلى قراءة قال أبو حنيفة يعني حرف عبد الله وحرف زيد وغيره

٢٦٦ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن ابن مسعود يقرئ رجلا أعجميا إن شجرة الزقوم طعام الأثيم فلما أن أعياه قال له عبد الله أما تحسن أن تقول طعام الفاجر وقال عبد الله بن مسعود إن الخطأ في كتاب الله ليس أن تقول بعضه في بعض يقول الغفور الرحيم والغفور الحكيم العزيز الحكيم والعزيز الرحيم لذلك الله تبارك وتعالى ولكن الخطأ أن تقرأ آية الرحمة آية العذاب وآية العذاب آية الرحمة وأن تزيد في كتاب الله ما ليس فيه

قال محمد وبهذا نأخذ وهو قول أبي حنيفة رضي الله تعالى عنه

٢٦٧ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب أنه كان يقول حسنوا أصواتكم بالقرآن

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عاصم بن ابی النجود۔ ابوالاحوص عبد اللہ ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ خبردار ہو کر جو کوئی قرآن پڑھے اس کو ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں خبردار ہو میں نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے لیکن الف اور لام اور میم تیس نیکیاں ہیں۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مرد ایک قرأت سے دوسری قرأۃ کی طرف نہ پھرے امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اس سے مراد عبد اللہ اور زید وغیرہ کی قرأت ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابن مسعود ایک مرد عجمی کو پڑھاتے تھے اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ سو جب وہ اس سے تھک گیا۔ تو عبد اللہ نے اس سے کہا کہ کیا تو اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ طعام الفاجر کہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ خطا قرآن میں یہ نہیں ہے کہ تو بعض کو بعض میں پڑھے یعنی کہے الغفور الرحیم الغفور الحکیم العزیز الحکیم والعزیز الرحیم۔ خدا تبارک وتعالیٰ اسی طرح ہے ولیکن خطا یہ ہے کہ تو عذاب کی آیت کے بدلے رحمت کی آیت پڑھے اور رحمت کی آیت کے بدلے عذاب کی آیت پڑھے اور یہ کہ زیادہ کرے تو قرآن میں وہ چیز کہ قرآن میں نہیں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ خوش آوازی سے قرآن شریف پڑھو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَالْقِرَاءَةُ عِنْدَنَا كَمَا رَوٰى عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ اِنَّ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ قِرَاءَةً اَلَّذِيْ اِذَا سَمِعْتَهٗ يَقْرَاُ رَاَيْتَهٗ يَخْشَى اللّٰهَ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور قرأت ہمارے نزدیک یہ ہے۔ جیسے کہ طاؤس نے روایت کی انہوں نے کہا کہ سب لوگوں میں بہت خوش آواز قرأت میں وہ شخص ہے۔ کہ جس کو تو پڑھتا ہوا سنے تو تو گمان کرے۔ کہ وہ اللہ تعالٰی سے ڈرتا ہے۔

۲۹۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ يُقَالُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَمْ يَاْذَنْ بِشَيْءٍ اِذْنَهٗ بِالصَّوْتِ الْحَسَنِ بِالْقُرْاٰنِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ کہا جاتا تھا کہ خدا نے کسی چیز کی اجازت نہیں دی جیسے کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنے کی اجازت دی۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ وَالْجُنُبِ

۸۱۔ حمام میں اور جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنے کا بیان

۲۹۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ اَحَدُهُمْ جُزْءًا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ لَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کے اصحاب میں سے کوئی قرآن کا ایک جزو پڑھتا تھا۔ اور اس حال میں کہ وہ بے وضو ہوتا۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور اس میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے اور امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے

۳۰۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ اَحْسِبُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَرَادَ اَنْ يَبْعَثَنَا فِيْ حَاجَةٍ لَهٗ فَقَالَ لَنَا اِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِيْنِكُمَا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ الْخَلَاءَ وَخَرَجَ فَاَخَذَ مِنَ الْمَاءِ شَيْئًا فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ

محمد۔ شعبہ بن حجاج۔ عمرو بن مرہ جملی۔ عبد اللہ بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور بنی اسد کے ایک شخص حضرت علی کے پاس گئے حضرت علی نے چاہا کہ ہم کو اپنے کسی کام میں بھیجیں تو فرمایا کہ تم دونوں پہلوان ہو اس لئے اس کام کے ساتھ معاملہ درست کرو میں نے تم کو اس کے لئے بلایا اور اس پر عمل کرو۔۔۔ ۔۔۔ پھر پاخانے میں داخل ہو گئے۔ اور نکلے اور کچھ پانی لے کر اپنے منہ اور دونوں ہاتھ پر ملا پھر قرآن پڑھنے

فَكَأَنَّا أَنْكَرْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَلَا يَحْجُزُهُ عَنْ ذٰلِكَ وَرُبَّمَا قَالَ لَا يَحْجُبُهُ عَنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ

ہوئے پھرے ہم نے اس کو برا سمجھا تو کہا کہ حضرت قرآن پڑھتے تھے۔ اور آپ کو جنابت کے سوا کوئی چیز اس سے نہ روکتی تھی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ لَا نَرَى بَأْسًا بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ جُنُبًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ کہ ہر حال میں قرآن پڑھنا درست ہے سوائے اس کے اس کو نہانے کی حاجت ہو۔ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

۲۴۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ قَالَ لَيْسَ لِذٰلِكَ بُنِيَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے حمام میں قرآن پڑھنے کا حکم پوچھا انہوں نے کہا کہ حمام اس واسطے نہیں بنایا گیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَإِنْ شِئْتَ فَاقْرَأْ بَلَغَنَا عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْحَمَّامِ

امام محمدؒ نے کہا کہ اگر تو چاہے تو پڑھ کہ ہم کو ضحاک سے روایت پہنچی کہ انہوں نے حمام میں قرآن پڑھا۔

۲۴۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ لَا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ إِلَّا الْآيَةَ وَنَحْوَهَا الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ وَالَّذِيْ يُجَامِعُ أَهْلَهُ وَفِي الْحَمَّامِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ چار آدمی قرآن نہ پڑھیں مگر ایک آیت یا اس کے مانند جنبی اور حیض والی اور جو اپنی بیوی سے صحبت کرے اور جو حمام میں ہو۔

۲۴۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ اذْكُرِ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ فِي الْحَمَّامِ وَغَيْرِهٖ إِذَا عَطَسْتَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو حمام وغیرہ میں چھینکے تو ہر حال میں اللہ کا ذکر کر یعنی الحمد للہ کہہ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے

۲۴۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَحْمَدُ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ حَالٍ كُنْتُ فِيْ خَلَاءٍ أَوْ غَيْرِهٖ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ میں ہر حال میں خدا کی حمد کہتا ہوں۔ خواہ پاخانے میں ہوں یا اس کے غیر میں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

امام محمد نے کہا کہ ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۸۲ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِفْطَارِ

۸۲- سفر میں روزہ اور افطار کا بیان

۲۴۵- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سَوَادَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجْتُ أُرِيْدُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ رُفْقَتَيْنِ فِيْ إِحْدٰهُمَا حُذَيْفَةُ وَفِي الْأُخْرٰى أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ فَكُنْتُ فِيْ أَصْحَابِ حُذَيْفَةَ قَالَ فَصَامَ حُذَيْفَةُ وَأَصْحَابُهٗ وَأَبُوْ مُوْسٰى وَأَصْحَابُهٗ فَكَانَ حُذَيْفَةُ يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السُّحُوْرَ وَكَانَ أَبُوْ مُوْسٰى يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ السُّحُوْرَ

محمد- ابو حنیفہ- ابراہیم بن مسلم- بنی سوادۃ بن عامر کے ایک مرد سے روایت کرتے ہیں اس نے کہا کہ میں مکے کے ارادے سے نکلا تو میں دو گروہ سے ملا ایک گروہ میں حذیفہ تھے اور دوسرے میں ابو موسیٰ اشعری- میں حذیفہ کے ساتھیوں میں ملا تو حذیفہ اور ابو موسیٰ اور اُن کے ساتھیوں نے روزہ رکھا- حذیفہ تو روزہ کھولنے میں جلدی کرتے تھے اور سحری میں تاخیر کرتے تھے- لیکن ابو موسیٰ روزہ کھولنے میں دیر کرتے تھے اور سحری میں جلدی کرتے تھے-

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ حُذَيْفَةَ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم حذیفہ کے قول کو لیتے ہیں اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے-

۲۴۶- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَفْطَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَصْحَابُهٗ فِيْ يَوْمِ غَيْمٍ فَظَنُّوْا أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ غَابَتْ قَالَ فَطَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ عُمَرُ مَا تَعَرَّضْنَا لِجَنَفٍ نُتِمُّ هٰذَا الْيَوْمَ ثُمَّ نَقْضِيْ يَوْمًا مَكَانَهٗ

محمد- ابو حنیفہ- حماد- ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر اور ان کے ساتھیوں نے ابر کے دن روزہ کھولا انہوں نے گمان کیا کہ سورج ڈوب گیا پھر سورج نکلا تو حضرت عمر نے کہا- کہ ہم نے گناہ کا ارادہ نہیں کیا یعنی جان بوجھ کر روزہ نہیں توڑا ہم یہ دن پورا کریں گے پھر اس کی جگہ ایک دن قضا کریں گے-

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ أَيُّمَا رَجُلٍ أَفْطَرَ فِيْ غَيْمٍ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَوْ حَائِضٌ أَفْطَرَتْ ثُمَّ طَهُرَتْ فِيْ بَعْضِ النَّهَارِ أَوْ قَدِمَ الْمُسَافِرُ فِيْ بَعْضِ النَّهَارِ إِلٰى مِصْرِهٖ أَتَمَّا بَقِيَّةَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں کہ اگر کوئی مرد ماہ رمضان مبارک میں ابر کے دن روزہ کھولے یعنی کچھ دن باقی ہو یا حیض والی روزہ کھولے پھر دن کے کچھ حصہ میں حیض سے پاک ہو جائے یا مسافر بعض دن میں اپنے شہر میں آ گئے تو باقی

مِنْ يَوْمِهِ فَلَمْ يَأْكُلْ وَلَمْ يَشْرَبْ وَقَضَى يَوْمًا مَكَانَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

دن بغیر کھائے پیئے پورا کرے اور اس کی جگہ ایک دن قضا روزہ رکھے اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔

بَابُ ٨٣ قُبْلَةِ الصَّائِمِ وَمُبَاشَرَتِهِ

٨٣- روزہ دار کے بوسہ لینے اور مباشرت کرنے کا بیان

٢٧٧- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں - کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے اس حال میں کہ روزہ دار ہوتے۔

٢٧٨- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ

محمد - ابو حنیفہ - زیاد بن علاقہ - عمرو بن میمون - عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بوسہ لیتے تھے اس حال میں کہ روزے سے ہوتے۔

٢٧٩- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلعم يُصِيبُ مِنْ وَجْهِهَا وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نَرَى بِذٰلِكَ بَأْسًا إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ نَفْسَهُ عَنْ غَيْرِ ذٰلِكَ أَيِ الْإِنْزَالِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

محمد - ابو حنیفہ - ایک شخص - عامر شعبی - مسروق - عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے منہ سے حاصل کرتے تھے اس حال میں کہ روزہ دار ہوتے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اس میں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے کہ وہ مرد بوسہ لے جو اپنی خواہشات کے روکنے پر قادر ہو یعنی اگر انزال کا خوف نہ ہو تو روزے کے حال میں عورت کا بوسہ لینا درست ہے امام ابو حنیفہ کا یہی قول

٢٨٠- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نَرَى بِذٰلِكَ بَأْسًا مَا لَمْ يَخَفْ عَلَى نَفْسِهِ مِنَ الْمُبَاشَرَةِ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدن سے بدن لگاتے تھے یعنی اپنی بیوی کے بدن سے اس حال میں روزہ دار تھے

امام محمد نے کہا - کہ ہم اس میں کچھ خوف نہیں دیکھتے جبکہ مباشرت کے سوا اپنی جان پر کسی چیز کا خوف نہ کرے۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

باب ما ینقض الصوم

۲۸۱- محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم انه قال فی الرجل یتمضمض او یستنشق وهو صائم فیسبقه الماء فیدخل حلقه قال یتم صومه ثم یقضی یوما۔

قال محمد وبه ناخذ اذا کان ذاکرا لصومه واذا کان ناسیا لصومه فلا قضاء علیه وهو قول ابی حنیفة

۲۸۲- محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم قال فی القیء لا قضاء علیه الا ان یکون تعمده فیتم صومه ثم یقضیه بعد

قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة رحمة الله علیه

۲۸۳- محمد قال اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم فی الرجل یصیب اهله وهو صائم فی شهر رمضان قال یتم صومه ویقضی ما افطر ویتقرب الی الله تعالی بما استطاع من خیر ولو علم به الامام عزره

قال محمد وبه ناخذ ونری مع ذلک ان علیه الکفارة عتق رقبة

۴۸- روزہ کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے اس آدمی کے متعلق کہا کہ جو کلی کرے اور ناک میں پانی لے اس حال میں کہ روزے دار ہو۔ اور پانی اس پر غالب آئے اور اس کے حلق میں داخل ہو تو وہ اپنا روزہ تمام کرے پھر اس کی جگہ ایک دن قضا روزہ رکھے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں جبکہ اس کو اپنا روزہ یاد ہو اور جبکہ اس کو اپنا روزہ یاد نہ ہو تو اس پر قضا نہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا یہی قول ہے۔

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ قے کرنے میں روزے کی قضا نہیں۔ مگر یہ کہ جان بوجھ کر قے کی ہو تو اپنا روزہ تمام کرے پھر بعد اس کے اس کی قضا کرے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو مرد رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کرے اس حال میں کہ روزے دار ہو۔ تو وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جو توڑا ہو وہ قضا کرے اور اللہ کی قربت چاہے جس قدر ممکن ہو۔ یعنی جہاں تک ممکن ہو اس کا کفارہ ادا کرے۔ تاکہ وہ گناہ اس کا معاف ہو اور اگر حاکم کو یہ حال معلوم ہو تو اس کو تعزیر کرے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قضا کرے اور ساتھ اس کے اس پر کفارہ بھی ہے کہ ایک

فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيْرٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

بَابُ ۸۵ فَضْلِ الصَّوْمِ

۲۸۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ يَعْدِلُ بِصَوْمِ سَنَةٍ وَصَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ يَعْدِلُ بِصَوْمِ سَنَتَيْنِ سَنَةٌ قَبْلَهَا وَسَنَةٌ بَعْدَهَا۔

۲۸۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْأَقْمَرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَظَلُّ صَائِمًا وَيَبِيْتُ طَاوِيًا قَائِمًا ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلٰى شَرْبَةٍ مِنْ لَبَنٍ قَدْ وُضِعَتْ لَهٗ فَيَشْرَبُهَا فَتَكُوْنُ فِطْرَهٗ وَسَحُوْرَهٗ إِلٰى مِثْلِهَا مِنَ الْقَابِلَةِ قَالَ فَانْصَرَفَ إِلٰى شَرْبَتِهٖ فَوَجَدَ بَعْضَ أَصْحَابِهٖ قَدْ بَلَغَ مَجْهُوْدَهٗ فَسَقَاهَا فَطُلِبَ لَهٗ فِيْ بُيُوْتِ أَزْوَاجِهٖ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَلَمْ يُوْجَدْ فَطَلَبُوْا عِنْدَ أَصْحَابِهٖ فَلَمْ يَجِدُوْا عِنْدَهُمْ شَيْئًا فَقَالَ مَنْ يُطْعِمُنِيْ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ فَلَمْ يَجِدُوْا

غلام آزاد کرے اور یہ نہ پائے تو روزے رکھے دو مہینے کے پے در پے اگر اس سے یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے ہر مسکین کو آدھا صاع یعنے دو سیر گیہوں دے اور اگر جو یا کھجور ہو تو ہر مسکین کو چار چار سیر دے یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

۸۵۔ روزے کی فضیلت کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ عاشورے کے دن روزہ رکھنے کا ثواب ایک برس کے روزے کے برابر ہے اور عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا ثواب دو برس کے روزے کے برابر ہے۔ ایک برس... پہلے اور ایک برس اس کے بعد۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ علی بن اقمر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن کو روزہ سے ہوتے اور رات کو خالی پیٹ کھڑے ہو کر عبادت کرتے تھے پھر دودھ پینے کی طرف متوجہ ہوتے جو آپ کے لئے رکھا ہوا ہوتا پھر آپ اس کو پیتے۔ آئندہ رات کے لئے یہی آپ کا افطار اور آپ کی سحری ہوتی۔ ایک بار آپ اپنے دودھ کی طرف پھرے تو آپ نے اپنے بعض اصحاب کو بہت بھوکا پایا۔ انہوں نے اس کو پیا اور آپ کے لئے آپ کی بیویوں کے گھر میں کھانے پینے کی چیز تلاش کی گئی ان کے پاس بھی کوئی چیز نہ ملی تو آپ نے دو بار فرمایا کہ جو شخص مجھ کو کھلائے گا اللہ اس کو کھلائے گا۔ ان لوگوں کو کچھ نہ ملا جو آپ کو کھلاتے۔ پھر یہ لوگ بکری کی طرف متوجہ

شَيْئًا يُطْعِمُونَهُ إِيَّاهُ قَالَ فَأَبَوْا عَلَيَّ الْفِطْرَ فَوَجَدُوهُ مَا لَا تُغْلِي مَا لَا نَتْ لَمَّا أَبَوْا مِنْهَا بِمِثْلِ شُرْبِهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ہوئے تو اس کے حق میں پہلے کے اعتبار سے زیادہ دودھ پایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دودھ پینے کے انداز سے اس کو دودیا۔

بَابُ ۸۶ زَكٰوةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَالِ الْيَتِيمِ

۸۶۔ سونے اور چاندی کی زکوٰۃ اور یتیم کے مال کا بیان

۲۸۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ عِشْرِيْنَ مِثْقَالًا مِنَ الذَّهَبِ زَكٰوةٌ فَإِذَا كَانَ الذَّهَبُ عِشْرِيْنَ مِثْقَالًا فَفِيْهَا نِصْفُ مِثْقَالٍ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ صَدَقَةٌ فَإِذَا بَلَغَتِ الْوَرِقُ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَكَانَ أَبُو حَنِيْفَةَ يَأْخُذُ بِذٰلِكَ كُلِّهِ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ فَمَا زَادَ عَلٰى مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِي الزِّيَادَةِ شَيْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا فَيَكُوْنَ فِيْهَا دِرْهَمٌ فَمَا زَادَ عَلَى الْعِشْرِيْنَ مِثْقَالًا مِنَ الذَّهَبِ فَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ حَتّٰى يَبْلُغَ أَرْبَعَةَ مَثَاقِيْلَ فَيَكُوْنَ فِيْهَا بِحِسَابِ ذٰلِكَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ بیس مثقال سے کم سونے میں زکوٰۃ نہیں جب سونا بیس مثقال ہو تو اس میں آدھا مثقال دینا واجب ہے اور جب زیادہ ہو تو اسی حساب سے اور دو سو درہم سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں جب چاندی دو سو درہم کو پہنچے تو اس میں پانچ درہم دینے واجب ہیں۔ اور جو زیادہ ہو۔ تو اسی حساب سے دینا ہوگا۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ بھی ان سب حکموں کو لیتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ جب چاندی دو سو درہم سے زیادہ ہو تو زیادتی میں کچھ زکوٰۃ نہیں۔ یہاں تک کہ چالیس درہم کو پہنچے تو اس میں ایک درہم دینا واجب ہوگا اور اسی طرح اگر سونا بیس مثقال سے زیادہ ہو تو اس میں بھی کچھ زکوٰۃ نہیں یہاں تک کہ چار مثقال کو پہنچے تو اس میں اسی حساب سے زکوٰۃ دے۔

۲۸۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيْمِ زَكٰوةٌ وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ الزَّكٰوةُ حَتّٰى يَجِبَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ نماز نہیں واجب ہوتی۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور امام

أَبِي حَنِيْفَةَ

۲۸۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيْمِ زَكٰوةٌ

۲۸۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا حَضَرَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هٰذَا شَهْرُ زَكٰوتِكُمْ قَدْ حَضَرَ فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيَقْضِهِ ثُمَّ لِيُزَكِّ مَا بَقِيَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ عَلَيْهِ الزَّكٰوةُ بَعْدَ قَضَاءِ دَيْنِهٖ

۲۹۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ دَيْنٌ مِنَ النَّاسِ لِيَقْضِيَهِ ثُمَّ زَكٰوةُ مَا بَقِيَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رح

۲۹۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي رَجُلٍ أَقْرَضَ رَجُلًا أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ زَكٰوتُهَا عَلَى الَّذِي يَسْتَعْمِلُهَا وَيَسْتَنْفِعُ بِهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا الزَّكٰوةُ عَلٰى صَاحِبِهَا إِذَا قَبَضَهَا لِمَا كَانَ عَلَيْهَا لِمَا مَضٰى

ابوحنیفہ کا بھی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ لیث بن ابی سلیم۔ مجاہد۔ ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہؒ۔ ابوبکر۔ حضرت عثمان بن عفان سے روایت کرتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو کہتے تھے کہ اے لوگو تمہارا یہ مہینہ زکوٰۃ کا ہے۔ جب مہینہ رمضان کا آئے اور کسی پر قرض ہو تو چاہیئے کہ ادا کرے پھر باقی مال کی زکوٰۃ دے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ادائے قرض کے بعد اس پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ہیثم۔ ابن سیرین۔ علی بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب لوگوں پر قرض ہو۔ تو اس کو ادا کرے پھر باقی مال کی زکوٰۃ دے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو آدمی کسی کو قرض ہزار درہم دے تو زکوٰۃ اس پر ہے جو اس کو اپنے کام میں لائے اور اس سے فائدہ اٹھائے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے اس کی زکوٰۃ اس کے مالک پر ہے۔ جب اس کو لے تو گذرے سالوں کی زکوٰۃ دے۔

بَابُ زَكٰوةِ الْحُلِيِّ (۸۶)

۸۷ - زیور کی زکوٰۃ کا بیان

۲۹۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ عبداللہ بن مسعودؓ

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ امْرَاَۃً قَالَتْ لَہٗ اِنَّ لِیْ حُلِیًّا فَھَلْ عَلَیَّ فِیْہِ زَکٰوۃٌ فَقَالَ لَھَا نَعَمْ قَالَتْ اِنَّ لِیْ اِبْنَیْ اَخٍ یَتِیْمَیْنِ فِیْ حِجْرِیْ اَفَیُجْزِئُ عَنِّیْ اَنْ اَجْعَلَ ذٰلِکَ فِیْھِمَا۔

سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے ابن مسعودؓ سے کہا کہ میرے پاس کچھ زیور ہے تو کیا مجھ پر اس کی زکوٰۃ واجب ہے ابن مسعودؓ نے کہا کہ ہاں اس نے کہا کہ میرے دو بھتیجے یتیم ہیں کہ میری گود میں ہیں تو کیا مجھے کفایت کرتا ہے یہ کہ میں یہ زکوٰۃ ان میں خرچ کروں ابن مسعود نے کہا ہاں کافی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ لَا بَاْسَ بِاَنْ یُّعْطٰی مِنَ الزَّکٰوۃِ ذَا قَرَابَۃٍ اِلَّا وَلَدًا اَوْ وَالِدًا اَوْ وَلَدَ وَلَدٍ اَوْ جَدًّا اَوْ جَدَّۃً وَاِنْ کَانُوْا فِیْ عِیَالِہٖ وَالزَّوْجَۃُ لَا تُعْطٰی مِنَ الزَّکٰوۃِ وَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ لَا یُعْطَی الزَّوْجُ مِنَ الزَّکٰوۃِ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَا نَرٰی بَاْسًا اَنْ یُّعْطَی الزَّوْجُ مِنَ الزَّکٰوۃِ وَلَا نَرٰی فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْحُلِیِّ زَکٰوۃً اِلَّا فِی الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَاَمَّا فِی الْجَوْھَرِ وَاللُّؤْلُؤِ فَلَا زَکٰوۃَ فِیْہِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ لِلتِّجَارَۃِ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہر رشتہ دار کو زکوٰۃ دینی درست ہے مگر بیٹے یا باپ یا پوتے اور دادے یا دادی کو درست نہیں ہے۔ اگرچہ اس کے عیال میں ہوں اور اپنی عورت کو بھی زکوٰۃ نہ دی جائے اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ خاوند کو بھی زکوٰۃ دینی درست نہیں لیکن ہمارے نزدیک تو خاوند کو زکوٰۃ دینی درست ہے۔ اور ہمارے نزدیک کسی زیور میں زکوٰۃ نہیں مگر چاندی اور سونے کے زیور میں اور جواہر اور موتی میں زکوٰۃ نہیں مگر یہ کہ سوداگری کے لئے ہوں تو ان میں بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

۲۹۳- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ لَیْسَ فِی الْجَوْھَرِ وَاللُّؤْلُؤِ زَکٰوۃٌ اِذَا لَمْ یَکُنْ لِلتِّجَارَۃِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جواہر اور موتیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے جب کہ تجارت کے لئے نہ ہوں۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۸۸ بَابُ زَکٰوۃِ الْفِطْرِ وَالْمَمْلُوْکِیْنَ

۸۸- صدقہ فطر اور غلاموں کی زکوٰۃ کا بیان

۲۹۴- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ فِیْ صَدَقَۃِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ صدقہ فطر واجب ہے ہر شخص

الفطرة على كل مملوك أو حر أو صغير أو كبير نصف صاع من بر أو صاع من تمر

قال محمد وبه نأخذ فإن أدى صاعا من شعير أجزأه أيضا وقال أبو حنيفة نصف صاع من زبيب يجزئه وأما في قولنا فلا يجزئه إلا صاع من زبيب

ہر غلام ہو یا آزاد چھوٹا ہو یا بڑا آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر ایک صاع جَو دے تو یہ بھی اس کو کافی ہے اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ آدھا صاع خشک انگور بھی اس کو کافی ہے لیکن ہمارے قول میں ایک صاع خشک انگور سے کم کافی نہیں۔

۲۹۵۔ محمد قال أخبرنا سفيان الثوري عن عثمان بن الأسود المكي عن المجاهد قال ما سوى البر صاعا

قال محمد وبهذا نأخذ

محمد۔ سفیان الثوری۔ عثمان بن اسود مکی۔ مجاہد سے روایت کرتے کہ گیہوں کے سوا جو چیز ہے ایک صاع دے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔

۲۹۶۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال ليس في المملوكين الذين يؤدون الضريبة زكوة ولكن إذا كانوا للتجارة كانت الزكوة في القيمة

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ غلاموں میں اور ان میں کہ اپنا خراج ادا کرتے ہیں زکوٰۃ نہیں۔ لیکن اگر تجارت کے لیے ہوں تو اُن کی قیمت میں زکوٰۃ واجب ہوگی۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) ضریبہ کی صورت یہ ہے کہ مالک اپنے غلام پر خراج مقرر کر دیتا ہے۔ کہ مثلاً ماہوار درہم مجھے اتنا روپیہ دے دیا کرے گا اگر تو اس سے زیادہ کمائے۔ تو وہ تیرا ہے اور کم کمائے تو وہ بھی تجھ پر ہے۔

۲۹۷۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال إذا كان المملوك للتجارة فالصدقة من القيمة في كل مائتي درهم خمسة دراهم

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر غلام تجارت کے لیے ہوں تو زکوٰۃ ان کی قیمت سے دینی واجب ہے ہر دو سو درہم میں پانچ درہم ہیں۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ زَكٰوةِ الدَّوَابِّ الْعَوَامِلِ ٨٩

٢٩٨ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ يُطْلَبُ نَسْلُهَا إِنْ شِئْتَ فِي كُلِّ فَرَسٍ دِيْنَارًا وَإِنْ شِئْتَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَإِنْ شِئْتَ فَالْقِيْمَةُ ثُمَّ كَانَ فِي كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فِي كُلِّ فَرَسٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ يَأْخُذُ أَبُو حَنِيْفَةَ وَأَمَّا فِي قَوْلِنَا فَلَيْسَ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَفَوْتُ لِأُمَّتِيْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ۔

٢٩٩ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا هَيْثَمُ بْنُ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم يَقُوْلُ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهٖ وَلَا فِي عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ

٣٠٠ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْحُمُرِ السَّائِمَةِ زَكٰوةٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

٣٠١ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ

٨٩ - کام کرنے والے چارپایوں کی زکوٰۃ کا بیان

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ چرنے والے گھوڑوں میں کہ ان کی نسل مطلوب ہو زکوٰۃ ہے اگر تو چاہے تو ہر گھوڑے میں ایک دینار ہے اور اگر چاہے تو دس درہم ہیں۔ اور اگر چاہے تو قیمت لگائے۔ پھر ہر دو سو درہم میں پانچ درہم زکوٰۃ دے ہر گھوڑے میں سے خواہ نر ہو یا مادہ۔

امام محمد نے کہا۔ کہ ان سبھوں کو امام حنیفہ لیتے ہیں اور ہمارے قول میں گھوڑوں میں زکوٰۃ نہیں ہم کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت پہنچی کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے معاف کی زکوٰۃ اپنی امت کے گھوڑوں سے اور غلاموں سے اگر تجارت کے لئے نہ ہوں۔

محمد ہیثم بن عراک بن مالک۔ اپنے والد سے وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سے سنا فرماتے تھے۔ کہ مرد مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ چرنے والے گدھوں میں زکوٰۃ نہیں۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ کام کرنے والے بیلوں اور

فِيمَا يُعْمَلُ عَلَيْهِ مِنَ الثِّيرَانِ صَدَقَةٌ وَلَا عَلَى الْعَوَامِلِ مِنَ الْإِبِلِ الْعَامِلَةِ فِي الْقُرَى صَدَقَةٌ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

چکی پیسنے والے اور کام کرنے والے اونٹوں پر زکوٰۃ نہیں۔
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (٩٠) زَكٰوةِ الزَّرْعِ وَالْعُشْرِ

٩٠۔ کھیتی کی زکوٰۃ اور عشر کا بیان

٣٤٢۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِي كُلِّ شَيْءٍ أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ أَوْ سُقِيَ سَيْحًا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِغَرْبٍ أَوْ دَالِيَةٍ فَفِيْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كَانَ يَأْخُذُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَمَّا فِي قَوْلِنَا فَلَيْسَ فِي الْخُضَرِ صَدَقَةٌ وَالْخُضَرُ الْبُقُوْلُ وَالرِّطَابُ وَمَا لَمْ يَكُنْ لَهُ ثَمَرَةٌ بَاقِيَةٌ نَحْوُ الْبِطِّيْخِ وَالْقِثَّاءِ وَالْخِيَارِ وَمَا كَانَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَأَشْبَاهِ ذٰلِكَ فَلَيْسَ فِيْهِ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ وَالْوَسْقُ سِتُّوْنَ صَاعًا وَالصَّاعُ قَفِيْزُنَا الْحَجَّاجِيُّ وَرُبُعُ الْهَاشِمِيِّ وَهُوَ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ ہر اس چیز میں دسواں حصہ ہے جو زمین سے پیدا ہو بشرطیکہ آسمان یا چشمے اور نہر سے سیراب ہو اور اگر چرسہ یا پانی کھینچنے والے جانور نے اس کو سیراب کیا ہو تو بیسواں حصہ ہے۔
امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ اسی کو لیتے تھے اور ہمارے قول میں سبز ترکاریوں میں زکوٰۃ نہیں اور خضر ترکاریاں اور تر چیزیں اور وہ چیز کہ اس کا پھل نہ رہ سکے مانند تربوز اور ککڑی اور کھیرے کے اور جو چیز کہ ہو گیہوں سے اور جو سے اور کھجور اور انگور خشک سے اور مانند اس کے تو اس میں زکوٰۃ نہیں یہاں تک کہ پانچ وسق کو پہنچے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قفیز حجاجی اور ربع ہاشمی ہے اور وہ آٹھ رطل ہے۔

٣٤٣۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَآتُوْا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهٖ مَنْسُوْخَةٌ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حماد سے روایت ہے اس آیت کے متعلق کہ اس کا حق اس کے کاٹنے کے دن دو۔ ابراہیم نے کہا کہ یہ آیت منسوخ ہے یعنی کھیتی وغیرہ میوؤں اور ترکاریوں میں زکوٰۃ واجب نہیں۔

٣٤٤۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُدَيْرٍ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابو حمزہ محاربی۔ زیاد بن حدیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے ان کو عین تمر

قَالَ بَعَثَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مُصَدِّقًا إِلَى عَيْنِ التَّمْرِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ رُبُعَ الْعُشْرِ وَمِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا اخْتَلَفُوْا بِهَا لِلتِّجَارَةِ نِصْفَ الْعُشْرِ وَمِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الْحَرْبِ الْعُشْرَ۔

۳۴۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَبْعَثُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مُصَدِّقًا لِأَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ فَأَرَادَنِيْ أَنْ أَعْمَلَ لَهُ فَقُلْتُ لَا حَتّٰى تَكْتُبَ لِيْ عَهْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الَّذِيْ كَتَبَ لَكَ فَكَتَبَ لِيْ أَنْ آخُذَ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ رُبُعَ الْعُشْرِ وَمِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا اخْتَلَفُوْا بِهَا لِلتِّجَارَةِ نِصْفَ الْعُشْرِ وَمِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الْحَرْبِ الْعُشْرَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ فَأَمَّا مَا أُخِذَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ زَكٰوةٌ فَيُوْضَعُ فِيْ مَوَاضِعِ الزَّكٰوةِ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَمَنْ سَمَّى اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا أُخِذَ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَمِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ فَيُوْضَعُ مَوْضِعَ الْخَرَاجِ فِي بَيْتِ الْمَالِ فِي الْمُقَاتِلَةِ

(ایک جگہ کا نام ہے) میں زکوٰۃ تحصیل کرنے کو بھیجا تو اُن کو حکم دیا کہ مسلمانوں کے مال سے چالیسواں حصہ اور اہل ذمہ کافروں کے مال سے جب کہ اس سے تجارت کرتے ہوں بیسواں حصہ۔ اور اہل حرب کے مال میں سے دسواں حصہ لیں۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم۔ انس بن سیرین۔ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انسؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب ان کو اہل بصرہ کی طرف زکوٰۃ تحصیل کرنے کو بھیجتے تھے تو ارادہ کیا حضرت انس نے کہ میں ان کے لئے زکوٰۃ تحصیل کروں میں نے کہا کہ میں نہیں کروں گا یہاں تک کہ تو مجھ کو عہد لکھ دے جو عمر نے تیرے لئے لکھا تھا۔ تو اُنہوں نے میرے لئے عہد لکھا۔ کہ میں مسلمانوں کے مال سے چالیسواں حصہ لوں اور اہل ذمہ کے مال سے جبکہ اس سے تجارت کرتے ہوں بیسواں حصہ لوں۔ اور اہل حرب کے مال میں سے دسواں حصہ لوں

امام محمدؒ نے کہا کہ انہیں سب حکم کو ہم لیتے ہیں۔ لیکن جو مسلمانوں سے لے وہ زکوٰۃ ہے کہ فقیروں اور مسکینوں کے واسطے اور ان لوگوں کے واسطے جن کا نام اللہ تعالیٰ نے قرآن میں لیا زکوٰۃ کے درمیان رکھا جائے اور جو مال کہ اہل ذمہ اور اہل حرب سے لیا جائے تو وہ خراج کی جگہ بیت المال میں مجاہدوں کے لئے رکھا جائے۔

بَابُ (۹۱) كَيْفَ تُعْطَى الزَّكٰوةُ

۹۱- زکوٰۃ کس طرح دی جائے

۳۴۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد- ابو حنیفہ- عمرو بن جبیر - ابراہیم نخعی

قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَرَادَ أَنْ يُعْطِيَ زَكٰوةَ أَرْبَعِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَذَهَبَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ يَدُلُّهُ فَكَانَ يُعْطِي أَهْلَ الْبَيْتِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَوْ كُنْتُ أَنَا كَانَ أَنْ أُغْنِيَ جَمَاعَةَ أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَحَبَّ إِلَيَّ

سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے چار سو درہم زکوٰۃ دینے کا ارادہ کیا۔ تو ابراہیم کے پاس گیا کہ اس کو بتلائے۔ وہ ہر گھر والوں کو دس درہم دیتا تھا تو ابراہیم نے کہا کہ اگر میں ہوتا تو ہر گھر والوں کو بھوک سے بے پرواہ کرتا میرے نزدیک بہتر تھا یعنے اتنا دیتا کہ بے پرواہ ہو جاتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ أَنْ يُعْطِيَ الزَّكٰوةَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمِائَتَيْنِ وَلَا يَبْلُغُ بِهَا الْمِائَتَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَغْرَمًا فَيُعْطِي قَدْرَ دَيْنِهِ وَفَضْلَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ إِلَّا قَلِيلًا وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ دی جائے زکوٰۃ سے وہ چیز کہ اس کے اور دو سو درہم کے درمیان ہے اور دو سو درہم کو نہ پہنچے مگر یہ کہ قرضدار ہو تو قرض کے موافق دیا جاوے اور اس سے زیادہ سو درم کچھ کم اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

بَابُ ۹۲ زَكٰوةِ الْإِبِلِ

۹۲- اُونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان

۲۲۷- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ إِلَى تِسْعٍ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى أَرْبَعَ عَشَرَةَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ إِلَى تِسْعَ عَشَرَةَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ إِلَى أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلٰثِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا حِقَّةٌ إِلَى

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری دینی واجب ہے نو تک اور جب نو سے ایک اونٹ زیادہ ہو تو اُن میں دو بکریاں ہیں چودہ تک اور جب پندرہ ہوں تو اُن میں تین بکریاں ہیں ۱۹ انیس تک اور جب بیس ہوں تو اُن میں چار بکریاں ہیں چوبیس تک اور جب پچیس اُونٹ ہوں تو ان میں ایک سال کی اُونٹنی واجب ہے پینتیس تک اور جب ایک زیادہ ہو۔ تو اُن میں دو برس کی اونٹنی ہے ساٹھ تک اور جب ایک زیادہ ہو تو ان میں چار برس کی اونٹنی دینی واجب ہے جو

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَالْمَاخِضُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا وَلَدٌ وَالرُّبَّى الَّتِي تُرَبِّي وَلَدَهَا وَالْأَكُوْلَةُ الَّتِي تُسَمَّنُ لِلْأَكْلِ وَإِنَّمَا يَنْبَغِي لِلْمُصَدِّقِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ أَوْسَطِ الْغَنَمِ وَيَدَعَ الْمُرْتَفِعَ وَالرُّذَالَ وَيَأْخُذَ مِنَ الْأَوْسَاطِ الثَّنِيَّ فَصَاعِدًا۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور ماخض وہ بکری ہے جس کے پیٹ میں بچہ ہو یعنے حاملہ ہو۔ اور ربی وہ بکری ہے۔ جو اپنا بچہ پالتی ہو اور اکیلہ وہ بکری ہے جو کھانے کے لئے موٹی کی جائے اور زکوٰۃ لینے والے کے لئے مناسب ہے کہ زکوٰۃ میں درمیانی بکریاں لے اعلےٰ اور ادنےٰ درجے کی چھوڑ دے۔

بَابُ (۹۴) زَكٰوةِ الْبَقَرِ

۹۴۔ گائے کی زکوٰۃ کا بیان

۳۱۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ شَيْءٌ فَإِذَا كَانَتْ ثَلَاثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ فَفِيْهَا تَبِيْعٌ أَوْ تَبِيْعَةٌ إِلَى أَرْبَعِيْنَ فَإِذَا كَانَتْ أَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا مُسِنَّةٌ ثُمَّ مَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ تیس گایوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں جب تیس گائیں ہوں تو ان میں ایک گائے یا بیل ایک سال کا چالیس گایوں تک اور جب گائیں چالیس ہوں تو ان میں ایک گائے ہے دو برس کی پھر جو زیادہ ہو تو اسی حساب سے ان میں زکوٰۃ واجب ہوگی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ كَانَ يَأْخُذُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَلَيْسَ فِي الزِّيَادَةِ عَلَى الْأَرْبَعِيْنَ شَيْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ الْبَقَرُ سِتِّيْنَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتِّيْنَ كَانَ فِيْهَا تَبِيْعَانِ أَوْ تَبِيْعَتَانِ وَالتَّبِيْعُ الْجَذَعُ الْحَوْلِيُّ وَالْمُسِنَّةُ الثَّنِيَّةُ فَصَاعِدًا

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو امام حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ لیتے تھے۔ اور ہمارے قول میں چالیس سے زیادہ میں کچھ نہیں یہاں تک کہ جب گائیں ساٹھ کو پہنچیں تو ان میں دو گائیں ہیں ایک ایک برس کی یا دو بیل ایک ایک برس کے اور تبیع ایک سال کا بچہ ہے اور مسنہ دو سال کا یا زیادہ کا ہے۔

بَابُ (۹۵) الرَّجُلِ يَجْعَلُ مَالَهُ لِلْمَسَاكِيْنِ

۹۵۔ اگر کوئی مرد اپنا مال مسکینوں کیلئے وقف کر جائے تو اسکا کیا حکم ہے

۳۱۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت

عن حماد عن إبراهيم قال إذا جعل الرجل ماله في المساكين صدقة فلينظر إلى ما يسعه ويسع عياله فليمسكه وليتصدق بالفضل فإذا أيسر تصدق بمثل ما أمسك.

قَالَ مُحَمَّدٌ وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة وإنما عليه أن يتصدق من ذلك بأموال الزكوة الذهب والفضة والمتاع للتجارة والإبل والبقر والغنم السائمة فأما الطعام والرقيق والدور وغير ذلك مما ليس للتجارة فليس عليه أن يتصدق به إلا أن يكون عناه في يمينه.

کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنا مال مسکینوں میں وقف کر جائے تو دیکھنا چاہئے جس قدر اس کو اور اس کی اولاد کو کافی ہو اس قدر روک رکھے اور جو زیادہ ہو اس کو خیرات کرے جب مالدار ہو جائے تو جس قدر روکا تھا اس قدر خیرات کرے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا اور اس پر لازم ہے کہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ کا مال خیرات کرے یعنے سونا اور چاندی اور جو اسباب کہ تجارت کے لئے ہو اور اونٹ اور گائے اور چرنے والی بکریاں۔ لیکن اسباب اور غلام اور گھر وغیرہ جو تجارت کے لئے نہ ہوں تو ان کا خیرات کرنا واجب نہیں مگر یہ کہ اپنی قسم میں اس کو مراد لیا ہو۔

بَابُ ٩٦ الْإِحْرَامِ وَالتَّلْبِيَةِ

٩٦ - احرام اور لبیک کہنے کا بیان

٣١٣ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمَّا انْبَعَثَ بِهِ بَعِيرُهُ قَالَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ غَفَّارَ الذُّنُوبِ لَبَّيْكَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ إِنْ شَاءَ الرَّجُلُ أَحْرَمَ حِينَ يَنْبَعِثُ بِهِ بَعِيرُهُ وَإِنْ شَاءَ فِي دُبُرِ صَلَاتِهِ وَالتَّلْبِيَةُ الْمَعْرُوفَةُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ جب ان کا اونٹ ان کو لے کر کھڑا ہوا تو کہا لبیک اللھم لبیک یعنے بار بار حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الٰہی حاضر ہوں خدمت میں تیرا کوئی شریک نہیں میں خدمت میں حاضر ہوں حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہیں۔ کوئی شریک تیرا نہیں حاضر ہوں خدمت میں اے سچے خدا حاضر ہوں خدمت میں اے گناہ بخشنے والے حاضر ہوں تیری خدمت میں۔

امام محمد نے کہا کہ اگر چاہے مرد تو احرام باندھے جبکہ اس کا اونٹ اس کو لے کر کھڑا ہو اور اگر چاہے تو اپنی نماز کے بعد احرام باندھے اور مشہور تلبیہ

بقبلك وهو قول أبي حنيفة رح

۳۱۹۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا شيخ من ربيعة عن معاوية بن إسحاق القرشي قال إن الحاج مغفور له ولمن استغفر له إلى انسلاخ المحرم

۳۲۰۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا أيوب بن عائذ الطائي عن مجاهد قال حاج بيت الله والمعتمر والمجاهد في سبيل الله وفد الله دعاهم فلبوه ويعطيهم ما سألوه

۳۲۱۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا محمد بن مالك الهمداني عن أبيه قال خرجنا في رهط نريد مكة حتى إذا كنا بالربذة رفع لنا خباء فإذا فيه أبو ذر الغفاري فأتيناه فسلمنا عليه فرفع جانب الخباء فرد السلام فقال من أين أقبل القوم فقلنا من الفج العميق قال فأين تؤمون قال البيت العتيق قال آلله الذي لا إله إلا هو ما أخرجكم غير الحج تكرر ذلك علينا مرارا فحلفنا له فقال انطلقوا ثم استقبلوا العمل

اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد - ابوحنیفہ - ربیعہ کے ایک شیخ معاویہ بن اسحاق سے روایت کرتے ہیں۔ کہ مغفرت کی جاتی ہے حاجی کی اور اس شخص کی جس کے لئے وہ مغفرت چاہے محرم کے گذر نے تک۔

محمد - ابوحنیفہ - ایوب بن عائذ طائی - مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ مجاہد نے کہا کہ کعبے کا حاجی اور عمرہ کرنے والا اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا تینوں اللہ پاک کے مہمان ہیں۔ خدا نے ان کو بلایا تو انہوں نے اس کو قبول کیا اور جو مانگیں۔ تو خدا ان کو دیتا ہے۔

محمد - ابوحنیفہ - محمد بن مالک ہمدانی - اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم ایک جماعت میں حج کے ارادے سے نکلے یہاں تک کہ جب ربذہ (ایک جگہ کا نام ہے) میں پہنچے تو ہم کو ایک خیمہ نظر آیا۔ اس میں ابوذر غفاری تھے۔ ہم اُن کے پاس آئے اور ہم نے اُن کو سلام کہا تو انہوں نے خیمہ کا ایک کنارہ اُٹھایا اور سلام کا جواب دیا اور کہا کہ تم لوگ کہاں سے آئے ہو ہم نے کہا بہت دور سے کہا کہاں کا ارادہ رکھتے ہو انہوں نے کہا ابوذر نے کہا کہ قسم ہے اس اللہ کی کہ اس کے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہیں کہ صرف تم حج ہی کی نیت سے آئے ہو اور کوئی مطلب نہیں اور یہ بات کئی بار ہم سے کہی تو ہم نے اُن کے سامنے قسم کھائی۔ کہ ہم فقط حج ہی کی نیت سے آئے ہیں ابوذر نے کہا۔ کہ اپنے حج کو جاؤ پھر ابتدا سے عمل شروع کرو۔

بَابُ (۹۸) الطَّوَافِ وَالْقِرَاءَةِ فِي الْكَعْبَةِ

۹۸- طواف اور کعبہ میں قرآن پڑھنے کا بیان

۳۲۲- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد- ابوحنیفہ- حماد- ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلعم حجر اسود سے حجر اسود تک اکڑ کر چلے۔
امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

۳۲۳- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ الرَّمَلُ فِي الْأَشْوَاطِ الثَّلٰثَةِ الْأُوَلِ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حِيْنَ يَبْتَدِئُ الطَّوَافَ حَتّٰى يَنْتَهِيَ إِلَيْهِ ثَلٰثَةَ أَطْوَافٍ كَامِلَةٍ وَيَمْشِي الْأَرْبَعَةَ الْأَوَاخِرَ مَشْيًا عَلٰى هَيْنَتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد- ابوحنیفہ- ایک آدمی عطا بن ابی رباح سے روایت ہے کہ اکڑ کر جلدی چلے حجر اسود سے حجر اسود تک۔
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ کہ رمل پہلے تین شوط میں ہے حجر اسود سے جبکہ طواف شروع کرے یہاں تک کہ حجر اسود کے پاس پہنچے تین طواف کامل اور پھر اخیر چار بار میں اپنی اصلی چال چلے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

(ف) کعبے کے گرد جو ایک بار پھرے حجر اسود سے حجر اسود تک پھرے تو اس کو شوط کہتے ہیں اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے جب حضرت ایک طواف کرتے تھے تو پہلے تین بار میں کندھے ہلا کر چلتے تھے جیسے پہلوان چلتے ہیں اور دوڑتے نہ تھے اور پھر چار بار اپنی معمولی چال چلتے یہ رمل کرنا سنت ہے اگرچہ اسکی علت موجود نہیں۔

۳۲۴- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ أَنَّهُ سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَعَ عِكْرِمَةَ فَجَعَلَ حَمَّادٌ يَصْعَدُ الصَّفَا وَلَا يَصْعَدُهُ عِكْرِمَةُ وَيَصْعَدُ حَمَّادٌ الْمَرْوَةَ وَلَا يَصْعَدُهُ عِكْرِمَةُ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ أَلَا تَصْعَدُ الصَّفَا

محمد- ابوحنیفہ- حماد- سے روایت کرتے ہیں کہ حماد نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی عکرمہ کے ساتھ حماد صفا پر چڑھتے تھے اور عکرمہ نہیں چڑھتے تھے اور حماد مروہ پر چڑھتے تھے اور عکرمہ نہیں چڑھتے تھے میں نے عکرمہ کو کہا کہ کیا تو صفا اور مروہ پر نہیں چڑھتا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ

وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ هٰكَذَا طَوَافُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ حَمَّادٌ فَلَقِيْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ إِنَّمَا طَافَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ بِمِحْجَنٍ فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ نَأْخُذُ يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ أَنْ يَصْعَدَ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَيَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ حَيْثُ يَرَاهَا ثُمَّ يَدْعُوْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

۲۲۵ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهٗ قَرَأَ فِي الْكَعْبَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى بِالْقُرْآنِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَرٰى بِهٰذَا بَأْسًا إِذَا فَهِمَ مَا يَقُوْلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا طواف اسی طرح تھا حماد نے کہا کہ میں سعید بن جبیر سے ملا اور یہ بات اُن سے کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو اپنی سواری پر طواف کیا تھا اس حال میں کہ آپ بیمار تھے رکنوں کو خمدار لکڑی سے ہاتھ لگاتے تھے۔ آپ نے صفا اور مروہ کا طواف اپنی سواری پر کیا اسی سبب سے ان پر نہ چڑھے تھے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم سعید کے قول کو لیتے ہیں مرد کے لئے مناسب ہے کہ صفا اور مروہ پر چڑھے اور کعبہ کی طرف منہ کرے جس جگہ سے اسکو دیکھے پھر دُعا مانگے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کعبے میں پہلی رکعت میں قرآن اور دُوسرے میں قل ہو اللہ احد پڑھا۔

امام محمد رح نے کہا کہ ہم اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے جب کہ سمجھ جو کہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

بَابُ ﴿۹۹﴾ مَتٰى يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ وَالشَّرْطِ فِي الْحَجِّ

۹۹ ۔ لبیک کہنی کب موقوف کرے اور حج میں شرط کرنے کا بیان

۲۲۶ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَقْطَعُ الْمُحْرِمُ التَّلْبِيَةَ بِالْعُمْرَةِ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَيَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ بِالْحَجِّ فِيْ أَوَّلِ حَصَاةٍ يَرْمِيْ بِهَا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللهُ وَبِهٖ نَأْخُذُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر عمرے کا احرام باندھا ہو تو جب حجر اسود کو ہاتھ لگائے اس وقت لبیک کہنی قطع کرے اگر حج کا احرام باندھا ہو تو جب جمرہ عقبہ کو پہلے کنکری مارے اس وقت لبیک کہنی موقوف کرے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

۳۲۷- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِطُ فِي الْحَجِّ قَالَ لَيْسَ شَرْطُهُ بِشَيْءٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جو شخص حج میں شرط کرے تو اس کی شرط کچھ چیز نہیں۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهَا

۳۲۸- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ أَقَامَ حَتَّى يَحُجَّ أَوْ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ ثُمَّ حَجَّ فَلَيْسَ بِمُتَمَتِّعٍ وَإِذَا أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ ثُمَّ حَجَّ فَلَيْسَ بِمُتَمَتِّعٍ وَإِذَا اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ أَقَامَ حَتَّى يَحُجَّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

۳۲۹- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ حَجَّ مِنْ عَامِهِ ذٰلِكَ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ هَدْيٌ بِمُتْعَتِهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَذٰلِكَ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى ذٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

۱۰۰- حج کے مہینوں اور دیگر ایام میں عمرہ کرنے کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی مرد حج کے سوا دوسرے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھے پھر ٹھہرا رہے یہاں تک کہ حج کرے یا اپنے گھر کی طرف جائے پھر حج کرے تو وہ متمتع نہیں اور جب حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھے پھر گھر والوں کی طرف جائے اور پھر جا کر حج کرے تو وہ بھی متمتع نہیں اور جب حج کے مہینوں میں احرام باندھ کر کے میں ٹھہرا رہے یہاں تک کہ حج کرے تو متمتع ہے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر کوئی مرد مکے کا رہنے والا حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھے پھر اسی سال میں حج کرے تو اس پر تمتع کے بدلے قربانی واجب نہیں۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور یہ اس آیت کی بنا پر ہے۔ کہ یہ قربانی اس کے لئے ہے جس کے گھر والے مسجد حرام میں حاضر نہ ہوں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

(ف) یعنے اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مکے کا رہنے والا تمتع کرے تو اس پر قربانی واجب نہیں اور اگر آفاقی یعنی غیر مکی تمتع کرے تو اس پر قربانی واجب ہے۔

۳۳۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقْدَمُ مُتَمَتِّعًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَا يَطُوْفُ حَتّٰى يَدْخُلَ شَوَّالٌ قَالَ هُوَ مُتَمَتِّعٌ لِاَنَّهُ طَافَ فِي اَشْهُرِ الْحَجِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ عُمْرَتُهٗ فِي الشَّهْرِ الَّذِيْ يَطُوْفُ فِيْهِ وَلَيْسَ فِي الشَّهْرِ الَّذِيْ يُحْرِمُ فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی رمضان مبارک کے مہینے میں تمتع کی نیت سے مکے میں آئے اور نہ طواف کرے یہاں تک کہ شوال کا مہینہ آجائے تو وہ تمتع ہے اس لئے کہ اس نے حج کے مہینوں میں طواف کیا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ کہ عمرہ اس کا اس مہینے میں واقع ہوا ہے جس میں اس نے طواف کیا اس مہینے میں نہیں جس میں اس نے احرام باندھا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۳۳۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَفُوْتُهٗ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ قَالَ عَلَيْهِ الْهَدْيُ لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَوْ اَنْ يَبِيْعَ ثَوْبَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حج کے دنوں میں جس کے تین روزے فوت ہوں۔ اس پر قربانی لازم ہے اگرچہ اپنا کپڑا بیچنا پڑے بیچے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۳۳۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَجُوْزٍ مِنَ الْعَتِيْكِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ لَا بَاْسَ بِالْعُمْرَةِ فِيْ اَيِّ السَّنَةِ شِئْتَ مَا خَلَا خَمْسَةَ اَيَّامٍ يَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَاَيَّامَ التَّشْرِيْقِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِلَّا اَنَّا نَقُوْلُ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَاَمَّا غَدَاةَ عَرَفَةَ فَلَا بَاْسَ بِالْعُمْرَةِ فِيْهَا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ یزید بن عبد الرحمن۔ عتیک کی ایک بڑھیا۔ حضرت عائشہؓ ام المومنین سے روایت کرتی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ پانچ دنوں یعنی یوم عرفہ، یوم نحر اور تشریق کے دنوں کے سوا سال کے جس دن میں چاہے عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے لیکن ہم کہتے ہیں کہ عرفہ کے دن دوپہر کے بعد عمرہ کرنا درست نہیں اور دوپہر سے پہلے عمرہ کرنا درست ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ بِعَرَفَةَ وَجَمْعٍ

۲۳۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا صَلَّيْتَ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ رَحْلِكَ فَصَلِّ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنَ الصَّلٰوتَيْنِ لِوَقْتِهَا وَلَا تَرْتَحِلْ مِنْ مَنْزِلِكَ حَتّٰى تَفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كَانَ يَاْخُذُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَاِنَّهُ يُصَلِّيْهَا فِيْ رَحْلِهِ كَمَا يُصَلِّيْهَا مَعَ الْاِمَامِ يَجْمَعُهُمَا جَمِيْعًا بِاَذَانٍ وَاِقَامَتَيْنِ لِاَنَّ الْعَصْرَ اِنَّمَا قُدِّمَتْ لِلْوُقُوْفِ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ وَعَنْ مُجَاهِدٍ

۲۳۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الصَّلٰوةِ بِجَمْعٍ قَالَ اِذَا صَلَّيْتَهُمَا بِجَمْعٍ صَلَّيْتَهُمَا بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَاِنْ تَطَوَّعْتَ بَيْنَهُمَا فَاجْعَلْ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ اِقَامَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلَا يُعْجِبُنَا اَنْ يَتَطَوَّعَ بَيْنَهُمَا۔

۲۳۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُحْرِمُ يَوْمَ عَرَفَةَ مِنْ مَنْزِلِهٖ وَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ

۱۰۱۔ عرفات اور مزدلفہ میں نماز پڑھنے کا بیان

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب تو عرفہ کے دن اپنی جگہ میں نماز پڑھے تو دونوں نمازوں میں سے ہر نماز اپنے وقت پر پڑھ اور جب تک کہ تو نماز سے فارغ نہ ہو جائے اپنی جگہ سے کوچ نہ کر۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ابوحنیفہ لیتے تھے اور ہمارے قول میں تو اس کو اپنی جگہ میں پڑھے۔ جیسے کہ اس کو امام کے ساتھ پڑھتا ہے اور دونوں نمازوں کو اکٹھے ایک اذان سے۔ اور دو اقامتوں سے پڑھے اس واسطے کہ عصر کی نماز تو وقوف عرفات کے لئے مقدم کی گئی ہے اور اسی طرح روایت پہنچی ہم کو عائشہ سے اور عبداللہ بن عمرو اور عطاء، ابن ابی رباح اور مجاہد سے۔

محمد۔ ابوحنیفہ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر تو دو نمازوں کو اکٹھی پڑھے تو دونوں کو ایک تکبیر سے پڑھ اور اگر تو ان کے درمیان نفل پڑھے تو ہر ایک کے لئے علیحدہ تکبیر کہہ۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور دو نمازوں کے درمیان نفل پڑھنی ہم کو پسند نہیں۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم عرفہ کے دن اپنی جگہ سے نہ نکلتے تھے اور امام ابوحنیفہ نے کہا کہ جو تعریف

اَلتَّعْرِيْفُ الَّذِيْ يَصْنَعُهُ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ مُحْدَثٌ اِنَّمَا التَّعْرِيْفُ بِعَرَفَاتٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ

کہ لوگ عرفہ کے دن کرتے ہیں وہ بدعت ہے تعریف تو صرف عرفات میں ہے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔

بَابُ (۱۰۲) مَنْ وَاقَعَ اَهْلَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ

۱۰۲۔ بحالت احرام بیوی سے جماع کرنے والے کا حکم

۳۳۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ قَبَّلْتُ امْرَاَتِيْ وَاَنَا مُحْرِمٌ ثُمَّ فَذَقْتُ بِشَهْوَتِيْ فَقَالَ اِنَّكَ لَشَبِقٌ اَهْرِقْ دَمًا وَتَمَّ حَجُّكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا يَفْسُدُ الْحَجُّ حَتّٰى يَلْتَقِيَ الْخِتَانَانِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عبد العزیز بن رفیع۔ مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد ابن عباس کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی عورت کا بوسہ لیا اور میں احرام میں تھا۔ مگر میں نے اپنی شہوت روکی ابن عباس نے کہا کہ تو جماع کی بہت خواہش رکھتا ہے۔ ایک جانور ذبح کر اور تیرا حج تمام ہوا۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ کہ حج فاسد نہیں ہوتا جب تک کہ دونوں ختنے آپس میں نہ ملیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسی طرح روایت پہنچی ہم کو عطا بن ابی رباح سے۔

۳۳۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا جَامَعَ بَعْدَ مَا يُفِيْضُ مِنْ عَرَفَاتٍ فَعَلَيْهِ بَدَنَةٌ وَيَقْضِيْ مَا بَقِيَ مِنْ حَجِّهٖ وَتَمَّ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عطاء بن ابی رباح سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ جب کوئی مرد عرفات سے واپس ہونے کے بعد اپنی بی بی سے صحبت کرے تو اس پر اونٹ دینا لازم ہے اور جو حج کے احکام باقی ہوں ادا کرے اور اس کا حج تمام ہوا۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۳۳۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا جَامَعَ بَعْدَ مَا يُفِيْضُ مِنْ عَرَفَاتٍ فَعَلَيْهِ دَمٌ وَيَقْضِيْ مَا بَقِيَ مِنْ حَجِّهٖ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر نے کہا کہ جب کوئی مرد عرفات سے پھرنے کے بعد جماع کرے تو اس پر دم آتا ہے یعنی ایک جانور ذبح کرے اور جو باقی حج ہو اس کو ادا کرے اور اس پر حج آئندہ سال واجب ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا الْقَوْلِ وَالْقَوْلُ مَا قَالَ

امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے اور قول صحیح وہ ہے جو اس میں ابن عباسؓ نے کہا۔

۳۲۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ قَبَّلَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَعَلَيْهِ دَمٌ

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو احرام کی حالت میں عورت کا بوسہ لے تو اس پر جانور ذبح کرنا لازم ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ إِذَا قَبَّلَ بِشَهْوَةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جب کہ شہوت سے بوسہ لے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ ۱۰۳ مَنْ نَحَرَ فَقَدْ حَلَّ

۱۰۳ - جس نے قربانی ذبح کی تو احرام سے نکلا

۳۳۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ فِي الْمُتَمَتِّعِ إِذَا نَحَرَ الْهَدْيَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَدْ حَلَّ

محمد - ابوحنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ متمتع جب یوم نحر میں قربانی ذبح کرلے تو احرام سے حلال ہوا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ إِذَا حَلَقَ إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ خَاصَّةً حَتّٰى يَزُوْرَ الْبَيْتَ فَيَطُوْفَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ وَأَمَّا غَيْرُ النِّسَاءِ وَالطِّيْبِ فَقَدْ حَلَّ ذٰلِكَ لَهٗ إِذَا حَلَقَ رَأْسَهٗ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ الْبَيْتَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قربانی ذبح کرنے سے آدمی حلال ہو جاتا ہے اور اس کے لئے سب چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔ جب سر منڈائے لیکن اس کے لئے صرف عورتیں حلال نہیں ہوتیں یہاں تک کہ طواف زیارت کرے لیکن عورتوں کے سوائے اور سب چیز اور خوشبو وغیرہ اس کو حلال ہو جاتی ہے۔ جبکہ طواف زیارت سے پہلے اپنا سر منڈائے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

بَابُ ۱۰۴ مَنِ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَالْحَلْقِ

۱۰۴ - احرام کی حالت میں سنگی لگوانے اور سر منڈانے کا بیان

۳۳۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ أَبُو السَّوَّارِ عَنْ أَبِيْ حَاضِرٍ أَنَّ

محمد - ابوحنیفہ - ابوالسوار ابی حاضر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے سنگی

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ

لگوائی اس حال میں کہ آپ احرام میں تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلٰكِنْ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَحْلِقَ شَعْرًا اِذَا احْتَجَمَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں لیکن محرم کے لئے مناسب نہیں کہ بال منڈائے جبکہ سنگی لگوائے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۳۴۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مَنْ تَقْصِيْرُ الرَّأْسِ مِنَ النِّسَاءِ فَهُوَ اَفْضَلُ وَالْحَلْقُ بِالرِّجَالِ اَفْضَلُ يَعْنِيْ فِي الْاِحْرَامِ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمَا اُحِبُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَاْخُذَ اَقَلَّ مِنَ الْاَنْمُلَةِ مِنْ جَوَانِبِ رَأْسِهَا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حالت احرام میں عورتوں میں سے جو بال کترواتے تو افضل ہے۔ اور سر منڈانا مردوں کے لئے افضل ہے اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور میں عورتوں کے واسطے پسند نہیں کرتا کہ اپنے سر کے سب طرف سے ایک انگل سے کم کتروائے۔

بَابُ (۱۰۵) مَنِ احْتَاجَ مِنْ عِلَّةٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ

۱۰۵- بہ حالت احرام مرض کی بنا پر ضرورت کا بیان

۳۴۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِي الشِّقَاقِ اِذَا اَحْرَمْتَ قَالَ اِدْهَنْهُ بِالسَّمْنِ وَالْوَدَكِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِكُلِّ شَيْءٍ تَاْكُلُهُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ پھٹی جگہ میں جب کہ احرام باندھے تو مالش کر اس کو گھی اور چربی سے اور سعید بن جبیر نے کہا کہ ہر کھانے والی چیز کے ساتھ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ سَعِيْدٍ نَاْخُذُ مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ طِيْبٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جب تک کہ اس میں خوشبو نہ ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۳۴۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ يَغْتَسِلُ الْمُحْرِمُ قَالَ مَا يَصْنَعُ اللّٰهُ بِدَرَنِهٖ شَيْئًا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کہ محرم کو غسل کرنا درست ہے انہوں نے کہا کہ خدا اس کے میل کو کچھ نہ کرے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا نَرَى بِهِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

٣٢٥ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي ظُفْرِ الْمُحْرِمِ يَنْكَسِرُ قَالَ يَكْسِرُهُ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقْلَعُهُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے محرم کے ناخن کے متعلق روایت کرتے ہیں وہ جو ٹوٹ جائے کہا کہ توڑ دے اس کو سعید بن جبیر نے کہا کہ کاٹ ڈالے اسکو

قَالَ مُحَمَّدٌ وَكُلُّ ذَالِكَ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

امام محمدؒ نے کہا کہ یہ سب بہتر ہے۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

٣٢٦ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَسْتَاكُ الْمُحْرِمُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ محرم مسواک کرے خواہ عورت ہو یا مرد۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

---

(١٠٦) بَابُ الصَّيْدِ فِي الْإِحْرَامِ

١٠٦ - بحالت احرام شکار کرنے کا بیان

٣٢٧ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَهْلَلْتَ بِهِمَا جَمِيعًا الْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ فَأَصَبْتَ صَيْدًا فَإِنَّ عَلَيْكَ جَزَائَيْنِ فَإِنْ أَهْلَلْتَ بِعُمْرَةٍ كَانَ عَلَيْكَ جَزَاءٌ وَإِنْ أَهْلَلْتَ بِالْحَجِّ كَانَ عَلَيْكَ جَزَاءٌ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو نے حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھا ہو اور پہنچے تو شکار کو تو واجب ہیں تجھ پر دو بدلے اور اگر تو نے عمرے کا صرف احرام باندھا ہو تو واجب ہے تجھ پر ایک بدلہ۔ اور اگر تو نے صرف حج کا احرام باندھا ہو تو بھی تجھ پر ایک بدلہ دینا لازم ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

٣٢٨ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْتُ فِي رَهْطٍ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ محمد بن منکدر۔ ابو قتادہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں حضرت کے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ نکلا

وَقَالَ عَطَاءٌ عَلَيْهِمَا قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ بِهِمَا
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا أُدْخِلَ شَيْءٌ مِنَ الصَّيْدِ الْحَرَمَ حَيًّا فَلَا يَحِلُّ ذَبْحُهُ وَلَا بَيْعُهُ وَخُلِّيَ سَبِيلُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

کیوں نہیں کیا۔
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی شکار زندہ حرم میں داخل کیا جائے۔ تو ذبح کرنا اور نہ بیچنا اس کا جائز ہے اور اس کو چھوڑ دیا جاوے اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے

بَابُ مَنْ عَطِبَ هَدْيُهُ فِي الطَّرِيقِ

۴۶۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ خَالَتِهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ سَأَلْتُهَا عَنِ الْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ فِي الطَّرِيقِ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ قَالَتْ أَكْلُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ تَرْكِهِ لِلسِّبَاعِ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ فَإِنْ كَانَ وَاجِبًا فَاصْنَعْ بِهِ مَا أَحْبَبْتَ وَعَلَيْكَ مَكَانَهُ وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَتَصَدَّقْ بِهِ عَلَى الْفُقَرَاءِ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ فِي مَكَانٍ لَا يُوجَدُ فِيهِ الْفُقَرَاءُ فَانْحَرْهُ وَاغْمِسْ نَعْلَهُ فِي دَمِهِ ثُمَّ اضْرِبْ بِهِ صَفْحَتَهُ ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ يَأْكُلُونَهُ فَإِنْ أَكَلْتَ مِنْهُ شَيْئًا فَعَلَيْكَ مَكَانَ مَا أَكَلْتَ وَإِنْ شِئْتَ صَنَعْتَ بِهِ مَا أَحْبَبْتَ وَعَلَيْكَ مَكَانَهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ۔

۱۰۷۔ جس کی قربانی راہ میں مرنے کے قریب ہو جائے

محمد۔ ابو حنیفہ۔ منصور بن معتمر۔ ابراہیم نخعی اپنی خالہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے عائشہؓ سے قربانی کا حکم پوچھا جب کہ راہ میں مرنے کے قریب پہنچے تو اس کو کیا کرے عائشہؓ نے کہا کہ اس کا کھانا میرے نزدیک بہتر ہے درندوں کے واسطے اس کے چھوڑنے سے امام ابو حنیفہؒ نے کہا کہ اگر قربانی واجب ہو تو اس کے ساتھ جو چاہے کر اور واجب ہے تجھ پر بدلا اس کا اور اگر قربانی نفل ہو تو اس کو فقیروں پر خیرات کر اور اگر قربانی ایسی جگہ ہلاک ہونے لگے کہ وہاں فقیر موجود نہ ہوں تو اس کو ذبح کر اور اس کا وہ جوتا اس کے خون میں رنگ جو اس کے ہار میں ہے اس کو رنگ کر اس کی گردن پر چھاپا لگا پھر اس کے اور لوگوں کے درمیان چھوڑ دے کہ اس کو کھائیں یعنی فقیروں کو اس کے کھانے سے منع نہ کر اور اگر تو اس سے کچھ کھائے تو تجھ پر اس کا بدلہ واجب ہے جو تو نے کھایا اور جو تو چاہے اس کے ساتھ کر تو اور واجب ہے تجھ پر بدلہ اس کا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔

باب ما يصلح للمحرم من اللباس والطيب

٣٥٥ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن خارجة بن عبد الله قال سألت سعيد ابن المسيب عن الهميان يلبسه المحرم فقال لا بأس به

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله

٣٥٦ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا عطاء ابن السائب عن كثير بن جمهان قال بينما عبد الله بن عمر في السعي وعليه ثوبان بالمغرة إذ عرض له رجل قال أتلبس هذين المصبوغين وأنت محرم قال إنما صبغناهما بمدر

قال محمد وبه نأخذ لا نرى به بأسا لأنه ليس بطيب ولا زعفران وهو قول أبي حنيفة رحمة الله عليه

٣٥٧ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه قال سألت عبد الله بن عمر عن طيب الرجل وهو محرم قال لأن أصبح أنضخ قطرانا أحب إلي من أن أصبح أنضخ طيبا

قال محمد وبه نأخذ لا ينبغي للمحرم أن يتطيب بشيء من الطيب بعد الإحرام

١٠٨ - محرم کے لئے کونسا لباس اور خوشبو جائز ہے

محمد - ابوحنیفہ - خارجہ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا محرم کو ہمیانی پہننی درست ہے اُنہوں نے کہا کہ اس میں کچھ حرج نہیں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا۔

محمد - ابوحنیفہ - عطا بن سائب کثیر بن جمہان سے روایت کرتے ہیں۔ کہ عبداللہ بن عمر سعی میں تھے اور اُن پر دو کپڑے زرد رنگ کے تھے۔ کہ اچانک ایک مرد اُن کے سامنے آیا اس نے کہا کیا دو رنگے ہوئے کپڑے پہنتا ہے اس حال میں کہ محرم ہے۔ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ہم نے مٹی سے رنگے ہیں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اس واسطے کہ نہ وہ خوشبو ہے اور نہ زعفران اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

محمد - ابوحنیفہ - ابراہیم بن محمد بن منتشر۔ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمر سے احرام کی حالت میں خوشبو لگانے کا حکم پوچھا انہوں نے کہا کہ صبح کو گندھک کا اثر باقی رہنا میرے نزدیک بہتر ہے اس سے کہ خوشبو کا اثر باقی رہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ احرام کے بعد محرم کا کوئی خوشبو لگانا مناسب نہیں۔

بَابُ (۱۰۹) مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

۱۰۹۔ محرم کے لئے کن جانوروں کا قتل جائز ہے

۳۰۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْفَارَةَ وَالْحَيَّةَ وَالْكَلْبَ الْعَقُوْرَ وَالْحِدَاةَ وَالْعَقْرَبَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمَا عَدَا عَلَيْكَ مِنَ السِّبَاعِ فَقَتَلْتَهٗ فَلَا شَيْءَ عَلَيْكَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ نافع ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے کہا کہ قتل کرے محرم احرام کی حالت میں چوہے اور سانپ اور کاٹنے والے کتے کو اور چیل اور بچھو کو۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا کہ احرام میں ان جانوروں کا مارنا درست ہے اور جو درندہ حملہ کرے تجھ پر تجاوز کرے اور مار ڈالے تو تجھ پر کچھ کفارہ نہیں۔

۳۰۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْاَفْطَسُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَبَصُرَ بِحِدَاَةٍ عَلٰى دُبُرِ بَعِيْرِهٖ فَاَخَذَ النَّبْلَ فَرَمَاهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَمَا عَدَا عَلَيْكَ مِنَ السِّبَاعِ فَقَتَلْتَهٗ فَلَا شَيْءَ عَلَيْكَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ سالم افطس۔ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ابن عمر کے ساتھ تھا تو انہوں نے اپنے اونٹ کی پیٹھ پر چیل دیکھی تو تیر لے کر اس کو مارا حالانکہ وہ محرم تھے۔

امام محمد نے کہا۔ کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں۔

بَابُ (۱۱۰) تَزْوِيْجِ الْمُحْرِمِ

۱۱۰۔ احرام کی حالت میں نکاح کرنیکا بیان

۳۱۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ بِعُسْفَانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا وَلٰكِنَّهٗ لَا يُقَبِّلُ وَلَا يَلْمِسُ وَلَا يُبَاشِرُ حَتّٰى يَحِلَّ وَهُوَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے عسفان میں حالانکہ آپ محرم تھے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں ہم اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے لیکن نہ بوسے لے نہ ہاتھ لگائے اور نہ بدن سے بدن لگائے یہاں تک کہ احرام سے نکلے

قول ابي حنيفة رحمة الله عليه

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (١١١) بَيْعِ بُيُوْتِ مَكَّةَ وَأُجُرِهَا

۱۱۱۔ مکے کے گھروں کے بیچنے اور اُن کی اجرت کا بیان

۳۶۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ أُجُوْرِ بُيُوْتِ مَكَّةَ شَيْئًا فَإِنَّمَا يَأْكُلُ نَارًا وَكَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ يَكْرَهُ أُجُوْرَ بُيُوْتِهَا فِي الْمَوْسِمِ وَفِي الرَّجُلِ يَخْرُجُ ثُمَّ يَرْجِعُ فَأَمَّا الْمُقِيْمُ وَالْمُجَاوِرُ فَلَا يَرَى بِأَخْذِ ذٰلِكَ مِنْهُمْ بَأْسًا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عبداللہ بن ابی زیاد۔ ابن ابی نجیح۔ عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کوئی مکے کے گھروں کی اُجرت کھائے تو آگ کھاتا ہے اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ حج کے دنوں میں مکے کے گھروں کی اُجرت لینی مکروہ ہے اور اسی طرح جو کوئی مرکرکے پھر جائے اس سے بھی اُجرت لینی مکروہ ہے اور جو کوئی وہاں رہتا ہو یا مجاور ہو تو اُن سے اُجرت لینی درست ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔

۳۶۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ أَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا وَأَكْلُ ثَمَنِهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ تُبَاعَ الْأَرْضُ فَأَمَّا الْبِنَاءُ فَلَا بَأْسَ بِهِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عبداللہ بن ابی زیاد۔ ابن ابی نجیح۔ عبداللہ بن عمروؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ خدا نے مکہ حرام کیا اسلئے حرام ہے اس کے گھروں کا بیچنا اور ان کی قیمت کھانا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ مکے کی زمین کا بیچنا مناسب نہیں ہے لیکن اس میں گھر بنانا درست ہے

بَابُ (١١٣) الْإِيْمَانِ

۱۱۲۔ ایمان کا بیان

۳۶۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عبداللہ بن ابی حبیبہ۔ ابو الدرداء صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ صَاحِبَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ
يَقُولُ بَيْنَا أَنَا رَدِيفُ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ
يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَجَبَتْ
لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْتُ لَهُ وَإِنْ زَنٰى
وَإِنْ سَرَقَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ سَارَ
سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَجَبَتْ
لَهُ الْجَنَّةُ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ
قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ رَغِمَ
أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ
إِلٰى إِصْبَعِ أَبِي الدَّرْدَاءِ السَّبَّابَةِ
يُومِئُ بِهَا إِلٰى أَنْفِهٖ۔

۲۴۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي
الْمُخَارِقِ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ جَاءَ
رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ يَا أَبَا
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَرَأَيْتَ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ
يَسْرِقُونَ أَقْفَالَنَا وَيَفْتَحُونَ أَبْوَابَنَا
أَكُفَّارٌ هُمْ قَالَ لَا قَالَ أَرَأَيْتَ
هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَتَأَوَّلُونَ مِنَ
الْقُرْآنِ وَيَشْهَدُونَ عَلَيْنَا بِالْكُفْرِ
وَيَسْتَحِلُّونَ دِمَاءَنَا أَكُفَّارٌ هُمْ
قَالَ تَكَلَّمْتَ إِذًا قَالَ حَتّٰى يَجْعَلُوا
مَعَ اللّٰهِ شَرِيكًا مَثْنٰى مَثْنٰى قَالَ طَاوُسٌ
كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى إِصْبَعِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ
يُحَرِّكُهَا۔

کہ صحابی سے روایت کرتے ہیں ان کو بیان کرتے
ہوئے سنا کہ ایک بار میں حضرت کے پیچھے سوار
تھا تو حضرت نے فرمایا کہ اے ابوالدرداء جو
گواہی دے اس بات کی کہ خدا کے سوا کوئی
لائق بندگی کے نہیں اور میں خدا کا رسول ہوں
تو اس کے لئے بہشت واجب ہو جاتی ہے یعنی بہشت
میں ضرور داخل ہوگا میں نے آپ سے کہا کہ اگرچہ زنا کرے
اور چوری کرے۔ تو آپ چپ رہے پھر ایک گھڑی چلے
پھر فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ خدا کے سوا
کوئی بندگی کے لائق نہیں اور میں اس کا رسول ہوں
تو اس کے لئے بہشت واجب ہو جاتی ہے میں نے کہا کہ
اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے۔ حضرت نے فرمایا اگرچہ زنا
کرے اور چوری کرے اگرچہ خاک آلود ہو ناک ابوالدرداء کی
راوی نے کہا، گویا کہ میں دیکھتا ہوں ابودرداء کی شہادت کی
انگلی کو جس سے اپنے ناک کی طرف اشارہ کرتے تھے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عبدالکریم بن ابو مخارق طاؤس
سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک مرد ابن عمر کے
پاس آیا تو اس نے کہا کہ اے ابا عبدالرحمٰن (یہ
کنیت ہے ابن عمر کی) بھلا بتلا تو کہ یہ لوگ جو
ہمارے قفل چراتے ہیں اور ہمارے دروازے
کھولتے ہیں کیا یہ کافر ہیں ابن عمر نے کہا
نہیں اس نے کہا بھلا بتلا تو کہ یہ لوگ
کہ قرآن میں تاویل کرتے ہیں۔ اور ہمارے
کفر کی گواہی دیتے ہیں اور ہمارے خون حلال
جانتے ہیں کیا یہ کافر ہیں ابن عمر نے کہا نہیں
یہاں تک کہ خدا کے ساتھ دوسرا شریک نہ
ٹھہرائیں نہیں طاؤس نے کہا جیسے کہ میں
ابن عمر کی انگلی کو دیکھتا ہوں اور وہ اس کو
ہلاتے تھے۔

۲۶۵ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِنَا نَعُوْدُ جَارَنَا هٰذَا الْيَهُوْدِيَّ قَالَ فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ وَكَيْفَ فَسَأَلَهُ ثُمَّ قَالَ يَا فُلَانُ اشْهَدْ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ الرَّجُلُ إِلٰى أَبِيْهِ وَكَانَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ يَا فُلَانُ اشْهَدْ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ أَبُوْهُ اشْهَدْ لَهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَعْتَقَ بِيْ نَسَمَةً مِنَ النَّارِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ لَا نَرٰى بِعِيَادَةِ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ بَأْسًا وَالْمَجُوْسِيِّ

محمد - ابوحنیفہ - علقمہ مرثد - بریدہ اسلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرتؐ کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ چلو کہ ہم اپنے یہودی ہمسایے کی بیمار پرسی کریں۔ بریدہ نے کہا کہ ہم اس کے پاس آئے تو حضرت نے فرمایا۔ کیا حال ہے تیرا اور کیسا ہے؟ آپ نے اس سے پوچھا پھر فرمایا اے فلانے گواہی دے اس کی کہ خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں خدا کا رسول ہوں۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا اس نے کچھ جواب نہ دیا اور چپ رہا پھر فرمایا اے فلانے گواہی دے اس کی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اور میں خدا کا رسول ہوں۔ تو اس کے باپ نے اس کو کہا۔ کہ اس کی گواہی دیدے۔ تو اس نے کہا۔ گواہی دیتا ہوں میں اس کی کہ سوائے خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہیں اور آپ خدا کے رسول ہیں۔ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شکر ہے اس خدا کا کہ میرے سبب سے ایک جان آگ سے آزاد کی۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ کہ یہودی اور نصرانی اور مجوسی کی بیمار پرسی میں کچھ حرج نہیں۔

۲۶۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ الْجَدَلِيُّ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ الْأَحْمَسِيِّ قَالَ جَاءَ يَهُوْدِيٌّ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ قَوْلَهُ سَارِعُوْا إِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ

محمد - ابوحنیفہ - قیس بن مسلم جدلی - طارق بن شہاب احمسی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی حضرت عمر کے پاس آیا اور کہا کہ بھلا بتلا تو کہ خدا نے فرمایا کہ جلدی کرو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور جنت کی طرف کہ اس کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے پس

وقوما ممن كان يعبده غيره ثم
يجمعهم في النار فيعير الذين
كانوا يعبدونه دونه فيقولون
لهم بما لا تعبدونا شيئا
فما أغنى عنكم عبادتكم إيانا
وقد عذبتم معنا فيأذن
الرب تبارك وتعالى بالملائكة
والنبيين فيشفعون فلا
يبقى في النار أحد ممن
كان يعبده إلا أخرجه
حتى يتطاول بالشفاعة
إبليس بعبادته الأولى
قال فيقول ربما
يود الذين كفروا
لو كانوا مسلمين

پر ان لوگوں میں سے کہ فقط اسی کی عبادت کرتے
تھے اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرتے تھے
اور عذاب کرے گا ایک قوم پر ان لوگوں میں
سے کہ خدا تعالیٰ کے سوائے غیر کی عبادت
کرتے تھے پھر جمع کرے گا ان کو آگ میں پس عار
دلائیں گے وہ لوگ کہ غیر اللہ کی عبادت کرتے
تھے ان لوگوں کو جو خدا کی عبادت کرتے تھے اور
کہیں گے کہ ہم کو تو اس واسطے عذاب ہوا کہ ہم نے خدا
کے سوا اور کی عبادت کی لیکن خدا کی عبادت نے تم سے
عذاب کو نہ روکا اور تم ہمارے ساتھ عذاب میں مبتلا کئے
گئے اللہ تعالیٰ فرشتوں اور پیغمبروں کو شفاعت کی اجازت
دے گا وہ شفاعت کریں گے اور جہنم میں اللہ کی عبادت کرنے
والوں میں سے کوئی شخص باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ
ان کو نکال دیگا۔ یہاں تک کہ شیطان اپنی پہلی عبادت کی بنا پر شفاعت
کے لئے گردن دراز کریگا اور کہے گا ربما یود الذین کفروا الخ

۲۴۰ - محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ربعي بن حراش العبسي
عن حذيفة بن اليمان قال يدخل الجنة
قوم منتنين قد امتحشتهم النار

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ربعی بن حراش عبسی۔ حذیفہ
سے روایت کرتے ہیں کہ داخل ہوں گے بہشت میں کچھ
لوگ کہ بھون ڈالا ہوگا۔ ان کو آگ نے یعنے آگ سے
نکال کر بہشت میں داخل کئے جائیں گے۔

۲۴۱ - محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
عن سلمة بن كهيل عن ابي الزعراء
عن عبد الله بن مسعود قال يعذب
الله قوما من اهل الايمان بذنوبهم
ثم يخرجهم بشفاعة محمد صلى الله
عليه وآله وسلم حتى لا يبقى في النار
الا من ذكر الله ما سلككم في
سقر قالوا لم نك من المصلين
ولم نك نطعم المسكين وكنا
نخوض مع الخائضين وكنا نكذب

محمد۔ ابو حنیفہ۔ سلمہ بن کہیل ابی زعرا سے
روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ
اللہ تعالیٰ عذاب کرے گا اہل ایمان کی ایک قوم
پر ان کے گناہوں کے بدلے پھر نکالے گا ان کو
شفاعت محمدؐ کے ذریعے۔ یہاں تک کہ دوزخ میں
اس کے سوا کوئی نہ رہے گا جس کو اللہ نے قرآن میں
بیان کیا کہ کس چیز نے تم کو دوزخ میں ڈالا وہ بولے
ہم نہ نماز پڑھتے تھے۔ اور نہ کھلاتے تھے محتاج
کو اور اور ہم بات میں گھستے تھے گھسنے والوں کے
ساتھ اور ہم جھٹلاتے تھے قیامت کے دن کو یہاں تک

يَوْمَ الدِّيْنِ حَتّٰى اَتَانَا الْيَقِيْنُ
فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ

۳۷۲- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا
فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ قَالَ وَ
سَاَلْتُهٗ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَمِنَ اللَّيْلِ
فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ
مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ
الشَّفَاعَةُ قَالَ يُعَذِّبُ اللّٰهُ قَوْمًا مِّنْ
اَهْلِ الْاِيْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ
بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
فَيُؤْتٰى بِهِمْ نَهْرًا يُقَالُ لَهُ الْحَيَوَانُ فَيَغْتَسِلُوْنَ
فِيْهِ حَسَنَ الثَّعَارِيْرِ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
فَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ ثُمَّ يَطْلُبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ
فَيَذْهَبُ ذٰلِكَ الْاِسْمُ عَنْهُمْ

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ
شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ
بِمِثْلِ ذٰلِكَ

۳۷۳- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ يَزِيْدَ بْنِ صُهَيْبٍ الْكُوْفِيِّ يُقَالُ لَهُ
الْفَقِيْرُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ
قَالَ سَاَلْتُهٗ عَنِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ
يُعَذِّبُ اللّٰهُ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ
ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ
فَاَيْنَ قَوْلُ اللّٰهِ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا
مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا

کہ آ پہنچی ہم پر موت پھر ان کو سفارش کرنے
والوں کی سفارش کام نہ آئے گی۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عطیہ عوفی۔ ابی سعید خدریؓ سے
روایت کرتے ہیں کہ فرمایا حضرتؐ نے جو جھوٹ
بولے مجھ پر جان بوجھ کر تو چاہیے کہ بنا لے ٹھکانا
اپنا دوزخ میں اور میں نے ان سے اس آیت کے
متعلق پوچھا وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى
اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا انہوں نے کہا
کہ مقام محمود سے مراد شفاعت ہے کہا خدا اہل
ایمان کی ایک قوم پر ان کے گناہوں کے عوض عذاب
کرے گا۔ پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی
شفاعت کے ذریعے ان کو نکالے گا ان کو ایک نہر
میں لایا جائے گا کہ اس کو آب حیات کہتے ہیں اس میں
نہائیں گے مانند نباتات ثعاریر کے ...... پھر
داخل کئے جائیں گے بہشت میں لوگ ان کا نام
جہنمی رکھیں گے۔ پھر التجا کریں گے طرف اللہ کے تو خدا
ان کا یہ نام دور کر دے گا۔

امام محمد نے کہا کہ شداد بن عبدالرحمٰن
سے بھی ابوسعید خدری سے اسی طرح روایت
آئی ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ یزید بن صہیب فقیر سے
روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے جابر
بن عبداللہ سے شفاعت کا مسئلہ پوچھا انہوں
نے کہا کہ خدا عذاب کرے گا ایک قوم پر اہل
ایمان میں سے پھر ان کو حضرت محمد صلے اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم کی شفاعت کے سبب سے نکالے گا
میں نے کہا پس کہاں ہے یہ آیت کہ ارادہ کریں گے
نکلنے کا دوزخ سے اور نہیں ہیں وہ نکلنے والے اس
سے اور ان کے لئے عذاب ہے ہمیشہ رہنے والا

وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ فَقَالَ لِيْ هٰذِهٖ فِي الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِقْرَأْ مَا قَبْلَهَا

تو انہوں نے مجھ کو کہا کہ یہ اُن لوگوں کے حق میں ہے جو کافر ہوئے اس سے پہلے کی آیت پڑھ

بَابُ التَّصْدِيْقِ بِالْقَدَرِ

تقدیر کی تصدیق کا بیان

۴۰۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ الْمُدْلِجِيُّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا عَنْ عُمْرَتِنَا هٰذِهٖ أَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِلْاَبَدِ فَقَالَ لِلْاَبَدِ قَالَ اَخْبِرْنَا عَنْ دِيْنِنَا هٰذَا كَاَنَّمَا خُلِقْنَا لَهُ اَفِيْ شَيْءٍ الْعَمَلُ فِيْ شَيْءٍ قَدْ جَرَتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَثَبَتَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ اَمْ فِيْ شَيْءٍ نَسْتَاْنِفُ فِيْهِ الْعَمَلَ قَالَ فِيْ شَيْءٍ قَدْ جَرَتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَثَبَتَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ قَالَ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اعْمَلُوْا فَكُلُّ عَامِلٍ مُيَسَّرٌ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ يُسِّرَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ يُسِّرَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابو الزبیر۔ جابر بن عبداللہ انصاریؓ۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے سراقہ بن مالک بن جعشم مدلجی نے پوچھا عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے اس عمرہ کے متعلق بتلایئے کہ کیا صرف ہمارے اس سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لئے ہے پھر عرض کیا کہ ہمیں ہمارے اس دین کے متعلق بتایئے۔ گویا کہ ہم اس کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ عمل کس چیز میں ہے جس کے ساتھ قلم جاری ہو چکے ہیں۔ اور تقدیر میں لکھا جا چکا ہے۔ کیا اس چیز میں ہے کہ ہم اس میں ابتداءً عمل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ عمل اس چیز میں ہے جو لکھا جا چکا ہے۔ اور تقدیر میں مقدر ہو چکا ہے۔ سراقہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ پھر عمل کی کیا ضرورت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کام کئے جاؤ۔ اس لئے کہ ہر شخص کو وہی آسان معلوم ہوتا ہے جس کے واسطے وہ پیدا ہوا ہے چنانچہ جو بہشتیوں میں سے ہوگا اس کو بہشتیوں کا عمل آسان معلوم ہوگا۔ اور جو دوزخی ہوگا اس کو دوزخیوں کا عمل آسان معلوم ہوگا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ جس نے دیا اور ڈرا اور اچھی باتوں کو سچ جانا تو ہم اس کو آسانی کے لئے آسان کریں گے اور جس نے نہ دیا اور بے پرواہ رہا

فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ -

۳۴۵ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ مُصْعَبِ
بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ إِلَّا قَدْ كَتَبَ اللّٰهُ مَدْخَلَهَا
وَمَخْرَجَهَا وَمَا هِيَ لَاقِيَةٌ فَقَالَ رَجُلٌ
مِنَ الْأَنْصَارِ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ كُلُّ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يُيَسَّرُ
لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ
يُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ
الْآنَ حَقَّ الْعَمَلُ -

۳۴۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ الْحَضْرَمِيُّ
عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِيْ
مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ
إِذْ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ قَاعِدًا فِيْ جَانِبِهٖ
فَقُلْتُ لِصَاحِبِيْ هَلْ لَكَ أَنْ نَأْتِيَ ابْنَ
عُمَرَ فَنَسْأَلَهُ عَنِ الْقَدَرِ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ
دَعْنِيْ حَتَّى أَكُوْنَ أَنَا الَّذِيْ أَسْأَلُهُ
فَإِنِّيْ أَعْرَفُ بِهٖ مِنْكَ فَأَتَيْنَاهُ فَقَعَدْنَا
إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّا
قَوْمٌ نَتَقَلَّبُ فِيْ هٰذِهِ الْأَرَضِيْنَ وَرُبَّمَا
قَدِمْنَا الْبَلْدَةَ بِهَا قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ لَا قَدَرَ
قَالَ أَبْلِغْهُمْ أَنِّيْ مِنْهُمْ بَرِيْءٌ وَإِنِّيْ
لَوْ أَجِدُ أَعْوَانًا لَجَاهَدْتُهُمْ قَالَ
ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا قَالَ بَيْنَا نَحْنُ
عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهٖ إِذَا أَقْبَلَ شَابٌّ

اور اچھی باتوں کو جھٹلایا تو اس کو ہم سختی کے لئے آسان کریں گے

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عبد العزیز بن رفیع۔ مصعب بن
سعد سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی
جان نہیں مگر اس کے داخل ہونے اور اس کے نکلنے
کی جگہ اللہ نے لکھ دی ہے اور جو چیز اس کو وہ ملنے
والی ہے تو ایک انصاری نے کہا کہ عمل کی کیا
ضرورت ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جو
جنتی ہوگا اس کے لئے جنتیوں کا عمل آسان ہوگا
اور جو دوزخی ہوگا اس کو دوزخیوں کا عمل آسان
معلوم ہوگا۔ انصاری نے کہا کہ اب
عمل ثابت ہوا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ علقمہ بن مرثد۔ یحییٰ بن یعمر سے
روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں بیٹھے تھے
کہ ناگاہ میں نے ابن عمر کو مسجد کے ایک کنارے
میں بیٹھے دیکھا میں نے اپنے ساتھی سے کہا۔ کہ کیا
تو چاہتا ہے کہ ابن عمر کے پاس آئے اور ان سے
تقدیر کا مسئلہ پوچھے اس نے کہا ہاں میں نے کہا
کہ مجھ کو چھوڑ یہاں تک کہ پہلے میں ہی ان سے پوچھوں
اس لئے کہ میں ان کا تجھ سے زیادہ رفیق ہوں آپ
کے پاس آئے اور ان کے پاس بیٹھے اور میں نے
ان سے کہا کہ اے ابا عبد الرحمن ہم ایک ایسی قوم
ہیں کہ ان زمینوں میں پھرتے ہیں بسا اوقات ہم
ایک شہر میں جاتے ہیں اس میں کچھ لوگ ہوتے
ہیں جو کہتے ہیں کہ تقدیر نہیں ابن عمر نے کہا کہ ان کو
یہ بات پہنچا دے کہ میں ان سے بیزار ہوں۔ اور
اگر میں مددگار پاؤں تو ان سے جہاد کروں پھر ہم
سے حدیث بیان کرنے لگے کہا کہ ایک بار ہم کچھ اصحاب

بِمَنْزِلِ حَسَنِ اللِّمَّةِ طَيِّبِ الرِّيْحِ عَلَيْهِ
ثِيَابٌ بِيَاضٌ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَدَدْنَا
ثُمَّ قَالَ أَدْنُوْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْنُهْ فَدَنَا
دَنْوَةً أَوْ دَنْوَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّرًا لَّهٗ
ثُمَّ قَالَ أَدْنُوْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ
ادْنُهْ فَدَنَا دَنْوَةً أَوْ دَنْوَتَيْنِ ثُمَّ
قَامَ مُوَقِّرًا لَّهٗ ثُمَّ قَالَ أَدْنُوْ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ
ادْنُهْ فَدَنَا دَنْوَةً أَوْ دَنْوَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ
مُوَقِّرًا لَّهٗ ثُمَّ قَالَ أَدْنُوْ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ فَقَالَ ادْنُهْ فَدَنَا حَتّٰى جَلَسَ فَأَلْصَقَ
رُكْبَتَيْهِ بِرُكْبَتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَخْبِرْنِيْ
عَنِ الْإِيْمَانِ مَا هُوَ قَالَ الْإِيْمَانُ
بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَ
شَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا
لِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ كَأَنَّهٗ يَعْلَمُ
قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنْ شَرَائِعِ الْإِسْلَامِ
مَا هِيَ قَالَ إِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءُ
الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ
شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْاِغْتِسَالُ مِنَ
الْجَنَابَةِ قَالَ صَدَقْتَ
فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ كَأَنَّهٗ
يَعْلَمُ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ
الْإِحْسَانِ مَا هُوَ قَالَ تَعْمَلُ

کے ساتھ حضرت کے پاس بیٹھے تھے۔ کہ ناگاہ ایک
خوبصورت جوان آیا خوشبو لگائے ہوئے تھا اس پر
سفید کپڑے تھے اس نے کہا کہ سلام ہو آپ پر یا
رسول اللہ اور تم لوگوں کو بھی اسے حاضرین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور ہم نے
بھی دیا۔ پھر اس نے کہا کہ یا حضرت کیا میں آپ سے
قریب ہوؤں آپ نے فرمایا قریب ہو وہ نزدیک ہوا
ایک بار یا دو بار۔ پھر آپ کی تعظیم کو کھڑا ہوا۔ پھر کہا یا
حضرت کیا میں آپ سے نزدیک ہوؤں آپ نے فرمایا
نزدیک ہو وہ نزدیک ہوا ایک بار یا دو بار پھر آپ کی تعظیم
کو کھڑا ہوا پھر کہا کہ یا حضرت کیا میں آپ سے نزدیک ہوؤں
آپ نے فرمایا قریب ہو یہاں تک کہ بیٹھ گیا اور اپنے
دو زانو حضرت کے زانو سے ملائے پھر کہا کہ مجھ کو
ایمان کی حقیقت بتلائیے کہ کیا ہے آپ نے فرمایا
ایمان دل سے ماننا ہے اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو
اور اس کی کتابوں کو اور اس کے پیغمبروں کو اور پچھلے
دن کو یعنے قیامت کو اور تقدیر کو کہ بھلی ہو یا بری اللہ
کی طرف سے ہے اس نے کہا تم نے سچ کہا۔ ہم لوگ
اس کے اس قول سے کہ آپ نے سچ کہا متعجب ہوئے
ہوئے گویا وہ جانتا تھا۔ پھر کہا کہ آپ مجھ کو اسلام
کے اصول بتلائیے کہ وہ کیا ہیں آپ نے فرمایا نماز
کا اچھی طرح پڑھنا اور زکوٰۃ کا دینا اور رمضان کا روزہ
رکھنا اور خانے کعبے کا حج کرنا اور جنابت سے نہانا
اس نے کہا تم نے سچ کہا ہم نے تعجب کیا اس کے
اس قول سے کہ آپ نے سچ کہا جیسے کہ وہ جانتا ہے
پھر اس نے کہا کہ آپ مجھ کو احسان اور اخلاص کی
حقیقت بتلائیے کہ وہ کیا ہے حضرت نے فرمایا احسان
یہ ہے۔ کہ تو اللہ کی اس طرح عبادت کرے گویا تو اس
کو دیکھ رہا ہے۔ اگر اس طرح کا دیکھنا تجھ سے نہ ہو سکے

يقول كأنك تراه فإن لم تكن تراه فإنه يراك قال صدقت فعجبنا بقوله صدقت كأنه يعلمه قال فأخبرني عن قيام الساعة متى هو قال ما المسئول عنها بأعلم من السائل قال صدقت فتعجبنا بقوله صدقت فانصرف ونحن نراه إذ قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم علي بالرجل فسرنا في أثره فما ندري أين توجه ولا رأينا منه شيئا فذكرنا ذلك للنبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال هذا جبرئيل أتاكم يعلمكم معالم دينكم ما أتاني في صورة قط إلا وأنا أعرفه فيها قبل هذه الصورة

تو یوں جان کہ وہی مجھ کو دیکھتا ہے اس نے کہا آپ نے سچ کہا ہم نے اُس کے اس قول سے تعجب کیا۔ کہ آپ نے سچ کہا گویا کہ وہ جانتا ہے پھر اس نے کہا کہ آپ مجھ کو قیامت کا حال بتلا دیجئے کہ کب ہوگی۔ حضرت نے فرمایا کہ جواب دینے والا پوچھنے والے سے اس کو کچھ زیادہ نہیں جانتا یعنے قیامت کے نہ جاننے میں میں اور تم دونوں برابر ہیں اُس نے کہا آپ نے سچ فرمایا ہم نے اُس کے قول سے تعجب کیا کہ آپ نے سچ کہا پھر وہ پھرا اور ہم اس کو دیکھ رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ اس مرد کو میرے پاس دوبارہ لاؤ اور ہم اس کے پیچھے گئے ہم نہیں جانتے کہ کہاں گیا اور نہ ہم نے اس کا کوئی نشان پایا ہم نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی تو آپ نے فرمایا یہ جبرئیل تھے جو تمہارے پاس تم کو دین سکھانے کو آئے تھے وہ کبھی کسی صورت میں میرے پاس نہیں آئے مگر یہ کہ میں اُن کو اس صورت کے پہلے پہچانتا ہوں۔

(ف) اس حدیث کو ام الاحادیث کہتے ہیں یعنے سب حدیثوں کی جڑ ہے۔ اس واسطے کہ جو مطالب اور حدیثوں میں ہیں وہ سب اس حدیث میں مجمل موجود ہیں اور ایمان تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنے خدا کے متعلق یوں اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہے اور سب خوبیوں سے موصوف ہے اس کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اور فرشتوں کو یوں اعتقاد کرے کہ وہ نور ہی خدا کے بندے ہیں۔ رنگ برنگ صورت بدلنے پر قادر ہیں گناہوں سے پاک ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت خدا کے حکم سے سارے عالم کا انتظام کرتے ہیں اور کتابوں کا یوں اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیم کلام ہے جو اُن میں ہے سچ ہے اور پیغمبروں کا یوں اعتقاد کرے کہ وہ سب خلق سے افضل ہیں۔ اور پاک ہیں خدا نے ان کو اپنی کمال رحمت سے آدمیوں کی طرف بھیجا کہ نیک راہ بتلائیں دین اور دنیا سنواریں اور ان کو قسم قسم کے معجزات دیئے کہ ان کی راستی میں کوئی عاقل آدمی شک نہ لائے وہ سب گناہوں سے پاک ہیں۔ صغیرہ ہوں یا کبیرہ نبوت سے پہلے بھی اور پیچھے بھی اور یہی مذہب ٹھیک ہے اور قیامت کا یوں اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک بہشت اور دوزخ میں داخل ہونے تک جو حضرت نے فرمایا وہ سچ ہے یعنی قبر کا عذاب اور صور کا پھونکنا اور مردوں کا جینا

اور حساب کتاب اور عمل کا جانچنا اور ترازو میں عمل کا تلنا اور پل صراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور جنت یہ سب خبریں حق ہیں ان میں کچھ شک نہیں اور تقدیر کا یوں اعتقاد کرے کہ جو عالم میں ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا بھلا یا برا سب تقدیر سے ہے بغیر اسکی خواہش کے ذرا کوئی پتا بھی نہ ہو نہ ہلے لیکن اللہ نے اس کے آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا ہے کہ اس کے سبب سے آدمی تعریف یا مذمت ثواب یا عذاب کے لائق ہو تقدیر کا اعتقاد اسی طرح مجمل چاہیئے زیادہ گفتگو کرنی اس میں بدعت اور گمراہی ہے اس لئے کہ ہماری عقل میں اتنی کہاں طاقت ہے کہ کار خانہ خدا کے بھید کو سمجھے اسی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تقدیر کی بحث سے منع فرمایا یہ ایمان مفصل ہے۔

۲۲۸- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِالْجَابِيَةِ اِذْ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ فَقَالَ قِسٌّ مِّنْ تِلْكَ الْقُسُوْسِ مَا يَقُوْلُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالُوْا يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ فَقَالَ بَرْكَشْتَ اَللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُّضِلَّ اَحَدًا فَبَلَغَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ كَذَبْتَ بَلِ اللّٰهُ اَضَلَّكَ وَاللّٰهِ لَوْلَا عَهْدُكَ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عبد الاعلیٰ۔ اپنے والد سے وہ حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار حضرت عمرؓ خطبہ پڑھتے تھے جابیہ (ایک جگہ کا نام ہے) میں کہ اچانک انہوں نے اپنے خطبہ میں کہا کہ خدا گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے جس کو چاہتا ہے تو یہود کے اُن عالموں میں سے ایک عالم نے کہا کہ امیر المومنین کیا کہتا ہے لوگوں نے کہا کہتا ہے کہ خدا گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے جس کو چاہتا ہے اس یہودی نے کہا کفر پھیر گیا اللہ زیادہ عادل ہے اس سے کہ کسی کو گمراہ کرے یعنی خدا کسی کو گمراہ نہیں کرتا لوگ خود بخود گمراہ ہوتے ہیں یہ بات انکی حضرت عمرؓ کو پہنچی عمرؓ نے کہا کہ تو نے جھوٹ کہا بلکہ خدا ہی نے تجھ کو گمراہ کیا ہے اور اگر تیرا عہد نہ ہوتا تو میں تیری گردن مارتا۔

۲۲۹- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ وَائِلَةَ اَوْ اَبِيْ وَائِلَةَ شَكَّ مُحَمَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ تَكُوْنُ النُّطْفَةُ فِي الرَّحِمِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَقَةً اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ تَكُوْنُ مُضْغَةً اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكًا فَيَقُوْلُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ یزید بن عبد الرحمٰن۔ ابو وائلہ یا ابن وائلہ (امام محمد کو ابو وائلہ اور ابن وائلہ میں شک ہوا) عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ آدمی کا نطفہ اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن میں بستہ خون ہو جاتا ہے پھر چالیس دن میں گوشت کی بوٹی بن جاتی ہے پھر اس کا وجود پیدا ہوتا ہے فرشتہ کہتا ہے کہ اے رب کیا یہ مرد ہوگا یا عورت بدبخت ہوگا یا نیک بخت اور اس کی روزی

وَيَأْذَنُ لَهُ أَوْ أُنْثَى شَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ...

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ۔

(ف) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تقدیر حق ہے اور نیک و بدبخت ہونا مقدر ہو چکا ہے۔

کیسی ہے یعنی محتاج ہوگا یا مالدار۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ بدبخت دوزخی وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت ہوا اور نیک بخت جنتی وہ ہے جس نے غیر سے نصیحت پکڑی۔

بَابُ (۱۱۵) مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ الْحُرِّ مِنَ التَّزْوِيجِ

آزاد مرد کے لئے کتنی عورتوں سے نکاح جائز ہے

۳۴۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ الْجَدَلِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَ كَانَ يَقُولُ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ قَالَ أُحِلَّ لَكُمْ أَرْبَعٌ وَحُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمُحْصَنٰتُ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ بَعْدَ الْأَرْبَعِ

۳۵۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ الْأَمَةَ أَمْسَكَهُمَا جَمِيعًا يَقْسِمُ لِلْحُرَّةِ لَيْلَتَيْنِ وَلِلْأَمَةِ لَيْلَةً۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

۳۵۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لِلْحُرِّ أَنْ يَتَزَوَّجَ أَرْبَعَ مَمْلُوكَاتٍ وَثَلَاثًا وَاثْنَتَيْنِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ قیس بن مسلم جدلی۔ حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب۔ سے آیت وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ کی تفسیر میں حضرت علیؓ کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ جو عورتیں تمہیں پسند ہوں وہ دو دو تین تین چار چار سے نکاح کرو۔ تمہارے لئے چار عورتیں حلال کی گئی ہیں اور تم پر تمہاری مائیں حرام کی گئی ہیں۔ اور فرمایا کہ چار عورتوں کے بعد تم پر منکوحہ عورتیں حرام ہوئیں مگر یہ کہ تم لونڈی کے مالک ہو تو درست ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد آزاد عورت کی موجودگی میں لونڈی سے نکاح کرے تو نکاح فاسد ہے اور اور جب لونڈی کی موجودگی میں عورت سے نکاح کرے تو دونوں کو رکھے اور تقسیم کرے آزاد عورت کے واسطے دو راتیں اور لونڈی کے لئے ایک رات۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جائز ہے آزاد مرد کے لئے نکاح کرنا چار لونڈیوں سے اور تین سے اور دو سے اور

وَرَاجِعَةٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ لَهٗ أَنْ يَتَزَوَّجَ مِنَ الْإِمَاءِ مَا يَتَزَوَّجُ مِنَ الْحَرَائِرِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ایک سے

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جائز ہے اس کے لئے نکاح کرنا لونڈیوں سے جس قدر کہ جائز ہے آزاد عورتوں سے یعنے جتنی آزاد عورتوں سے نکاح کرنا درست ہے اتنی لونڈیوں سے بھی نکاح کرنا درست ہے۔ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۲۱) مَا يَحِلُّ لِلْعَبْدِ مِنَ التَّزَوُّجِ

غلام کے لئے کتنی عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے

۴۸۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَيْسَ لِلْعَبْدِ أَنْ يَتَزَوَّجَ إِلَّا حُرَّتَيْنِ أَوْ مَمْلُوكَتَيْنِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

محمد ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز ہے غلام کے لئے مگر یہ کہ صرف دو آزاد عورتوں سے نکاح کرے یا صرف دو باندیوں سے نکاح کرے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۴۸۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ الْمَكِّيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا يَحِلُّ فَرْجٌ مِنَ الْمَمْلُوكَاتِ إِلَّا مَنِ ابْتَاعَ أَوْ وَهَبَ أَوْ تَصَدَّقَ أَوْ أَعْتَقَ جَازَ لِعَبْدِهِ بِذٰلِكَ الْمَمْلُوكُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ اسمٰعیل بن امیہ مکی سعید بن ابی سعید سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ابن عمر نے کہا کہ کوئی فرج لونڈیوں میں سے حلال نہیں ہے۔ مگر جو خریدی ہو یا ہبہ کی گئی ہو یا خیرات کی گئی ہو یا آزاد کرے تو جائز ہے یعنے غلام کو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ يَعْنِي أَنَّ الْمَمْلُوكَ لَا يَحِلُّ لَهٗ فَرْجٌ إِلَّا بِنِكَاحٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں یعنی غلام کو کوئی فرج بغیر نکاح کے حلال نہیں ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

(ف) یعنے جس کو خریدنے اور آزاد کرنے وغیرہ کا اختیار ہو تو اسی کو لونڈی حلال ہے یعنے آزاد مرد کو اور چونکہ غلام کو خریدنے اور آزاد کرنے وغیرہ کا اختیار نہیں تو اس کو لونڈی بغیر نکاح کے حلال نہیں۔

۳۸۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يَصْلُحُ لِلْعَبْدِ اَنْ يَّتَسَرّٰى اَىْ شَىْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَلَيْسَ لَهُ بِزَوْجَةٍ وَلَا مِلْكِ يَمِيْنٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں جائز ہے غلام کو کہ لونڈی رکھے پھر یہ آیت پڑھی مگر اپنی بیبیوں پر یا ان پر کہ ان کے ہاتھ مالک ہوئے تو نہ اس کی بیوی ہے اور نہ ہاتھ کی ملک ہے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۳۸۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَبْدِ اِذَا زَوَّجَهُ مَوْلَاهُ فَالطَّلَاقُ بِيَدِ الْعَبْدِ وَاِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوْلَاهُ فَالطَّلَاقُ بِيَدِ مَوْلَاهُ وَيَاْخُذُ مِنَ الْمَرْاَةِ مَا اَخَذَتْ مِنْ عَبْدِهٖ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے اس غلام کے متعلق جس کا نکاح اس کے مالک نے کروایا ہو روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا طلاق غلام کے ہاتھ میں ہے۔ اور جب غلام نے اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کیا ہو تو طلاق اس کے مالک کے ہاتھ میں ہے۔ اور عورت سے لے جو اس نے اپنے غلام سے لیا

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۳۸۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوْلَاهُ فَنِكَاحُهٗ فَاسِدٌ وَاِنْ اَذِنَ لَهٗ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ فَنِكَاحُهٗ ثَابِتٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَاِنَّمَا يَعْنِىْ بِقَوْلِهٖ اِنْ اَذِنَ لَهٗ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ يَقُوْلُ اِنْ اَجَازَ مَا صَنَعَ فَهُوَ جَائِزٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب کوئی غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح فاسد ہے۔ اور اگر نکاح ہونے کے بعد مالک نے اجازت دی۔ تو اس کا نکاح ثابت ہے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اگر نکاح ہونے کے بعد اس کا مالک نکاح جائز رکھے تو جائز ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُزَوِّجُ اُمَّ وَلَدِهٖ

ام ولد سے کسی کا نکاح کر دینے کا بیان

۳۸۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ
وَلَدَتْ أُمُّ الْوَلَدِ مِنْ غَيْرِ
سَيِّدِهَا إِذَا وَلَدَتْهُ وَهِيَ أُمُّ
وَلَدٍ فَهُوَ بِمَنْزِلَتِهَا.
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

٣٨٨ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ
يُزَوِّجُ أُمَّ وَلَدِهِ عَبْدًا فَتَلِدُ أَوْلَادًا
ثُمَّ يَمُوتُ قَالَ هِيَ حُرَّةٌ وَأَوْلَادُهَا
أَحْرَارٌ وَهِيَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَتْ
كَانَتْ مَعَ الْعَبْدِ وَإِنْ شَاءَتْ
فَارَقَتْهُ.
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح وَلَهَا الْخِيَارُ
أَيْضًا وَإِنْ كَانَتْ تَحْتَ حُرٍّ.

کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر ام ولد اپنے
مالک کے سوا کسی اور سے بچہ جنے اس حال
میں کہ وہ ام ولد ہو تو وہ بچہ بمنزلہ ام ولد
کے ہوگا یعنی اس کا بیچنا درست نہیں۔
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔
محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت
کرتے ہیں کہ جو آدمی اپنے ام ولد کا غلام سے
نکاح کردے اور اولاد جنے پھر مالک مرجائے
تو ابراہیم نے کہا کہ وہ آزاد ہے اور اس کی
اولاد بھی آزاد ہے۔ اور ام ولد کو اختیار ہے
کہ چاہے تو غلام کے ساتھ رہے اور چاہے تو
نہ رہے بلکہ کسی اور سے نکاح کرے۔
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور
یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اس کو اختیار
بھی ہے اگرچہ آزاد کے تحت ہو۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ وَبِهِ الْعَيْبُ أَوِ الْمَرْأَةِ

٣٨٩ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ
فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ وَهُوَ صَحِيحٌ أَوْ يَتَزَوَّجُ
وَبِهِ بَلَاءٌ لَمْ تُخَيَّرِ امْرَأَتُهُ وَلَا أَهْلُهَا
أَنَّهَا امْرَأَتُهُ أَبَدًا وَلَا يُجْبَرُ عَلَى
خِلَافِهَا قَالَ وَإِنْ تَزَوَّجَهَا
وَهِيَ كَذَلِكَ فَهِيَ بِتِلْكَ
الْمَنْزِلَةِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

شادی کے بعد مرد یا عورت میں عیب نکل آنے کا بیان

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت
کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جو مرد نکاح کرے
اور وہ تندرست ہو یا نکاح کرے اور اس میں
کوئی عیب ہو تو اس کی عورت کو اختیار نہ ہوگا
نہ اس کے گھر والوں کو وہ ہمیشہ کے لئے اس
کی عورت ہے اس کو اس کے خلاف ہمیشہ پر مجبور نہ کیا جائے
اور اگر وہ عورت سے نکاح کرے اور وہ عورت عیب دار ہو تو اس
کا بھی یہی حکم ہے۔
امام محمد نے کہا کہ یہ قول امام ابوحنیفہ کا

وَأَشْيَاءُ عِنْدَنَا مِنَ الْعُيُوبِ الَّتِي لَا تُحْتَمَلُ فَهِيَ أَشَدُّ مِنَ الْعِنِّينِ وَالْمَجْبُوبِ وَقَدْ جَاءَ فِي الْعِنِّينِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّهَا تُؤَجَّلُ سَنَةً ثُمَّ تُخَيَّرُ وَجَاءَ أَيْضًا فِي الْمُوَسْوَسِ أَثَرٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ أَنَّهُ أَجَّلَهَا ثُمَّ خَيَّرَهَا وَكَذَلِكَ الْعُيُوبُ الَّتِي لَا تُحْتَمَلُ هِيَ أَشَدُّ مِنَ الْمَجْبُوبِ وَالْعِنِّينِ۔

منقطع کہ اس کے نزدیک جانے پر قادر نہ ہو اور اس طرح کے دیگر عیوب کہ دور نہ ہو سکتے ہوں تو سخت تر ہے نامرد سے کہ اس کا ذکر کٹا ہوا ہو اور عنین کے متعلق حضرت عمرؓ سے ایک اثر منقول ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ وہ عورت ایک برس تک مہلت دی جائے پھر اختیار دی جائے جس سے چاہے نکاح کرے۔ اور مجنون موسوس کے حق میں بھی حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اس عورت کو مہلت دی پھر اس کو اختیار دیا اور اسی طرح وہ عیب کہ محتمل نہ ہوں وہ زیادہ سخت ہیں مجبوب اور عنین سے۔

٣٩١۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَجِدُهَا مَجْذُومَةً أَوْ بَرْصَاءَ قَالَ هِيَ امْرَأَتُهُ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لِأَنَّ الطَّلَاقَ بِيَدِهِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو مرد کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کو کوڑھی پائے یا برص والی پائے تو وہ اس کی عورت ہے اگر چاہے طلاق دے اور چاہے تو رکھے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس واسطے کہ طلاق اس کے ہاتھ میں ہے۔

بَابُ (١١٩) مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ التَّزْوِيجِ وَاسْتِئْمَارِ الْبِكْرِ

اس نکاح کا بیان جو ممنوع ہے اور کنواری عورت سے اجازت لینے کا باب!

٣٩٢۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَزَوَّجُ فُلَانَةَ فَنَهَاهُ عَنْهَا ثُمَّ أَتَاهُ ثَلَاثَ مَرَّةٍ فَنَهَاهُ ثُمَّ قَالَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عبدالملک بن عمیر۔ [illegible] شامی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد حضرت کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا حضرت کیا میں فلانی عورت سے نکاح کر دوں تو منع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اس سے پھر وہ تین بار حضرت کے پاس آیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سوداء ولود أحب إلي من حسناء عاقر إني مكاثر بكم الأمم حتى إن السقط يظل محبنطئا يقال له ادخل الجنة فيقول لا حتى يدخل أبواي

سیاہ عورت بہت اولاد جننے والی میرے نزدیک بہتر ہے اس خوبصورت عورت سے جو بانجھ ہو میں اولاد چاہنے والا ہوں تمہارے ذریعے دوسری امتوں پر یہاں تک کہ کچا بچہ جھگڑنے والا ہوگا خدا سے اسکو کہا جائے گا کہ بہشت میں داخل ہو تو وہ کہے گا۔ میں داخل نہیں ہوں گا یہاں تک کہ میرے ماں باپ داخل ہوں۔

۳۹۳۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال لا تنكح البكر حتى تستأمر ورضاها سكوتها وقال هي أعلم بنفسها لعل بها عيبا لا يستطيع لها الرجال معه

قال محمد وبه نأخذ لا نرى أن لا تزوج البكر البالغة إلا بإذنها زوجها والدها أو غيره ورضاها سكوتها وهو قول أبي حنيفة رحمة الله عليه

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ نہ نکاح کیا جائے کنواری عورت کا یہاں تک کہ اس سے اجازت لی جائے اور اس کی رضامندی خاموشی ہے اور کہا کہ وہ اپنی جان کو خوب جانتی ہے کہ شاید اس میں کوئی عیب ہو کہ اس کے سبب سے مرد اس سے صحبت کرنے کی طاقت نہ رکھے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ ہم نہیں دیکھتے کہ کنواری بالغہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کیا جائے مگر اس کا باپ اس کا نکاح کرے یا کوئی غیر اور رضامندی اسکی سکوت اس کا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

باب (۱۲۰) من تزوج ولم يفرض لها صداقا حتى مات

اگر کوئی شخص مہر کی تعیین کے بغیر نکاح کرے اور مر جائے

۳۹۴۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عبد الله بن مسعود أن رجلا أتاه فسأله عن رجل تزوج امرأة ولم يفرض لها صداقا ولم يدخل بها حتى مات قال ما بلغني في هذا عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم شيء قال تقول فيها برأيك قال

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد ابن مسعود کے پاس آیا اور اس سے ایک مرد کا حکم پوچھا کہ اس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کے لئے مہر مقرر نہ کیا اور نہ اس سے صحبت کی یہاں تک کہ مر گیا ابن مسعود نے کہا کہ مجھ کو اس کے متعلق رسول اللہ صلعم سے کوئی چیز نہیں پہنچی اس نے کہا کہ اپنی رائے سے اس کا حکم بیان کیجئے ابن مسعودؓ نے کہا

أرى لها الصداق كاملا ولها الميراث وعليها العدة فقال رجل من جلسائه قضيت والذي يحلف به بقضاء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في بروع بنت واشق الأشجعية قال ففرح عبد الله بن مسعود فرحة ما فرح قبلها مثلها بموافقة رأيه قول رسول الله صلى الله عليه وسلم.

قال محمد وبه نأخذ لا يجب الميراث والعدة حتى يكون قبل ذلك صداق وهو قول أبي حنيفة

قال محمد والرجل الذي قال لعبد الله بن مسعود ما قال معقل بن الأشجعي وكان من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

کہ میری رائے میں اس عورت کے لئے پورا مہر ہے اور اس کے لئے میراث ہے اور اس پر عدت ہے تو ایک مرد نے ان کے ہمنشینوں میں سے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے آپ نے فیصلہ کیا مطابق فیصلہ نبوی کے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بروع بنت واشق کے حق میں فرمایا تھا۔ تو اپنی رائے اور قول نبوی کی موافقت کی بنا پر عبداللہ بن مسعود اس قدر خوش ہوئے کہ اس سے پہلے کبھی خوش نہ ہوئے تھے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ واجب ہے میراث اور عدت یہاں تک کہ ہوگا مہر بھی اس سے پہلے یعنی مہر مثل دینا ہوگا تو میراث اور عدت بھی واجب ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ جس مرد نے کہ عبداللہ بن مسعود سے کہا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح حکم کیا وہ معقل بن یسار ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں۔

بَابُ (۱۲) مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فِي عِدَّتِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا

عدت میں نکاح کے بعد طلاق دینے کا بیان

۵۰۹۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يتزوج المرأة في عدتها ثم يطلقها قال لا يقع عليها طلاقه وإن قذفها لم يجلد ولم يلاعن.

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے اس مرد کے حق میں روایت کرتے ہیں کہ جو عدت میں کسی عورت سے نکاح کرے پھر اس کو طلاق دے ابراہیم نے کہا کہ اس کی طلاق اس پر واقع نہیں ہوتی اور اگر اس کو حرام کاری کی ناحق تہمت لگائے تو نہ کوڑا مارا جائے اور نہ لعان کیا جائے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

۴۹۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي امْرَاَةٍ تَزَوَّجَتْ فِيْ عِدَّتِهَا فَوَلَدَتْ اِنْ ادَّعَاهُ الْاَوَّلُ فَهُوَ وَلَدُهُ وَاِنْ نَفَاهُ الْاَوَّلُ فَادَّعَاهُ الْاٰخَرُ فَهُوَ وَلَدُهُ وَاِنْ شَكَّا فِيْهِ فَهُوَ وَلَدُهُمَا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَرٰى اِذَا طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا غَيْرُهُ فِيْ عِدَّتِهَا فَدَخَلَ بِهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِوَلَدٍ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ سَنَتَيْنِ مُنْذُ دَخَلَ بِهَا الْاٰخَرُ فَهُوَ ابْنُ الْاَوَّلِ وَاِنْ كَانَ لِاَكْثَرَ مِنْ سَنَتَيْنِ فَهُوَ ابْنُ الْاٰخَرِ وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ فِي الطَّلَاقِ الْبَائِنِ۔

۴۹۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهُ قَالَ فِي الْمَرْاَةِ تَزَوَّجُ فِيْ عِدَّتِهَا قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا الْاٰخَرِ وَلَهَا الصَّدَاقُ مِنْهُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَتَسْتَكْمِلُ مَا بَقِيَ مِنْ عِدَّتِهَا مِنَ الْاَوَّلِ وَتَعْتَدُّ مِنَ الْاٰخَرِ عِدَّةً مُسْتَقْبِلَةً ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا الْاٰخَرُ اِنْ شَاءَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَاْخُذُ اِلَّا اَنَّا نَقُوْلُ تَسْتَكْمِلُ عِدَّتَهَا مِنَ الْاَوَّلِ وَتَحْتَسِبُ بِمَا مَضٰى مِنْ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جس عورت سے نکاح اس کی عدت میں کیا جائے اور بچہ جنے اگر پہلا خاوند اس کا دعوی کرے تو وہ اس کا لڑکا ہے اور اگر پہلا خاوند اس سے انکار کرے اور دوسرا اس کا دعوی کرے تو وہ اس کا لڑکا ہے اور اگر اس میں دونوں شک کریں تو وہ دونوں کا بیٹا ہے۔ وہ دونوں کا وارث ہوگا اور دونوں اس کے وارث ہونگے۔

امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے ہیں لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ جب اس کو طلاق دے اور عدت میں کوئی دوسرا آدمی اس سے نکاح کرے اور اس سے صحبت کرے تو اگر پچھلے خاوند کے صحبت کرنے کے بعد دو برس سے کم میں وہ بچہ جنے تو پہلے خاوند کا بیٹا ہے اور اگر دو برس کے بعد بچہ جنے تو وہ دوسرے کا بیٹا ہے اور امام ابو حنیفہ بھی طلاق بائن میں یہی کہتے تھے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ حضرت علیؓ ابن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس عورت کے متعلق جو اپنی عدت میں نکاح کرے کہا کہ اس عورت اور پچھلے شوہر کے درمیان تفریق کرادی جائے اور اس عورت کے واسطے مہر ہے اس سبب سے کہ اس کی شرمگاہ سے فائدہ اٹھایا۔ اور پہلے خاوند کی جو عدت ہو اس کو پوری کرے اور دوسرے شوہر کی پوری عدت گزارے پھر دوسرا شخص اگر چاہے تو اس سے نکاح کرے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم ان سبھوں پر عمل کرتے ہیں مگر ہم کہتے ہیں کہ پہلے شوہر کی عدت پوری کرے اور اس کی تفریق سے پہلے کی عدت پورا کرنے تک جتنے دن گزریں ان کو دوسرے

ذٰلِكَ مِنْ عِدَّةِ الْأُخْرىٰ إِنْ شَاءَتْ كَمَّلَتْهَا عِدَّةَ الْأُوْلىٰ وَتَعْتَدُّ مَا بَقِيَ مِنْ عِدَّةِ الْأُخْرىٰ۔

کی عدت بھی شمار کرے یعنی ان دونوں کی عدتوں میں شمار کرے پہلے کی عدت میں بھی اور دوسرے کی عدت میں بھی۔ اور وہ دن پہلے کی عدت کا انتہا اور دوسرے کی عدت کا ابتدا اور جو دوسرے کی عدت سے باقی ہو تو وہ مدت گزارے۔

۲۹۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ إِذَا دَخَلَتْ عِدَّةٌ فِي عِدَّةٍ كَانَتْ عِدَّةً وَاحِدَةً وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ تَفْسِيرُ قَوْلِنَا فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ

محمد۔ سعید بن ابو عروبہ۔ ابی معشر سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب ایک عدت دوسری عدت میں داخل ہو یعنی دو عدتیں جمع ہو جائیں تو وہ ایک ہی عدت ہوگی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور پہلی حدیث میں ہمارے قول کی یہی تفسیر ہے۔

بَابُ (۱۳۳) مَا إِذَا دَخَلَتِ امْرَأَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى زَوْجِ صَاحِبَتِهَا

ان دو عورتوں کا بیان جو اپنے شوہروں سے شبہ میں بدل جائیں

۲۹۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أُدْخِلَتِ امْرَأَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا فَوُطِئَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فَإِنَّهُ تُرَدُّ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلَى زَوْجِهَا وَلَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَلَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب دو عورتوں میں سے ہر ایک اپنے شوہر کے بھائی پر داخل کی جائیں اور ان میں سے ہر ایک سے صحبت کی جائے تو ان میں سے ہر ایک اپنے شوہر کی طرف پھیری جائیں گی۔ اور اس کے لئے مہر ہے اس سبب سے کہ اس کی شرمگاہ سے فائدہ اٹھایا۔ اور اس سے اس کا شوہر صحبت نہ کرے جب تک کہ عدت نہ گزار دے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

باب ۱۲۳ مَنْ تَزَوَّجَ مُخْتَلِعَةً أَوْ مُطَلَّقَةً

۴۰۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن المولى منها والمختلعة إن زوجها لا يقدر على أن يراجعها إلا بنكاح جديد وإن ماتا لم يتوارثا لأن الطلاق بائن ولكنه يطلق ما دامت في العدة

قال محمد وبهذا كله نأخذ وهو قول أبي حنيفة

۴۱۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال إذا تزوج الرجل المختلعة والمولى منها والتي أعتقت في عدتها ثم طلق قبل أن يدخل بها فلها الصداق

قال محمد وهذا قول أبي حنيفة وكذلك في قوله كل امرأة كانت في رجل في عدة من نكاح جائز أو فاسد أو غير ذلك مثل عدة أم الولد فتزوجها في عدتها منه ثم يطلقها قبل أن يدخل بها تطليقة فعليه الصداق كاملا والتطليقة يملك فيها الرجعة عليها والعدة مستقبلة من يوم طلقها۔

قال محمد ولسنا نأخذ بهذا ولكنه

مطلقہ یا خلع والی عورت سے نکاح کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ایلا اور خلع والی عورت کا خاوند بغیر جدید نکاح کے اس کو لوٹانے پر قادر نہیں ہے لیکن اگر دونوں مر جائیں تو وہ دونوں وارث نہیں ہوں گے اس لئے کہ طلاق بائن ہے لیکن وہ طلاق دیجائے یا نفقہ دیجائے جب تک کہ عدت میں ہو۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب نکاح کرے کوئی مرد خلع والی یا ایلا والی عورت سے اور اس سے جو آزاد کی جائے اپنی عدت میں پھر طلاق دے اس کو جماع سے پہلے تو اس کے لئے مہر ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا اور اسی طرح ان کے قول میں کہ جو عورت کسی مرد کی عدت میں ہو نکاح جائز سے یا فاسد وغیرہ سے مثلاً ام ولد کی عدت پھر نکاح کرے اس سے اپنی عدت میں پھر ایک طلاق دے اس کو قبل اس کے کہ صحبت کرے تو اس پر پورا مہر دینا لازم ہے اور اس کو اس طلاق میں رجوع کرنا درست ہے اور عدت اس دن سے شروع ہوگی جس دن اس نے طلاق دی۔

امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے بلکہ

إِذَا طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَلَهَا عَلَيْهِ نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلَا رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا وَتَسْتَقْبِلُ مَا بَقِيَ مِنْ عِدَّتِهَا وَهُوَ قَوْلُ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَعَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ وَأَهْلِ الْحِجَازِ وَرُوَاةٌ يَتَّهِمُوْنَهُ عَنِ الشَّعْبِيِّ۔

جب اس کو طلاق دے پہلے صحبت کرنے سے تو اس کے لئے اس پر آدھا مہر ہے اور نہیں جائز ہے اس کے لئے اس کو رجوع کرنا اور جو عدت اس کی باقی ہو وہ پوری کرے اور یہی قول ہے حسن بصری اور عطا ابن ابی رباح اور اہل حجاز کا اور یہی مروی ہے شعبیؒ سے۔

بَابٌ ۱۲۳ مَنْ تَزَوَّجَ الْيَهُوْدِيَّةَ وَالنَّصْرَانِيَّةَ إِنَّهَا لَا تُحْصِنُ

اگر کوئی مرد کسی یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح کرے تو وہ اسکو محصن نہیں کرتی

۴۰۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِنِكَاحِ الْيَهُوْدِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ عَلَى الْحُرَّةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ یہودی اور نصرانی عورت سے آزاد عورت کے ہوتے ہوئے نکاح کر لینے میں کوئی ڈر نہیں۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۴۰۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ يَهُوْدِيَّةً بِالْمَدَائِنِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ خَلِّ سَبِيْلَهَا فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَحَرَامٌ هِيَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَعْزِمُ عَلَيْكَ أَنْ لَا تَضَعَ كِتَابِيْ حَتّٰى تُخَلِّيَ سَبِيْلَهَا فَإِنِّيْ أَخَافُ أَنْ يَقْتَدِيَكَ الْمُسْلِمُوْنَ فَيَخْتَارُوْا نِسَاءَ أَهْلِ الذِّمَّةِ لِجَمَالِهِنَّ وَكَفٰى بِذٰلِكَ فِتْنَةً لِنِسَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا نَرَاهُ حَرَامًا وَلٰكِنَّا نَرٰى أَنْ يَخْتَارَ عَلَيْهِنَّ نِسَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُوَ

محمد ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حذیفہ بن الیمان نے مدائن میں یہودی عورت سے نکاح کیا تو حضرت عمر نے ان کو لکھا کہ اس کی راہ چھوڑ دے تو حذیفہ نے ان کو لکھا کہ کیا حرام ہے اے امیر المومنین تو حضرت عمرؓ نے ان کو لکھا کہ میں قسم دیتا ہوں تجھ کو یہ کہ تو میرا خط نہ رکھے یہاں تک کہ تو اس کی راہ چھوڑ دے اس لئے کہ میں خوف کرتا ہوں کہ پیروی کریں گے تیری مسلمان اور اختیار کریں گے ذمی عورتوں کو ان کی خوبصورتی کی بنا پر اور یہ مسلمان عورتوں کے واسطے کافی فتنہ ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور ان سے نکاح کرنا حرام نہیں لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ مسلمانوں کی عورتیں ان پر اختیار کی جائیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ

قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

٤٠٤ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يُحْصِنُ الْمُسْلِمَ بِالْيَهُوْدِيَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَلَا يُحْصِنُ اِلَّا بِالْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ مسلمان یہودی عورت اور نصرانی عورت کے ساتھ محصن نہیں ہوتا اور صرف آزاد مسلمان عورت سے محصن ہوتا ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ (١٢٥) مَنْ تَزَوَّجَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ اَسْلَمَ

بحالت شرک نکاح کرنے پھر مسلمان ہوجانے کا بیان

٤٠٥ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الَّذِيْ يَتَزَوَّجُ فِي الشِّرْكِ وَيَدْخُلُ بِامْرَاَتِهٖ ثُمَّ اَسْلَمَ بَعْدَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَزْنِيْ اَنَّهٗ لَا يُرْجَمُ حَتّٰى يُحْصِنَ بِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو مرد کفر کی حالت میں نکاح کرے اور اپنی بیوی سے صحبت کرے پھر اس کے بعد مسلمان ہو پھر زنا کرے تو اس کو سنگسار نہ کیا جائے جب تک کہ وہ مسلمان عورت کے ساتھ محصن نہ ہو۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

٤٠٦ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا كَانَا يَهُوْدِيَّيْنِ اَوْ نَصْرَانِيَّيْنِ فَاَسْلَمَ الزَّوْجُ فَهُمَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا اَسْلَمَتِ الْمَرْاَةُ اَوْ لَمْ تُسْلِمْ فَاِذَا اَسْلَمَتِ الْمَرْاَةُ عُرِضَ عَلَى الزَّوْجِ الْاِسْلَامُ فَاِنْ اَسْلَمَ اَمْسَكَهَا بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ وَاِنْ اَبٰى اَنْ يُسْلِمَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ كَانَا مَجُوْسِيَّيْنِ فَاَسْلَمَ اَحَدُهُمَا عُرِضَ عَلَى الْاٰخَرِ الْاِسْلَامُ فَاِنْ اَسْلَمَ كَانَا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مرد اور عورت دونوں یہودی ہوں یا نصرانی اور خاوند مسلمان ہو جائے تو وہ دونوں اپنے سابق نکاح پر ہیں عورت مسلمان ہو یا نہ ہو اور جب پہلے عورت مسلمان ہو جائے تو خاوند پر اسلام پیش کیا جائے اگر مسلمان ہو جائے تو اس کو پہلے نکاح کے سبب اپنے پاس رکھے اور اگر اسلام لانے سے انکار کرے تو دونوں کے درمیان جدائی کی جائے اور اگر میاں بیوی مجوسی ہوں اور دونوں میں سے ایک مسلمان ہو جائے تو دوسرے پر اسلام پیش کیا جائے اگر اسلام لائے۔ تو وہ دونوں

عَلٰى نِكَاحِهِمَا الْأَوَّلِ فَإِنْ أَبٰى أَنْ يُسْلِمَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

٣٠٧۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْيَهُوْدِيِّ وَالْيَهُوْدِيَّةِ يُسْلِمَانِ أَوِ النَّصْرَانِيِّ وَالنَّصْرَانِيَّةِ قَالَ هُمَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا لَا يَزِيْدُهُمَا الْإِسْلَامُ إِلَّا خَيْرًا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

٣٠٨۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِامْرَأَتِهِ وَهِيَ مَجُوْسِيَّةٌ عُرِضَ عَلَيْهَا الْإِسْلَامُ فَإِنْ أَسْلَمَتْ فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنْ أَبَتْ أَنْ تُسْلِمَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مَهْرٌ لِأَنَّ الْفُرْقَةَ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِهَا وَإِذَا أَسْلَمَتْ قَبْلَ زَوْجِهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا عُرِضَ عَلَى الزَّوْجِ الْإِسْلَامُ فَإِنْ أَسْلَمَ فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنْ أَبٰى فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَكَانَتْ تَطْلِيْقَةً بَائِنَةً وَكَانَ لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ

اپنے پہلے نکاح پر ثابت رکھے جائیں۔ اور اگر دوسرا اسلام لانے سے انکار کرے۔ تو دونوں میں تفریق کی جائے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ کسی نے ابراہیم سے سوال کیا یہودی مرد اور عورت کے متعلق کہ اسلام لائیں یا نصرانی مرد اور عورت کے متعلق تو ابراہیم نے کہا کہ وہ اپنے پہلے نکاح پر قائم رہیں گے نہیں زیادہ کرتا۔ اسلام ان کے لئے خیر ہی بڑھاتا ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے مسلمان ہو جائے اور اس کی بیوی مجوسی ہو تو اس پر اسلام پیش کیا جائے اگر وہ مسلمان ہو جائے تو وہ اس کی بیوی ہے اور اگر مسلمان ہونے سے انکار کرے تو ان دونوں کے درمیان تفریق کرا دی جائے۔ اور اس کے لئے مہر نہیں ہے اس لئے کہ جدائی اس کے سبب سے ہوئی ہے۔ اور اگر وہ عورت اپنے خاوند سے پہلے مسلمان ہو جائے اور اس سے صحبت نہ کی ہو تو شوہر پر اسلام پیش کیا جائے۔ اگر وہ مسلمان ہو جائے تو وہ اس کی بیوی ہے اور اگر انکار کرے تو دونوں کے درمیان تفریق کرا دی جائے۔ اور یہ طلاق بائن ہو گی۔ اور اس کو نصف مہر

امام محمد نے کہا کہ ہم ان سبھوں کو لیتے ہیں۔

وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ إِذَا جَاءَتِ الْفُرْقَةُ مِنْ قِبَلِ الزَّوْجِ وَكَانَ ذٰلِكَ طَلَاقًا وَكَانَ لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ لِأَنَّهُ هُوَ الَّذِيْ أَبَى الْإِسْلَامَ وَإِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ هِيَ الَّتِيْ أَبَتِ الْإِسْلَامَ فَالْفُرْقَةُ مِنْ قِبَلِهَا فَلَا شَيْءَ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ وَلَيْسَتْ فُرْقَتُهَا بِطَلَاقٍ۔

امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے جبکہ جدائی شوہر کی طرف سے ہو اور یہ طلاق ہوگی۔ اور اس عورت کے لئے نصف مہر ہے۔ اس لئے کہ اس مرد نے اسلام سے انکار کیا۔ اور جب عورت اسلام سے انکار کرے تو جدائی اس کی طرف سے ہے۔ اس لئے اس کو کچھ مہر نہ ملے گا۔ اور اس کی جدائی طلاق نہ ہوگی۔

٩٠٩۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا جَاءَتِ الْفُرْقَةُ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ فَهِيَ طَلَاقٌ وَإِذَا جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْمَرْأَةِ فَلَيْسَتْ بِطَلَاقٍ فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ كَامِلًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلَا صَدَاقَ لَهَا إِنْ كَانَتِ الْفُرْقَةُ مِنْ قِبَلِهَا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر جدائی مرد کی طرف سے ہو تو وہ طلاق ہے اور اگر عورت کی طرف سے ہو تو وہ طلاق نہیں اور اگر مرد نے اس سے صحبت کی ہو تو اس کو پورا مہر دینا ہوگا اور اگر اس سے صحبت نہ کی ہو تو اس کو مہر نہیں ملے گا اگر اسی کی طرف سے جدائی ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ إِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ فَإِنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ قَالَ إِذَا ارْتَدَّ الزَّوْجُ عَنِ الْإِسْلَامِ بَانَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا وَأَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَهُوَ طَلَاقٌ وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيْمَ۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مگر ایک حکم میں اس واسطے کہ امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ جب خاوند اسلام سے مرتد ہو جائے تو اس کی عورت اس سے بائن ہو جائے گی اور وہ طلاق نہیں لیکن ہمارے قول میں تو وہ طلاق ہے اور یہی قول ابراہیم کا ہے۔

بَابُ (١٢٦) الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ ثُمَّ يَشْتَرِيْهَا أَوْ تُعْتَقُ

لونڈی سے نکاح کرنے پھر اسے خریدنے اور آزاد کرنے کا بیان

٩١٠۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو مرد لونڈی سے نکاح کرے پھر

يتزوج الأمة ثم يطلقها واحدة ثم يشتريها قال يطأها وإن أعتقها فله أن يتزوجها وإن طلقها اثنتين ثم اشتراها فلا تحل له حتى تنكح زوجا غيره.

قَالَ مُحَمَّدٌ وبهذا نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمة الله عليه.

۴۱۱ - مُحَمَّدٌ قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم إذا طلق الحر الأمة فإنها تبين بتطليقتين وعدتها حيضتان إن كانت تحيض فإن لم تكن تحيض فشهر ونصف ولا تحل له حتى تنكح زوجا غيره وإن طلق العبد امرأته وهي حرة بانت منه بثلاث وعدتها ثلاث حيض إن كانت تحيض فإن لم تكن تحيض فعدتها ثلاثة أشهر.

قَالَ مُحَمَّدٌ وبهذا كله نأخذ الطلاق بالنساء والعدة بالنساء وهو قول أبي حنيفة رحمة الله عليه.

۴۱۲ - مُحَمَّدٌ قال أخبرنا أبو حنيفة عن يزيد المكي قال سمعت عطاء بن أبي رباح يقول قال علي بن أبي طالب الطلاق بالنساء والعدة بهن إنما نقول إذا كانت المرأة حرة فطلاقها ثلاث تطليقات وعدتها ثلاث حيض وإن كانت

اس کو ایک طلاق دے پھر اس کو خرید لے تو اس سے صحبت کرے اور اگر اس کا مالک اس کو آزاد کر دے تو جائز ہے نکاح کرنا اس سے اور اگر اس کو دو طلاق دے پھر اس کو خرید لے تو نہیں حلال ہے اسکو یہاں تک کہ نکاح کرے دوسرے خاوند سے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جب لونڈی کسی آزاد مرد کے نکاح میں ہو اور وہ اس کو طلاق دے تو وہ جدا ہوتی ہے اس سے دو طلاقوں کے ساتھ اور عدت اس کی دو حیض ہے اگر اس کو حیض آتا ہو اور اگر اس کو حیض نہ آتا ہو تو اسکی عدت ڈیڑھ مہینہ ہے اور نہیں حلال ہوتی اسکو یہاں تک کہ نکاح کرے دوسرے خاوند سے اور اگر آزاد عورت کسی غلام کے نکاح میں ہو تو وہ تین طلاق کیساتھ بائن ہے اور عدت اس کی تین حیض ہوتی ہے اگر اس کو حیض آتا ہے اور اگر اس کو حیض نہ آتا ہو تو عدت اسکی تین مہینے ہیں۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ کہ طلاق بھی عورتوں کے ساتھ ہے۔ اور عدت بھی عورتوں کے ساتھ ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ یزید المکی سے روایت کرتے ہیں میں نے عطاء بن ابی رباح کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت علی نے کہا کہ طلاق اور عدت عورتوں کے ساتھ ہے یعنی جب عورت آزاد ہو تو اس کی طلاق تین طلاقیں ہیں اور اس کی عدت تین حیض ہیں خواہ اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام اور لونڈی کی

زَوْجُهَا حُرًّا أَوْ عَبْدًا وَإِنْ كَانَتْ أَمَةً مُطَلَّقَةً فَعِدَّتُهَا اثْنَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ إِنْ كَانَ زَوْجُهَا حُرًّا أَوْ عَبْدًا۔

٤١٣۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ ثُمَّ تُعْتَقُ قَالَ تُخَيَّرُ فَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَلَيْسَ لَهُ عَلَيْهَا سَبِيلٌ وَإِنْ مَاتَ وَقَدِ اخْتَارَتْهُ فَعِدَّتُهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَإِنْ مَاتَ وَقَدِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَعِدَّتُهَا ثَلَاثُ حِيَضٍ وَلَا مِيرَاثَ لَهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

٤١٤۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أُعْتِقَتِ الْمَمْلُوكَةُ وَلَهَا زَوْجٌ خُيِّرَتْ فَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الصَّدَاقُ لِمَوْلَاهَا وَإِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَكُنْ لَهَا صَدَاقٌ وَلَا لِمَوْلَاهَا لِأَنَّ الْفُرْقَةَ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِهَا وَلَمْ تَكُنْ فُرْقَتُهَا طَلَاقًا وَلَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ مِنْ يَوْمِهَا إِنْ شَاءَتْ

ہو تو اس کی عدت دو حیض ہے خواہ اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جو مرد نکاح کرے کسی لونڈی سے پھر وہ لونڈی آزاد کی جائے تو ابراہیم نے کہا کہ وہ اختیار دی جائے اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ اسی کی عورت ہے اور اگر وہ اپنی جان کو اختیار کرے تو اس کے خاوند کو اس پر کوئی راہ نہیں۔ اور اگر اس کا خاوند مر جائے اس حال میں کہ اس نے اپنے خاوند کو اختیار کر لیا ہو تو عدت اس کی چار مہینے اور دس دن ہے اور اس کو میراث ملے گی اور اگر مر جائے اس حال میں کہ اس نے اپنی جان اختیار کی ہو تو اس کی عدت تین حیض ہیں اور اس کو میراث نہیں ملے گی۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لونڈی آزاد کی جائے اور اس کا خاوند ہو۔ تو اس لونڈی کو اختیار دیا جائے اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ دونو اپنے اسی نکاح پر ثابت رہیں گے اور اگر اس نے اس سے صحبت کی تو اس کے مالک کو مہر ملیگا اور اگر وہ اپنی جان کو اختیار کرے اور خاوند نے اس سے صحبت نہ کی ہو تو ان کے درمیان جدائی کی جائے اور نہ اس کو مہر ملیگا اور نہ اس کے مالک کو اس لئے کہ جدائی اسی طرف سے واقع ہوئی ہے اور اس کی جدائی طلاق نہیں ہو گی اور جائز ہے اس لونڈی کو نکاح کرنا اسی دن سے اگر چاہے۔

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِيْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ فِيْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ قَالَ إِنَّمَا رُخِّصَتْ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ لَهُمْ شَكَوْا إِلَيْهِ فِيْهَا الْعُزُوْبَةَ ثُمَّ نَسَخَتْهَا آيَةُ النِّكَاحِ وَالْمِيْرَاثِ وَالصَّدَاقِ

سے عورتوں سے متعہ کے متعلق روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو صرف ایک جنگ میں متعہ کی اجازت دی گئی تھی جس میں مجرد رہے اور غلبہ شہوت کی شکایت کی تھی پھر نکاح میراث اور مہر کی آیت نے اس کو منسوخ کر دیا۔

۳۲۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَمَا كُنَّا مُسَافِحِيْنَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ نافع۔ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ منع فرمایا رسول اللہ صلعم نے جنگ خیبر کے دن گھر کے پلے ہوئے گدھوں کے گوشت اور عورتوں کے متعہ سے اور ہم زنا کرنے والے نہ تھے۔

۳۲۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ محمد بن شہاب الزہری۔ محمد بن عبداللہ سبرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن منع فرمایا۔

۳۲۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ رَبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ یونس۔ ربیع۔ سبرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعہ سے منع فرمایا۔ امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

(ف) نکاح متعہ اس کو کہتے ہیں کہ کسی عورت سے کہے کہ میں صحبت کے واسطے تجھ سے متعہ کرتا ہوں، پانچ یا دس روپیہ کے بدلے دو یا چار روز یا سال بھر کے لئے اہل سنت و جماعت کے چاروں مذہب میں نکاح متعہ حرام ہے اور علماء محدثین کی یہ تحقیق ہے کہ نکاح متعہ دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا پہلے چند روز مباح رہا تھا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہو گیا چنانچہ حضرت علیؓ سے بخاری اور مسلم اور موطا وغیرہ میں روایت ہے دوسری بار جنگ اوطاس میں تین دن متعہ مباح رہا پھر فتح مکہ میں حضرت نے اس کو قیامت تک حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم میں سلمہ بن اکوع سے اس حدیث کی روایت موجود ہے اور حضرت کے سب اصحاب کا متعہ کے حرام ہونے پر اجماع ہے صرف عبداللہ بن عباس پہلے اسکو جائز کہتے تھے آخر جب انکو حدیثیں پہنچیں تو وہ بھی حرمت کے قائل ہوئے۔ چنانچہ ترمذی میں ثابت ہے۔

باب (٣٩٠) مَا يُحَرَّمُ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّكَاحِ

٦٢٤- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَفْلَحَ بْنَ أَبِي قُعَيْسٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى عَائِشَةَ فَاحْتَجَبَتْ مِنْهُ فَقَالَ أَتَحْتَجِبِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمُّكِ قَالَتْ مِنْ أَيْنَ قَالَ أَرْضَعَتْكِ بِلَبَنِ بَنِي أَخِي فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

٦٢٥- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ بِيعُوا جَارِيَتِي هَذِهِ أَمَا إِنِّي لَمْ أُصِبْ مِنْهَا إِلَّا مَا يُحَرِّمُهَا عَلَى ابْنِي مِنْ لَمْسٍ أَوْ نَظَرٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِلَّا أَنَّا

اس نکاح کا بیان جو حرام ہے

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حکم بن عتیبہ۔ عراک بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ افلح بن ابی قعیس نے حضرت عائشہ کے گھر میں آنے کی اجازت مانگی تو عائشہؓ نے ان سے پردہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ کیا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو حالانکہ میں تمہارا چچا ہوں۔ عائشہؓ نے کہا کہ کس وجہ سے۔ انہوں نے کہا کہ تو نے میری بھتیجی کا دودھ پیا ہے۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے یہ حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ جو نسبت کے سبب سے حرام ہے وہ دودھ پینے کے سبب سے بھی حرام ہے۔ یعنے حرام ہو جاتا ہے نکاح دودھ پینے سے جو نکاح کہ رشتہ داری سے حرام ہے۔ (یعنے جیسے کہ ماں اور بہن اور خالہ سے نکاح درست نہیں ویسے ہی دودھ کے رشتے سے بھی نکاح درست نہیں)۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابراہیم بن محمد۔ محمد بن منتشر سے روایت کرتے ہیں کہ مسروق نے کہا کہ میری یہ لونڈی بیچ ڈالو میں اس لونڈی کو نہیں پہنچا سوائے اس کے جو اس کو حرام کر دے میرے بیٹے پر یعنے چھونا اور دیکھنا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر یہ کہ

لَا نَرَى النَّظَرَ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الْفَرْجِ بِشَهْوَةٍ فَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهِ بِشَهْوَةٍ حُرِّمَتْ عَلَى أَبِيهِ وَابْنِهِ وَحُرِّمَتْ عَلَيْهِ أُمُّهَا وَابْنَتُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ہمارے نزدیک نظر کوئی چیز نہیں بشرطیکہ شہوت سے اس کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے اگر شہوت سے اس کی شرمگاہ کو دیکھے تو حرام ہو جائیگی وہ اس کے باپ پر اور بیٹے پر اور حرام ہو جائے گی اس پر ماں اس کی اور بیٹی اسکی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

۴۲۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَبَّلَ الرَّجُلُ أُمَّ امْرَأَتِهِ أَوْ لَمَسَهَا مِنْ شَهْوَةٍ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کی ماں یعنی ساس کا بوسہ لے یا اس کو شہوت سے ہاتھ لگائے تو اس پر اس کی عورت حرام ہو جاتی ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ تَزْوِيجِ السَّكْرَانِ

نشے والے کے نکاح کا بیان

۴۲۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي السَّكْرَانِ يَتَزَوَّجُ قَالَ يَجُوزُ عَلَيْهِ كُلُّ شَيْءٍ صَنَعَهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ إِذَا ذَهَبَ عَقْلُهُ مِنَ السُّكْرِ فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ صَحَا وَذَكَرَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ مِنْهُ بِغَيْرِ عَقْلٍ قُبِلَ مِنْهُ وَلَمْ تَبِنْ مِنْهُ امْرَأَتُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے نشے والے کے متعلق کہا کہ جب نکاح کرے تو اس کو ہر چیز کرنی درست ہے۔

امام نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ جب نشے سے اس کی عقل جاتی رہے اور اسلام سے مرتد ہو جائے پھر تندرست ہو اور بیان کرے کہ یہ اس سے بغیر عقل کے ہوا تو اس سے قبول کیا جائے اور اس کی عورت اس سے بائن نہیں ہوتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا۔

بَابُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَمْ يَجِدْهَا عَذْرَاءَ

کسی عورت سے نکاح پر اسے کنواری نہ پانے کا بیان

۴۲۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ ہیثم بن ابی الہیثم سے روایت

عن الهيثم بن أبي الهيثم عن عائشة أنها زوجت مولاة لها رجلا فلم يجدها عذراء فخرج الرجل لذلك حزينا حديثا لحزن حتى عرف ذلك في وجهه فرفع ذلك إلى عائشة فقالت وما يحزنه أن العذرة تذهبها الحيض والإصبع والوثبة.

کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے اپنی لونڈی کا ایک مرد سے نکاح کر دیا۔ تو اس نے اس کو کنواری نہ پایا اس لئے وہ مرد بہت افسردہ تھا اور اس کے غم کا اثر چہرے سے نمایاں تھا۔ یہ بات حضرت عائشہؓ کو معلوم ہوئی۔ تو انہوں نے کہا کہ اسکو کیا چیز غمناک کرتی ہے۔ بکارت تو حیض سے اور انگلی سے اور وضو سے اور کودنے سے زائل ہو جاتی ہے۔

٣٢٩۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال إذا قال الرجل لامرأة قد تزوجها لم أجدها عذراء فلا حد عليه.
قال محمد وبهذا نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمة الله عليه

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اس عورت سے کہے جس سے کہ نکاح کیا ہو کہ میں نے اس کو کنواری نہیں پایا تو اس پر حد نہیں۔
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

باب (١٣٢) تزويج الأكفاء وحق الزوج على الزوجة

کفو میں شادی اور خاوند کے حقوق کا بیان

٣٣٠۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن رجل عن عمر بن الخطاب أنه قال لأمنعن فروج ذوات الأحساب إلا من الأكفاء.
قال محمد وبهذا نأخذ إذا تزوجت المرأة غير كفوء فرفعها وليها إلى الإمام فيفرق بينهما وهو قول أبي حنيفة رحمة الله عليه.

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ایک مرد سے وہ حضرت عمر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ البتہ میں منع کروں گا حسب والی عورتوں کی شرمگاہوں سے بجز ہم قوم کے یعنی عورت شریف قوم اور اعلیٰ خاندان کی ہو اس کا نکاح ہم قوم میں سے کیا جائے۔
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب نکاح کرے عورت غیر قوم سے اور اس کا ولی اس کو حاکم کی طرف لے جائے تو ان کے درمیان جدائی کی جائے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

٣٣١۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا الحكم بن زياد يرفعه

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حکم بن زیاد سے وہ نبی صلعم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ کسی نے ایک

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ امْرَأَةً خُطِبَتْ إِلَى أَبِيهَا فَقَالَتْ مَا أَنَا بِمُتَزَوِّجَةٍ حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجَتِهِ قَالَ إِنْ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا بِغَيْرِ إِذْنٍ مِنْهُ لَمْ يَزَلِ اللهُ يَلْعَنُهَا وَالْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ الْأَمِينُ وَخَزَنَةُ الرَّحْمَةِ وَخَزَنَةُ الْعَذَابِ حَتَّى تَرْجِعَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجَتِهِ قَالَ إِنْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلَى ظَهْرِ رَكِبَتْ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا أَنْ تَمْنَعَهُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجَتِهِ قَالَ إِنْ غَضِبَ فَلْتُرْضِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَإِنْ كَانَ ظَالِمًا فَقَالَ وَإِنْ كَانَ ظَالِمًا قَالَتْ مَا أَنَا بِمُتَزَوِّجَةٍ بَعْدَ مَا أَسْمَعُ۔

عورت کے باپ کی طرف نکاح کا پیغام کیا تو اس عورت نے کہا کہ میں نکاح نہیں کروں گی یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملوں۔ اور آپ سے پوچھوں کہ خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے۔ تو حضرت نے فرمایا کہ اگر بغیر اجازت خاوند کے اپنے گھر سے نکلے۔ تو اس پر اللہ اور فرشتے اور جبرئیل اور رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں یہاں تک کہ واپس ہو۔ پھر اس نے کہا یا رسول اللہ خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خاوند اس سے صحبت کرنی چاہے اور وہ اونٹ کی پیٹھ پر سوار ہو تو اس کو خاوند کا روکنا جائز نہیں ہے یعنے سوائے عذر شرعی کے خاوند کو جماع سے منع کرنا درست نہیں پھر اس نے کہا کہ یا رسول اللہ خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے آپ نے فرمایا اگر خاوند غصے ہو۔ تو چاہیئے کہ اس کو راضی کرے تو ایک مرد نے قوم میں سے کہا کہ اگرچہ ظالم ہو حضرت نے فرمایا کہ اگرچہ ظالم ہو تبھی اس کو راضی کرے اس عورت نے کہا کہ میں نکاح نہیں کروں گی بعد اس کے کہ میں نے سنا۔

٣٤٣۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عَائِذٍ الطَّائِيُّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا ابْنٌ تُرْضِعُهُ وَابْنٌ هِيَ آخِذَةٌ بِيَدِهِ وَهِيَ حُبْلَى فَلَمْ تَسْأَلْهُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ رَحْمَةً لَهَا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ایوب بن عائذ طائی مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت حضرت کے پاس آئی اس کے پاس ایک لڑکا شیرخوار تھا اور ایک لڑکے کا اس نے ہاتھ پکڑا ہوا تھا اس حال میں کہ وہ حاملہ تھی اس نے حضرت سے کوئی چیز مانگی مگر آپ نے اس کو رحم فرما کر عطا فرمائی جب وہ چلی گئی تو حضرت نے فرمایا کہ حمل والی بچے

قَالَ لَمَّا اَوْ تَبُرْنَ قَالَ حَامِلَاتٌ وَالِدَاتٌ مُرْضِعَاتٌ رَحِيْمَاتٌ بِأَوْلَادِهِنَّ لَوْلَا مَا يَأْتِيْنَ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ دَخَلَ مُصَلِّيَاتُهُنَّ الْجَنَّةَ۔

والی دودھ پلانے والی اور اپنی اولاد کیساتھ رحم کرنے والی عورتیں اگر اپنے شوہروں کیساتھ وہ سلوک نہ کریں جو وہ کرتی ہیں تو ان میں سے نماز پڑھنے والیاں جنت میں داخل ہو جائیں۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کا حق بیوی پر بڑا ہے۔

بَابُ (۱۳۴) مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً نُعِيَ إِلَيْهَا زَوْجُهَا

خاوند کی موت کی اطلاع پر نکاح کر لینے کا بیان

۴۴۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يُنْعَى إِلَى امْرَأَتِهِ فَتَزَوَّجُ ثُمَّ يَقْدَمُ الْأَوَّلُ قَالَ يُخَيَّرُ الْأَوَّلُ فَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ امْرَأَتَهُ وَإِنْ شَاءَ فَالصَّدَاقُ قَالَ أَبُو حَنِيْفَةَ هِيَ امْرَأَةُ الْأَوَّلِ عَلَى كُلِّ حَالٍ

وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَغَنَا نَحْوُ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَبِهٖ نَأْخُذُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ حضرت عمر سے روایت ہے اس مرد کے متعلق کہ اس کے مرنے کی خبر اس کی بیوی کو پہنچی اور وہ عورت (عدت) کے بعد کسی اور مرد سے نکاح کرے پھر پہلا خاوند آئے حضرت عمر نے کہا کہ پہلے خاوند کو اختیار دیا جائے کہ اگر چاہے تو اپنی عورت کو رکھے اور چاہے تو مہر دے۔ امام ابوحنیفہ رح نے کہا کہ وہ ہر حال میں پہلے کی عورت ہے۔

اور امام محمد رح نے کہا کہ حضرت علی سے ہم کو اسی طرح اس کے متعلق روایت پہنچی اور اسی کو ہم لیتے ہیں۔

۴۴۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْمَرْأَةِ تَفْقِدُ زَوْجَهَا قَالَ بَلَغَنَا الَّذِي ذَكَرَ النَّاسُ أَرْبَعَ سِنِيْنَ وَالتَّرَبُّصُ أَحَبُّ إِلَيَّ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے اس عورت کے متعلق روایت کرتے ہیں جس کا خاوند گم ہو جائے ابراہیم نے کہا کہ ہمیں ہم کو وہ خبر کہ ذکر کیا لوگوں نے چار برس یعنی لوگ کہتے ہیں کہ چار برس انتظار کرے پھر اس کے بعد اس کو اور خاوند سے نکاح کرنا درست ہے اور انتظار کرنا میرے نزدیک بہت بہتر ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی

وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَ كَذَالِكَ بَلَغَنَا عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ فِی الْمَفْقُوْدِ زَوْجُهَا اِنَّهَا امْرَاَۃٌ اُبْتُلِیَتْ فَلْتَصْبِرْ حَتّٰی یَاْتِیَهَا وَفَاتُهٗ اَوْ طَلَاقُهٗ۔

قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔ اور اسی طرح روایت پہنچی ہم کو حضرت علی سے کہ انہوں نے اس عورت کے متعلق جس کا خاوند غائب ہوجائے فرمایا کہ وہ ایک عورت ہے جو مبتلا کی گئی ہے اس لئے چاہیئے کہ صبر کرے یہاں تک کہ اس کو اس کی موت یا طلاق کی خبر آئے۔

بَابُ الْعَزْلِ وَمَا نُهِیَ عَنْهُ مِنْ اِتْیَانِ النِّسَاءِ

عزل کا بیان اور عورتوں سے کس چیز میں جماع کرنا منع ہے

۴۳۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ لَا تَعْزِلْ عَنِ الْحُرَّةِ اِلَّا بِاِذْنِهَا وَ اَمَّا الْاَمَةُ فَاعْزِلْ عَنْهَا وَلَا تَسْتَامِرْهَا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ آزاد عورت سے صحبت کرکے باہر انزال نہ کر مگر اس کی اجازت سے لیکن تجھ کو لونڈی سے صحبت کرکے باہر انزال درست ہے اور اس کی اجازت مانگنے کی کچھ حاجت نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَاِنْ كَانَتِ الْاَمَةُ زَوْجَةً لَكَ فَلَا تَعْزِلْ عَنْهَا اِلَّا بِاِذْنِ مَوْلَاهَا وَلَا تَسْتَامِرِ الْاَمَةَ فِیْ شَیْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر تیری بیوی لونڈی ہو تو باہر انزال نہ کر اس سے مگر اس کے مالک کی اجازت سے۔ اور لونڈی سے کسی چیز کی اجازت نہ مانگی جائے۔

۴۳۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ لَوْ اَخَذَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِیْثَاقَ نَسَمَةٍ فِیْ صُلْبِ رَجُلٍ نَصَبَّهَا عَلٰی صَفَاةٍ اَخْرَجَ اللّٰهُ مِنْهَا النَّسَمَةَ الَّتِیْ اَخَذَ مِیْثَاقَهَا فَاِنْ شِئْتَ فَاعْزِلْ وَاِنْ شِئْتَ فَدَعْ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ کسی نے عبداللہ بن مسعودؓ سے عزل کرنے کا حکم پوچھا انہوں نے کہا کہ اگر خدا نے کسی روح کا عہد کسی مرد کی پیٹھ میں کیا ہے اور وہ اس کو پتھر پر بہائے تو بھی خدا اس سے وہ روح پیدا کرے گا جس کا اُس نے عہد کیا اسلئے اگر تو چاہے تو عزل کر اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام

قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا یہی قول ہے۔

ف: یعنے جتنی روحوں کا پیدا ہونا تقدیر میں مقرر ہو چکا ہے وہ اس عالم میں ضرور پیدا ہوں گے ایسا ممکن نہیں کہ کوئی روح ان میں سے بچ جائے اس لئے عزل کرنا بے فائدہ ہے۔

۴۳۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ الْمَكِّيُّ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ لَهَا زَوْجًا يَأْتِيهَا وَهِيَ مُدْبِرَةٌ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِي صِمَامٍ وَّاحِدٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهِ نَأْخُذُ وَأَنْمَا يَعْنِي بِقَوْلِهِ فِي صِمَامٍ وَّاحِدٍ يَقُولُ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْفَرْجِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم مکی۔ یوسف بن ماہک۔ حضرت حفصہؓ زوج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلعم کے پاس آئی اس نے عرض کی کہ میرا خاوند مجھ سے پیچھے کی طرف سے صحبت کرتا ہے یعنے اگلی شرمگاہ میں تو آپ نے فرمایا اس میں کچھ حرج نہیں۔ جبکہ ایک سوراخ میں ہو یعنے اگلے سوراخ میں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور ایک سوراخ سے مراد شرمگاہ ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا۔

۴۳۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ كَثِيرِ الْأَصَمِّ الرَّمَّاحِ عَنْ أَبِي زِرَاعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ قَالَ إِنْ شِئْتَ عَزْلًا وَإِنْ شِئْتَ غَيْرَ عَزْلٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ کثیر الاصم الرماح۔ ابی زراع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عمرؓ سے اس آیت کا حکم پوچھا۔ کہ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پس جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو ابن عمرؓ نے کہا کہ جس طرح تو چاہے کر اگر تو چاہے تو عزل کر اور چاہے تو عزل نہ کر۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ عزل کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۴۳۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَعْجَازِهِنَّ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حمید اعرج۔ ایک مرد سے وہ ابی ذرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے دبروں میں جماع کرنے سے۔

۴۴۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

عليه وسلم كان يباشر بعض أزواجه وهي حائض وعليها إزار.

قال محمد وبه نأخذ لا نرى به بأسا وهو قول أبي حنيفة رحمة الله عليه.

۲۳۱ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال إني لألعب على بطن المرأة حتى أقضي شهوتي وهي حائض.

بدن لگاتے تھے اپنی بعض بی بیوں کے بدن سے اس حال میں کہ وہ حائض ہوتیں اور ان پر تہبند ہوتا۔ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہمارے نزدیک اس میں کچھ خوف نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ میں عورت کے پیٹ پر کھیلتا ہوں یہاں تک کہ اپنی خواہش پوری کر دوں اس حال میں کہ وہ حائض ہے۔

باب (۱۳۵) ما يكره من وطء الأختين الأمتين وغير ذلك

۲۳۲ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال إذا كان عند الرجل أختان مملوكتان فوطئ إحداهما فليس له أن يطأ الأخرى حتى يملك فرج التي وطئ غيره بنكاح أو غيره، وإن كانت أخت إحداهما امرأته فوطئ الأمة منهما فليعتزل امرأته حتى تعتد الأمة من مائه.

قال محمد وبهذا كله نأخذ إلا في خصلة واحدة لا ينبغي له أن يطأ امرأته إذا وطئ أختها

ان دو لونڈیوں سے جماع کی کراہت جو سگی بہنیں ہوں

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب کسی مرد کے پاس دو لونڈیاں ہوں اور دونوں سگی بہنیں ہوں اور وہ دونوں میں ایک کے ساتھ صحبت کرے تو نہیں جائز ہے اس کو کہ صحبت کرے دوسری سے یہاں تک کہ پہلی لونڈی کو جس سے صحبت کی ہو کسی غیر کی ملک کر دے نکاح سے ہو یا اور وجہ سے اور اگر وہ دونوں بہنیں ہوں کہ دونوں میں سے ایک اس کی بیوی ہو اور دونوں میں سے۔ لونڈی کے ساتھ صحبت کرے تو چاہیے کہ اپنی عورت سے علیحدہ رہے یہاں تک کہ لونڈی اس کی پانی سے عدت گذارے۔

امام محمد نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں لیکن ایک حکم میں کہ نہیں لائق ہے اس کو صحبت کرنی اپنی بیوی سے جبکہ صحبت کی ہو اس کی بہن سے یہاں تک کہ اس کی بہن کی شرمگاہ کسی غیر کی ملک میں

حَتَّى يَمْلِكَ فَرْجَ أُخْتِهَا غَيْرُهُ بِنِكَاحٍ أَوْ مِلْكٍ بَعْدَ مَا تَسْتَبْرِأُ بِحَيْضَةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

۴۴۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَمَتَيْنِ الْأُخْتَيْنِ تَكُونَانِ عِنْدَ الرَّجُلِ يَطَأُ إِحْدَاهُمَا أَنَّهُ لَا يَطَأُ الْأُخْرَى حَتَّى يُمَلِّكَ فَرْجَ الَّتِي وَطِئَ غَيْرَهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

۴۴۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَطَأَ الرَّجُلُ أَمَتَهُ وَابْنَتَهَا وَأَمَتَهُ وَأُخْتَهَا أَوْ عَمَّتَهَا أَوْ خَالَتَهَا وَكَانَ يَكْرَهُ مِنَ الْإِمَاءِ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْحَرَائِرِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ كُلُّ شَيْءٍ يُكْرَهُ مِنَ النِّكَاحِ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ مِنْ مِلْكِ الْيَمِينِ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ يَجْمَعُ مِنَ الْإِمَاءِ مَا أَحَبَّ وَلَا يَتَزَوَّجُ فَوْقَ أَرْبَعِ حَرَائِرَ وَأَرْبَعٍ مِنَ الْإِمَاءِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

دے دے نکاح کے ساتھ ہو یا ملک کے ساتھ بعد اس کے کہ ایک حیض عدت گذار لے یعنی دوسری صورت میں محض عدت گذارنا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ اس کو غیر کی ملک کر دے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ہیثم سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے دو لونڈیوں کے متعلق کہا جو آپس میں سگی بہنیں ہوں اور ایک مرد کے پاس ہوں اور وہ ایک سے صحبت کرے تو ابن عمرؓ نے کہا کہ نہ صحبت کرے دوسری سے یہاں تک کہ صحبت کی ہوئی کو غیر کی ملک کر دے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مکروہ رکھتے تھے یہ کہ صحبت کرے مرد اپنی لونڈی سے اور اس کی بیٹی سے اور لونڈی سے اور اس کی بہن سے یا اس کی پھوپھی سے اس کی خالہ سے اور مکروہ رکھتے تھے وہ چیز جو مکروہ ہے آزاد عورتوں سے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جو چیز نکاح سے مکروہ ہو وہ ہاتھ کے مالک ہونے سے بھی مکروہ ہے۔ مگر ایک حکم میں کہ لونڈیاں جس قدر جمع کرے درست ہے اور چار سے زیادہ عورتوں سے نکاح کرنا درست نہیں خواہ آزاد ہوں یا لونڈیاں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۱۳۶۔ بَابُ الْأَمَةِ تُبَاعُ أَوْ تُوهَبُ وَلَهَا زَوْجٌ

خاوند والی لونڈی کے بیچنے اور ہبہ کئے جانے کا بیان

۴۴۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ ابن مسعودؓ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الْمَمْلُوكَةِ تُبَاعُ وَلَهَا زَوْجٌ قَالَ بَيْعُهَا طَلَاقُهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا، وَلٰكِنَّا نَأْخُذُ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اشْتَرَتْهُ عَائِشَةُ بَرِيرَةَ فَأَعْتَقَتْهَا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَنْ تُقِيمَ زَوْجَهَا أَوْ تَخْتَارَ نَفْسَهَا فَلَوْ كَانَ بَيْعُهَا طَلَاقًا مَا خَيَّرَهَا وَبَلَغَنَا عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَحُذَيْفَةَ أَنَّهُمْ لَمْ يَجْعَلُوا بَيْعَهَا طَلَاقَهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

۵۳۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ جَارِيَةٌ لَهَا زَوْجٌ عَامِلٌ لَهُ فَكَتَبَ إِلَى صَاحِبِهَا بَعَثْتَ إِلَيَّ جَارِيَةً مَشْغُولَةً

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ لَا يَكُونُ بَيْعُهَا وَلَا هِبَتُهَا طَلَاقًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

۵۳۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَطُوفِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ اشْتَرَى جَارِيَةً مِنِ امْرَأَتِهٖ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ أَنَّهُ إِنِ اسْتَغْنَى عَنْهَا فَهِيَ أَحَقُّ بِهَا بِثَمَنِهَا فَلَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ

سے اس لونڈی کے متعلق روایت کرتے ہیں جو بیچی جائے اور وہ خاوند والی ہو کہا کہ بیچنا اس کا طلاق اس کی ہے۔

امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے لیکن ہم رسول اللہ صلعم کی حدیث کو لیتے ہیں جبکہ عائشہ نے بریرہ لونڈی خریدی اور اس کو آزاد کیا تو اس کو حضرت نے اختیار دیا کہ خواہ اپنے خاوند کے پاس رہے یا اپنی جان کو اختیار کرے اگر اس کی بیع طلاق ہوتی تو اس کو اختیار نہ دیتے اور ہم کو روایت حضرت عمر سے اور علی اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور حذیفہ سے پہنچی کہ انہوں نے اس کی بیع کو طلاق نہیں شمار کیا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ہیثم۔ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک لونڈی حضرت علی کو ہدیہ میں بھیجی گئی جو خاوند والی تھی اور اس کا خاوندان کا عامل تھا تو حضرت علی نے انکے مالک کی طرف لکھا کہ تو نے مجھ کو ایسی لونڈی بھیجی کہ وہ مشغول ہے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اس کا بیچنا اور ہبہ کرنا طلاق نہیں ہوتا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابوالعطوف۔ زہری سے روایت کرتے ہیں کہ ابن مسعودؓ نے اپنی عورت زینب سے ایک لونڈی خریدی اور زینب نے اس پر شرط کی کہ اگر تو اس سے بے پرواہ ہو جائے یعنی اگر تجھ کو اس کی حاجت نہ رہے اور اس کو بیچے تو اس کی قیمت دے کر خریدنے کی میں زیادہ حقدار ہوں ابن مسعودؓ عمرؓ سے ملے اور ان سے یہ قصہ بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھ کو اچھا نہیں معلوم ہوتا یہ کہ صحبت کرے تو اس سے اور اس کے

فَقَالَ مَا يُعْجِبُنِي أَنْ تَقْرَبَهَا وَلَهَا شَرْطٌ فَرَجَعَ عَبْدُ اللهِ فَرَدَّهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ كُلُّ شَرْطٍ كَانَ فِي بَيْعٍ لَيْسَ مِنَ الْبَيْعِ فِيهِ مَنْفَعَةٌ لِلْبَائِعِ أَوِ الْمُشْتَرِي أَوِ الْجَارِيَةِ فَهُوَ يُفْسِدُ الْبَيْعَ مِثْلُ هٰذَا أَوْ نَحْوُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ.

لگے ہے اس کی شرط یعنی اس لئے کہ وہ بیع صحیح نہیں اور وہ لونڈی تیرے ملک میں نہیں آئی تو عبداللہ بن مسعود واپس گئے اور وہ لونڈی پھیر دی۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جو شرط بیع میں کی جائے اور وہ بیع میں سے نہ ہو اور اس میں بائع یا خریدار یا لونڈی کا نفع ہو تو وہ بیع کو فاسد کر دیتی ہے یہ ہو یا اسی طرح کوئی دوسری شرط ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا۔

بَابُ الطَّلَاقِ وَالْعِدَّةِ

طلاق اور عدت کا بیان

۴۲۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ لِلسُّنَّةِ تَرَكَهَا حَتّٰى تَحِيضَ وَتَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا تَطْلِيقَةً مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيقَةً حَتّٰى يُطَلِّقَهَا ثَلَاثًا.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ.

۴۲۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَعِيبَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَرَاجَعَهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا فِي طُهْرِهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَا نَرٰى أَنْ يُطَلِّقَهَا فِي طُهْرِهَا مِنَ الْحَيْضَةِ الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا وَلٰكِنَّهَا يُطَلِّقُهَا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی اپنی عورت کو سنت کے طور پر طلاق دینے کا ارادہ کرے تو اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کو حیض آئے اور وہ اپنے حیض سے پاک ہو پھر اس کو ایک طلاق دے بغیر جماع کے پھر چھوڑ دے اس کو یہاں تک کہ گذر جائے عدت اس کی پھر اگر چاہے تو اس کو تین طلاقیں دے۔ ہر طہر میں ایک طلاق دے یہاں تک کہ اسکو تین طلاقیں دے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے اپنی عورت کو حیض میں طلاق دی حیض میں طلاق دینا ان پر معیوب سمجھا گیا تو ابن عمرؓ نے اس سے رجوع کیا یعنے طلاق کو باطل کر کے پھر اس کو بیوی بنایا پھر اس کو طہر میں طلاق دی۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور نہیں دیکھتے ہم یہ کہ طلاق دے اسکو اس حیض کے طہر میں جس میں اس کو طلاق دی تھی لیکن جب دوسرے

إِذَا طَهُرَتْ مِنْ حَيْضَةٍ أُخْرَى

۴۵۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ فَلْيُطَلِّقْهَا عِنْدَ غُرَّةِ كُلِّ هِلَالٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ كَانَ يَأْخُذُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَطَلَاقُ الْحَامِلِ لِلسُّنَّةِ تَطْلِيْقَةٌ وَاحِدَةٌ يُطَلِّقُهَا فِيْ غُرَّةِ الْهِلَالِ أَوْ حَيْثُ شَاءَ ثُمَّ يَدَعُهَا حَتّٰى تَضَعَ حَمْلَهَا وَكَذٰلِكَ بَلَغَنَا عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَكَذٰلِكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

حیض سے پاک ہو تو اس وقت اسکو طلاق دے۔

محمد ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو حمل میں طلاق دینی چاہے تو اسکو ہر چاند چڑھنے کے وقت طلاق دے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو امام ابو حنیفہ لیتے تھے لیکن ہمارے قول میں تو حاملہ کی طلاق بطور سنت کے یہ ہے کہ اس کو ہر چاند کی ابتدا میں ایک طلاق دے یا جب چاہے پھر اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ بچہ جنے اور اسی طرح ہم کو حسن بصری اور جابر بن عبد اللہ سے اور عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت پہنچی ہے۔

بَابُ (۱۳۸) مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ

حاملہ کی طلاق کا بیان

۴۵۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْمُطَلَّقَةِ وَالْمُخْتَلِعَةِ وَالْمُوْلٰى مِنْهَا إِنْ كَانَتْ حُبْلٰى أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ أَنَّ لَهَا النَّفَقَةَ وَالسُّكْنٰى حَتّٰى تَضَعَ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ زَوْجُ الْمُخْتَلِعَةِ بَعْدَ الْخُلْعِ أَنْ لَا نَفَقَةَ لَهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے طلاق دی ہوئی یا خلع یا ایلا والی عورت کے متعلق اگر حاملہ ہو یا اس کے سوا ہو روایت کرتے ہیں کہ اس کے لئے نفقہ ہے اور رہنے کا گھر ہے یہاں تک کہ بچہ جن لے۔ مگر یہ کہ خلع والی عورت کا شوہر خلع کے بعد شرط کرلے تو اس کے لئے نفقہ نہیں ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۳۹) طَلَاقِ الْجَارِيَةِ الَّتِيْ لَمْ تَحِضْ وَعِدَّتِهَا

اس لڑکی کی طلاق اور عدت کا بیان جسے ابھی حیض نہ آیا ہو

۴۵۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ جَارِيَةٌ لَمْ تَحِضْ فَلْتَعْتَدَّ بِالشُّهُوْرِ فَإِنْ حَاضَتْ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ الشُّهُوْرُ فَاعْتَدَّتْ بِالْحَيْضِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ

ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور وہ چھوٹی لڑکی ہو کہ حیض نہ آتا ہو تو چاہیئے کہ مہینوں کے ساتھ عدت گذارے اگر اس کو مہینوں کے گزرنے سے پہلے حیض آنے تو حیض کے ساتھ عدت گذارے ۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔

بَابٌ (۱۴) مَنْ طَلَّقَ ثُمَّ تَزَوَّجَتْ امْرَأَتُهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَيْهِ

مطلقہ عورت کا کسی مرد سے شادی کے بعد زوج اول کے پاس لوٹ آنیکا بیان

۴۵۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ يَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيْقَةً أَوْ تَطْلِيْقَتَيْنِ ثُمَّ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا أَوْ طَلَّقَهَا ثُمَّ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَأَرَادَ الْأَوَّلُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا عَلٰى كَمْ هِيَ عِنْدَهُ قَالَ فَقَالَ لِيْ أَجِبْهُ ثُمَّ قَالَ مَا يَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَهْدِمُ الْوَاحِدَةَ وَالثِّنْتَيْنِ وَالثَّلَاثَ قَالَ سَمِعْتَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ فِيْهَا شَيْئًا قَالَ فَقُلْتُ لَا قَالَ إِذَا لَقِيْتَهُ فَاسْأَلْهُ قَالَ فَلَقِيْتُ ابْنَ عُمَرَ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ فِيْهَا مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۔

محمد ابو حنیفہ ۔ حماد ۔ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں عبد اللہ بن عتبہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اچانک اُن کے پاس ایک گنوار اس مرد کا حکم پوچھنے کو آیا جس نے اپنی عورت کو طلاق دی ایک طلاق یا دو طلاقیں پھر اس کی عدت گذر گئی تو اس عورت نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا پھر اس نے اس سے صحبت کی پھر وہ مر گیا یا اُس نے طلاق دی پھر اس کی عدت گذر گئی اور پہلے خاوند نے اس سے نکاح کا ارادہ کیا تو وہ عورت کتنی طلاقوں سے حلالہ ہوگی ایک سے یا دو سے یا تین سے عبد اللہ بن عتبہ نے مجھ سے کہا کہ اس کو جواب دے انہوں نے کہا کہ ابن عباس اس میں کیا کہتے ہیں تو میں نے اُن سے کہا کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرنا ڈھا دیتا ہے ایک طلاق کو اور دو کو اور تین کو انہوں نے کہا کہ تو نے ابن عمر سے اس کے متعلق کچھ سنا ہے میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا جب تو اس سے ملے تو ان سے پوچھنا ۔ میں ابن عمر سے ملا اور میں نے اُن سے پوچھا تو انہوں نے اس میں ابن عباس کی طرح کہا ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كَانَ يَأْخُذُ أَبُوْحَنِيْفَةَ وَأَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَهُوَ عَلٰى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا إِذَا بَقِيَ مِنْهُ شَيْءٌ وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو امام ابو حنیفہ لیتے تھے۔ لیکن ہمارے قول میں تو وہ اس چیز پر ہے جو اس کی طلاق باقی رہے جبکہ اس کی طلاق میں سے کچھ باقی ہو۔ اور یہی قول ہے حضرت عمر اور علی اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور عمران بن حصین اور ابی ھریرہ رحمہ اللہ کا۔

۵۵۳م۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ رَاجَعَهَا فَقَدْ انْهَدَمَ مَا مَضٰى مِنْ عِدَّتِهَا وَإِنْ طَلَّقَهَا اسْتَأْنَفَتِ الْعِدَّةَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کو طلاق دے پھر اس سے رجوع کرے تو منہدم ہو جاتی ہے وہ چیز کہ گذری ہو اس کی عدت سے اور اگر پھر طلاق دے تو ابتداء سے عدت شروع کرے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

بَابُ مَنْ طَلَّقَ ثُمَّ رَاجَعَ مِنْ أَيْنَ تَعْتَدُّ

اگر کوئی شخص عورت کو طلاق دے پھر اس سے رجوع کرے تو عورت کس وقت سے عدت گزارے

۵۵۴م۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يُرَاجِعْ طَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً أُخْرٰى فَعِدَّتُهَا مِنْ أَوَّلِ التَّطْلِيْقَتَيْنِ وَإِنْ طَلَّقَ ثُمَّ رَاجَعَ ثُمَّ طَلَّقَ فَعِدَّتُهَا عِدَّةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور رجوع نہ کرے پھر اس کو اور طلاق دے (یعنی پہلی طلاق کی عدت میں) تو عدت اس کی پہلی طلاق سے ہے اور اگر طلاق دے پھر رجوع کرے (عدت میں)، پھر طلاق دے تو عدت اس کی نئے سرے سے ہے یعنی عدت اس کی دوسری طلاق سے شروع ہوگی۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

باب(۱۳۲) مَنْ طَلَّقَ ثَلٰثًا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا

جماع سے پہلے تین طلاقیں دینے کا بیان

۴۵۶- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا جَمِيْعًا بَانَتْ بِهِنَّ جَمِيْعًا وَكَانَتْ حَرَامًا عَلَيْهِ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَاِذَا فَرَّقَ بَانَتْ بِالْاُوْلٰى وَلَمْ تَقَعِ الثَّانِيَةُ عَلٰى غَيْرِ امْرَاَتِهٖ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو صحبت سے پہلے تین طلاقیں اکٹھی دے (یعنی کہے کہ میں نے تجھ کو تین طلاق دی) تو وہ سب طلاقوں سے بائن ہو جاتی ہے (یعنی سب طلاقیں اس پر پڑ جاتی ہیں) اور وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور جب جدا جدا ہر طلاق دے۔ تو وہ عورت پہلی طلاق سے بائن ہو جاتی ہے اور دوسری طلاق اس عورت پر واقع نہ ہوگی (بلکہ ایسی سمجھی جائیگی جیسے کسی اجنبی عورت کو دیگئی۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

باب(۱۳۳) مَنْ طَلَّقَ فِيْ مَرَضِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا اَوْ بَعْدَ مَا دَخَلَ بِهَا

مرض الموت میں قبل جماع یا بعد جماع طلاق دینے کا بیان

۴۵۷- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ مَرِيْضٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا اَنَّهَا تَرِثُهٗ وَتَعْتَدُّ مِنْهُ عِدَّةَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے اس بیمار کے متعلق روایت کرتے ہیں جو اپنی عورت کو طلاق دے پھر عدت گذرنے سے پہلے مرجائے تو وہ عورت اس کی وارث ہوگی اور بیوہ عورت کی عدت گزارے گی۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ اس

عدة فی يملك الرجعة وان كان الطلاق
بائنا فعليها من الحيض و العدة
الابعد من ثلث حيض من
يوم طلق ومن اربعة اشهر
وعشرا من يوم مات وهو قول
ابی حنيفة

۳۵۸۔ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم انه قال اذا
طلق الرجل امراته واحدة او ثنتين
او ثلثا وهو مريض ولم يدخل
بها فلها نصف الصداق ولا ميراث
لها ولا عدة عليها۔
قال محمد وبهذا ناخذ وهو
قول ابی حنيفة

۳۵۹۔ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم فی رجل
طلق امراته واحدة او اثنتين
انهما يتوارثان ما دامت فی عدتها
وتستقبل عدة المتوفی عنها
زوجها اربعة اشهر وعشرا وان طلقها
ثلثا فی الصحة ثم مات فعدتها
عدة المطلقة ثلث حيض۔
قال محمد وبهذا ناخذ وهو
قول ابی حنيفة رحمة الله عليه

۳۶۰۔ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة
عن حماد عن ابراهيم فی رجل طلق
امراته ثلثا فی مرضه فان مات
من مرضه ذلك قبل ان تنقضی
عدتها ورثت واعتدت عدة

نے ایسی طلاق دی ہو کہ اس میں رجعت کا مالک
ہو اور اگر طلاق بائن ہو تو اس کی عدت بعید تر دونو
مدتوں کی ہے یعنے تین حیض ہے اس دن سے کہ
طلاق دی ہو یا چار مہینے اور دس دن ہے۔
اس دن سے کہ مرا ہو اور امام ابو حنیفہؒ کا یہی
قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت
کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی
عورت کو ایک طلاق یا دو یا تین طلاقیں دے اس
حال میں کہ بیمار ہو اور اس سے صحبت نہ کی ہو تو اس
کو آدھا مہر ملے گا اور نہ اس کے لئے میراث ہے
اور نہ اس پر عدت ہے۔
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام
ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے
ہیں کہ جو مرد اپنی عورت کو ایک یا دو طلاق دے تو
وہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوتے
ہیں جبکہ وہ عورت عدت میں ہو اور بیوہ عورت
کی عدت چار مہینے دس دن ابتدا سے شروع کرے
اور اگر اس کو صحت میں تین طلاقیں دی ہوں پھر وہ
مرد مر جائے تو اس کی عدت مطلقہ عورت کی طرح
تین حیض ہے۔
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو
حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے
ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت
کو بیماری میں تین طلاقیں دے پھر اگر وہ اسی بیماری
میں اس کی عدت گذرنے سے پہلے مر جائے
تو وہ عورت اس کی وارث ہوگی بیوہ کی عدت

الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَإِنِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ لَمْ تَرِثْهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا عِدَّةٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ إِذَا وَرِثَتْ اعْتَدَّتْ أَبْعَدَ الْأَجَلَيْنِ كَمَا وَصَفْنَا لَكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

۴۶۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا اخْتَلَعَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ زَوْجِهَا وَهُوَ مَرِيضٌ مَاتَ مِنْ مَرَضِهِ فَلَا مِيرَاثَ لَهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لِأَنَّهَا هِيَ الَّتِي طَلَبَتْ ذٰلِكَ مِنْ زَوْجِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

گزارے اور اگر اس کے مرنے سے پہلے اس کی عدت گذر جائے تو وہ اس کی وارث نہیں ہوگی اور نہ اس پر عدت ہے۔

امام محمد رہ نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں مگر ایک صورت میں کہ جب وارث ہو تو دونوں عدتوں سے بعید تر عدت بیٹھے جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی عورت اپنے خاوند سے خلع کرے اس حال میں کہ وہ بیمار ہو اور وہ اسی بیماری سے مر جائے تو اس عورت کو میراث نہیں ملے گی۔

امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس واسطے کہ خود عورت ہی نے اپنے خاوند سے خلع چاہا ہے اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ الَّتِي قَدْ يَئِسَتْ مِنَ الْحَيْضِ

اس مطلقہ کی عدت جو حیض سے ناامید ہو چکی ہو

۴۶۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يَئِسَتْ مِنَ الْحَيْضِ اعْتَدَّتْ بِالشُّهُورِ فَإِنْ هِيَ حَاضَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ احْتَسَبَتْ بِمَا مَضٰى مِنْ حَيْضِهَا الْأَوَّلِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

۴۶۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

محمد ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور وہ حیض سے ناامید ہو چکی ہو تو مہینوں کے ساتھ عدت گزارے اور اگر بعد اس کے اس کو حیض آئے تو جو مدت گذری ہو وہ پہلے حیض سے شمار کرے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب کوئی مرد اپنی عورت

إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَاعْتَدَّتْ شَهْرًا أَوْ شَهْرَيْنِ ثُمَّ حَاضَتْ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ يَئِسَتْ اسْتَقْبَلَتِ الشُّهُورَ وَإِنْ حَاضَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ اعْتَدَّتْ بِمَا مَضٰى مِنَ الْحَيْضِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

کو طلاق دے اور وہ ایک یا دو مہینے عدت گزارے پھر اس کو ایک یا دو حیض آئے تو جو حیض گذرا ہو اس کے ساتھ عدت بیٹھے یعنے اس کو شمار کرے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ الَّتِي قَدِ ارْتَفَعَ حَيْضُهَا

اُس مطلقہ کی عدت جس کا حیض رُک گیا ہو

۴۶۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً فَحَاضَتْ حَيْضَةً ثُمَّ ارْتَفَعَتْ حَيْضَتُهَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ مَاتَتْ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ هٰذِهِ امْرَأَةٌ حَبَسَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مِيرَاثَهَا فَكُلْهُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ تَعْتَدُّ بِالْحَيْضِ أَبَدًا حَتّٰى تَيْأَسَ مِنَ الْحَيْضِ فَتَعْتَدَّ بِالشُّهُورِ وَيَرِثُهَا زَوْجُهَا مَا كَانَتْ فِي عِدَّةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم - علقمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی۔ پھر اس کو حیض آیا اور اس کے بعد اٹھارہ مہینے تک حیض بند رہا پھر وہ مرگئی۔ عبداللہ ابن مسعود رض سے یہ بیان کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ اللہ نے تجھ پر اس کی میراث روک رکھی ہے اس لئے اس کو کھا۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں کہ ہمیشہ حیض کے اعتبار سے عدت گزارے۔ یہاں تک کہ حیض سے ناامید ہو چنانچہ جب حیض سے ناامید ہو تو مہینوں کے حساب سے عدت گزارے اور اس کا شوہر اس کا وارث ہوگا جب تک کہ عدت میں ہو۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ الْحَامِلِ

بحالت حمل طلاق دی ہوئی عورت کی عدت کا بیان

۴۶۴ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم - عبداللہ بن مسعود رض سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے

تَنْسَخُوْا أَنَّهُ قَالَ نَسَخَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى كُلَّ عِدَّةٍ فِي الْقُرْاٰنِ وَاُوْلَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا طُلِّقَتْ اَوْ مَاتَ زَوْجُهَا فَوَلَدَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِيَوْمٍ اَوْ اَقَلَّ اَوْ اَكْثَرَ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَحَلَّتْ لِلرِّجَالِ مِنْ سَاعَتِهَا وَاِنْ كَانَتْ فِي نِفَاسِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

کہا کہ سورہ نساء کی چھوٹی آیت نے یعنی ۔ و اولات الاحمال ان یضعن حملھن نے قرآن کی تمام عدتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ کہ جب کسی عورت کو طلاق دی جائے یا اس کا شوہر مرجائے اور اس کے بعد ایک دن یا کم و بیش میں بچہ جنے تو اس کی عدت گزر جاتی ہے۔ اور اس گھڑی سے مردوں کے لئے حلال ہو جاتی ہے اگرچہ وہ اپنے نفاس میں ہو۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۴۶۶ ـ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ ثُمَّ اَسْقَطَتْ فَقَدِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا يَكُوْنُ السِّقْطُ عِنْدَنَا سِقْطًا حَتّٰى يَسْتَبِيْنَ شَيْءٌ مِنْ خَلْقِهٖ شَعْرٌ اَوْ ظُفُرٌ وَغَيْرُ ذٰلِكَ فَاِذَا وَضَعَتْ شَيْئًا لَمْ يَسْتَبِنْ خَلْقُهُ لَمْ تَنْقَضِ بِذٰلِكَ الْعِدَّةُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے پھر کچا بچہ ڈالے تو اس کی عدت گذر جاتی ہے۔

امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور بچہ ہمارے نزدیک قابل اعتبار ہوتا ہے یہاں تک کہ ظاہر ہو کوئی چیز اس کی پیدائش سے یعنی بال یا ناخن وغیرہ اور اگر کوئی چیز جنے کہ اسکی پیدائش ظاہر نہ ہوئی تو اس سے اس کی عدت نہیں گذرتی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

بَابُ عِدَّةِ الْمُسْتَحَاضَةِ — مستحاضہ کی عدت کا بیان

۴۶۷ ـ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ قَالَ تَعْتَدُّ بِاَيَّامِ اَقْرَائِهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ اِذَا اسْتُحِيْضَتْ بَعْدَ مَا يُطَلِّقُهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے اس حال میں کہ اس کو استحاضہ آتا ہو تو اپنے حیض کے دنوں کے ساتھ عدت گذارے اور اسی طرح اگر اسکو طلاق کے بعد استحاضہ آئے تو اس کا یہی حکم ہے۔

امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور

أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

۴۶۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ تَعْتَدُّ الْمُسْتَحَاضَةُ إِذَا طُلِّقَتْ بِأَيَّامِ أَقْرَائِهَا فَإِذَا فَرَغَتْ حَلَّتْ لِلرِّجَالِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب استحاضہ والی کو طلاق دے تو وہ اپنے حیض کے دنوں کے اعتبار سے عدت کاٹے۔ جب عدت سے فارغ ہو تو حلال ہو جاتی ہے مردوں کے واسطے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

بَابُ مَنْ طَلَّقَ ثُمَّ رَاجَعَ فِي الْعِدَّةِ

طلاق کے بعد عدت ہی میں رجوع کر لینے کا بیان

۴۶۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي فَحِضْتُ حَيْضَتَيْنِ وَدَخَلْتُ فِي الثَّالِثَةِ حَتَّى انْقَطَعَ دَمِي وَدَخَلْتُ مُغْتَسَلِي وَوَضَعْتُ ثَوْبِي أَتَانِي فَقَالَ قَدْ رَاجَعْتُكِ قَبْلَ أَنْ أُفِيضَ عَلَيَّ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قُلْ فِيهَا فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَرَاهُ أَمْلَكَ بِرَجْعَتِهَا لِأَنَّهَا حَائِضٌ بَعْدُ لَمْ تَحِلَّ لَهَا الصَّلٰوةُ قَالَ عُمَرُ وَأَنَا أَرَى ذٰلِكَ فَرَجَّعَهَا عَلَيْهِ زَوْجَهَا وَقَالَ الْعُرْفُ الصَّغِيرُ مَمْلُوءٌ عِلْمًا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ الرَّجُلُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت حضرت عمرؓ کے پاس آئی تو اس نے کہا کہ میرے خاوند نے مجھ کو طلاق دی اور میں دو حیض بیٹھی اور تیسرے میں داخل ہوئی یہاں تک کہ میرا خون بند ہوا۔ اور میں اپنے غسل خانے میں گئی اور میں نے اپنے کپڑے اتار رکھے۔ تو میرا خاوند آیا اور اس نے کہا کہ میں نے تجھ سے رجوع کیا اس سے پہلے کہ میں اپنے بدن پر پانی ڈالوں عمرؓ نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ اس کا حکم بیان کیجئے انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین میری رائے یہ ہے کہ وہ اس کی رجعت کا مالک ہے اس واسطے کہ وہ ابھی حیض میں ہے اس کو نماز پڑھنی درست نہیں ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میری رائے بھی یہی ہے اس کو اپنے خاوند پر پھیر دیا اور کہا کہ چھوٹا برتن علم سے کیسا بھرا ہوا ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ مرد

أَحَقُّ بِرَجْعَةِ امْرَأَتِهِ أَنْ تَغْتَسِلَ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ فَإِنْ أَخَّرَتِ الْغُسْلَ حَتَّى يَمْضِيَ وَقْتُ صَلٰوةٍ وَقَدْ كَانَتْ تَقْدِرُ فِيهِ عَلَى الْغُسْلِ قَبْلَ أَنْ يَمْضِيَ فَقَدِ انْقَطَعَتِ الرَّجْعَةُ وَحَلَّتْ لِلرِّجَالِ وَوَجَبَتْ عَلَيْهَا الصَّلٰوةُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

حقدار ہے اپنی عورت کی رجعت کے ساتھ یہاں تک کہ وہ اپنے تیسرے حیض سے نہائے اور اگر نہانے میں دیر کرے یہاں تک کہ نماز کا وقت گذر جائے جس میں کہ وہ غسل پر قادر ہے پہلے گذرنے کے تو رجعت قطع ہو جاتی ہے اور اور مردوں کے لئے حلال ہو جاتی ہے اور اس پر نماز واجب ہو جاتی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

بَابُ (۱۲۹) مَنْ طَلَّقَ وَرَاجَعَ وَلَمْ تَعْلَمْ حَتّٰى تَزَوَّجَتْ

اس مطلقہ عورت کا حکم جسے شوہر نے رجوع کر لیا تھا لیکن اُسے خبر نہ تھی اور دوسرے شوہر سے شادی کر لی

۴۷۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا كَنَفٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ثُمَّ غَابَ فَأَشْهَدَ عَلٰى رَجْعَتِهَا وَلَمْ يَبْلُغْهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَزَوَّجَتْ فَجَاءَ وَقَدْ هُيِّئَتْ الشَّلُوقُ إِلٰى زَوْجِهَا فَأَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَكَتَبَ إِلٰى عَامِلِهِ إِنْ أَدْرَكْتَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا وَإِنْ وَجَدْتَهُ وَقَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ قَالَ فَوَجَدَهَا لَيْلَةَ الْبِنَاءِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا وَغَدَا إِلٰى عَامِلِ عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَعَلِمَ أَنَّهُ جَاءَ بِأَمْرٍ بَيِّنٍ.

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں ابوکنف نے اپنی عورت کو ایک طلاق دی پھر وہ غائب ہوا اور اس نے کسی کو اس رجعت پر گواہ کیا اور اُسے خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ اس نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا پھر ابوکنف آیا اسی وقت اس عورت کے رخصت کی تیاری کی جا رہی تھی تو وہ حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور ان سے یہ حال کہا حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کی طرف لکھا کہ اگر تو اس کو اس حال میں پائے کہ اس نے اس سے صحبت نہ کی ہو تو پہلا خاوند اس کا زیادہ حقدار ہے اور اگر تو اس کو پائے اس حال میں کہ وہ اس سے صحبت کر چکا ہو۔ تو وہ اسی کی عورت ہے کہا کہ اس نے اس کو بنائی رات میں پایا یعنی جس رات میں کہ دلہن خاوند کے گھر بھیجی جاتی ہے دوسرے خاوند نے اس سے صحبت کی اور صبح کو وہ عمرؓ کے عامل کی طرف گیا اور اس کو خبر دی۔ تو اس نے معلوم کیا کہ وہ امر ظاہر ہو گیا۔

۴۷۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ کہتے تھے کہ جب کوئی مرد

عن علي بن أبي طالب أنه كان يقول إذا طلق الرجل امرأته ثم أشهد على رجعتها قبل أن تنقضي عدتها ولم يعلمها ذلك حتى انقضت عدتها وتزوجت فإنه يفرق بينها وبين زوجها الآخر ولها الصداق بما استحل من فرجها وهي امرأة الأول ترد إليه ولا يقربها حتى تنقضي عدتها من الآخر

قال محمد وبقول علي نأخذ وهو أعجب إلينا من القول الأول وهو قول أبي حنيفة رحمة الله تعالى عليه

اپنی عورت کو طلاق دے پھر عدت گذرنے سے پہلے اس کی رجعت پر گواہ کرے اور اس کو اس کی خبر نہ دی یہاں تک کہ اس کی عدت گذر جائے اور دوسرے خاوند سے نکاح کرے تو اس صورت میں اس کے اور دوسرے خاوند کے درمیان جدائی کی جائے اور اس کے لئے مہر ہے بسبب اس چیز کے کہ اس کی شرمگاہ کو حلال سمجھا اور وہ پہلے خاوند کی عورت ہے اس کی طرف پھیری جائے اور وہ اس سے صحبت نہ کرے یہاں تک کہ دوسرے خاوند کی عدت گذر جائے۔

امام محمد نے کہا کہ حضرت علی کے قول کو ہم لیتے ہیں۔ اور وہ ہمارے نزدیک بہت پسند ہے پہلے قول سے یعنی عمر کے قول سے کہ اس میں وہ عورت صحبت کے بعد پہلے خاوند کو نہیں ملتی۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا کہ وہ ہر حال میں پہلے خاوند کی عورت ہے۔ خواہ دوسرے نے اس سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو۔

باب من طلق ثلاثا أو طلق واحدة وهو يريد ثلاثا

تین طلاق دے یا ایک طلاق دیکر تین کی نیت کرلے

۴۷۲- محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي حسين عن عمرو بن دينار عن عطاء أن رجلا جاء إلى ابن عباس فقال طلقت امرأتي ثلاثا فقال يذهب أحدكم فيتلطخ بالإثم ثم يأتينا اذهب فقد عصيت ربك

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابو حسین۔ عمرو بن دینار عطا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد ابن عباسؓ کے پاس آیا اس نے کہا۔ کہ میں نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دی ہیں اس کا کیا حکم ہے اس سے ابن عباس نے کہا کہ تم میں سے کوئی شخص جاتا ہے اور گندگی سے آلودہ ہوتا ہے پھر ہمارے پاس آتا ہے۔ چلا جا کہ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی۔ اور حرام ہوئی تجھ

فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْكَ امْرَأَتُكَ لَا تَحِلُّ لَكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُ الْعَامَّةِ لَا اِخْتِلَافَ فِيْهِ۔

بد تیری عورت نہیں حلال ہے تجھ کو یہاں تک ایک دوسرے خاوند سے نکاح کرے

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور عام علماء کا اس میں اختلاف نہیں۔

۴۰۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الَّذِيْ يُطَلِّقُ وَاحِدَةً وَهُوَ يَنْوِيْ ثَلٰثًا اَوْ يُطَلِّقُ ثَلٰثًا وَهُوَ يَنْوِيْ وَاحِدَةً قَالَ اِنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَلَيْسَتْ نِيَّتُهُ بِشَيْءٍ وَاِنْ تَكَلَّمَ بِثَلٰثٍ كَانَتْ ثَلٰثًا وَلَيْسَتْ نِيَّتُهُ بِشَيْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو مرد ایک طلاق دے اور اس کی نیت تین طلاق کی ہو یا تین طلاق دے اور اس کی نیت ایک کی ہو تو اگر زبان سے ایک طلاق کہے تو وہ ایک ہی ہوگی اور اس کی نیت کوئی چیز نہیں اور اگر زبان سے تین کہے تو تین ہی واقع ہوں گی اور اس کی نیت کچھ چیز نہیں یعنی مدار زبان پر ہے نیت کا کچھ اعتبار نہیں۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الرَّجْعَةِ فِي الطَّلَاقِ

طلاق میں رجوع کرنے کا بیان

۴۰۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فِيْهِ فَلَهَا اَنْ تَشَوَّفَ رَجَاءَ اَنْ يُرَاجِعَهَا وَاِنْ كَانَ لَا يَمْلِكُ رَجْعَتَهَا وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فَلَيْسَ لَهَا اَنْ تَشَوَّفَ وَلَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا تَمَسُّ الْكُحْلَ وَالطِّيْبَ اِلَّا مِنْ اَذًى قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا: کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق رجعی دے جس میں رجوع کا مالک ہو تو جائز ہے عورت کو کہ زینت کرے اس امید میں کہ وہ اس سے رجوع کرے اور اگر اس میں رجعت کا مالک نہ ہو یعنے طلاق بائن ہو یا اس کا خاوند مر گیا ہو تو نہیں جائز ہے عورت کو یہ کہ زینت کرے اور کسم کے رنگ کا کپڑا نہ پہنے اور سرمہ اور خوشبو سے بچے مگر بیماری سے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۵۱۷م - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا لَمَسَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ مِنْ شَهْوَةٍ فِيْ عِدَّتِهَا فَتِلْكَ مُرَاجَعَةٌ وَاِذَا قَبَّلَهَا فِيْ عِدَّتِهَا فَتِلْكَ مُرَاجَعَةٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب مرد اپنی عورت کو عدت میں شہوت سے ہاتھ لگائے تو یہ رجوع ہے اور جب اس کو عدت میں چومے تو یہ بھی رجوع ہے۔

امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۵۲) الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْاَمَةَ طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ

لونڈی کو طلاق رجعی دینے کا بیان

۷۱۷م - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الْاَمَةَ زَوْجُهَا طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَاُعْتِقَتْ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ وَاِنْ كَانَ الزَّوْجُ لَا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْاَمَةِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب کوئی مرد لونڈی کو طلاق دے جس میں کہ رجعت کا مالک ہو پھر وہ آزاد کی جائے تو اس کی عدت آزاد عورت کی عدت ہے اور اگر خاوند رجعت کا مالک نہ ہو تو اس کی عدت لونڈی کی عدت ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۵۳) الْخُلْعِ

خلع کا بیان

۸۱۷م - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلُّ طَلَاقٍ اُخِذَ عَلَيْهِ جُعْلٌ فَهُوَ بَائِنٌ لَا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جس طلاق پر کچھ مال لیا جائے وہ طلاق بائن ہے، اس میں رجعت کا مالک نہیں۔

امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

بَابُ الْعِنِّينِ

عنین کا بیان

۴۷۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعِنِّيْنِ اِذَا فُرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ اَنَّهَا تَطْلِيْقَةٌ بَائِنَةٌ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب عنین اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کی جائے تو وہ طلاق بائن ہے۔

۴۷۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْهُ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ زَوْجَهَا لَا يَصِلُ اِلَيْهَا فَاَجَّلَهُ حَوْلًا فَلَمَّا انْقَضَى الْحَوْلُ وَلَمْ يَصِلْ اِلَيْهَا خَيَّرَهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا عُمَرُ وَجَعَلَهَا تَطْلِيْقَةً بَائِنًا

محمد۔ ابو حنیفہ۔ اسمٰعیل بن مسلم مکی۔ حسن سے روایت کرتے ہیں کہ کہا کہ ایک عورت حضرت عمر کے پاس آئی اور ان کو خبر دی کہ اس کا خاوند اس سے صحبت نہیں کر سکتا تو عمرؓ نے اس کو ایک سال مہلت دی کہ وہ اس میں اپنا علاج کرائے اور جب سال گذر گیا اور وہ اس سے صحبت نہ کر سکا تو حضرت عمرؓ نے اس عورت کو اختیار دیا اس نے اپنے تئیں اختیار کیا اور حضرت عمرؓ نے ان کے درمیان جدائی کی اور اس کو طلاق بائن گردانا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا۔

(ف) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو نامرد ہو اور اپنی عورت سے صحبت نہ کر سکے اس کو ایک سال مہلت دی جائے کہ وہ اس میں اپنا علاج کرائے پھر اگر سال تک اچھا نہ ہو تو ان کے درمیان جدائی کی جائے اور عورت کو اختیار ہے جس سے چاہے نکاح کرے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ ثُمَّ يَجْحَدُ

طلاق دے کر انکار کرنے کا بیان

۴۸۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي امْرَاَةٍ سَمِعَتْ اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلٰثًا

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ اس عورت کے حق میں جو عورت سنے کہ اس کے خاوند نے اس کو تین طلاقیں دیں تو

قَالَ تُحَالِفُهُ فَإِنْ هُوَ حَلَفَ مَا فَعَلَ افْتَدَتْ بِمَالِهَا فَإِنْ لَمْ يَقْبَلْ بِمَالِهَا هَرَبَتْ فَإِنْ قَدَرَ عَلَيْهَا اسْتَمْتَعَ بِهَا إِلَّا مَغْصُوبَةً مَقْهُورَةً وَتَمْتَنِعُ مِنْهُ وَلَا تَتَزَيَّنُ وَلَا تَطَيَّبُ۔

وہ عورت اس سے جھگڑے اگر وہ مرد قسم کھائے کہ میں نے طلاق نہیں دی تو اپنا مال بدلا دے کر چھوٹے اگر مرد مال لینے سے انکار کرے تو وہ عورت بھاگ جائے اگر وہ مرد اس پر قادر ہو تو وہ عورت نہ آئے۔ مگر یہ کہ مغلوب اور جبر کی گئی اور استغفار کرے اور نہ زینت کرے اور نہ خوشبو لے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی طلاق دے کر انکار کرے۔ تو وہ طلاق باطل نہیں ہوتی اور اس سے وہ عورت اس پر حلال نہیں ہوتی۔

بَابُ (۱۵۶) مَنْ طَلَّقَ لَاعِبًا

مذاق کے طور پر طلاق دینے کا بیان

۴۸۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَعِبُ النِّكَاحِ وَجِدُّهُ سَوَاءٌ كَمَا أَنَّ لَعِبَ الطَّلَاقِ وَجِدُّهُ سَوَاءٌ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نکاح میں کھیل اور قصد دونوں برابر ہیں جیسے کہ طلاق میں کھیل اور اس کا قصد برابر ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ أَرْبَعٌ جِدٌّ هَزْلُهُنَّ جِدٌّ وَجِدُّهُنَّ جِدٌّ الطَّلَاقُ وَالنِّكَاحُ وَالرَّجْعَةُ وَالْعِتَاقُ۔

امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔ چار چیزیں ہیں کہ ان کا قصد کرنا بھی قصد ہے اور ہنسی کی راہ سے کہنا بھی قصد ہے ایک طلاق دوسری نکاح تیسری رجعت چوتھی آزاد کرنا۔

بَابُ (۱۵۷) الطَّلَاقِ الْبَتَّةِ

طلاق بتہ کا بیان

۴۸۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْخَلِيَّةِ وَالْبَرِيَّةِ وَالْبَائِنِ وَالْبَتَّةِ إِنْ نَوَى

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے خلیہ، بریہ، بائن اور بتہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اگر طلاق کی نیت کرے تو وہ طلاق ہوگی

طلاقا فهو ما نوى وإن نوى ثلاثا فثلاث وإن نوى واحدة فواحدة بائنة وهو خاطب وإن لم ينو طلاقا فليس بشيء

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة

اور اگر تین کی نیت کرے تو تین ہوں گی اور اگر ایک کی نیت کرے تو ایک بائن ہوگی۔ اور وہ پیغام دینے والا ہے اور اگر طلاق کی نیت نہ کرے تو کچھ طلاق نہ پڑے گی۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اپنی عورت کو طلاق بتہ دے دے جس کے یہ معنی ہیں کہ میں نے جدا کر دیا اور اس سے طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑ جائے گی اور اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق نہیں پڑے گی۔

۳۸۴۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن عروة بن المغيرة ابتلي بها وهو أمير الكوفة فأرسل إلى شريح وقال قل في رجل قال لامرأته أنت طالق البتة فقال قال فيها عمر هي واحدة وهو أملك بها وقال علي بن أبي طالب هي ثلاث قال قل فيها أنت قال قد قالا فيها قال شريح أرى قوله أنت طالق هذا قد خرج وأرى قوله البتة بدعة يقف عنده بدعة فإن نوى ثلاثا فثلاث وإن نوى واحدة فواحدة بائنة وهو خاطب

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمة الله عليه

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ عروہ بن مغیرہ اس کے ساتھ مبتلا کیا گیا یعنے اس نے اپنی عورت کو طلاق بتہ دی اور وہ کوفے کا حاکم تھا۔ تو اس نے ایک آدمی شریح کی طرف بھیجا اور کہا کہ اس مرد کا حکم بتلاؤ جو اپنی عورت سے کہے اَنْتِ طَالِقٌ اَلْبَتَّةَ یعنے تجھ کو بتہ طلاق ہے۔ تو شریح نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے اس میں کہا کہ وہ ایک طلاق ہے اور وہ اس میں رجعت کا مالک ہے اور شریح نے کہا کہ حضرت علیؓ نے کہا کہ وہ تین طلاقیں ہیں عروہ نے کہا کہ تو بھی اس میں کچھ کہہ یعنے تیرے نزدیک اس کا کیا حکم ہے شریح نے کہا کہ تحقیق اس کا حکم کہہ چکے ہیں تو عروہ نے کہا کہ میں تجھ کو قسم دیتا ہوں مگر یہ کہ تو اس میں اپنی رائے بیان کرے شریح نے کہا کہ میری تو رائے یہ ہے کہ اس کے قول انت طالق میں ایک طلاق پڑتی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ اس کا بتہ کہنا بدعت ہے تو بدعت کے نزدیک ٹھہر جایئے اس سے دریافت کرو کہ اگر اس نے تین طلاق کی نیت کی تو ایک بائن پڑے گی اور وہ نکاح کا پیغام کرنے والا ہے یعنے اس کو عورت سے نکاح کرنا درست ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا۔

ف: اس سے یہی معلوم ہوا کہ اگر طلاق بتہ میں طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑے گی اور اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق نہیں پڑے گی۔

بَابُ مَنْ كَتَبَ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهٖ
لکھ کر طلاق دینے کا بیان

۴۴۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا كَتَبَ إِلَيْهَا زَوْجُهَا بِطَلَاقِهَا وَهُوَ يَنْوِي الطَّلَاقَ فَهِيَ طَالِقٌ حِيْنَ كَتَبَهٗ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِنْ كَانَ كَتَبَ إِلَيْهَا إِذَا جَاءَكِ كِتَابِيْ هٰذَا فَأَنْتِ طَالِقٌ لَمْ تَطْلُقْ حَتّٰى يَأْتِيَهَا الْكِتَابُ وَإِنْ كَانَ كَتَبَ أَمَّا بَعْدُ فَأَنْتِ طَالِقٌ فَهِيَ طَالِقٌ حِيْنَ كَتَبَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی اپنی عورت کی طرف طلاق لکھے۔ اور اس کی طلاق کی نیت ہو تو اس کو طلاق پڑ جاتی ہے جس وقت کہ طلاق لکھے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اگر اس کی طرف لکھے کہ جب میرا یہ خط تجھ کو پہنچے تو تجھ کو طلاق ہے تو نہیں طلاق پڑتی یہاں تک کہ وہ خط اس کے پاس پہنچے اور اگر یہ خط لکھے۔ اور اگر یہ لکھے کہ تجھے طلاق ہے، تو جس وقت لکھے اسی وقت سے طلاق پڑ جاتی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا۔

۴۴۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَكْتُبُ إِلَى امْرَأَتِهٖ إِذَا جَاءَكِ كِتَابِيْ هٰذَا فَأَنْتِ طَالِقٌ قَالَ فَإِنْ أَتَاهَا الْكِتَابُ فَهِيَ طَالِقٌ يَوْمَ يَأْتِيْهَا وَإِنْ ضَاعَ الْكِتَابُ أَوْ مُحِيَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَإِنْ كَتَبَ أَمَّا بَعْدُ فَأَنْتِ طَالِقٌ فَإِنَّ الطَّلَاقَ يَوْمَ كَتَبَهٗ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے اس مرد کے متعلق روایت کرتے ہیں جو اپنی عورت کو لکھے کہ جب تجھ کو میرا یہ خط پہنچے تو تو طلاق والی ہے ابراہیم نے کہا کہ اگر خط اس کے پاس پہنچے تو جس دن اس کو وہ خط پہنچے اس دن اس کو طلاق پڑے گی اور اگر وہ خط راہ میں ضائع ہو جائے یا لکھا کر مٹا یا جائے تو اس سے کوئی طلاق نہیں پڑتی اور اگر یہ خط لکھے کہ امّا بعد تو طلاق والی ہے تو جس دن لکھی اسی دن سے پڑ جائے گی۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

باب طلاق المبرسم والنشوان والنائم (۵۹)

٣٨٦ - محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال ليس طلاق المبرسم بشيء حتى يفيق۔

قال محمد وبه ناخذ اذا كان لا يعقل وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه

٣٨٧ - محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال طلاق النشوان جائز۔

٣٨٨ - محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا الهيثم عن الشعبي عن شريح قال طلاق النشوان جائز۔

قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة

٣٨٩ - محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد قال ابراهيم ليس طلاق النائم بشيء

قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رح

٣٩٠ - محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال في السكران عتقه وطلاقه وبيعه جائز۔

قال محمد وبهذا

بیہوشی، نیند اور مستی کی حالت میں طلاق کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ مبرسم کی طلاق کچھ نہیں۔ جب تک کہ ہوش میں آئے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں (برسام والا ہے وہ ایک مشہور بیماری ہے) اپنی عورت کو طلاق دے تو طلاق نہیں پڑتی جبکہ عقل نہ رکھتا ہو اور امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ نشے والے کی طلاق جائز ہے یعنی اگر نشے والا اپنی عورت کو طلاق دے۔ تو طلاق پڑ جاتی ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ شریح قاضی نے کہا کہ نشے والے کی طلاق جائز ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ کہ نشے والے کی طلاق پڑ جاتی ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ سونے والے کی طلاق کچھ چیز نہیں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اگر کوئی اپنی عورت کو نیند میں طلاق دے تو اس سے طلاق نہیں پڑتی اور ابو حنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ نشے والے کی طلاق اور بیع اور عتق درست ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نشے

كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ.

والے کی طلاق پڑ جاتی ہے اور اس کا بیچنا اور آزاد کرنا درست ہے اور جاری ہوتا ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَنْ أَجْبَرَهُ السُّلْطَانُ عَلَى طَلَاقٍ أَوْ عِتَاقٍ

بادشاہ کے دباؤ سے طلاق یا آزاد کردینے کا بیان

۴۹۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُجْبِرُهُ السُّلْطَانُ عَلَى الطَّلَاقِ أَوِ الْعِتَاقِ فَيُطَلِّقُ أَوْ يُعْتِقُ وَهُوَ كَارِهٌ قَالَ هُوَ جَائِزٌ عَلَيْهِ وَلَوْ شَاءَ اللهُ لَابْتَلَاهُ بِمَا هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ وَقَالَ يَقَعُ كَيْفَ مَا كَانَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ اگر بادشاہ کسی کو طلاق یا عتاق پر جبر کرے اور وہ طلاق دے یا آزاد کرے اس حال میں کہ وہ اس سے ناخوش ہو تو اس پر جائز ہے اور اگر اللہ چاہے تو مبتلا کرے اس چیز کے ساتھ کہ اس سے زیادہ سخت ہو اور کہا کہ ہر طرح سے طلاق واقع ہوگی۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الطَّلَاقِ

مکروہ طلاق کا بیان

۴۹۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا قَالَ يُطَلِّقُ الرَّجُلُ تَطْلِيْقَةً ثُمَّ يَدَعُهَا حَتّٰى إِذَا حَاضَتْ ثَلٰثَ حِيَضٍ قَبْلَ أَنْ تَفْرُغَ مِنَ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهَا قَدْ رَاجَعْتُكِ ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ بِهَا حَتّٰى يُمْضِيَهَا تِسْعَ حِيَضٍ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ لِلرِّجَالِ فَهٰذَا الضِّرَارُ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں اس آیت کی تفسیر میں کہ مت روکو ان کے ستانے کو ابراہیم نے کہا کہ کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دے پھر اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ جب تین حیض گذار چکے پہلے اس سے کہ فارغ ہو تیسرے سے تو پھر اس کو کہے کہ میں نے تجھ سے رجوع کیا پھر اسی طرح اس کے ساتھ کرے یہاں تک کہ اس کو نو حیض تک بند رکھے پہلے اس کے کہ حلال ہو مردوں کے واسطے پس یہ ضرر ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَسْنَا نَرَى لَهُ أَنْ يُضَيِّعَ هٰذَا وَأَنْ يَطُوْلَ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ

امام محمد نے کہا کہ ہم کہتے ہیں کہ اس طرح نہ کرے کہ اس کی عدت دراز کرے۔

٤٩٠۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ مِمَّا أَحَلَّ اللّٰهُ أَبْغَضَ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الطَّلَاقِ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ حلال چیزوں میں خدا کے نزدیک طلاق سے مبغوض کوئی چیز نہیں۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ بے عذر طلاق نہ دے کہ وہ خدا کے نزدیک تمام حلال چیزوں میں مبغوض تر ہے۔

بَابُ (١٦٢) مَنْ قَالَ إِنْ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةً فَهِيَ طَالِقٌ

اس شخص کا بیان جو کہے کہ اگر میں فلاں عورت سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے

٤٩١۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ وَعَامِرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّهُ قَالَ لِامْرَأَةٍ ذُكِرَتْ لَهُ إِنْ تَزَوَّجْتُهَا فَهِيَ طَالِقٌ فَلَمْ يَرَ الْأَسْوَدُ ذٰلِكَ شَيْئًا وَسَأَلَ أَهْلَ الْحِجَازِ فَلَمْ يَرَوْا ذٰلِكَ شَيْئًا فَتَزَوَّجَهَا وَدَخَلَ بِهَا وَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُخْبِرَهَا أَنَّهَا أَمْلَكُ بِنَفْسِهَا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ محمد بن قیس۔ ابراہیم اور عامر سے روایت ہے کہ اسود بن یزید نے اس عورت کے متعلق کہا جس سے کسی شخص نے کہا ہو کہ اگر میں اس سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے تو اسود نے اس کو کوئی چیز نہ سمجھا اور اہل حجاز سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے بھی کہا کہ اس میں کوئی طلاق نہیں پڑتی اسود نے اس سے نکاح کیا اور اس سے صحبت کی کسی نے یہ حال عبداللہ بن مسعود سے کہا تو انہوں نے کہا کہ اس عورت کو خبر کرے کہ وہ اپنی جان کی مالک ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ نَأْخُذُ وَنَرَى لَهَا صَدَاقًا نِصْفَ صَدَاقِ الَّذِي تَزَوَّجَهَا عَلَيْهِ وَصَدَاقَ مِثْلِهَا بِدُخُوْلِهِ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رح

امام محمد نے کہا کہ ہم عبداللہ بن مسعود کے قول کو لیتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس کو آدھا مہر ملے گا اس مہر کا جس پر نکاح کیا ہے اور نیز اس کو مہر مثل ملے گا صحبت کرنے کے بدلے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کسی عورت کو کہے کہ اگر میں اس سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے اور پھر اس سے نکاح کرے تو نکاح کے بعد اس کو طلاق پڑ جائے گی۔ اور آدھا مہر ادا کرے

آ پڑے گا۔ اور پہلا قول وہ ہے جو عورت کی بیٹیوں اور پھوپھیوں وغیرہ کا ہے جملہ۔

بَابُ (۱۶۳) النَّصْرَانِيِّ وَالْيَهُوْدِيِّ وَالْمَجُوْسِيِّ يُطَلِّقُوْنَ نِسَاءَهُمْ

نصرانی یا یہودی یا مجوسی کا اپنی بیوی کو طلاق دینے کا بیان

۳۹۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوْسِيِّ يُطَلِّقُوْنَ نِسَاءَهُمْ ثُمَّ يُسْلِمُوْنَ قَالَ هُمْ عَلٰى طَلَاقِهِمْ لَا يَزِيْدُهُمُ الْاِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے یہودی، نصرانی اور مجوسی کے متعلق جو اپنی بیویوں کو طلاق دیں پھر مسلمان ہوجائیں روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی طلاق پر ہیں۔ اسلام صرف مضبوطی کو زیادہ کرتا ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۶۴) عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا

مطلقہ اور بیوہ کی عدت کا بیان

۳۹۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ نَقَلَ اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عَلِيٍّ امْرَاَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ مِنْهُ [illegible] عُمَرُ لِاَنَّهَا كَانَتْ فِيْ دَارِ الْاِمَارَةِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے اپنی بیٹی ام کلثوم یعنے حضرت عمرؓ کی بی بی کو منتقل کیا اور وہ اپنے خاوند عمرؓ کی وفات کی عدت میں تھیں اس واسطے کہ وہ امارت کے گھر میں تھیں۔

۳۹۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنْ يَوْمِ مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَالْمُطَلَّقَةُ مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ بیوہ عورت اس دن سے عدت میں بیٹھے جس دن سے اس کا خاوند مرا اور طلاق والی اس دن سے عدت میں بیٹھے جس دن سے خاوند نے اس کو طلاق دی۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

۳۹۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جس عورت کا خاوند مرجائے وہ

أَنَّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِهَا إِلَّا فِي حَقٍّ لَا بُدَّ مِنْهُ وَلٰكِنْ لَا تَبِيْتُ دُوْنَ مَنْزِلِهَا فَإِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رض رَدَّهُنَّ مِنَ النَّجَفِ خَرَجْنَ حَاجًّا فِي الْعِدَّةِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

اپنے گھر سے نہ نکلے مگر ضرورت کے لئے کہ اس سے کوئی چارہ نہ ہو لیکن اپنے گھر کے سوائے اور جگہ رات نہ کاٹے اس لئے کہ عبد اللہ بن مسعود رض نے واپس کیا عورتوں کو نجف سے جو عدت میں حج کو نکلی تھیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ عورت کو عدت کے دنوں میں اپنے گھر سے باہر نکلنا درست نہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۴۹۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ الْمُطَلَّقَةَ لَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا فِي حَقٍّ وَلَا بَاطِلٍ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَأَنَّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا تَخْرُجُ فِي حَقِّ الَّذِيْ لَا بُدَّ مِنْهُ وَلٰكِنْ لَا تَبِيْتُ دُوْنَ مَنْزِلِهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ لِأَنَّ الْمُطَلَّقَةَ نَفَقَتُهَا وَاجِبَةٌ عَلٰى زَوْجِهَا فَلَيْسَتْ تَحْتَاجُ إِلَى الْخُرُوْجِ وَأَمَّا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فَلَا نَفَقَةَ لَهَا فَلَا بُدَّ لَهَا مِنَ الْخُرُوْجِ تَطْلُبُ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَلَا تَبِيْتُ غَيْرَ بَيْتِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ طلاق والی عورت اپنے گھر سے نہ نکلے نہ جائز کام کے لئے اور نہ باطل کام کے لئے یہاں تک کہ اس کی عدت گذر جائے اور جس کا شوہر مر جائے وہ ایسے کام میں نکلے کہ اس سے کوئی چارہ نہ ہو۔ لیکن اپنے گھر کے سوا اور کسی جگہ رات نہ گذارے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس لئے کہ طلاق والی کا خرچ اس کے خاوند پر واجب ہے اس کو باہر نکلنے کی حاجت نہیں اور جس کا شوہر مر جائے اس کے لئے اس کے خاوند پر نفقہ نہیں اس لئے اس کو باہر نکلنا ضرور ہے تاکہ خدا کا فضل طلب کرے اور اپنے گھر کے سوا اور کسی جگہ رات نہ کاٹے اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الطَّلَاقِ (۱۶۵)

طلاق میں انشاء اللہ کہنے کا بیان

۵۰۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهٖ أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ تجھ کو تین طلاق ہے اگر اللہ چاہے تو یہ کہنا اس کا کچھ چیز نہیں اور اس پر طلاق نہیں پڑتی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی طلاق کے ساتھ اشارا شد کہے تو اس سے طلاق نہیں پڑتی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ اِعْتَدِّيْ

اس شخص کا بیان جو اپنی عورت سے کہے کہ تو عدت گزار

۵۰۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا قَالَ اِعْتَدِّيْ فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ إِذَا نَوٰى طَلَاقًا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی کہے کہ تو عدت گذار تو وہ ایک طلاق ہے۔ اور اس میں رجعت کا مالک ہے جبکہ طلاق کی نیت کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

۵۰۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ يَرْفَعُهٗ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ لِسَوْدَةَ اِعْتَدِّيْ فَجَعَلَهَا تَطْلِيْقَةً يَمْلِكُهَا فَجَلَسَتْ عَلٰى طَرِيْقِهٖ يَوْمًا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَاجِعْنِيْ فَوَاللّٰهِ مَا أَقُوْلُ هٰذَا حِرْصًا مِنِّيْ عَلَى الرِّجَالِ وَلٰكِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أُحْشَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ أَزْوَاجِكَ وَاجْعَلْ يَوْمِيْ مِنْكَ لِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ قَالَ فَرَاجَعَهَا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم بن ابی الہیثم مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت نے سودہ سے فرمایا کہ عدت گذار تو آپ نے اس کو ایک طلاق گردانا کہ اس میں رجعت کے مالک تھے وہ ایک دن آپ کی راہ میں بیٹھیں اور عرض کی کہ یا حضرت مجھ سے رجوع کیجئے۔ قسم ہے خدا کی میں یہ بات اس واسطے نہیں کہتی کہ مجھ کو مردوں کی خواہش ہے۔ لیکن میں یہ چاہتی ہوں کہ قیامت کے دن آپ کی بیبیوں میں میرا حشر ہو اور اپنا دن آپ کی بعض بیبیوں کو دے دیتی ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے رجوع کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ إِذَا طَابَتْ نَفْسُ الْمَرْاَةِ أَنْ تُقِيْمَ مَعَ زَوْجِهَا عَلٰى أَنْ لَا يَقْسِمَ لَهَا فَذٰلِكَ جَائِزٌ وَلَهَا أَنْ تَرْجِعَ عَنْ ذٰلِكَ إِذَا بَدَا لَهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جب عورت راضی ہو کہ اپنے خاوند کے ساتھ رہے اس شرط پر کہ اس کے لئے باری نہ باندھے تو یہ جائز ہے اور جائز ہے اس کو رجوع کرنا اس شرط سے جب کہ اس کی خواہش ہو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

ف: اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اپنی عورت کو کہے کہ تو عدت گذار تو اس سے طلاق رجعی پڑتی ہے۔

۵۰۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ اُمِّ الْوَلَدِ يَمُوْتُ عَنْهَا سَيِّدُهَا قَالَ اِنْ كَانَتْ تَحِيْضُ فَثَلٰثُ حِيَضٍ وَاِنْ كَانَتْ لَا تَحِيْضُ فَثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ كَذٰلِكَ اِذَا اَعْتَقَهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ام ولد کا مالک مرجائے تو اگر اس کو حیض آتا ہو تو تین حیض عدت گذارے اور اگر اس کو حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے عدت میں بیٹھے اور اسی طرح جب اس کو آزاد کرے تو اس وقت بھی اسی طرح سے عدت گذارے۔

امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۵۰۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي السِّقْطِ مِنَ الْاَمَةِ لِسَيِّدِهَا اَنَّهٗ قَالَ مَا كَانَ لَا يَسْتَبِيْنُ لَهٗ اُصْبُعٌ اَوْ عَيْنٌ اَوْ ظُفْرٌ فَاِنَّهَا لَا تُعْتَقُ وَلَا تَكُوْنُ بِهٖ اُمَّ وَلَدٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا اسْتَبَانَ شَيْءٌ مِّنْ خَلْقِهٖ كَانَتْ بِهٖ اُمَّ وَلَدٍ وَاِذَا لَمْ يَسْتَبِنْ شَيْءٌ مِّنْ خَلْقِهٖ لَمْ تَكُنْ بِهٖ اُمَّ وَلَدٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کسی لونڈی کے پیٹ سے اس کے مالک کا کچا بچہ گرے۔ تو جب تک کہ نہ ظاہر ہوا انگلی اس کی یا آنکھ اس کی یا ناخن اس کا تب تک وہ آزاد نہیں ہوتی اور اس سے ام ولد نہیں بن سکتی۔

امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب اس کی پیدائش سے کوئی چیز ظاہر ہو تو اس سے وہ ام ولد ہو جاتی ہے اور جب اس کی پیدائش سے کوئی چیز ظاہر نہ ہو تو اس سے ام ولد نہیں ہوتی اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ نَفَقَةِ الَّتِيْ لَمْ يُدْخَلْ بِهَا (۱۷۶)

غیر مدخولہ کے نفقہ کا بیان

۵۰۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ فَلَا يَبْنِيْ بِهَا قَالَ اِنْ كَانَ الْعَجْزُ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ فَعَلَيْهِ النَّفَقَةُ وَاِنْ كَانَ مِنْ قِبَلِ الْمَرْاَةِ فَلَا نَفَقَةَ لَهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَتْ صَغِيْرَةً لَا يُجَامَعُ مِثْلُهَا فَلَا نَفَقَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے اس شخص کے متعلق روایت کرتے ہیں جو کسی عورت سے نکاح کرے اور اس سے صحبت نہ کرے تو ابراہیم نے کہا کہ اگر رکاوٹ مرد کی طرف سے ہے تو اس پر نفقہ ہے۔ اور اگر عورت کی طرف سے ہے تو اس کے لئے نفقہ نہیں ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں کہ جب عورت چھوٹی ہو کہ اس جیسی عورت سے صحبت

لَهَا وَإِنْ كَانَتْ كَبِيْرَةً وَالزَّوْجُ صَغِيْرٌ لَا يُجَامِعُ مِثْلُهُ فَلَهَا النَّفَقَةُ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

نہ کی جاتی ہو تو اس کے لئے نفقہ نہیں۔ اور اگر عورت بڑی ہو اور شوہر اتنا چھوٹا ہو کہ جماع نہ کرتا ہو تو اس کے مال میں سے عورت کے لئے نفقہ ہے۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ اگر مرد عورت سے جماع نہ کر سکے تو اس کا خرچ اس پر واجب ہے اس لئے کہ یہ رکاوٹ خاوند کی طرف سے ہے عورت کی طرف سے کچھ قصور نہیں۔

بَابُ الْمُخْتَلِعَةِ (۱۶۷)

خلع والی عورت کا بیان

۵۰۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَوِ اخْتَلَعَتْ بِعِقَاصِ شَعْرِهَا جَازَ ذٰلِكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ مَا اخْتَلَعَتْ بِهٖ مِنْ شَيْءٍ وَلَوِ اخْتَلَعَتْ بِمَالِهَا كُلِّهٖ جَازَ ذٰلِكَ فِي الْقَضَاءِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

۵۰۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا كَانَ الظُّلْمُ مِنْ قِبَلِ الْمَرْأَةِ فَقَدْ حَلَّتْ لَكَ الْفِدْيَةُ وَإِنْ كَانَ يَجِيْءُ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ فَلَا تَحِلُّ لَهُ الْفِدْيَةُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَلَا يُعْجِبُنَا أَنْ يَزْدَادَ عَلٰى مَا أَعْطَاهَا شَيْئًا وَإِنْ فَعَلَ فَهُوَ جَائِزٌ فِي الْقَضَاءِ

۵۰۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ [illegible]

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ہیثم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ اگر عورت اپنے بالوں کے جوڑے کے عوض خلع کرے تو یہ بھی درست ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جس چیز سے خلع کرے درست ہے۔ اور اگر اپنے سب مال سے خلع کرے تو قضا میں بھی درست ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں ابراہیم نے کہا۔ کہ جب ظلم عورت کی طرف سے ہو تو تیرے لئے بدل لینا حلال ہے اور اگر ظلم مرد کی طرف سے ہو تو اس کے لئے بدل لینا حلال نہیں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں واجب ہے مرد کو زیادہ لینی کوئی چیز اس سے کہ عورت کو دی ہو اور اگر اپنے دیئے ہوئے سے کوئی چیز زیادہ لے تو قضا میں جائز ہے لیکن عند اللہ اس میں گناہ ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ عورت سے خلع نہ کر مگر اس چیز

قبل يحيى عن ابيه عن علي بن ابي طالب انه قال لا يأخذ منها اكثر مما اعطاها فانه لا خير في الفضل

کے بدلے جو تو نے اس کو دی ہو اس واسطے کہ زیادتی میں بہتری نہیں۔

ف: اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مرد عورت سے خلع کرے تو جس قدر اس کو مال دیا ہو اسی قدر اس سے زیادہ نہ لے کہ اس میں بہتری نہیں۔

باب (۱۶۹) من قال لامرأته انت علي حرام

اس شخص کا بیان جو اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے

۵۰۹۔ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يقول لامرأته انت علي حرام ان نوى الطلاق فهي واحدة وهو املك برجعتها۔ قال محمد واما في قول ابي حنيفة فان نوى الطلاق فهو ما نوى وان نوى واحدة فهي واحدة بائنة وان نوى طلاقا ولم ينو عددا فهي واحدة بائنة وان نوى اثنتين فهي واحدة بائنة وان نوى واحدة يملك الرجعة فهي واحدة بائنة وان نوى ثلثا فهي ثلث لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره وان لم ينو طلاقا فهي يمين وهو مولي ان تركها اربعة اشهر لا يقربها بانت بالايلاء وان لم تكن له نية فهو ايلاء ايضا وان نوى الكذب فليس بشيء وهذا قول ابي حنيفة۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے اس مرد کے متعلق روایت کرتے ہیں جو اپنی عورت سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے اگر طلاق کی نیت کرے تو وہ ایک طلاق ہے اور وہ رجعت کا مالک ہے۔

امام محمد نے کہا۔ کہ امام ابو حنیفہ کے قول میں اگر طلاق کی نیت کرے تو وہی ہوگی جو نیت کی اور اگر ایک کی نیت کرے تو وہ ایک طلاق بائن ہوگی اور اگر طلاق کی نیت کرے اور کسی عدد کی نیت نہ ہو تو وہ بھی ایک طلاق بائن ہے اور اگر دو کی نیت کرے تو بھی ایک طلاق بائن ہوگی اور اگر ایک طلاق رجعی کی نیت کرے تو بھی ایک طلاق بائن ہوگی اور اگر تین طلاقوں کی نیت کرے تو وہ تین ہوں گی اس کے لئے نہیں حلال ہوگی جب تک کہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے اور اگر طلاق کی نیت نہ کرے تو وہ قسم ہوگی اور وہ ایلا کرنے والا ہے اور اگر اس کو چار مہینے تک چھوڑ دے اس سے صحبت نہ کرے تو وہ ایلا سے بائن ہو جائے گی اور اگر کوئی نیت نہ ہو تو بھی ایلا ہوگا اور اگر جھوٹ کی نیت ہو تو وہ کچھ چیز نہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ اللِّعَانِ

٥١٠ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ اللِّعَانُ تَطْلِيْقَةٌ بَائِنٌ.

٥١١ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا لِأَنَّهَا تَطْلِيْقَةٌ بَائِنٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

٥١٢ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ لَمْ يُلَاعِنْهَا كَانَا عَلَى نِكَاحِهِمَا فَإِذَا لَاعَنَهَا بَانَتْ بِتَطْلِيْقَةٍ بَائِنٍ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا أَبَدًا إِلَّا أَنْ يُكَذِّبَ نَفْسَهُ فَإِنْ أَكْذَبَ نَفْسَهُ تَزَوَّجَهَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ ضُرِبَ الْحَدَّ وَبَطَلَتْ شَهَادَتُهُ وَبَطَلَ لِعَانُهُ فَكَانَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

٥١٣ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا

لعان کا بیان

محمد - ابو حنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ لعان طلاق بائن ہے۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے دو لعان کرنے والوں کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ لعان کے بعد اُن کے درمیان جدائی کی جائے اس وجہ سے کہ لعان طلاق بائن ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو حرام کاری کا عیب لگائے پھر اس سے لعان نہ کرے تو وہ دونوں اپنے نکاح پر بدستور قائم رہیں گے اور جب مرد اس سے لعان کرے تو وہ عورت طلاق بائن کے ساتھ جدا ہو جائیگی اور اس کو اس سے نکاح کرنا کبھی درست نہ ہوگا۔ مگر یہ کہ اپنے تئیں جھٹلائے یعنی کہے میں جھوٹا ہوں اگر اپنے تئیں جھٹلائے تو اس سے نکاح کرے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب اپنے تئیں جھٹلائے تو حد مارا جائے اور اس کی شہادت اور لعان باطل ہو جائے تو اس کو اس سے نکاح کرنا درست ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حرام کاری کی تہمت لگائے پھر اس کو تین طلاقیں دے دے تو اُن کے درمیان نہ لعان ہے

قال ليس بينهما لعان ولا حد عليه لانه قذفها وهي تحته فوقع اللعان فلم يلاعن حتى طلقها فبطل اللعان وليس عليه حد.	اور نہ مرد پر حد ہے اس لئے کہ اس نے اس کو تہمت لگائی جبکہ وہ اس کے نکاح میں تھی تو لعان واقع ہوا اور وہ نے اس سے لعان نہ کیا یہاں تک کہ اس کو تین طلاقیں دیں تو لعان باطل ہوگیا اور وہ اس کے نکاح سے نکل گئی اور مرد پر حد نہیں۔

ف: اس اثر سے معلوم ہوا کہ اگر تہمت لگانے کے بعد اس کو تین طلاقیں دے تو لعان باطل ہو جاتا ہے کیونکہ لعان کا محل نہیں رہتی اس واسطے لعان اس وقت ہوتا ہے جب نکاح میں رہتی ہے اور جب نکاح میں نہ رہی تو اب لعان کس سے کرے۔

٥١٤۔ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم في رجل قذف امرأته فكتمت منه ثم طلقها ثلاثا ثم اعتدت فليس بينهما لعان.	محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے اس مرد کے متعلق روایت کرتے ہیں جو اپنی عورت کو عیب لگائے اور وہ اس سے چپ رہے پھر اس کو تین طلاقیں دے پھر وہ عدت گذار کر نکاح کے لئے تیار ہو چکے کسی اور خاوند سے نکاح کرے اور وہ اس سے صحبت کرے پھر طلاق دے اور اس کی عدت گزر جائے۔ تو ان کے درمیان لعان نہیں۔
قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة	امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔
٥١٥۔ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اذا قذف الرجل امرأته فالتعن احدهما توارثا ما لم يلتعن الآخر	محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو حرام کاری کی تہمت لگائے اور دونوں میں سے ایک لعان کرے تو دونوں آپس میں وارث ہوں گے جب تک کہ دوسرا لعان نہ کرے۔
قال محمد وبه نأخذ ما لم يلتعنا جميعا ويفرق القاضي بينهما وهو قول ابي حنيفة رحمة الله عليه	امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہر دو میں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے جب تک کہ دونوں لعان نہ کریں اور قاضی ان کے درمیان تفریق کرے اور امام ابو حنیفہ رہ کا یہی قول ہے۔

باب الخيار وامرك بيدك
کسی عورت سے یہ کہنا کہ تیرا کام تیرے ہاتھ میں ہے یا تجھ کو اختیار دیا

٥١٦۔ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة	محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے

عن حماد عن ابراهيم قال اذا قال الرجل لامرأته امرك بيدك فليس لها ان تختار الا واحدة فاذا قال ما بيدي من طلاقك فهو بيدك فهو بيدها ما كانت في مجلسها قبل ان يتفرقا فان كانت تطليقة فهي تطليقة وان كانت تطليقتان فهي ما قالت منهما

قال محمد واما في قولنا فاذا قال لها امرك بيدك فان اختارت نفسها فهو ما نوى الزوج فان نوى واحدة فهي واحدة بائن وان نوى ثلثا فهي ثلث فان نوى اثنتين فهي واحدة بائن لا يكون قولنا ابدا الا واحدة بائنا او ثلثا ان نوى ذلك وان لم ينو طلاقا فان كان ذلك في الغضب لم يصدق في القضاء وصدق فيما بينه وبين الله تعالى وان كان في غير غضب فهو مصدق في ذلك كله مع يمينه وهذا كله قول ابي حنيفة رح

۱۷ه. محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يقول لامرأته اختاري او امرك بيدك قال هما سواء

قال محمد ونحن نقول ان ذلك لها ما دامت في مجلسها عالم

ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تیرا کام تیرے ہاتھ میں ہے۔ تو اس کے لئے صرف ایک طلاق اختیار کرنا جائز ہے۔ اور اگر کہے کہ جو کچھ طلاق میرے ہاتھ میں ہے وہ تیرے اختیار میں ہے۔ تو وہ اپنی اسی مجلس میں جدا ہونے سے پہلے فیصلہ کرے۔ اگر وہ ایک طلاق کہے تو ایک طلاق پڑے گی۔ اور اگر دو طلاق کہے تو جس قدر وہ کہے گی وہی پڑے گی۔

امام محمد رح نے کہا کہ ہمارے قول میں تو یہ ہے کہ جب مرد اپنی عورت سے کہے کہ تیرا امر تیرے ہاتھ میں ہے اور وہ عورت اپنے تئیں اختیار کرے تو اس کی نیت کے مطابق ہوگا اگر ایک طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق بائن پڑے گی اور اگر تین کی نیت کرے تو تین پڑیں گی اور اگر دو کی نیت کی تو وہ بھی ایک بائن ہوگی۔

یا تین اگر طلاق کی نیت ہو اور اگر طلاق کی نیت نہ کی ہو (یعنے کہے کہ میری نیت طلاق کی نہ تھی) اور یہ غصے میں کہا ہو تو قضا میں اس کو سچا نہیں سمجھا جائے گا اور تصدیق کیا جائے گا نزدیک خدا کے اور اگر یہ کہنا اس کا غصے میں نہ ہو تو اس کے ان سب حکموں میں قسم کے ساتھ تصدیق کی جائے اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو مرد اپنی عورت سے کہے کہ تو اپنے تئیں اختیار کر یا تیرا امر تیرے ہاتھ میں ہے تو یہ دونوں قول اختیار میں برابر ہیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ ہم کہتے ہیں کہ یہ دونوں برابر ہیں اور یہ عورت کے ہاتھ میں ہے جب تک

فَأَخَذَتْ فِي عَمَلٍ غَيْرِ ذَلِكَ فَإِنْ
أَخَذَتْ فِي عَمَلٍ غَيْرِ ذَلِكَ
أَوْ قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا بَطَلَ خِيَارُهَا
فَإِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا افْتَرَقَ
الْقَوْلَانِ أَمَّا قَوْلُهُ اخْتَارِي
إِذَا أَرَادَ طَلَاقًا فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ
بَائِنَةٌ عَلَى كُلِّ حَالٍ إِنْ أَرَادَ
ثَلَاثًا أَوْ غَيْرَهَا وَهَذَا
كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

۵۱۸- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ إِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ
امْرَأَتَهُ فَقَامَتْ مِنْ
مَجْلِسِهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا۔

۵۱۹- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ
جَابِرٍ قَالَ إِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ
امْرَأَتَهُ فَقَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَلَا
خِيَارَ لَهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

قَالَ مُحَمَّدٌ الَّذِي رَوَى عَنْهُ جَابِرُ بْنُ
زَيْدٍ أَبُو الشَّعْثَاءِ

۵۲۰- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَانَا
يَقُولَانِ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا خَيَّرَهَا زَوْجُهَا
فَاخْتَارَتْهُ فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنِ اخْتَارَتْ

کہ اس مجلس میں ہو اور اس کے سوا کسی اور کام میں مشغول نہ ہوئی ہو اور اگر کسی کام میں مشغول ہو جائے یا اس مجلس سے اٹھ کھڑی ہو تو اس کا اختیار باطل ہو جاتا ہے اور اگر وہ عورت اپنے تئیں اختیار کرے تو دونوں قول جدا ہوں گے اور اس کا یہ کہنا کہ اپنے تئیں اختیار کر اگر اس سے طلاق کی نیت ہو تو ہر حال میں ایک طلاق بائن ہے خواہ تین طلاق کی نیت ہو یا دو کی ایک طلاق بائن ہی ہو گی اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب مرد اپنی عورت کو اختیار دے اور وہ اپنی اس مجلس سے اٹھ کھڑی ہو تو اس کو کچھ اختیار نہیں رہتا۔ امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عمرو بن دینار۔ جابر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو اختیار دے اور وہ عورت اپنی مجلس سے اٹھ کھڑی ہو تو اس کو کچھ اختیار نہیں رہتا۔

امام محمدؒ نے کہا۔ کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

امام محمد نے کہا کہ جس سے جابر نے روایت کی ہے وہ ابن زید ابو الشعثاء ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ اور عبد اللہؓ بن مسعود کہتے تھے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو اختیار دے اور عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ اس کی عورت ہے اور اگر اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ طلاق ہے

نَفْسَهَا فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ وَّزَوْجُهَا اَمْلَكُ بِهَا۔

اور اس کا خاوند رجعت کا مالک ہے۔

۴۲۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ وَهِيَ امْرَأَتُهٗ وَاِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ ثَلٰثٌ وَّهِيَ عَلَيْهِ حَرَامٌ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَّالزَّوْجُ اَمْلَكُ بِهَا وَاِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَّهِيَ اَمْلَكُ بِنَفْسِهَا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ زید بن ثابت کہتے تھے کہ جب عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو اس سے کوئی طلاق نہیں پڑتی اور وہ اس کی بی بی ہے اور اگر اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ تین طلاقیں ہوں گی اور وہ حرام ہو جائے گی یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور حضرت علی کہتے تھے کہ جب وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ ایک طلاق ہے اور خاوند رجعت کا مالک ہے اور اگر اپنے تئیں اختیار کرے تو بھی ایک طلاق ہے اور وہ اپنی جان کی مالک ہے یعنے اس میں رجوع نہیں۔

۴۲۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهٗ عَلَيْنَا طَلَاقًا قَالَ مُحَمَّدٌ اِنَّمَا نَاْخُذُ بِقَوْلِ عَائِشَةَ الَّتِيْ رَوَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهَا اِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ وَاَخَذْنَا بِقَوْلِ عَلِيٍّ اِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَّهِيَ اَمْلَكُ بِنَفْسِهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم کو حضرت نے اختیار دیا تو ہم نے آپ کو اختیار کیا یہ اختیار دینا ہم پر طلاق نہ شمار کی گئی۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو لیتے ہیں جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی اور حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود کے قول کو لیتے ہیں کہ جب وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو کوئی طلاق نہیں پڑتی اور ہم حضرت علی کے قول کو لیتے ہیں کہ جب اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ ایک طلاق ہے اور اس میں رجعت کا مالک نہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْاِيْلَاءِ

ایلا کا بیان

۴۲۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اٰلَى الرَّجُلُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت

قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ
أَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
قَالَ إِذَا آلَى الرَّجُلُ مِنْ امْرَأَتِهِ
فَمَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ
بَانَتْ بِتَطْلِيْقَةٍ وَكَانَ
خَاطِبًا يَخْطُبُهَا فِي الْعِدَّةِ
وَلَا يَخْطُبُهَا فِيْ عِدَّتِهَا غَيْرُهُ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ عَزِيْمَةُ
الطَّلَاقِ انْقِضَاءُ الْأَرْبَعَةِ
الْأَشْهُرِ وَالْفَيْءُ الْجِمَاعُ فِي الْأَرْبَعَةِ
الْأَشْهُرِ وَلَا يُوْقَفُ بَعْدَهَا وَهُوَ
قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
۵۲۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ رَجُلًا
وَلَدَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ فَقَالَتْ
لِزَوْجِهَا لَا تَقْرَبْنِيْ حَتّٰى
أَفْطِمَ ابْنِيْ هٰذَا فَإِنِّيْ أَخْشٰى
أَنْ أَحْبَلَ عَلَيْهِ فَحَلَفَ أَنْ لَا
يَقْرَبَهَا حَتّٰى تَفْطِمَهُ قَالَ
فَسَأَلْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ ذٰلِكَ
فَقَالَ أَخَافُ أَنْ يَكُوْنَ إِيْلَاءً
وَأَرْجُوْا أَنْ يَكُوْنَ إِيْلَاءً
قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ أَبَا حَنِيْفَةَ
عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ هُوَ إِيْلَاءٌ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ
۵۲۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَطُوْفِ عَنِ
الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهٖ وَسَلَّمَ آلٰى مِنْ نِسَائِهٖ شَهْرًا

روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ
کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے اور
چار مہینے گذر جائیں تو وہ عورت ایک طلاق
سے بائن ہو جاتی ہے۔ اور اگر خاوند نکاح
کا پیغام بھیجنے والا ہو۔ تو اس کو عدت میں
پیغام بھیجے اور اس کا غیر اس کو عدت میں
پیغام نہ بھیجے۔

امام محمد نے کہا کہ وجوب طلاق کا گذرنا چار
مہینوں کا ہے یعنے چار مہینے کے گذرنے کے
بعد طلاق پڑ جاتی ہے اور چار مہینے کے اندر
جماع کرنا صفت کی غنیمت ہے اس کے بعد
روکا جائے اور امام ابوحنیفہ رح کا یہی قول ہے

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت
کرتے ہیں کہ ایک مرد کی عورت نے بچہ جنا تو اس
نے اپنے خاوند سے کہا۔ کہ نہ صحبت کر تو مجھ
سے یہاں تک کہ میں اپنے بیٹے کو دودھ چھڑاؤں
اس لئے کہ میں حمل سے ڈرتی ہوں اس مرد نے
قسم کھائی کہ میں اس سے صحبت نہ کروں گا یہاں
تک کہ اس کا دودھ چھڑا دے اس نے کہا
کہ میں نے ابراہیم سے اس کا حکم پوچھا تو انہوں نے
کہا میں ڈرتا ہوں یہ کہ ایلا ہو اور میں امید کرتا
ہوں کہ ایلا نہ ہو۔

امام محمد رح نے کہا کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے اس
کا حکم پوچھا انہوں نے کہا کہ یہ ایلا ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابوعطوف۔ زہری سے روایت
کرتے ہیں کہ زہری سے روایت کرتے ہیں کہ
نبی صلعم نے اپنی بیبیوں سے ایک مہینہ ایلا کیا
جب انتیس دن گذرے تو کسی کو عائشہ کے پاس

فَلَبِثْنَا تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا أَرْسَلَ إِلٰى عَائِشَةَ أَنْ تَعَالِيْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ إِنَّكَ آلَيْتَ مِنِّيْ وَلَمْ أَزَلْ أَعُدُّ الْأَيَّامَ وَاللَّيَالِيْ وَإِنَّهُ بَقِيَ مِنَ الشَّهْرِ يَوْمٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنْ تَعَالِيْ فَإِنَّ الشَّهْرَ ثَلٰثُوْنَ وَتِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ إِذَا كَانَ بِالْأَهِلَّةِ وَإِذَا كَانَ بِغَيْرِ الْأَهِلَّةِ فَالشَّهْرُ ثَلٰثُوْنَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

۵۲۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَأَتِهٖ إِنْ قَرِبْتُكِ فَأَنْتِ طَالِقٌ فَتَرَكَهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ بَانَتْ بِالْإِيْلَاءِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

بھیجا کہ تو چاہے پاس آ۔ عائشہؓ نے آپ کو کہلا بھیجا کہ آپ نے مجھ سے ایک مہینہ کے لئے ایلا کیا ہے اور مہینہ میں دن اور راتیں گنتی ہوں اور ابھی مہینے میں ایک دن باقی ہے تو حضرت نے ان کو کہلا بھیجا کہ تو آ جا کہ مہینہ تیس دن کا بھی ہوتا ہے اور انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ ایلا چاندوں کے ساتھ ہو اور اگر چاندوں کے غیر کے ساتھ ہو تو مہینہ تیس دن کا ہے اور امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ اگر میں تجھ سے صحبت کروں تو تو طلاق والی ہے۔ پھر اس کو چار مہینے چھوڑ دے تو وہ عورت ایلا سے بائن ہو جاتی ہے۔ اور امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۷۳) مَنْ آلٰى ثُمَّ طَلَّقَ

ایلا کے بعد طلاق دینے کا بیان

۵۲۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا آلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهٖ ثُمَّ طَلَّقَهَا فَالطَّلَاقُ يَهْدِمُ الْإِيْلَاءَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَا۔

۵۳۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ إِذَا آلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهٖ ثُمَّ طَلَّقَهَا فَهُمَا كَفَرَسَيْ رِهَانٍ إِنْ جَاءَتِ الْأَرْبَعَةُ الْأَشْهُرُ وَهِيَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ عِدَّتِهَا وَقَعَتْ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے پھر اس کو طلاق دے تو طلاق ایلا کو ڈھا دیتی ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ شعبی سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی سے ایلا کرے پھر اس کو طلاق دے تو وہ دونوں گھوڑ دوڑ کے دو گھوڑوں کی طرح ہیں کہ ایک دوسرے کے آگے بڑھنا چاہتے ہیں جو آگے بڑھے وہ پالے۔ اگر وہ عورت چار مہینے سے آگے بڑھ جائے اور

تطليقة ذات الإيلاء مع التطليقة التي طلق وإن انقضت العدة قبل أن تجيء وقت الأربعة الأشهر سقط الإيلاء۔

قال محمد فقلت لأبي حنيفة رحمة الله عليه بأي القولين تأخذ قال بقول عامر الشعبي قال محمد وبه نأخذ۔

اس کی کچھ عدت باقی رہتی ہے تو طلاق ایلاء اس طلاق کے ساتھ واقع ہوگی جو اس نے دی ہے۔ (یعنی دو طلاقیں پڑیں گی) اور اگر چار مہینے کے گزرنے سے پہلے عدت گزر جائے تو ایلاء ساقط ہو جائے گا (اس لئے کہ مہینے گزر گئے اور وہ اس کی بیوی نہیں رہی)

امام محمد نے کہا کہ میں نے امام ابو حنیفہ سے پوچھا کہ ابراہیم اور شعبی کے قول میں سے کس قول کو آپ لیتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ عامر شعبی کے قول کو لیتے ہیں۔ امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں۔

بَابُ الظِّهَارِ (۱۴۳)

ظہار کا بیان

۵۳۱۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال إذا ظاهر الرجل من أربع نسوة فعليه أربع كفارات۔

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمة الله عليه۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد چار عورتوں سے ظہار کرے تو اس پر چار کفارے ہیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۵۳۲۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يقول لامرأته أنت علي كظهر أمي يريد التحريم أن عليه كفارتين قال وكذلك اليمينان فإذا أراد الأولى فهي واحدة۔

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمة الله عليه

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے اور اس سے مراد اس کی طلاق کو مضبوط کرنا ہو تو اس پر دو کفارے ہیں اور اسی طرح دو قسموں کا بھی یہی حکم ہے اور اگر پہلے مراد ہو تو وہ ایک ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۵۳۳۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يظاهر

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار

مِنِ امْرَأَتِهٖ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا بَعْدَ مَا تَنْقَضِي الْعِدَّةُ قَالَ الظِّهَارُ كَمَا هُوَ لَا يَقْرَبُهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

۵۳۴ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا ظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهٖ لَمْ يَقْرَبْهَا حَتّٰى يُعْتِقَ رَقَبَةً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلَا يَقْرَبُهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ بِبَعْضِ هٰذِهِ الْكَفَّارَاتِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَلَا يَدْخُلُ فِي ذٰلِكَ إِيْلَاءٌ وَإِنْ طَالَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

۵۳۵ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُظَاهِرُ مِنِ امْرَأَتِهٖ ثُمَّ يَغْشَاهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ قَالَ قَدْ أَسَاءَ وَلَا يَعُوْدُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ لَا يَعُوْدُ حَتّٰى يُكَفِّرَ وَلَا تَجِبُ عَلَيْهِ إِلَّا كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

۵۳۶ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يَقَعُ الظِّهَارُ إِذَا ظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهٖ

کرے پھر اس کو طلاق دے دے پھر عدت گذر جانے کے بعد اس سے نکاح کرے تو ظہار بدستور قائم ہے اس سے صحبت نہ کرے یہاں تک کہ کفارہ دے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے تو پھر اس سے صحبت نہ کرے یہاں تک کہ ایک غلام آزاد کرے اور اگر غلام نہ پائے تو دو مہینے متواتر روزے رکھے اگر اس سے یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اگر یہ بھی نہ پائے تو اس سے صحبت نہ کرے یہاں تک کہ ان کفاروں میں سے کوئی کفارہ ادا کرے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں ایلاء داخل نہیں ہوتا اگرچہ ظہار کی مدت دراز ہو جائے۔ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے پھر کفارہ دینے سے پہلے اس سے صحبت کر لے۔ تو گنہگار ہوتا ہے دوبارہ اس سے صحبت نہ کرے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ پھر اس سے صحبت نہ کرے یہاں تک کہ کفارہ دے اور اس پر صرف ایک کفارہ واجب ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے تو ظہار نہیں واقع ہوتا مگر یہ کہ

صاحب حرمت کے۔

رَأْسِ بِذَاتِ مَحْرَمٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا۔

(ف) صاحب حرمت وہ عورت ہے جس کے ساتھ اس مرد کا نکاح درست نہ ہو جیسے ماں بیٹی بہن وغیرہ ہے اگر ایسی عورت کے ساتھ اپنی عورت کو تشبیہ دے جس سے کہ اس کا نکاح کبھی درست نہیں تو اس سے ظہار واقع ہوتا ہے اور اگر ایسی عورت کے ساتھ اس کو تشبیہ دے جس سے اس کا نکاح درست ہے۔ تو اس سے ظہار واقع نہیں ہوتا اور نہ کفارہ دینا لازم آتا ہے۔

۵۴۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُظَاهِرُ مِنِ امْرَأَتِهِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا بِاللَّيْلِ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ يَسْتَقْبِلُ الصَّوْمَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے پھر رات کو اس سے صحبت کرے اور وہ روزے رکھتا ہو تو پھر ابتداء سے روزے شروع کرے اور جو روزے کہ اس سے پہلے رکھے تھے وہ سب باطل ہو گئے وہ اس کے کفارے میں شمار نہ ہوں گے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَىٰ يَقُولُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَّا فَإِذَا أَمْسَهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَسَدَ صَوْمُهُ وَاسْتَقْبَلَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس واسطے کہ خدا نے فرمایا کہ دو مہینے متواتر روزے رکھے قبل اس کے کہ صحبت کرے پس جب اس سے جماع کرے اور وہ روزے رکھتا ہو تو اس کے روزے فاسد ہو جاتے ہیں اور پھر سرے سے دو مہینے کے روزے لگاتار رکھے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا۔

۵۴۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ إِنْ قَرِبْتُكِ فَأَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي قَالَ إِنْ تَرَكَهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ بَانَتْ بِالْإِيلَاءِ وَإِنْ وَقَعَ عَلَيْهَا فِي الْأَرْبَعَةِ الْأَشْهُرِ وَجَبَتْ عَلَيْهِ كَفَّارَةُ الظِّهَارِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ میں تجھ سے صحبت کروں تو تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے پھر چار مہینے اس سے صحبت نہ کرے تو وہ عورت ایلاء سے بائن ہو جاتی ہے اور اگر چار مہینے کے اندر اس سے صحبت کرلے تو اس پر ظہار کا کفارہ دینا واجب ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۶۸) ظِهَارِ الْأَمَةِ

۵۳۹ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الظِّهَارَ يَقَعُ عَلَى الْاَمَةِ اِذَا ظَاهَرَ مِنْهَا زَوْجُهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يَقَعُ عَلَيْهَا الظِّهَارُ اِذَا ظَاهَرَ مِنْهَا زَوْجُهَا وَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا الظِّهَارُ اِذَا ظَاهَرَ مِنْهَا مَوْلَاهَا لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ وَالَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ فَلَيْسَتِ الْاَمَةُ بِزَوْجَةٍ يَقَعُ عَلَيْهَا الظِّهَارُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَمُجَاهِدٍ وَعَامِرِ الشَّعْبِىِّ

لونڈی کی ظہار کا بیان

محمد ۔ ابو حنیفہ ۔ حماد ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لونڈی کا خاوند اس سے ظہار کرے تو اس پر ظہار واقع ہو جاتا ہے ۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب اس کا خاوند اس سے ظہار کرے تو ظہار واقع ہو جاتا ہے اور جب اس کا مالک اس سے ظہار کرے تو ظہار واقع نہیں ہوتا اس واسطے کہ خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ ان کہ مثلیں تم میں سے اپنی عورتوں کو تو لونڈی بی بی نہیں کہ اس پر ظہار واقع ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور سعید اور مجاہد اور شعبی کا ۔

(یعنی اس آیت میں اپنی بی بی کا ذکر ہے اور لونڈی بی بی نہیں ہیں اس سے ظہار واقع نہ ہوگا ۔)

بَابُ (۱۶۹) الدِّيَاتِ وَمَا يَجِبُ عَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ وَالْمَوَاشِىْ

۵۴۰ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِىِّ عَنْ عَبِيْدَةَ السَّلْمَانِىِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ عَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ مِنَ الدِّيَةِ عَشَرَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَعَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِيْنَارٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَا بَقَرَةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْاِبِلِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَعَلٰى اَهْلِ الْغَنَمِ اَلْفَا شَاةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَا حُلَّةٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَكَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ يَاْخُذُ مِنْ ذٰلِكَ بِالْاِبِلِ

دیت کا بیان اور جو چیز کہ چاندی اور مواشی والوں پر واجب ہے

محمد ۔ ابو حنیفہ ۔ ہیثم ۔ عامر شعبی ۔ عبیدہ سلمانی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے کہا کہ چاندی والوں پر دیت میں دس ہزار درہم ہیں ۔ اور سونے والوں پر ہزار دینار ہیں اور گائے والوں پر دو سو گائیں ہیں اور اونٹ والوں پر سو اونٹ ہیں اور بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں ہیں اور حلہ والوں پر دو سو حلے ہے ۔

امام محمد رح نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ان میں سے اونٹوں

وَالدَّرَاهِمَ وَالدَّنَانِيْرَ

اور درہموں اور دیناروں کو لیتے تھے ۔

ف : حلہ تہبند اور چادر کو کہتے ہیں۔

بَابُ دِيَةِ مَا كَانَ فِي الْإِنْسَانِ مِنْهُ وَاحِدًا

اس عضو کی دیت جو انسان کے بدن میں صرف ایک ہے

۵۴۱ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِي اللِّسَانِ إِذَا قُطِعَ مِنْهُ شَيْءٌ فَامْتَنَعَ مِنَ الْكَلَامِ أَوْ قُطِعَ مِنْ أَصْلِهِ فَفِيْهِ الدِّيَةُ ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد - ابوحنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب زبان کا کوئی حصہ کاٹ جائے اور کلام سے عاجز ہو جائے یا جڑ سے کاٹی جائے تو اس میں پوری دیت ہے ۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ۔

۵۴۲ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْإِنْسَانِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ إِلَّا شَيْءٌ وَاحِدٌ فَأُصِيْبَ خَطَأً فَفِيْهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً الْأَنْفُ وَالذَّكَرُ وَاللِّسَانُ وَالْقَلْبُ وَذِهَابُ الْعَقْلِ وَأَشْبَاهُهُ وَمَا كَانَ فِي الْإِنْسَانِ اثْنَيْنِ فَفِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ الثَّدْيَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَالْعَيْنَيْنِ وَأَشْبَاهِ ذٰلِكَ ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد - ابوحنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ آدمی کے بدن میں صرف ایک ہی ہے اور وہ غلطی سے کٹ جائے تو اس میں پوری دیت ہے اور وہ چیزیں یہ ہیں ناک اور ذکر اور زبان اور پیٹھ اور عقل کا دور ہونا اور مانند ان کے اور جو چیزیں کہ انسان کے بدن میں دو دو ہیں تو ہر ایک میں ان دونوں میں سے آدھی دیت ہے اور وہ چیزیں یہ ہیں دونوں پستان اور دونوں پاؤں اور دونوں آنکھیں اور مثل ان کے ۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ۔

۵۴۳ ۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا أُصِيْبَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ شَيْءٍ عَمْدًا فَفِيْهِ الْقِصَاصُ وَمَا لَمْ يُسْتَطَعْ فِيْهِ الْقِصَاصُ فَفِيْهِ الدِّيَةُ فَإِنْ كَانَ خَطَأً فَخَمْسَةُ أَسْنَانٍ

محمد - ابوحنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی جان بوجھ کر ان میں سے کوئی چیز کاٹے تو اس میں بدلا ہے یعنی اگر کوئی کسی کا پاؤں کاٹے تو اس کے بدلے اس کا پاؤں کاٹا جائے اور اگر اس میں بدلہ نہ لے سکے تو اس میں دیت ہے

مِنَ الْإِبِلِ وَإِنْ كَانَ شِبْهُ الْعَمَدِ فَأَرْبَعَةُ أَسْنَانٍ مِنَ الْإِبِلِ وَشِبْهُ الْعَمَدِ الْجِرَاحَةُ فِي نَفْسٍ تَعَمَّدَ ضَرْبَهُ بِسِلَاحٍ أَوْ غَيْرِهِ وَلَمْ يَسْتَطِعْ فِيهِ الْقِصَاصَ فَفِيهِ الدِّيَةُ مُغَلَّظَةً

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ كَانَ يَأْخُذُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَبِهِ نَأْخُذُ إِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ مَا كَانَ مِنْ شِبْهِ الْعَمَدِ ثَلَاثَةُ أَسْنَانٍ مِنَ الْإِبِلِ مِنَ الْحِقَاقِ سِنٌّ وَمِنَ الْجِذَاعِ سِنٌّ وَسِنٌّ ثَالِثٌ مَا بَيْنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ وَكَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقُوْلُ أَرْبَعَةُ أَسْنَانٍ مِنَ الْإِبِلِ سِنٌّ مِنْ بَنَاتِ الْمَخَاضِ وَسِنٌّ مِنْ بَنَاتِ اللَّبُوْنِ وَسِنٌّ مِنَ الْحِقَاقِ وَسِنٌّ مِنَ الْجِذَاعِ وَأَمَّا الْخَطَأُ فَقَوْلُنَا وَقَوْلُهُ فِيْهِ وَاحِدٌ خَمْسَةُ أَسْنَانٍ مِنَ الْإِبِلِ سِنٌّ مِنْ بَنِي الْمَخَاضِ وَسِنٌّ مِنْ بَنَاتِ الْمَخَاضِ وَسِنٌّ مِنْ بَنَاتِ اللَّبُوْنِ وَسِنٌّ مِنَ الْحِقَاقِ وَسِنٌّ مِنَ الْجِذَاعِ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَيْضًا مَا قُلْنَا فِيْ شِبْهِ الْعَمَدِ فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ أَلَا إِنَّ قَتِيْلَ خَطَإِ الْعَمَدِ قَتِيْلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا فِيْهِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَثَلَاثُوْنَ جَذَعَةً

لیتے تھے خون بہا۔ اگر قتل خطا ہو تو پانچ قسم کے اونٹ دینے لازم ہیں اور اگر شبہ عمد ہو تو چار قسم کے اونٹ ہیں اور شبہ عمد زخموں میں وہ چیز ہے کہ جان بوجھ کر اس کو ہتھیار وغیرہ سے مارا ہو اور اس میں قصاص لینے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ اس میں دیت مغلظ ہے

امام محمدؒ نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ابو حنیفہ لیتے تھے اور ہم بھی اسی کو لیتے ہیں۔ مگر ایک صورت میں اگر شبہ عمد ہو تو تین قسم کے اونٹ ہیں ایک قسم تین تین برس کے اونٹنیوں میں سے اور ایک قسم چار چار برس کی اونٹنیوں میں سے اور تیسرے قسم ثنیہ جو پانچویں برس میں لگی ہوں آٹھ برس تک سب حاملہ اونٹنیاں اور امام ابو حنیفہ کہتے تھے کہ اس میں چار قسم کی اونٹنیاں دینی آتی ہیں ایک قسم ایک ایک برس کی اونٹنیوں سے اور ایک قسم دو دو برس کی اونٹنیوں سے اور ایک قسم تین تین برس کی اونٹنیوں سے اور ایک قسم چار چار برس کی اونٹنیوں سے اور قتل خطا میں ہمارا اور ان کا قول ایک ہے۔ کہ پانچ قسم کی اونٹنیاں دینی لازم ہیں ایک قسم ایک ایک برس کے اونٹوں سے اور ایک قسم ایک ایک برس کی اونٹوں سے اور اور یہی قول ہے عبداللہ بن مسعود کا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی شبہ عمد میں یہی روایت ہے جو ہم نے کہا کہ حضرتؐ نے فتح مکہ کے دن خطبہ میں فرمایا کہ خبردار ہو کہ خطا عمد کا مقتول کوڑے اور لاٹھی کا مقتول ہے۔ اس کی دیت سو اونٹنیاں ہیں تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس وہ اونٹنیاں ثنیہ کہ پانچویں برس میں لگے ہوں آٹھ برس تک بازل کے درمیان ہو سب حاملہ اور اسی طرح پہنچی ہم کو روایت حضرت عمرؓ نے

وَاَدْنُوْنَ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ اِلٰى بَازِلٍ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ بَلَغَنَا نَحْوُ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يُؤْخَذُ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا وَ بَلَغَنَا نَحْوُ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَاَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَبِهٖ نَاْخُذُ

کہ چالیس ان میں سے زیادہ عمر کے ہوں کہ ان کے پیٹ میں بچے ہوں۔ اور اسی طرح روایت پہنچی ہم کو مغیرہ بن شعبہ اور ابی موسے اور زید بن ثابت سے اور اسی کو ہم لیتے ہیں۔

۵۳۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِي الرَّجُلِ يَحْلِقُ لِحْيَةَ الرَّجُلِ فَلَا تَنْبُتُ قَالَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم بن ابو ہیثم حضرت علی سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد کسی مرد کی داڑھی مونڈ ڈالے اور پھر وہ نہ اگے تو اس پر دیت ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

بَابُ دِيَةِ الْاَسْنَانِ وَالْاَشْفَارِ وَالْاَصَابِعِ (۱۶۸)

دانتوں اور پلکوں اور انگلیوں کی دیت کا بیان

۵۳۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَصَابِعُ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ فِيْ كُلِّ اِصْبَعٍ عُشْرُ الدِّيَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ دونوں ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں برابر ہیں ہر انگلی میں دیت کا دسواں حصہ ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا یہی قول ہے۔

۵۳۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ الْاَسْنَانُ سَوَاءٌ فِيْ كُلِّ سِنٍّ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ شریح نے کہا کہ دانت سب برابر ہیں ہر دانت میں دیت کا بیسواں حصہ ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۵۳۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي السِّمْحَاقِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ سمحاق اور باضعہ اور ان کے مثل میں جبکہ خطاء

وَالْبَاضِعَةِ وَأَشْبَاهِ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ خَطَأً
أَوْ عَمْدًا إِلَّا أَنْ يُسْتَطَاعَ فِيهِ الْقِصَاصُ فَفِيهِ
حُكُومَةُ عَدْلٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

٥٣٨۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ
فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْآمَّةِ
ثُلُثُ الدِّيَةِ فَإِذَا ذَهَبَ الْعَقْلُ فَالدِّيَةُ
كَامِلَةٌ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ عُشْرٌ وَنِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ
وَفِي الْمُوضِحَةِ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ وَفِي
سَائِرِهِ الَّتِي مِنَ الْجِرَاحَاتِ حُكُومَةُ عَدْلٍ
وَلَا تَكُونُ الْمُوضِحَةُ إِلَّا فِي الْوَجْهِ وَالرَّأْسِ
وَلَا تَكُونُ الْجَائِفَةُ إِلَّا فِي الْجَوْفِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْآمَّةُ مِنَ الشِّجَاجِ كُلُّ
شَجَّةٍ بَلَغَتِ الدِّمَاغَ وَالْمُنَقِّلَةُ مَا نُقِلَ
مِنْهَا الْعِظَامُ وَالْمُوضِحَةُ مَا أَوْضَحَتْ
مِنَ الْعَظْمِ وَالْهَاشِمَةُ مَا هَشَمَتِ الْعَظْمَ
وَحُكُومَتُهَا عُشْرُ الدِّيَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ وَالسِّمْحَاقُ دُونَ الْمُوضِحَةِ بَيْنَهَا
وَبَيْنَ الْمُوضِحَةِ جِلْدَةٌ رَقِيقَةٌ وَفِيهَا
حُكُومَةُ عَدْلٍ بَلَغَنَا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ
حَكَمَ فِيهَا أَرْبَعًا مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَاضِعَةُ
دُونَ السِّمْحَاقِ وَهِيَ الَّتِي تَبْضَعُ اللَّحْمَ فَفِيهَا
حُكُومَةُ عَدْلٍ وَالدَّامِيَةُ دُونَ الْبَاضِعَةِ وَهِيَ
الَّتِي تَشُقُّ الْجِلْدَ وَفِيهَا حُكُومَةُ عَدْلٍ وَ
الْمُلَاحِمَةُ وَهِيَ الشَّجَّةُ يَسْوَدُّ مَوْضِعُهَا
أَوْ يَحْمَرُّ وَلَا يَدْمِي وَلَا يَبْضَعُ فِيهَا اللَّحْمَ

ہو یا عمد سے ہو نہیں ہے کہ قصاص کی طاقت نہ رکھتا ہو تو
معتبر اس میں حکم عادل مرد کا ہے یعنی اس کی دیت منصف
آدمی پر موقوف ہے جو وہ کہے وہی دیت دینی ہوگی۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے
کہ شریح نے کہا۔ کہ جائفہ یعنے پیٹ کے زخم میں تہائی
دیت ہے۔ اور آمہ یعنے پوست مغز سر کے زخم میں بھی
تہائی دیت ہے اور اگر مغز کے زخم سے عقل دور ہو جائے
تو پوری دیت ہے اور منقلہ میں (یعنے اس زخم میں
کہ ہڈی سرک گئی ہو) دسواں اور بیسواں حصہ دیت
ہے اور موضحہ یعنے اس زخم میں کہ ہڈی کھل گئی ہو بیسواں حصہ دیت
کا ہے اور ان سب زخموں میں مرد عادل کا قول معتبر ہے اور نہیں ہوتا
زخم موضحہ مگر منہ اور سر میں اور نہیں ہوتا زخم جائفہ مگر پیٹ میں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابوحنیفہ کا اور آمہ وہ زخم ہے کہ دماغ تک پہنچے
اور منقلہ وہ زخم ہے کہ اس سے ہڈیاں سرک جائیں
اور موضحہ وہ زخم ہے جو ہڈی کھول دے اور ہاشمہ وہ زخم
ہے جو ہڈی توڑ دے اور حکم اس کا دسواں حصہ دیت
کا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور سمحاق موضحہ
سے کم ہے اس کے اور موضحہ کے درمیان ایک پتلی سی
کھال ہے اور معتبر اس میں عادل مرد کا حکم ہے اور پہنچی
ہم کو روایت کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس میں
چالیس اونٹوں کا حکم کیا اور باضعہ سمحاق سے کم ہے
اور وہ یہ ہے کہ پوست اور گوشت توڑ دے اور
خون نہ نکلے اور اس میں حکم مرد عادل کا معتبر ہے اور
دامیہ باضعہ سے کم ہے اور وہ یہ ہے کہ کھال کو پھاڑ
دے اور معتبر اس میں حکم عادل مرد کا ہے اور ملاحمہ
وہ زخم ہے کہ اس سے جگہ سیاہ یا سرخ ہو جائے اور

عَدْلٍ وَّنَرٰى فِيْ كُلِّ شَيْءٍ مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ دُوْنَ الْمُوْضِحَةِ لَا تَعْقِلُهُ الْعَاقِلَةُ وَهُوَ فِيْ مَالِ الرَّجُلِ وَإِنْ كَانَ خَطَأً

۵۴۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِيْ أَشْفَارِ الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ كَامِلَةً إِذَا لَمْ تَنْبُتْ وَفِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُنَّ رُبْعُ الدِّيَةِ وَفِي الْجُفُوْنِ الدِّيَةُ وَفِيْ كُلِّ جَفْنٍ مِّنْهَا رُبْعُ الدِّيَةِ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ فَفِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

خون نہ نکلے اور نہ گوشت کھلے تو منصف اس میں مرد عادل کا حکم ہے اور ہماری رائے یہ ہے کہ ان زخموں میں سے جو زخم کہ موضحہ سے کم ہو عاقلہ اس کی دیت نہ دیں اور وہ اس مرد کے مال میں ہے اگرچہ خطا سے ہو۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ آنکھوں کے پلکوں میں پوری دیت ہے جبکہ نہ اُگیں اور ان میں سے ہر ایک میں چوتھائی دیت ہے اور جفنوں میں یعنی آنکھ کے چھپڑوں میں پوری دیت ہے اور ہر ایک جفن میں ان میں سے چوتھائی دیت ہے اور دونوں ہونٹوں میں دیت ہے اور ہر ایک میں ان دونوں میں سے آدھی دیت ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۷۹) مَا لَا يُسْتَطَاعُ فِيْهِ الْقِصَاصُ

جس زخم میں قصاص نہ لیا جا سکے اس میں کیا کرے

۵۵۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْأَعْمٰى يَفْقَأُ عَيْنَ الصَّحِيْحِ قَالَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ فِيْ مَالِهٖ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ لِأَنَّهٗ لَا يُسْتَطَاعُ الْقِصَاصُ فِيْ ذٰلِكَ وَإِنَّمَا يَعْنِي الْعَمْدَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

۵۵۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ ضَرَبَ بِحَدِيْدَةٍ أَوْ بِعَصًا فِيْمَا لَا يُسْتَطَاعُ فِيْهِ الْقِصَاصُ فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ فِيْ مَالِهٖ مُغَلَّظَةً

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی اندھا درست آنکھ والے کی آنکھ پھوڑ دے تو اس پر اس کے مال میں دیت ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس لئے کہ اس میں بدلے کی طاقت نہیں اور مراد اس سے جان بوجھ کر آنکھ پھوڑنا ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو لوہے کے ہتھیار یا لاٹھی سے مارے اس چیز میں کہ اس میں بدلے کی طاقت نہ ہو تو اس پر اس کے مال میں مغلظ دیت ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَذٰلِكَ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ۔

۵۵۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْقَتْلُ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَوْجُهٍ قَتْلُ خَطَاءٍ وَقَتْلُ عَمْدٍ وَقَتْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ فَالْخَطَاءُ أَنْ تُرِيْدَ الشَّيْءَ فَتُصِيْبَ صَاحِبَكَ بِسِلَاحٍ أَوْ غَيْرِهٖ فَفِيْهِ الدِّيَةُ أَخْمَاسًا وَالْعَمْدُ إِذَا تَعَمَّدْتَ صَاحِبَكَ فَضَرَبْتَهٗ بِسِلَاحٍ فَفِيْ هٰذَا قِصَاصٌ إِلَّا أَنْ يَصْطَلِحُوْا أَوْ يَعْفُوْا وَشِبْهُ الْعَمْدِ كُلُّ شَيْءٍ تَعَمَّدْتَ ضَرْبَهٗ بِغَيْرِ سِلَاحٍ فَفِيْهِ الدِّيَةُ مُغَلَّظَةٌ عَلَى الْعَاقِلَةِ إِذَا أَتٰى ذٰلِكَ عَلَى النَّفْسِ وَشِبْهُ الْعَمْدِ فِي الْجِرَاحَاتِ كُلُّ شَيْءٍ تَعَمَّدْتَ ضَرْبَهٗ بِسِلَاحٍ أَوْ غَيْرِهٖ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فِيْهِ الْقِصَاصَ فَفِيْهِ الدِّيَةُ مُغَلَّظَةٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَأْخُذُ إِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ مَا ضَرَبْتَهٗ بِهٖ مِنْ غَيْرِ سِلَاحٍ وَهُوَ يَقَعُ مَوْقِعَ السِّلَاحِ أَوْ أَشَدَّ فَفِيْهِ أَيْضًا الْقِصَاصُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ الْأَوَّلُ وَلَا قِصَاصَ فِيْ قَوْلِهِ الْآخِرِ إِلَّا فِيْمَا كَانَ بِسِلَاحٍ۔

۵۵۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فِيْ رَجُلٍ رَمٰى رَجُلًا بِسَهْمٍ فَأَنْفَذَهٗ فَجَعَلَ فِيْهِ ثُلُثَيِ الدِّيَةِ۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور یہ جان مارنے سے کم ہیں ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ قتل تین قسم پر ہے ایک قتل خطا اور دوسرے قتل عمد اور تیسرے قتل شبہ عمد قتل خطا یہ ہے کہ ارادہ کرے تو کسی چیز کا اور تو اپنے ساتھی کو ہتھیار وغیرہ کے ساتھ پہنچے تو اس میں دیت ہے پانچ قسم کے اونٹ اور قتل عمد یہ ہے کہ تو قصداً اپنے ساتھی کو ہتھیار سے مارے پس اس میں بدلہ ہے یعنی قاتل کو مقتول کے بدلے قتل کیا جائے مگر یہ کہ آپس میں صلح کریں (یعنی دیت پر) یا معاف کر دیں اور شبہ عمد وہ چیز ہے کہ تو غیر ہتھیار سے کسی کو قصداً مارے تو اس میں مغلظ دیت ہے عاقلہ پر (یعنی قاتل کی برادری سے دیت لی جائے) جبکہ اس سے جان تلف ہو جائے اور شبہ عمد زخموں میں ہر وہ چیز ہے کہ تو ہتھیار یا غیر ہتھیار سے کسی کو قصداً مارے اور اس میں بدلہ ممکن نہ ہو تو اس میں دیت مغلظ ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر ایک صورت میں کہ اگر تو اس کو غیر ہتھیار سے مارے اور وہ ہتھیار کی جگہ واقع ہو یعنی ہتھیار کا کام دے یا اس سے سخت تر تو اس میں بھی بدلہ ہے اور یہ امام ابو حنیفہ کا پہلا قول ہے اور ان کے اخیر قول میں بدلہ نہیں مگر اس چیز میں کہ ہتھیار سے ہو۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم بن ابی الہیثم۔ ایک مرد سے وہ حضرت ابو بکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے کسی مرد کو تیر مارا اور اس کو گھس گیا تو حضرت ابو بکرؓ نے اس کو دو تہائی دیت دینے کا حکم فرمایا۔

تستوي في السن والموضحة ثم على النصف فيما سوى ذلك وكان زيد بن ثابت يقول تستويان إلى ثلث الدية ثم على النصف فيما سوى ذلك فقول علي بن أبي طالب على النصف في كل شيء أحب إلينا وهو قول أبي حنيفة رح

اس کے سوا اور زخموں میں آدھوں آدھ ہے اور زید بن ثابت کہتے تھے کہ تہائی دیت تک دونوں برابر ہیں۔ یعنے جن زخموں میں تہائی دیت ہے ان میں مرد اور عورت دونو برابر ہیں اور اس کے ماسوا میں آدھوں آدھ دے تو حضرت علی کا قول ہر چیز میں آدھوں آدھ ہمارے نزدیک بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

٥٦٤ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال في حلمة المرأة نصف الدية وفي الحلمتين الدية.

قال محمد وبه نأخذ وفي حلمتي الرجل حكومة عدل وهذا كله قول أبي حنيفة رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ عورت کے پستان کی نوک میں آدھی دیت دینی آتی ہے اور دونوں میں پوری دیت دینی آتی ہے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور مرد کی دو نوکوں میں حکم کرنا مرد عادل کا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ ١٣١ جِرَاحَاتِ الْعَبِيْدِ — غلاموں کے زخموں کا بیان

٥٦٥ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال في سن العبد نصف عشر ثمنه وقال جراحات العبد قال محتسبة قال على جراحات الحر من قيمته.

قال محمد فبهذا كان يأخذ أبو حنيفة رحمة الله عليه وأما في قولنا فذلك كله على ما نقص العبد من قيمته

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ غلام کے دانت میں اس کی قیمت کا بیسواں حصہ دینا ہے اور کہا کہ غلام کے زخم قیمت میں آزاد کے زخموں کی طرح ہیں یعنی جس طرح آزاد کے موضحہ میں تہائی دیت دینی لازم ہے تو غلام کے موضحہ میں تہائی اس کی قیمت دی جائیگی اور اسی طرح سب کو قیاس کرنا چاہیئے کہ آزاد کے زخموں میں دیت کی نصف یا ثلث وغیرہ کا لحاظ رکھا جائیگا اور غلام کے زخموں میں اسکی قیمت کا نصف یا ثلث وغیرہ لحاظ رکھا جائیگا

امام محمد رح نے کہا کہ امام ابوحنیفہ اسی کو لیتے تھے اور ہمارے قول میں تو یہ سب اس چیز پر ہے جو اس کی قیمت سے کم ہو یعنی جسقدر اس کی قیمت کم ہو وہ لی جائے۔

٥٦٦ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَبْدِ يُقْتَلُ عَمْدًا قَالَ فِيهِ الْقَوَدُ فَإِنْ قُتِلَ خَطَأً فَقِيمَتُهُ مَا بَلَغَ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُجْعَلُ مِثْلَ دِيَةِ الْحُرِّ وَيُنْقَصُ مِنْهُ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ وَإِنْ أُصِيبَ مِنَ الْعَبْدِ شَيْءٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ دُفِعَ الْعَبْدُ إِلَى صَاحِبِهِ وَغُرِمَ ثَمَنَهُ كَامِلًا.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كُلِّهِ كَانَ يَأْخُذُ أَبُو حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَبِهِ نَأْخُذُ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ إِذَا أُصِيبَ مِنَ الْعَبْدِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ مِثْلَ الْعَيْنَيْنِ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ فَسَيِّدُهُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَسْلَمَهُ بِرُمَّتِهِ وَأَخَذَ قِيمَتَهُ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهُ وَأَخَذَ مَا نَقَصَهُ.

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ جس غلام کے حق میں کہ قتل کیا جائے جان بوجھ کر کہا کہ اس میں بدلہ ہے اور اگر خطا سے مارے تو اس کی قیمت ڈنی ہوگی جو بھی اس کی قیمت ہو لیکن وہ آزاد کے دیت کی طرح نہ کی جائے بلکہ اس سے دس درہم کم کئے جائیں اور اگر غلام کا کوئی ایسا عضو تلف ہو کہ اس کی قیمت کے برابر ہو تو غلام اپنے مالک کو دیا جائے اور مارنے والے پر اس کی پوری قیمت تاوان میں لی جائے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ جب غلام کا کوئی ایسا عضو تلف کرے کہ اس کی قیمت کو پہنچے مثل دو آنکھوں اور دو ہاتھ پاؤں کے تو اس کے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس کو اس کی جان سپرد کرے اور اس سے اس کی قیمت وصول کرے اور اگر چاہے تو اس کو اپنے پاس رکھے اور جو قیمت کم ہوئی ہو وہ اس سے لے لے۔

٥٦٧ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَتَلَ الْعَبْدُ رَجُلًا حُرًّا عَمْدًا دُفِعَ الْعَبْدُ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوا فَإِنْ عَفَوْا رُدَّ الْعَبْدُ إِلَى مَوْلَاهُ لِأَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ لَهُمُ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ لَهُمُ الدِّيَةُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ.

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا جب غلام آزاد آدمی کو قصداً مار ڈالے غلام (مارنے والا) مقتول کے وارثوں کو دیا جائے چاہے معاف کریں چاہے اسے قتل کریں اگر معاف کریں تو غلام مالک کو دیا جائے کیونکہ ان کے لئے قصاص تھا نہ دیت۔

امام محمد نے کہا ہم اسی کو لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

١٨٣ - بَابُ جِنَايَةِ الْمُكَاتَبِ وَالْمُدَبَّرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ

مکاتب، مدبر اور ام الولد کی جنایت کا بیان

٥٦٨ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ جِنَايَةَ الْمُكَاتَبِ وَالْمُدَبَّرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ عَلَى الْمَوْلَى۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِلَّا أَنَّا نَرَى جِنَايَةَ الْمُكَاتَبِ عَلَيْهِ فِي قِيْمَتِهِ يَكُوْنُ عَلَيْهِ الْأَقَلُّ مِنْ أَرْشِ الْجِنَايَةِ وَمِنْ قِيْمَتِهِ وَأَمَّا الْمُدَبَّرُ وَأُمُّ الْوَلَدِ فَعَلَى الْمَوْلَى الْأَقَلُّ مِنْ أَرْشِ جِنَايَتِهِمَا وَمِنْ قِيْمَتِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ مکاتب اور مدبر اور ام الولد کی جنایت مالک پر ہے۔ یعنی اگر کوئی قصور کریں تو اُن کا تاوان اُن کے مالک پر آئے گا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ جنایت مکاتب کی اس پر اس کی قیمت میں ہے کہ اس پر دیت جنایت سے کم ہو اور اس کی قیمت سے یعنی اس کی دیت اور قیمت دونوں میں جو کم ہو وہ دی جائے اور مدبر اور ام الولد پس اُن کا تاوان مالک پر ہے دیت جنایت اور قیمت میں جو کم ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

٥٦٩۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي أُمِّ الْوَلَدِ وَالْمُعْتَقَةِ عَنْ دُبُرٍ يَجْنِيَانِ قَالَ يَضْمَنُ سَيِّدُهُمَا جِنَايَتَهُمَا لِأَنَّ الْعَتَاقَةَ قَدْ جَرَتْ فِيْهِمَا فَلَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَدْفَعَهُمَا وَلَا تَعْقِلُ عَنْهُمَا الْعَاقِلَةُ لِأَنَّهُمَا مَمْلُوْكَانِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں ام ولد اور مدبرہ کے بیان میں کہ دونوں جنایت کریں کہا کہ ان کی جنایت کا ضامن مالک ہوگا۔ اس واسطے کہ آزادی ان دونوں میں جاری ہو چکی ہے پس نہیں طاقت رکھتا کہ دفع کرے ان کو مقتول کے ولی کو دے اور نہیں آتی دیت اُن کی عاقلہ پر اس واسطے کہ وہ دونوں غلام ہیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

٥٧٠۔ مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ الْمُكَاتَبُ فِي الْحُدُوْدِ وَالشَّهَادَةِ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے شریح نے کہا کہ مکاتب حدود اور شہادت میں غلام ہے جب تک کہ اس پر ایک درہم باقی ہو۔

امام محمد رح نے کہا۔ کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۵۵ دِيَةِ الْمُعَاهِدِ

۵۷۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ قَالُوْا دِيَةُ الْمُعَاهِدِ دِيَةُ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ۔

۵۷۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ دِيَةُ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ۔

۵۷۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ أَبِي الْعَطُوْفِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ أَنَّهُمْ جَعَلُوْا دِيَةَ النَّصْرَانِيِّ وَدِيَةَ الْيَهُوْدِيِّ مِثْلَ دِيَةِ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَكَذٰلِكَ الْمَجُوْسِيُّ عِنْدَنَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رح

۵۷۴ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْحِيْرَةِ فَكَتَبَ فِيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْفَعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْقَتِيْلِ فَإِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَإِنْ شَاءُوْا عَفَوْا فَدُفِعَ الرَّجُلُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ إِلَى رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ حُنَيْنٌ مِنْ أَهْلِ الْحِيْرَةِ فَقَتَلَهُ فَكَتَبَ فِيْهِ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَمْ يُقْتَلْ فَلَا تَقْتُلُوْهُ فَرَأَوْا أَنَّ عُمَرَ أَرَادَ أَنْ يُرْضِيَهُمْ بِالدِّيَةِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ إِذَا قَتَلَ

عہد والے کافر کی دیت کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ نے فرمایا عہد والے کافر کی دیت آزاد مسلمان کی دیت کے برابر ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ عہد والے کافر کی دیت آزاد مسلمان کی دیت ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابو عطوف زہری سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ نے نصرانی اور یہودی کی دیت مانند دیت آزاد مسلمان کے بنائی۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی حکم ہے مجوسی کا ہمارے نزدیک اس کی دیت بھی مسلمان کی دیت کے برابر ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ قبیلہ بکر بن وائل کے ایک مرد نے اہل حیرہ (ایک قبیلہ کا نام ہے) کے ایک مرد کو قتل کیا تو حضرت عمرؓ نے اس میں لکھا یہ کہ دیا جائے قاتل مقتول کے ولیوں کو اگر چاہیں تو اس کو قتل کریں اور چاہیں تو اس کو معاف کر دیں۔ چنانچہ قاتل مقتول کے ولی کو دیدیا گیا کہ اس کا نام حنین تھا اہل حیرہ سے تھا تو اس نے اس کو مار ڈالا حضرت عمرؓ نے اس کے بعد اس میں لکھا کہ اگر قاتل نہیں مارا گیا تو اس کو نہ مارو۔ انہوں نے سمجھا کہ حضرت عمرؓ کا یہ ارادہ تھا کہ ان کو دیت دے کر راضی کر دیں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی

الْمُسْلِمُ الْمُعَاهِدَ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَكَذَلِكَ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَتَلَ مُسْلِمًا بِمُعَاهِدٍ وَقَالَ أَنَا أَحَقُّ مَنْ وَفَى بِذِمَّتِهِ.

مسلمان کسی عہد والے کافر کو مار ڈالے تو اس کے بدلے اس کو قتل کیا جائے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اسی طرح پہنچی ہم کو روایت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہ آپ نے قتل کیا مسلمان کو عہد والے کافر کے بدلے اور فرمایا کہ میں عہد پورا کرنے والوں میں عہد پورا کرنے کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

بَابُ ارْتِدَادِ الْمَرْأَةِ عَنِ الْإِسْلَامِ

عورت کے مرتد ہونے کا بیان

٥١٥ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يُقْتَلُ النِّسَاءُ إِذَا ارْتَدَدْنَ عَنِ الْإِسْلَامِ وَيُجْبَرْنَ عَلَيْهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَكِنَّا نَحْبِسُهَا فِي السِّجْنِ حَتَّى تَمُوتَ أَوْ تَتُوبَ إِلَّا الْأَمَةَ فَإِنْ كَانَ أَهْلُهَا مُحْتَاجِينَ إِلَى خِدْمَتِهَا أَجْبَرْنَاهَا عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَبَتْ دَفَعْنَاهَا إِلَى مَوَالِيهَا فَاسْتَخْدَمُوهَا وَأَجْبَرُوهَا عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ قَتَلَ الْمُرْتَدَّةَ قَاتِلٌ وَهِيَ حُرَّةٌ أَوْ أَمَةٌ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ مِنْ دِيَةٍ وَلَا قِيمَةٍ وَلَكِنَّا نَكْرَهُ ذَلِكَ لَهُ فَإِنْ رَأَى الْإِمَامُ أَنْ يُؤَدِّبَهُ أَدَّبَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ.

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عاصم بن ابو نجود۔ ابی رزین سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ اگر عورتیں اسلام سے مرتد ہو جائیں تو ان کو قتل نہ کیا جائے اور ان پر اسلام کے قبول کرنے میں جبر کیا جائے۔

امام محمدؒ نے کہا۔ کہ اسی کو لیتے ہیں لیکن ہم اس کو قید خانے میں قید رکھیں گے یہاں تک کہ مر جائے یا توبہ کرے مگر لونڈی کہ اگر اس کے مالک اس کی خدمت کے محتاج ہوں تو اس پر اسلام کے قبول کرنے میں جبر کیا جائے اگر انکار کرے تو ہم اس کو اس کے مالکوں کی طرف پھیر دیں گے اس سے وہ خدمت لیں اور اس کو اسلام کے قبول کرنے پر جبر کریں اور مرتدہ کو کوئی مارنے والا مار ڈالے تو نہ اس پر کچھ دیت آتی ہے اور نہ قیمت خواہ وہ عورت آزاد ہو یا لونڈی لیکن ہم مکروہ رکھتے ہیں مارنا اس کا اور اگر امام کی رائے یہ ہو کہ اس کو ادب دے یعنے اگر امام اس کو بطور تادیب کے کچھ تعزیر مارے تو درست ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۱۷۵۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ يُقْتَلُ الْمَرْاَةُ اِذَا ارْتَدَّتْ عَنِ الْاِسْلَامِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر عورت اسلام سے مرتد ہوجائے یعنے اسلام سے پھر کافر ہوجائے تو اس کو قتل کیا جائے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے۔

بَابُ (۱۸۱) مَنْ قَتَلَ فَعَفَا بَعْضُ الْاَوْلِيَآءِ

بعض ولی کے قصاص معاف کردینے کا بیان

۱۷۵۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اُوْتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ قَتَلَ عَمَدًا فَاَمَرَ بِقَتْلِهِ فَعَفَا بَعْضُ الْاَوْلِيَآءِ فَاَمَرَ بِقَتْلِهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ كَانَتِ النَّفْسُ لَهُمْ جَمِيْعًا فَلَمَّا عَفَا هٰذَا اَحْيَى النَّفْسَ فَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَاْخُذَ حَقَّهُ يَعْنِي الَّذِيْ لَمْ يَعْفُ حَتّٰى يَاْخُذَ حَقَّ غَيْرِهِ قَالَ فَمَا تَرٰى قَالَ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَ الدِّيَةَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهِ وَتَرْفَعُ عَنْهُ حِصَّةَ الَّذِيْ عَفَا قَالَ عُمَرُ وَاَنَا اَرٰى ذٰلِكَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَرٰى ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا جس نے جان بوجھ کر کسی کو مار ڈالا تھا تو عمرؓ نے اس کے مارنے کا حکم کیا مقتول کے بعض ولیوں نے اپنا حصہ خون کا معاف کیا۔ عمرؓ نے مارنے کا حکم کیا عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ قاتل کی جان ان سب کے ہاتھ میں تھی جب اس ولی نے اس کی جان زندہ کی اور اپنا حق معاف کیا تو جس نے معاف نہیں کیا وہ اپنا حق نہیں لے سکتا جب تک کہ دوسرے کا حق نہ لے حضرت عمرؓ نے کہا کہ تیری رائے کیا ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ آپ اس کے مال میں اس پر دیت مقرر کردیں اور جس نے اپنا حق معاف کیا ہے اس کا حصہ اس میں سے دور کیا جائے عمرؓ نے کہا کہ میری رائے بھی یہی ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ ہماری رائے بھی یہی ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ اگر بعض ولی اپنا حق معاف کردے تو اس وقت قصاص نہیں آتا بلکہ دیت آتی ہے۔

۱۷۵۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ عَفَا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی حصہ دار اپنا حصہ معاف کردے

مِنْ ذِيْ سَهْمٍ فَعَفْوُهُ عَفْوٌ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَمَنْ عَفَا مِنْ زَوْجٍ أَوْ زَوْجَةٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ مِنْ أُمٍّ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَعَفْوُهُ جَائِزٌ وَقَدْ بَطَلَ الدَّمُ وَلِلْبَقِيَّةِ حِصَّتُهُمْ مِنَ الدِّيَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

تو معاف کرنا اس کا جائز ہے۔

امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور جو کوئی معاف کر دے اپنا حصہ بیوی ہو یا خاوند ہو یا ماں ہو یا ماں کی طرف سے بھائی ہو یا کوئی غیر ہو تو اس کا معاف کرنا جائز ہے اور خون بند ہو جاتا ہے یعنی قصاص باطل ہو جاتا ہے اور باقی وارثوں کے لئے دیت سے حصہ آتا ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

بَابُ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ أَوْ ذَا قَرَابَتِهِ

۵۷۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِأُمِّ وَلَدِهِ انْطَلِقِيْ فَارْعَيْ هٰذَا الْبَهْمَ فَقَالَ ابْنُهَا إِذًا أَذْهَبُ فَأَحْبِسُهَا فَإِنِّيْ أَخْشٰى أَنْ يُطِيْفَ بِهَا عَبِيْدُ النَّاسِ قَالَ إِنَّكَ تَنْهَانَا ثُمَّ حَذَفَهُ بِسَيْفٍ يَقْتُلُهُ فَقَطَعَ رِجْلَهُ ثُمَّ نُعِيَ فَأُتِيَ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَمَرَ بِقَتْلِهِ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ إِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَ الْأَبِ وَبَيْنَ الْابْنِ قِصَاصٌ وَلٰكِنِ الدِّيَةُ فِيْ مَالِهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ مَنْ قَتَلَ ابْنَهُ عَمْدًا لَمْ يُقْتَلْ بِهِ وَلٰكِنَّ الدِّيَةَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهِ فِيْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ تُؤَدِّيْ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ ثُلُثُهُ

اس شخص کا بیان جو اپنے غلام یا رشتہ دار کو قتل کردے

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عبدالکریم ایک شخص سے وہ حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے اپنی ام ولد سے کہا کہ چل اور ان مویشیوں کو چرا۔ اس کے بیٹے نے کہا کہ میں جاتا ہوں اور اس کو روکتا ہوں اس لئے کہ میں ڈرتا ہوں کہ لوگوں کے غلام اس کے اردگرد گھومیں گے اس اعرابی نے کہا کہ ٹھہر پھر اس کو قتل کرنے کے لئے تلوار ماری اور اس کا پاؤں کاٹ دیا۔ حضرت عمرؓ بن خطاب کی خدمت میں یہ مقدمہ پیش ہوا تو انہوں نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ معاذ بن جبل نے کہا کہ باپ اور بیٹے کے درمیان قصاص نہیں۔ لیکن اس کے مال میں دیت ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں کہ جس نے اپنے بیٹے کو قصداً قتل کیا تو اس کے عوض قتل نہیں کیا جائے گا۔ لیکن اس پر اس کے مال میں دیت ہے کہ تین سال میں ادا کرے گا۔ ہر سال دیت کی

مِنَ الْوَلَدِ وَلَا يَرِثُ مِنَ الدِّيَةِ وَلَا مِنْ مَالِ ابْنِهِ شَيْئًا وَيَرِثُهُ أَقْرَبُ النَّاسِ مِنَ الْاِبْنِ بَعْدَ الْأَبِ لَا يَحْجُبُ الْأَبُ عَنِ الْمِيْرَاثِ أَحَدًا وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ الْمَيِّتِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

نجات دے گا۔ اور نہ وہ دیت کا وارث ہوگا اور نہ اپنے بیٹے کے مال میں سے کسی چیز کا وارث ہوگا اور اس کا وارث وہ شخص ہوگا جو باپ کے بعد بیٹے کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو۔ اور باپ میراث سے کسی کو نہیں روکتا ہے۔ اور وہ اس معاملہ میں بجائے مُردے کے ہے۔ اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

٥٨٠ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهُ عَمْدًا قَالَ يُدْفَعُ إِلَى أَوْلِيَاءِهِ فَإِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَإِنْ شَاءُوْا عَفَوْا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ سَيِّدِهِ قِصَاصٌ وَلٰكِنَّ السَّيِّدَ يُوْجَعُ ضَرْبًا وَيُسْتَوْدَعُ السِّجْنَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی مرد جان بوجھ کر اپنے غلام کو ڈالے تو اس کو اس کے ولیوں کے حوالے کیا جائے اگر چاہیں تو قتل کریں اور اگر چاہیں تو معاف کریں۔

امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے ہیں مالک اور اس کے غلام کے درمیان بدلہ نہیں لیکن مالک کو مار کے ذریعے تکلیف دی جائے اور قید خانے میں قید کیا جائے اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا یہی قول ہے۔

بَابٌ (۱۸۹) مَنْ وُجِدَ فِيْ دَارِهِ قَتِيْلٌ

اس شخص کا بیان جس کے گھر میں مقتول پایا جائے

٥٨١ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَطْرُقُ الرَّجُلَ فِيْ دَارِهِ فَيُصْبِحُ مَيِّتًا فَيَدَّعِيْ صَاحِبُ الدَّارِ أَنَّهُ قَاتَلَهُ وَأَنَّهُ كَابَرَهُ فَلِذٰلِكَ قَتَلَهُ قَالَ يُنْظَرُ فِي الْمَقْتُوْلِ فَإِنْ كَانَ دَاعِرًا يُتَّهَمُ بِالسَّرِقَةِ بَطَلَ دَمُهُ وَكَانَتْ عَلَيْهِ الدِّيَةُ وَإِنْ كَانَ لَا يُتَّهَمُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ إِلَّا خَيْرًا قُتِلَ بِهِ وَإِنِ ادَّعٰى صَاحِبُ الدَّارِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى بَطْنِ امْرَأَتِهِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص رات کو کسی مرد کے گھر میں جائے۔ اور صبح کو مرا ہوا ہو اور گھر والا دعوے کرے کہ وہ اس سے لڑا تھا اور اس سے زبردستی کی تھی اس واسطے اس نے اس کو قتل کیا تو مقتول کو دیکھا جائے پس اگر فاسق ہو کہ چوری کے ساتھ تہمت لگایا جاتا ہو تو اس کا خون باطل ہو جاتا ہے اور اس پر دیت آتی ہے اور اگر کسی چیز کے ساتھ تہمت نہ لگایا جاتا ہو اور اس سے خیر ہی معلوم ہو تو اس کے بدلے قتل کیا جائے اور اگر گھر والا یہ دعویٰ کرے کہ اس نے

فهو بمنزلة قتله قال يُنظر فإن كان ذا ومن يتّهم بالزنا بطل القصاص وكانت عليه الدية وإن كان لا يتّهم في شيء من ذلك ولا يعلم فيه إلا خيرًا قُتِل به۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وبهذا نأخذ وهو قول أبي حنيفة في الشدة فأما الفجور فلا أحفظه إلا منه

اس کو اپنی عورت کے پیٹ پر پایا اس واسطے اس کو قتل کیا تو اس کو دیکھا جائے اگر فاسق ہو کر زنا کی تہمت اس پر لگائی جاتی ہے تو بدلہ باطل ہو جاتا ہے۔ اور اس پر دیت آتی ہے اور اگر وہ کسی چیز کا متہم نہ ہو اور اس سے بہتری کے سوائے کچھ معلوم نہ ہو تو اس کے بدلے قتل کیا جائے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا سختی میں اور گناہ کی صورت میں ان کا قول معلوم نہیں۔

بَابُ اللِّعَانِ وَالْاِنْتِفَاءِ مِنَ الْوَلَدِ

لعان اور بچے سے انکار کرنے کا بیان

٦٨٥ - مُحَمَّدٌ قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال في رجل انتفى من ولده ولاعن فُرِّق بينهما ثم قذفه أبوه الذي انتفى منه أو قذف أمه قال إن قذفه أبوه الذي انتفى منه أو غيره من الناس كلهم أو قذف أمه فإنه يُجلد و

قَالَ أبو حنيفة لا يُجلد في قذف الأم من قذفها لأن معها ولدًا لا نسب له ومن قذف الولد في نفسه خاصة فقال له يا زاني ضُرِب الحد وبهذا نأخذ

قَالَ مُحَمَّدٌ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد جو اپنے بچے سے انکار کرے اور اپنی عورت سے لعان کرے ان کے درمیان جدائی کی جائے پھر اپنے بچے کو حرام کاری کی تہمت لگائے جس سے کہ اس نے انکار کیا تھا یا اس کی ماں کو زنا کی تہمت دے تو ابراہیم نے کہا کہ اگر اس کا باپ اس کو تہمت لگائے جس سے کہ اس نے انکار کیا تھا یا کوئی غیر لوگوں میں سے یا اس کی ماں کو زنا کی تہمت لگائے تو اس کو کوڑے مارے جائیں اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اگر کوئی اس کی ماں کو حرام کاری کی تہمت لگائے تو اس کو کوڑے نہ مارے جائیں اس واسطے کہ اس کے ساتھ بچہ ہے اور اس کی نسبت اپنے باپ سے ثابت نہیں۔ اور اگر کوئی خاص کر اس لڑکے کو زنا کی تہمت لگا دے اور اس کو کہے کہ اے زانی تو اس کو کوڑے مارے جاویں اور اسی طرح امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔

۵۸۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَقَدْ جُلِدَ حَدًّا أَوْ قَذَفَهَا وَقَدْ جُلِدَتْ حَدًّا فَلَا لِعَانَ بَيْنَهُمَا وَلَا حَدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ مَنْ لَا شَهَادَةَ لَهُ فَلَا لِعَانَ لَهُ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حرام کاری کی تہمت لگائے اور حد میں کوڑے مارا جائے یا ایسی عورت کو تہمت لگائے جس کے حد ماری گئی ہو تو اُن کے درمیان لعان نہیں اور نہ مرد پر حد ہے۔ اور کہا جس کی شہادت مقبول نہیں اس کے لئے لعان بھی نہیں اور یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔

۵۸۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ يُلَاعِنَهَا فَإِنَّهُ يَرِثُهَا وَلَا حَدَّ وَلَا لِعَانَ وَكَذٰلِكَ إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ غَيْرَ امْرَأَتِهِ فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الَّذِي قَذَفَهُ يُصَدِّقُهُ وَإِذَا قَذَفَ زَوْجُهَا ثُمَّ مَاتَ وَرِثَتْهُ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِعَانٌ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حرام کاری کی تہمت لگائے پھر لعان سے پہلے وہ عورت مر جائے تو وہ مرد اس کا وارث ہوگا اور نہ حد آتی ہے اور نہ لعان اور اسی طرح اگر کوئی کسی غیر عورت کو حرام کاری کی تہمت لگائے تو اس پر بھی حد نہیں اس واسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ شائد جس کو اس نے قذف کی وہ اس کی تصدیق کرے اور اگر اس کا خاوند اس کو زنا کی تہمت لگائے پھر مر جائے تو وہ عورت اس کی وارث ہوگی اس واسطے کہ اس نے لعان نہیں کیا اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔

۵۸۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِذَا أَقَرَّ الرَّجُلُ بِوَلَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْفِيَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ مجالد بن سعید۔ عامر شعبی۔ حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنے بیٹے کا لمحہ بھر اقرار کرے تو نہیں جائز ہے اس کو یہ کہ انکار کرے اس سے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

۵۸۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ إِذَا نَفَى الرَّجُلُ مِنْ وَلَدِهِ ثُمَّ ادَّعَاهُ فَلَهُ ذٰلِكَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ شریح نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنے بچے سے انکار کرے کہ میرا نہیں پھر اس کا دعوے کرے کہ میرا ہے تو اس کے لئے یہ درست ہے اور اس کی نسبت اس سے ثابت ہو جاتی

وَيَلْحَقُهُ الْوَلَدُ

ہے اور وہ بچہ اس کے ساتھ لگا دیا جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَوْلُنَا.

امام محمد رح نے کہا کہ یہی قول ہے ہمارا اور امام ابوحنیفہ رح کا۔

٥٨٧ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُقِرُّ بِابْنِهِ ثُمَّ يَنْفِيهِ قَالَ يُلَاعِنُهَا وَيَلْزَمُ الْوَلَدُ أُمَّهُ فَإِنْ كَانَ قَدْ طَلَّقَهَا ضُرِبَ حَدًّا وَإِنْ كَانَتْ قَدْ مَاتَتْ أُمُّهُ.

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے بیٹے کا اقرار کرے پھر انکار کرے تو وہ اس سے لعان کرے اور بچہ اپنی ماں کے ساتھ لگایا جائے اور اگر وہ اس کو طلاق دے چکا تھا تو اس کو حد ماری جائے اگرچہ اس کی ماں مرگئی ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَوْلُنَا إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ إِذَا أَقَرَّ بِابْنِهِ ثُمَّ نَفَاهُ وَهِيَ امْرَأَتُهُ لَاعَنَهَا وَلَزِمَ الْوَلَدُ إِيَّاهُ إِذَا أَقَرَّ بِهِ مَرَّةً لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَنْفِيَهُ كَمَا قَالَ عُمَرُ رض

امام محمد رح نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور ہمارا قول ہے مگر صرف ایک صورت میں کہ جب اپنے بیٹے کا اقرار کرے پھر انکار کرے اور وہ اس کی عورت ہو تو اس سے لعان کرے اور بچہ باپ کے ساتھ کر دیا جائے جب ایک بار اس کا اقرار کرے تو پھر اس کو اس سے انکار کرنا جائز نہیں۔ جیسے کہ حضرت عمر رض نے کہا۔

بَابُ مَنْ قَذَفَ قَوْمًا جَمِيعًا وَحَدِّ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ

اس شخص کا بیان جو ساری قوم کو زنا کی تہمت لگائے اور آزاد اور غلام کی حد کا بیان

٥٨٨ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا افْتَرَيْتَ عَلَى قَوْمٍ فَقُلْتَ يَا زُنَاةُ كَانَ عَلَيْكَ حَدٌّ وَاحِدٌ.

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب تو ساری قوم کو زنا کی تہمت لگائے اور کہے کہ اے زانیو تو تجھ پر صرف ایک حد آئے گی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ.

امام محمد رح نے کہا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

٥٨٩ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ قَذَفَ رَجُلًا ثُمَّ قَذَفَ آخَرَ قَالَ لَوْ قَذَفَ أَهْلَ الْجُمُعَةِ فَقَذَفَهُمْ جَمِيعًا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ إِلَّا حَدٌّ وَاحِدٌ.

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ اگر کوئی مرد ایک مرد کو زنا کی تہمت لگائے پھر دوسرے کو تہمت لگائے اگر سب جمعہ والوں کو تہمت لگائے تو اس پر صرف ایک حد ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا حَدٌّ وَاحِدٌ حَتّٰى يَحْمِلَ الْحَدَّ فَإِنْ قَذَفَ إِنْسَانًا بَعْدَ كَمَالِ الْحَدِّ حُدَّ مُسْتَقْبِلًا إِلَّا أَنَّهُ يُحْبَسُ حَتّٰى يَبْرَأَ مِنَ الْأَوَّلِ ثُمَّ يُضْرَبُ الْأَوَّلَ قَالَ يُفَرَّقُ الْحَدُّ فِي أَعْضَائِهِ إِذَا جُلِدَ۔

امام محمد رح نے کہا کہ یہ سب ہمارا اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ اس پر صرف ایک حد ہے یہاں تک کہ حد پوری ہو تو اگر حد پوری ہونے کے بعد کسی کو تہمت لگائے تو پھر سرے سے حد مارا جائے لیکن اس کو قید رکھا جائے یہاں تک کہ پہلی حد سے تندرست ہو پھر دوسری حد ماری جائے اور کہا کہ حد اس کے اعضا میں متفرق کی جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا فِي الْحُدُوْدِ كُلِّهَا إِلَّا أَنَّا لَا نَضْرِبُ الرَّأْسَ وَالْوَجْهَ وَالْفَرْجَ وَأَمَّا فِي التَّعْزِيْرِ فَإِنَّهُ لَا يُفَرَّقُ فِي الْأَعْضَاءِ كَمَا يُفَرَّقُ فِي الْحُدُوْدِ وَلٰكِنَّهُ يُضْرَبُ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ وَهُوَ أَشَدُّ الضَّرْبِ وَلَا يُجَرَّدُ فِي حَدٍّ وَلَا تَعْزِيْرٍ وَلَا غَيْرِ ذٰلِكَ۔

امام محمد رح نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا اور ہمارا سب حدوں میں مگر ہم سر اور منہ اور شرمگاہ کو نہیں مارتے اور تعزیر میں اعضا میں تفریق نہ کی جائے جیسے کہ حدوں میں کی جاتی ہے لیکن ایک جگہ میں ماری جائے اور وہ سخت مار ہے اور ننگا نہ کیا جائے نہ حدوں میں اور نہ تعزیر میں اور نہ ان کے غیر میں۔

٥٩٠ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ الزَّانِيْ يُجْلَدُ وَقَدْ وُضِعَتْ عَنْهُ ثِيَابُهُ ضَرْبًا مُبَرِّحًا وَالْقَاذِفُ يُضْرَبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ وَشَارِبُ الْخَمْرِ يُضْرَبُ مِثْلَ مَا يُضْرَبُ الْقَاذِفُ وَضَرْبُهُمَا دُوْنَ ضَرْبِ الزَّانِيْ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ زنا کرنے والے کو کوڑے مارے جائیں ایسی مار کہ ہلاک کرنے والی ہو اور اس کے کپڑے اس سے اتارے جائیں اور تہمت لگانے والے کو حد ماری جائے اس حال میں کہ اس کے کپڑے اس پر ہوں۔ اور شراب پینے والے کو بھی قاذف کی طرح حد ماری جائے اور ان کی مار زانی کی مار سے کم ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَكَانَ يُجَرِّدُ الشَّارِبَ كَمَا يُجَرِّدُ الزَّانِيَ۔

امام محمد رح نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے مگر ایک حکم میں کہ شارب الخمر کو بھی زانی کی طرح ننگا کیا جائے۔

٥٩١ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا قَذَفَ الْعَبْدُ أَوِ الْأَمَةُ الْحُرَّ حُدَّ حَدًّا نِصْفَ حَدِّ الْحُرِّ أَرْبَعِيْنَ أَرْبَعِيْنَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی غلام یا لونڈی کسی آزاد کو حرام کاری کی تہمت لگائے تو ان کی حد آزاد کی حد سے آدھی یعنی چالیس چالیس کوڑے ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ

امام محمد رح نے کہا کہ یہی قول ہے ہمارا

أَبِي حَنِيفَةَ وَقَوْلُنَا

اور امام ابو حنیفہ کا۔

٥٩٢ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْأَمَةِ يُعْتَقُ ثُلُثُهَا أَوْ ثُلُثَاهَا ثُمَّ اسْتُسْعِيَتْ فِيمَا بَقِيَ فَقَذَفَهَا رَجُلٌ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مَا كَانَتْ تَسْعَى۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کسی لونڈی کی ایک تہائی یا دو تہائی آزاد کی جائے پھر سعی کروائے اس چیز میں کہ باقی ہو پھر کوئی مرد اس کو حرام کاری کی تہمت لگائے۔ تو ابراہیم نے کہا کہ اس پر کچھ چیز نہیں جب تک کہ سعی کرتی رہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ لَا يَرَى عَلَى مَنْ قَذَفَهَا حَدًّا لِأَنَّهَا عِنْدَهُ بِمَنْزِلَةِ الْأَمَةِ مَا دَامَتْ تَسْعَى وَأَمَّا فِي قَوْلِنَا فَهِيَ حُرَّةٌ إِذَا عُتِقَ بَعْضُهَا عُتِقَ كُلُّهَا وَعَلَى قَاذِفِهَا الْحَدُّ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

امام محمدؒ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا کہ جو اس کو تہمت لگائے اس پر حد نہیں اس لئے کہ وہ اس کے نزدیک بجائے لونڈی کے ہے جب تک کہ وہ محنت کرتی ہے مگر ہمارے قول میں وہ آزاد ہے کہ جب اس کا بعض آزاد ہو جائے تو سب آزاد ہو جاتی ہے اور اس کے قاذف پر حد آتی ہے۔

بَابُ التَّعْزِيرِ (١٩٣)

تعزیر کا بیان

٥٩٣ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَا يُبْلَغُ بِالتَّعْزِيرِ أَرْبَعُونَ جَلْدَةً۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ھیثم بن ابی الہیثم۔ عامر شعبی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ تعزیر چالیس کوڑوں کو نہ پہنچے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَوْلُنَا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ یہی امام ابو حنیفہ کا اور ہمارا قول ہے۔

٥٩٤ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَ حَدًّا فِي غَيْرِ حَدٍّ فَهُوَ مِنَ الْمُعْتَدِينَ۔

محمد۔ مسعر بن کدام۔ ولید بن عثمان۔ ضحاک بن مزاحم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حد کو غیر حد میں پہنچے تو وہ حد سے بڑھ جانے والوں میں سے ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ فَأَدْنَى الْحَدِّ وَهُوَ أَرْبَعُونَ

امام محمد نے کہا کہ حد کا ادنیٰ درجہ چالیس

فلا يبلغ بالتعزير أربعين جلدة۔

کوڑے ہیں اس لئے تعزیر کو چالیس کوڑوں کے اندر ہی رہنا چاہئے

بَابُ الْحُدُودِ إِذَا اجْتَمَعَتْ فِيهَا قَتْلٌ (١٩٣)

٥٩٥ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ اجْتَمَعَتْ عَلَى الرَّجُلِ الْحُدُودُ وَفِيهَا الْقَتْلُ دُرِئَتِ الْحُدُودُ وَأُخِذَ بِالْقَتْلِ وَإِذَا اجْتَمَعَتِ الْحُدُودُ وَقَدْ قَتَلَ قَتِيلًا دُفِعَ مَا سِوَى ذٰلِكَ لِأَنَّ الْقَتْلَ قَدْ أَحَاطَ بِذٰلِكَ كُلِّهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَوْلُنَا إِلَّا حَدَّ الْقَذْفِ فَإِنَّهُ مِنْ حُقُوقِ النَّاسِ فَيُضْرَبُ حَدَّ الْقَذْفِ ثُمَّ يُقْتَلُ وَإِنَّمَا الَّذِي يُدْرَأُ عَنْهُ الْحُدُودُ الَّتِي لِلّٰهِ تَعَالٰى۔

کئی حدوں کے جمع ہونے پر قتل کرنے کا بیان

محمد - ابو حنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب ایک مرد پر کئی حدیں جمع ہو جائیں - جن میں قتل ہو تو قتل کر لیا جائے اور باقی سب حدوں کو ساقط کیا جائے اور جب کئی حدیں جمع ہو جائیں اور ان میں قتل ہو تو قتل کیا جائے اور اس کے سوائے سب حدیں دفع کی جائیں اس واسطے کہ قتل سب کو گھیر لیتا ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا اور ہمارا ہے مگر حد قذف میں کہ وہ آدمیوں کے حقوق میں سے ہے اس لئے پہلے اس کو قذف کی حد ماری جائے پھر قتل کیا جائے اور ساقط تو صرف خدائے ذوالجلال کی حدیں ہوتی ہیں۔

بَابُ مَنْ غَصَبَ امْرَأَةً نَفْسَهَا (١٩٤)

٥٩٦ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ مَنْ كَانَ مِنَ النَّاسِ حُرًّا أَوْ مَمْلُوكًا غَصَبَ امْرَأَةً نَفْسَهَا فَعَلَيْهِ الْحَدُّ وَلَا صَدَاقَ عَلَيْهِ قَالَ وَإِذَا وَجَبَ الصَّدَاقُ دُرِئَ الْحَدُّ وَإِذَا ضُرِبَ الْحَدُّ بَطَلَ الصَّدَاقُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَوْلُنَا۔

زنا بالجبر کا بیان

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی مرد آزاد یا غلام کسی عورت سے جبراً زنا کرے - تو اس پر حد آتی ہے اور مہر نہیں اور جب مہر واجب ہو تو حد ساقط ہو جاتی ہے اور جب حد ماری جائے تو مہر باطل ہو جاتا ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہ رح کا اور ہمارا ہے۔

بَابُ الشُّهُوْدِ عَلَى الْمَرْأَةِ بِالزِّنَا أَحَدُهُمْ زَوْجُهَا

۵۹۷ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ بِالزِّنَا أَحَدُهُمْ زَوْجُهَا أُقِيْمَ عَلَيْهَا الْحَدُّ وَإِذَا شَهِدُوْا وَأَحَدُهُمْ زَوْجُهَا رُجِمَتْ إِنْ كَانَ زَوْجُهَا دَخَلَ بِهَا جَازَتْ شَهَادَتُهُمْ إِذَا كَانُوْا عُدُوْلًا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلٰكِنَّا نَرَى إِنْ كَانَ الزَّوْجُ دَخَلَ بِهَا رُجِمَتْ وَإِنْ كَانَ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا ضُرِبَتِ الْحَدَّ مِائَةَ جَلْدَةٍ۔

اگر کئی گواہ عورت کے زنا کی گواہی دیں جن میں اس کا شوہر بھی ہو

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر چار مرد عورت کے زنا کی گواہی دیں۔ کہ ان میں سے ایک اس کا خاوند ہو تو اس پر حد قائم کی جائے اور جب گواہی دیں اور ایک اس کا خاوند ہو تو اس کو سنگسار کیا جائے اگر خاوند نے اس سے صحبت کی ہو تو ان کی گواہی جائز ہے جبکہ معتبر ہوں۔

امام محمدؒ نے کہا۔ کہ یہی قول ہمارا اور ابوحنیفہؒ کا ہے کہ اگر خاوند نے اس سے صحبت کی ہو تو اس عورت کو سنگسار کیا جائے اور اگر اس سے صحبت نہ کی ہو تو اس کو سو کوڑے مارے جائیں۔

بَابُ الْبِكْرِ يَفْجُرُ بِالْبِكْرِ

۵۹۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِي الْبِكْرِ يَفْجُرُ بِالْبِكْرِ إِنَّهُمَا يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ سَنَةً وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ نَفْيُهُمَا مِنَ الْفِتْنَةِ

۵۹۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَفَى بِالنَّفْيِ فِتْنَةً

قَالَ مُحَمَّدٌ فَقُلْتُ لِأَبِيْ حَنِيْفَةَ مَا يَعْنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بِقَوْلِهِ كَفَى بِالنَّفْيِ

غیر شادی شدہ کے زنا کی حد کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابن مسعودؓ نے کہا کہ اگر کوئی کنوارا کنواری سے زنا کرے تو دونوں کو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال وطن سے نکالے جائیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان دونوں کا وطن سے نکالنا فتنہ ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا وطن سے نکالنا کافی فتنہ ہے یعنی اس میں بڑا فتنہ ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ میں نے امام ابو حنیفہ سے کہا کہ ابراہیم کے اس قول سے کیا مراد ہے کہ وطن

تَلَذَّذُ أَيْ لَا يَحِلُّ قَالَ نَعَمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَوْلُنَا نَأْخُذُ بِقَوْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رض۔

سے لذت اٹھانا حلال ہے؟ کیا وطی سے نہ لذت اٹھائی جائے انہوں نے کہا ہاں۔ امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہمارا اور ابو حنیفہ کا ہے کہ ہم حضرت علیؓ کے قول کو لیتے ہیں۔

بَابُ حَدِّ اللُّوطِيِّ (۱۹۷)

لوطی کی حد کا بیان

۶۰۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ اللُّوطِيُّ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِي۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُنَا إِنْ كَانَ مُحْصَنًا رُجِمَ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مُحْصَنٍ ضُرِبَ الْحَدَّ مِائَةً۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ لوطی بجائے زنا کرنے والے کے ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا کہ اگر شادی شدہ ہو تو سنگسار کیا جائے اور اگر شادی شدہ نہ ہو تو سو کوڑے حد مارا جائے۔

۶۰۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ مَنْ قَذَفَ بِاللُّوطِيَّةِ جُلِدَ الْحَدَّ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُنَا إِذَا بَيَّنَ ذٰلِكَ بِكَلِمَةٍ فَأَمَّا إِذَا قَالَ يَا لُوطِيُّ فَهٰذِهِ لَهَا مَصْدَرٌ غَيْرُ الْقَذْفِ فَلَا نَحُدُّهُ حَتّٰى يُبَيِّنَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ حماد نے کہا کہ جو کوئی کسی کو مرد سے زنا کرنے کی تہمت لگائے اس کو حد ماری جائے۔

امام محمد رح نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا جبکہ کھول کر کہے کنایۃً نہ کہے اور اگر وطی کی تہمت لگائے تو یہ لوطیکی مصدر ہے سوائے قذف کے تو ہم اس کو حد نہ ماریں گے یہاں تک کہ کھول کر کہے۔

بَابُ حَدِّ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ (۱۹۸)

لونڈی کے زنا کی حد کا بیان

۶۰۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيَّ أَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ جَارِيَةٌ لِي زَنَتْ قَالَ اجْلِدْهَا خَمْسِينَ جَلْدَةً فَقَالَ إِنَّهَا لَمْ تُحْصَنْ قَالَ [illegible]

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ معقل بن مقرن اپنی ایک لونڈی عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس پکڑ لایا جس نے زنا کیا تھا عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ اس کو پچاس کوڑے مار۔ اس نے کہا کہ یہ بیاہی ہوئی نہیں۔ عبداللہ نے کہا

إِسْلَامُهَا إِحْصَانُهَا قَالَ فَإِنَّ
خَادِمِيْ سَرَقَ مِنْ خَادِمِي الْآخَرِ
قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ مَالُكَ بَعْضُهُ
فِيْ بَعْضٍ قَالَ إِنِّيْ حَلَفْتُ أَنْ لَا أَنَامَ
عَلٰى فِرَاشِيْ أَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ
الْعِبَادَةَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ
يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا
لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ
اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا إِنَّ
اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ
فَقَالَ الرَّجُلُ لَوْلَا هٰذِهِ
الْآيَةُ لَمْ أَسْأَلْكَ
فَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ
رَقَبَةٍ وَكَانَ مُوْسِرًا وَأَنْ يَنَامَ
عَلٰى فِرَاشِهِ.
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ
أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا إِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ
[illegible]
[illegible]

کہ اس کا اسلام لانا بجائے بیاہ کے ہے۔ معقل نے کہا کہ میرا ایک غلام میرے دوسرے غلام سے کچھ چرا لے تو اس کا کیا حکم ہے؟ عبداللہ نے کہا کہ اس پر ہاتھ کا کٹنا نہیں سب تیرا مال ہے بعض اس کا بعض میں سے ہے خواہ اس کے پاس رہے یا اس کے پاس سب تیرا مال ہے۔ معقل نے کہا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ بچھونے پر بھی نہ سوؤں گا ارادہ میں سے عبادت کرتا ہے۔ ابن مسعودؓ نے یہ آیت پڑھی۔ اے لوگو جو ایمان والے ہو نہ حرام کرو پاکیزہ چیزیں جو کہ حلال کیں اللہ پاک نے تمہارے واسطے اور نہ زیادتی کرو کہ خدا نہیں دوست رکھتا زیادتی کرنے والوں کو۔ تو اس مرد نے کہا کہ اگر یہ آیت نہ ہوتی تو میں تجھ سے نہ پوچھتا۔ لہٰذا عبداللہ نے اس کو کفارہ میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا اور وہ مالدار تھا اور اس کو بستر پر سونے کا حکم دیا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ یہ سب قول امام ابوحنیفہؒ کا اور ہمارا ہے مگر ایک صورت میں وہ یہ کہ بادشاہ کے سوا کوئی حد نہ قائم کرے اگر غلام یا لونڈی کی زنا کی وقت بادشاہ ہی اس کو حد مارے مالک نہ مارے۔

بَابُ ١٩٩ مَنْ أَتٰى فَرْجًا بِشُبْهَةٍ

شبہ کی بنا پر زنا کا بیان

۳۰۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ
أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ خَادِمِ امْرَأَتِهِ
فَقَالَ مَا أُبَالِيْ إِيَّاهَا أَتَيْتُ أَوْ جَارِيَةً
[illegible] قَالَ [illegible]
[illegible]
قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد، ابوحنیفہ، حماد، ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ کسی نے علقمہ سے اپنی عورت کی لونڈی کا حکم پوچھا کہ اس سے صحبت کرنی درست ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں نہیں پروا کرتا کہ اپنی بیوی سے یا کسی کی لونڈی سے صحبت کروں اور کہا کہ وہ مرتکب حد ہے۔

امام محمد نے کہا کہ یہی قول امام ابوحنیفہ کا

الرَّجُلُ لِامْرَأَتِهِ أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا لَمْ أَجِدْهَا عَذْرَاءَ فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَهُوَ قَوْلُنَا۔

۶۰۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ لَسْتَ لِفُلَانَةَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا لِأَنَّهُ لَمْ يَنْفِهِ مِنْ أَبِيْهِ إِنَّمَا قَالَ لَمْ تَلِدْهُ أُمُّهُ وَإِنَّمَا النَّفْيُ الَّذِيْ يُحَدُّ فِيْهِ الَّذِيْ يَقُوْلُ لَسْتَ لِأَبِيْكَ۔

۶۰۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ رَجُلٌ حَدَّثَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ وَقَعَ عَلَى بَهِيْمَةٍ فَدَرَأَ عَنْهُ الْحَدَّ وَأَمَرَ بِالْبَهِيْمَةِ فَأُحْرِقَتْ

۶۰۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُوْدِ عَنْ أَبِي رَزِيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَتَى بَهِيْمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَقَوْلُنَا وَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٌ إِذَا كَانَتِ الْبَهِيْمَةُ لَهُ ذُبِحَتْ وَأُحْرِقَتْ وَلَمْ تُحْرَقْ بِغَيْرِ ذَبْحٍ فَإِنَّهَا مُثْلَةٌ

سے نکاح کرے اور وہ کہے کہ میں نے اس کو کنواری نہیں پایا۔ تو اس پر حد نہیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ یہی قول امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور ہمارا ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد کسی مرد سے کہے کہ تو فلانی عورت کا بیٹا نہیں، تو اس پر حد نہیں

امام محمد رح نے کہا کہ یہی قول امام ابو حنیفہ کا اور ہمارا ہے کہ اس پر کچھ حد نہیں اس واسطے کہ اس نے باپ سے اس کی نفی نہیں کی صرف اس نے یہ کہا کہ اس کی ماں نے اس کو نہیں جنا اور جس انکار میں حد ماری جاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ کہے کہ تو اپنے باپ کا نہیں۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم بن ابی الہیثم۔ ایک شخص حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک مرد لایا گیا جس نے کہ چارپائے سے زنا کیا تھا تو انہوں نے اس سے حد ساقط کر دی اور چارپائے کو جلانے کا حکم دیا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عاصم بن ابی النجود۔ ابو رزین سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ جو چارپائے سے زنا کرے اس پر حد نہیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور امام ابو حنیفہ کا اور اگر وہ چارپایہ اس کا اپنا ہو تو ذبح کر کے جلا دیا جائے بغیر ذبح کے نہ جلایا جائے کہ وہ مثلہ ہے۔

بَابُ حَدِّ السَّكْرَانِ — نشے والوں کی حد بیان

۶۱۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عبد الکریم بن ابی المخارق

قال محمد ثنا عبد الكريم بن أبي المخارق يرفع الحديث إلى النبي صلى الله عليه وآله وسلم أنه أتي بسكران فأمرهم أن يضربوه بنعالهم وهم يومئذ أربعون رجلا فضرب كل أحد بنعليه فلما ولي أبو بكر أتي بسكران فأمرهم فضربوه بنعالهم فلما ولي عمر واستخرج الناس ضرب بالسوط۔

قال محمد وبهذا نأخذ نرى الحد على السكران من نبيذ كان أو غيره ثمانين جلدة بالسوط يحبس حتى يصحو ويذهب عنه السكر ثم يضرب الحد ويفرق على الأعضاء ويجرد إلا أنه لا يضرب الفرج ولا الوجه ولا الرأس وضربه أشد من ضرب القاذف وهو قول أبي حنيفة رح

٦١١ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال لو أن رجلا شرب حسوة من خمر ضرب قال وأخاف أن يكون السكر مثل ذلك۔

قال محمد يضرب الحد في الحسوة من الخمر فأما من السكر فلا يحد حتى يسكر ولكنه يعزر وهو قول أبي حنيفة رح

مرفوعاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک شخص نشے کی حالت میں لایا گیا تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس کو جوتوں سے ماریں۔ اس دن چالیس آدمی تھے۔ ہر ایک نے اس کو اپنے دونوں جوتوں سے مارا۔ جب حضرت ابو بکرؓ خلیفہ ہوئے ان کے پاس ایک شخص نشے کی حالت میں لایا گیا تو انہوں نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس کو جوتے ماریں۔ چنانچہ ان لوگوں نے اس کو اپنے جوتوں سے مارا۔ پھر جب حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے اور لوگوں کو بلایا اور کوڑے سے مارا۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں۔ کہ نشے والے کو اسی کوڑے مارے جائیں خواہ کھجور کے نچوڑ سے نشہ ہو یا کسی اور چیز سے۔ اور اس کو قید میں رکھا جائے یہاں تک کہ ہوش میں آجائے اور نشہ جاتا رہے۔ پھر حد مارا جائے اور اس کے اعضا پر متفرق کی جائے۔ اور ننگا کیا جائے مگر شرمگاہ اور منہ اور سر پر نہ مارا جائے۔ اور اس کی مار تہمت لگانے والے کی مار سے سخت ہے۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد شراب کا بقدر ایک بار کے پئے۔ تو حد مارا جاوے اور میں ڈرتا ہوں کہ سکر (یعنی ترکھجور کا شربت جبکہ گاڑھا ہو جائے اور کف بھی لائے) اسی کی مانند ہو۔

امام محمدؒ نے کہا کہ حد مارا جائے شراب کی حسوہ میں لیکن سکر سے حد نہ مارا جائے یہاں تک کہ نشہ لائے ولیکن تعزیر کیا جائے اور امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

(ف) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانے میں شراب پینے والے کی حد چالیس کوڑے تھے اور حضرت عمرؓ کی ابتداء خلافت میں بھی یہی دستور تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کوڑے مارے اور اس پر صحابہ کا اجماع ہوا اس لئے اب کسی کو اس کی مخالفت کرنی جائز نہیں۔

بَابُ حَدِّ مَنْ قَطَعَ الطَّرِيْقَ أَوْ سَرَقَ

راہزنی یا چوری کی حد کا بیان

۶۱۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَا يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

محمد - ابو حنیفہ - قاسم بن عبد الرحمٰن - عبد الرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ چور کا ہاتھ دس درہم سے کم میں نہ کاٹا جائے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۶۱۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَكَانَ ثَمَنُهَا عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَقَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ أَيْضًا لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَكَانَ ثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَلَا يُقْطَعُ فِي أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا - کہ نہ کاٹا جائے چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت سے کم میں اس کی قیمت اس وقت دس درہم تھی اور اس سے کم میں نہ کاٹا جاتا تھا۔

(ف) امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک جب تین درہم چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درہم کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جائے اس سے کم میں نہیں۔

۶۱۴ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ ابْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي ثَمَرٍ وَلَا فِي كَثَرٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَالثَّمَرُ مَا كَانَ فِي رُؤُوسِ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ لَمْ يُحْرَزْ فِي الْبُيُوتِ فَلَا قَطْعَ عَلٰى مَنْ سَرَقَهُ وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ جُمَّارُ النَّخْلِ فَلَا قَطْعَ عَلٰى مَنْ سَرَقَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

محمد - ابو حنیفہ - ہیثم بن ابو ہیثم شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ چور کا ہاتھ اس پھل کے چرانے میں نہ کاٹا جائے جو درخت پر ہو اور نہ گابھے کے چرانے میں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور ثمر وہ میوہ ہے کہ کھجور اور درخت کے سر پر ہو گھروں میں نہ جمع کیا گیا ہو۔ پس اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جو اس کو چرائے اور کثر کہتے ہیں کھجور کے گابھے کو اگر کوئی اس کو چرائے تو اس پر ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔

(ف) امام اعظم کا یہی مذہب ہے کہ کسی تر و تازہ میوے کے چرانے میں ہاتھ کاٹنا نہیں ہے خواہ محرز ہو یا غیر محرز اور اسی طرح میوہ خشک کہ درخت پر ہو اور زراعت کہ کاٹ کر خرمن میں جمع نہ کیا ہو اور امام شافعی اور مالک کے نزدیک ان سب چیزوں میں ہاتھ کاٹنا ہے ۔ اگر محرز ہوں اور جو چیزیں حقیر ہیں مثلاً لکڑی گھانس نرسل مچھلی وغیرہ تو ان میں بھی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔

۶۱۵- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِذَا سَرَقَ الرَّجُلُ قُطِعَتْ يَدُهُ الْيُمْنٰى فَاِنْ عَادَ قُطِعَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَادَ ضَمَّنْتُهُ السِّجْنَ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا اِنِّيْ لَاَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ اَنْ اَدَعَهُ لَيْسَتْ لَهُ يَدٌ يَاْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِيْ بِهَا وَرِجْلٌ يَمْشِيْ عَلَيْهَا۔

محمد - ابوحنیفہ - عمرو بن مرہ عبداللہ بن سلمہ - حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کہ جب کوئی مرد چوری کرے تو اس کا داہنا ہاتھ کاٹا جائے پھر اگر چوری کرے تو اس کا بایاں پاؤں کاٹا جائے پھر اگر چوری کرے تو قیدخانے میں قید کیا جائے یہاں تک کہ بہتر بات کچھ کریں خدا سے شرم کرتا ہوں کہ اس کو چھوڑدوں اس حال میں کہ نہ اس کا ہاتھ ہو جس سے وہ کھائے ۔ اور استنجا کرے اور نہ پاؤں ہو کہ اس سے چلے ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا يُقْطَعُ مِنَ السَّارِقِ اِلَّا يَدُهُ الْيُمْنٰى وَرِجْلُهُ الْيُسْرٰى لَا نُزَادُ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا اِذَا كَثُرَتِ السَّرِقَةُ مِنْهُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ وَلٰكِنَّهٗ يُعَزَّرُ وَيُحْبَسُ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور چور کا صرف دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹا جائے اس سے زیادہ کچھ نہ کاٹا جائے جبکہ بہت بار چوری کرے لیکن اس کو تعزیر دی جائے اور قید کیا جائے یہاں تک کہ بہتر بات کچھ کیجئے توبہ کرے اور قول امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے ۔

(ف) پہلے دائیں ہاتھ کا کاٹنا پھر بائیں پاؤں کا کاٹنا تو سب کے نزدیک ہے اور تیسری اور چوتھی بار میں بایاں ہاتھ اور دایاں پاؤں کاٹنے میں اختلاف ہے امام شافعی کے نزدیک درست ہے اور امام اعظم کے نزدیک تیسری اور چوتھی بار میں کاٹنا درست نہیں بلکہ قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے ۔

۶۱۶- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُقْطَعُ السَّارِقُ وَيَضْمَنُ ۔

محمد - ابوحنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ چور کا ہاتھ کاٹا جائے اور مال کا بدلہ دے ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا اِذَا قُطِعَ السَّارِقُ بَطَلَ عَنْهُ ضَمَانُ السَّرِقَةِ اِلَّا اَنْ تُوْجَدَ السَّرِقَةُ بِعَيْنِهَا فَتُرَدُّ

امام محمد رہ نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے جب چور کا ہاتھ کاٹا جائے تو چوری کا بدلہ باطل ہو جاتا ہے مگر یہ کہ اگر چوری کا مال بعینہٖ پایا جائے تو اس

قطعتها فيها وهو قول عامر الشعبي
وأبي حنيفة.
٧٠٧ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة
قال حدثنا إبراهيم بن محمد بن
المنتشر عن أبيه عن يزيد بن أبي
كبشة قال أتي أبو الدرداء بجارية
سوداء قد سرقت وهو بدمشق
فقال يا سلامة أسرقت؟ قولي لا، فقالت
لا، فقالوا لقنتها يا أبا الدرداء، فقال
إني أتيت بامرأة لا تدري ما يراد بها
فتعترف فأقطعها.
٧٠٨ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة
عن حماد عن إبراهيم قال أتي أبو
مسعود الأنصاري بسارق فقال أسرقت؟
قل لا، فقال لا، فخلى سبيله.
قال محمد: وأما نحن فنقول
لا ينبغي للحاكم أن يقول له لم تسرق
ولكن يسكت عنه حتى يقر أو يدع
وهو قول أبي حنيفة.
قال محمد: ونرى أنهما قالا
للسارق قل لا، إذ قالا لهما أسرقتما
مخافة أن يجيبا بنعم فيقطعهما وإنما
لم يسرقا. وكذلك قال أبو حنيفة في
الشاهد يشهد عند الحاكم لا ينبغي
للحاكم أن يقول له أتشهد بكذا
وكذا مخافة أن يقول نعم ولكن
يدعه حتى يأتي بما عنده
من الشهادة فإن لم تثبت شهادته
فأجمعه الشهادة ما دام أن كانت

کے ہاتھ کو پھیر دیا جائے اور شعبی اور ابو حنیفہ
یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابراہیم بن محمد بن منتشر اپنے والد
سے وہ یزید بن ابی کبشہ سے روایت کرتے ہیں کہ
ابو درداء کے پاس ایک سیاہ لونڈی لائی گئی جس
نے چوری کی تھی اور وہ دمشق پر حاکم تھے تو ابو درداء
نے کہا کہ کیا تو نے چوری کی ہے تو کہہ نہیں۔ اس
نے کہا نہیں تو لوگوں نے کہا کہ کیا تو اس کو سکھاتا
ہے اے ابو درداء۔ اس نے کہا کہ تم میرے پاس
ایک عورت لائے ہو جو نہیں جانتی کہ اس سے کیا
مراد ہے۔ پھر کیا اقرار کرے میں اس کا ہاتھ کاٹوں۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے
ہیں کہ ابو مسعودؓ کے پاس ایک چور لایا گیا انہوں
نے کہا کہ کیا تو نے چوری کی تو کہہ نہیں اس نے کہا
نہیں تو انہوں نے اس کو چھوڑ دیا۔

امام محمدؒ نے کہا ہم تو یہ کہتے ہیں کہ حاکم کے لئے
مناسب نہیں ہے کہ اس کو کہے کہ کیا تو نے چوری
کی لیکن اس سے چپ رہے یہاں تک کہ اقرار کرے
یا انکار اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہماری رائے یہ ہے کہ
ابو درداء اور ابو مسعودؓ نے جو ان کو کہا کہ کہو نہیں
جب کہ انہوں نے کہا کہ تم نے چوری کی ہے تو یہ اس
ڈر سے کہا کہ شاید وہ ان کے سوال کے جواب
میں ہاں کہہ بیٹھیں اور چوری نہ کی ہو اور اسی
طرح کہا ہے امام ابو حنیفہ نے گواہ کے حق میں
جو حاکم کے نزدیک گواہی دے اور حاکم کے لئے
مناسب نہیں کہ اس کو کہے کہ کیا تو گواہی دیتا ہے
اس طرح اس ڈر سے کہ ہاں کہہ بیٹھے لیکن اس کو
چھوڑ دے یہاں تک کہ جو اس کے پاس گواہی ہو

فَخَبَّرْنَا بِقَطْعِهِ يَدَهَا وَرِجْلَهَا فِي
مُحَمَّدٌ قَدْ

۶۱۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا خَرَجَ
الرَّجُلُ فَقَطَعَ الطَّرِيقَ فَأَخَذَ الْمَالَ
وَقَتَلَ فَالْوَالِي أَنْ يَقْتُلَهُ إِنْ
شَاءَ وَإِنْ شَاءَ قَتَلَهُ صَلْبًا وَإِنْ شَاءَ
قَتَلَهُ بِغَيْرِ قَطْعٍ وَلَا صَلْبٍ وَإِنْ شَاءَ
قَطَعَ يَدَهُ وَرِجْلَهُ مِنْ خِلَافٍ ثُمَّ قَتَلَهُ
وَإِنْ أَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ قَطَعَ يَدَهُ
وَرِجْلَهُ مِنْ خِلَافٍ فَإِنْ لَمْ يَأْخُذِ
الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ أَوْجَعَ عُقُوبَةً
وَحُبِسَ حَتَّى يُحْدِثَ خَيْرًا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَبِهِ نَأْخُذُ
إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ إِنْ قَتَلَ وَأَخَذَ
الْمَالَ قُتِلَ صَلْبًا وَلَمْ يُقْطَعْ يَدُهُ
وَلَا رِجْلُهُ وَإِذَا اجْتَمَعَ حَدَّانِ أَوْ حُدُودٌ
يَأْتِي عَلَى صَاحِبِهِ بُدِئَ بِالَّذِي يَأْتِي
عَلَى صَاحِبِهِ وَدُرِئَ الْآخَرُ۔

۶۲۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ۔
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي سَارِقٍ سَرَقَ
فَأُخِذَ فَانْفَلَتَ ثُمَّ سَرَقَ فَأُخِذَ
الثَّانِيَةَ قَالَ يُقْطَعُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَا نَرَى
عَلَيْهِ إِلَّا قَطْعًا وَاحِدًا وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رح

۶۲۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
حَدَّثَنَا رَجُلٌ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ

بیان کرے گا اگر کوئی شخص ہو تو اس کو رہا کر کے
ورنہ رد کرے اور منکروں کو بھی حکم ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ
ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد نکلے اور راستہ روکے
یعنی ڈاکہ مارے اور مال چھین لے اور قتل کر ڈالے
تو مقتول کے وارث کو اختیار ہے کہ جس طرح چاہے
اس کو قتل کرے اگر چاہے تو سولی پر چڑھا کر مارے
اور اگر چاہے بغیر قطع اور سولی کے قتل کرے اور
اگر چاہے تو اس کا ہاتھ اور پاؤں مخالف کاٹ دے
پھر اس کو مار ڈالے اور اگر راہزن فقط مال لے
اور کسی کو نہ مارے تو اس کا ہاتھ اور پاؤں مخالف
کاٹا جائے اور اگر نہ مال لے اور نہ قتل کرے تو قید کیا
جائے اور سزا دی جائے یہاں تک کہ نیک بات کرے۔

امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے
اور اسی کو ہم لیتے ہیں لیکن ایک صورت میں کہ اگر قتل کرے
اور مال لے تو اس کو سولی پر چڑھا کر مارا جائے اور اس کا
ہاتھ پاؤں نہ کاٹا جائے اور اگر دو حد جمع ہو جائیں کہ
ایک دوسرے کے مقابل ہو تو پہلی کے ساتھ ابتدا کی جائے
اور دوسری ترک کی جائے جیسے ہاتھ کاٹنا دو بار جب
ہو تو پہلی ادا کی جائے اور دوسری ساقط کی جائے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد ابراہیم سے روایت کرتے
ہیں کہ ایک چور کے حق میں کہ چوری کی اور پکڑا گیا پھر
بھاگ گیا پھر چوری کی اور دوسری بار پکڑا گیا تو ابراہیم
نے کہا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اس کا فقط
ایک بار کاٹنا واجب ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ایک شخص حسن بصری سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت علی نے کہا ہے کہ اور بچے کا ہاتھ

عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَا يُقْطَعُ مُخْتَلِسٌ.
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رح

نہ کاٹا جائے۔
امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۳ حَدِّ النَّبَّاشِ

کفن چور کی حد کا بیان

۶۲۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي النَّبَّاشِ إِذَا نَبَشَ عَنِ الْمَوْتٰى ثِيَابَهُمْ أَنَّهُ يُقْطَعُ وَقَالَ أَبُو حَنِيْفَةَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ لَا يُقْطَعُ لِأَنَّهُ مَتَاعٌ غَيْرُ مُحْرَزٍ وَلٰكِنَّهُ يُوْجَعُ ضَرْبًا وَيُحْبَسُ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا.
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَغَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَفْتٰى مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ أَنْ لَا يَقْطَعَهُ وَهُوَ قَوْلُنَا.

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کفن چور کے حق میں کہا کہ جب کوئی مُردوں کی قبریں کھودے اور ان کا کفن چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے اس لئے کہ وہ اسباب غیر محرز ہے یعنے حفاظت میں نہیں ہے لیکن اس کو مار سے تکلیف دی جائے اور قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے۔
امام محمد رح نے کہا کہ پہنچی ہم کو روایت ابن عباس رض سے کہ انہوں نے مروان کو فتویٰ دیا کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹے اور یہی قول ہمارا ہے۔

بَابُ ۲۴ شَهَادَةِ أَهْلِ الذِّمَّةِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

مسلمانوں کے معاملہ میں ذمیوں کی شہادت کا بیان

۶۲۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِلٰى آخِرِهَا قَالَ مَنْسُوْخَةٌ.
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَإِنَّمَا نَعْنِي بِهٰذِهِ الشَّهَادَةِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ حَضْرَةِ الْمَوْتِ عَلَى الْوَصِيَّةِ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ جَازَتْ شَهَادَةُ أَهْلِ الذِّمَّةِ عَلٰى وَصِيَّةِ الْمُسْلِمِ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ فَلَا تَجُوْزُ عَلٰى وَصِيَّةِ الْمُسْلِمِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے اس آیت شهادة بينكم اذا حضر احدكم الموت۔ کے متعلق فرمایا کہ یہ منسوخ ہے
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔ اس سے مراد سفر میں موت کے وقت وصیت پر گواہ مقرر کرنا ہے۔ اہل ذمہ کی شہادت مسلم کی وصیت پر جائز ہے یہ حکم منسوخ ہو گیا ہے اس لئے مسلمان کی

وَلَا غَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِهِ اِلَّا الْمُسْلِمِيْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

وصیت پر اور نہ اس کے علاوہ کسی کام پر مسلمانوں کے علاوہ کسی کی گواہی جائز ہے۔

بَابُ شَهَادَةِ الْحُدُوْدِ

حدوں کی شہادت کا بیان

۶۲۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ نَصْرَانِيٍّ قَذَفَ مُسْلِمَةً فَضُرِبَ الْحَدَّ ثُمَّ اَسْلَمَ اَنَّهُ جَائِزُ الشَّهَادَةِ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی نصرانی مسلمان عورت کو زنا کی تہمت لگائے اور حد مارا جائے پھر اسلام لائے تو اس کی گواہی درست ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ لِاَنَّهُ لَمْ يُضْرَبْ حَدًّا فِي الْاِسْلَامِ۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا اس واسطے کہ وہ اسلام میں حد مارا نہیں گیا۔

۶۲۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا جُلِدَ الْقَاذِفُ لَمْ تَجُزْ شَهَادَتُهُ اَبَدًا وَقَالَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا قَالَ يُرْفَعُ عَنْهُ اِسْمُ الْفِسْقِ فَاَمَّا الشَّهَادَةُ فَلَا تَجُوْزُ اَبَدًا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تہمت لگانے والے کو حد ماری جائے تو اس کی گواہی کبھی درست نہیں اور اس آیت کی تفسیر میں کہ مگر جنہوں نے توبہ کی اس کے پیچھے اپنی اصلاح کی، کہا کہ دور کیا جائے ان سے نام گناہ کا۔ اور شہادت تو وہ کبھی جائز نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۶۲۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اُجِيْزُ شَهَادَةَ الْقَاذِفِ اِذَا تَابَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم سے روایت کرتے ہیں کہ عامر شعبی نے کہا کہ جب قاذف توبہ کرے تو میں اس کی گواہی درست رکھتا ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۶۲۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ اَتَاهُ اَقْطَعُ بَنِيْ اَسَدٍ فَقَالَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم۔ عامر شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد ہاتھ کٹا قبیلہ بنی اسد کا شریح کے پاس آیا اور وہ ان کے برگزیدہ لوگوں میں سے تھا۔

أتقبل شهادتي وكان من خيارهم فقال نعم وأراك بذالك أهلا

قال محمد وبه نأخذ كل محدود في سرقة أو زنا أو غيره إلا إذا تاب قبلت شهادته إلا المحدود في القذف خاصة لقول الله تعالى ولا تقبلوا لهم شهادة أبدا۔

تو اس نے کہا کہ تو میری گواہی قبول کرتا ہے انہوں نے کہا ہاں اور میں تجھ کو اس کے لائق دیکھتا ہوں۔

امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جس آدمی کو چوری یا زنا یا کسی اور امر میں حد مارا جائے پھر توبہ کرے تو اس کی گواہی قبول ہے مگر جو شخص قذف میں حد مارا جائے اس کی گواہی نہ قبول کی جائے اس لئے کہ خدا تعالٰے نے فرمایا ہے کہ ان کی گواہی کبھی نہ مانو۔

باب (٢٠٦) شهادة الزور

جھوٹی گواہی کا بیان

٦٢٨۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم بن أبي الهيثم عمن حدثه عن شريح قال إذا أخذ شاهد زور فإن كان من أهل السوق قال للرسول قل لهم إن شريحا يقرئكم السلام ويقول إنا أخذنا هذا شاهد زور فاحذروه وإن كان من العرب أرسل به إلى مسجد قومه أجمع ما كانوا فقال للرسول مثل ما قال في المرة الأولى۔

قال محمد وبهذا كان يأخذ أبو حنيفة ولا يرى عليه ضربا وأما في قولنا فإنا نرى عليه مع ذلك التعزير ولا يبلغ به أربعين سوطا۔

٦٢٩۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثني رجل عن عامر الشعبي أنه كان يضرب شاهد الزور ما بينه وبين أربعين سوطا

قال محمد وبه نأخذ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم بن ابی الہیثم۔ ایک شخص سے جس سے وہ شریح سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی جھوٹا گواہ پکڑا جاتا اور اہل عجم سے ہوتا تو شریح ایلچی کو کہتے کہ ان سے کہہ کہ شریح تم کو سلام کہتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ ہم نے یہ جھوٹا گواہ پکڑا تم اس سے بچو اور اگر عرب سے ہوتا تو اس کو اپنی قوم کی مسجد میں بھیجتے جب لوگ معمول سے بہت زیادہ جمع ہوتے اور کہتے ایلچی کو جیسا پہلی بار کہا۔

امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسی کو امام ابوحنیفہ لیتے تھے اور اس پر مار نہیں دیکھتے تھے بلکہ فقط لوگوں میں مشہور کرنا کافی سمجھتے تھے لیکن ہمارے نزدیک تو اس کے ساتھ اس پر تعزیر آتی ہے۔ اور تعزیر چالیس کوڑوں سے کم ہی ہو۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ایک شخص عامر شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جھوٹے گواہ کو چالیس کوڑوں سے کم مارتے تھے۔

امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔

بَابُ ۲۸۲ شَهَادَةِ النِّسَاءِ وَمَا يَجُوزُ مِنْهَا وَمَا لَا يَجُوزُ

۶۳۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ شَهَادَةُ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ جَائِزَةٌ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْحُدُوْدَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَنَحْنُ نَقُوْلُ مَا خَلَا الْحُدُوْدَ وَالْقِصَاصَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

۶۳۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ كَانَ يُجِيْزُ شَهَادَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى الْاِسْتِهْلَالِ فِي الصَّبِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا كَانَتْ عَدْلَةً مُسْلِمَةً وَكَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ لَا تُقْبَلُ عَلَى الْاِسْتِهْلَالِ إِلَّا شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ أَوْ رَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ فَأَمَّا الْوِلَادَةُ مِنَ الزَّوْجَةِ فَتُقْبَلُ فِيْهَا شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ إِذَا كَانَتْ عَدْلَةً فَهٰذَا عِنْدَنَا سَوَاءٌ۔

عورتوں کی گواہی کے جائز یا ناجائز ہونے کا بیان

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ عورتوں کی گواہی مردوں کے ساتھ ہر چیز میں سوائے حدوں کے جائز ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم کہتے ہیں کہ سوائے حدود اور قصاص کے اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت ہے۔ کہ ابراہیم بچے کے آواز سے رونے پر عورت کی گواہی کو جائز رکھتے تھے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ جبکہ عورت معتبر مسلمان ہو اور امام ابوحنیفہ کہتے تھے کہ بچے کے آواز کرنے پر صرف دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی قبول کی جائے لیکن اپنی بی بی کے بچہ جننے پر ایک عورت کی گواہی قبول ہے جبکہ معتبر مسلمان ہو تو یہ ہمارے نزدیک برابر ہے (یعنی اگر عورت دعویٰ کرے کہ میرا بچہ ہے اور ایک عورت آزاد مسلمان اس کی گواہی دے تو اس کی گواہی ہمارے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مقبول ہے۔)

بَابُ ۲۸۳ مَنْ لَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهُ لِلْقَرَابَةِ وَغَيْرِهَا

۶۳۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ أَرْبَعَةٌ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ اَلْمَرْأَةُ لِزَوْجِهَا وَالزَّوْجُ

قرابت داروں کے لئے گواہی کے مقبول نہ ہونے کا بیان

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ہیثم سے روایت کرتے ہیں کہ شریح نے کہا کہ چار آدمی ہیں جن کی گواہی ایک دوسرے کے لئے درست نہیں عورت کی گواہی خاوند کے لئے درست نہیں اور خاوند کی گواہی عورت کے

لِامْرَأَتِهِ وَالْأَبِ لِابْنِهِ وَالْابْنِ لِأَبِيْهِ وَالشَّرِيْكِ لِشَرِيْكِهِ وَالْمَحْدُوْدُ حَدًّا فِيْ قَذْفٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ إِلَّا أَنَّا نَقُوْلُ تَجُوْزُ شَهَادَةُ الشَّرِيْكِ لِشَرِيْكِهِ فِيْ غَيْرِ شَرِكَتِهِمَا۔

٦٣٣ـ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا وَالزَّوْجِ لِامْرَأَتِهِ وَلَا الْأَبِ لِابْنِهِ وَلَا الْابْنِ لِأَبِيْهِ وَلَا الشَّرِيْكِ لِشَرِيْكِهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

لئے درست نہیں۔ اور باپ کی بیٹے کے لئے درست نہیں اور بیٹے کی باپ کیلئے درست نہیں اور شریک کی شریک کیلئے درست نہیں اور جو قذف میں حد مارا جائے

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا لیکن ہم کہتے ہیں کہ شریک کی شریک کے لئے گواہی درست ہے جبکہ شرکت کے علاوہ کسی اور امر میں ہو۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم سے روایت کرتے ہیں کہ عامر شعبی نے کہا کہ نہیں جائز ہے گواہی عورت کی اپنے خاوند کے لئے اور نہ خاوند کی اپنی عورت کے لئے اور نہ باپ کی بیٹے کے لئے اور نہ بیٹے کی باپ کے لئے اور نہ شریک کی شریک کے لئے اور اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔

بَابُ شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ ۲۰۹

نابالغ لڑکوں کی گواہی کا بیان

٦٣٤ـ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ كَتَبَ هِشَامٌ إِلَى ابْنِ هُبَيْرَةَ يَسْأَلُهُ عَنْ خَمْسٍ عَنْ شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ وَعَنْ جِرَاحَاتِ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ وَعَنْ دِيَةِ الْأَصَابِعِ وَعَنْ عَيْنِ الدَّابَّةِ وَالرَّجُلِ يُقِرُّ بِوَلَدِهِ عِنْدَ الْمَوْتِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ شَهَادَةَ الصِّبْيَانِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ جَائِزَةٌ إِذَا اتَّفَقُوْا وَجِرَاحَاتُ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ تَسْتَوِيَانِ فِي السِّنِّ وَالْمُوْضِحَةِ وَتَخْتَلِفَانِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ وَدِيَةُ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ وَفِيْ عَيْنِ الدَّابَّةِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ شریح سے روایت کرتے ہیں کہ ہشام نے پانچ چیزیں پوچھنے کے لئے ابن ہبیرہ کو لکھا ایک لڑکوں کی گواہی دوسرے عورتوں اور مردوں کے زخموں تیسرے انگلیوں کی دیت چوتھے چارپائے کی آنکھ پانچویں اس مرد کے متعلق جو موت کے وقت اپنے بیٹے کا اقرار کرے تو ابن ہبیرہ نے اس کی طرف لکھا کہ لڑکوں کی گواہی آپس میں ایک دوسرے پر درست ہے جب کہ متفق ہوں اور عورتوں اور مردوں کے زخم دانت اور موضحہ میں برابر ہیں (یعنی جو مرد کے دانت کی دیت ہے وہی عورت کے دانت کی دیت ہے) اور اُن کے سوا کے اور زخموں میں مختلف ہیں اور ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے اور اگر کوئی چارپائے کی

رُبُعُ ثَمَنِهَا وَالرَّجُلُ يُقِرُّ بِوَلَدٍ عِنْدَ الْمَوْتِ أَنَّهُ أَصْدَقُ مَا يَكُوْنُ عِنْدَ الْمَوْتِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ إِلَّا فِيْ خَصْلَتَيْنِ أَحَدُهُمَا شَهَادَةُ الصِّبْيَانِ جَمِيْعًا بَاطِلَةٌ اتَّفَقُوْا أَوِ اخْتَلَفُوْا لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهِ وَأَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَإِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ فَالصِّبْيَانُ لَيْسُوْا مِمَّنْ يُوْصَفُ أَنْ يَكُوْنُوْا عُدُوْلًا وَّلَا مِمَّنْ يُرْضٰى بِهٖ مِنَ الشُّهَدَاءِ وَالْخَصْلَةُ الْأُخْرٰى جِرَاحَاتُ النِّسَاءِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ جِرَاحَاتِ الرِّجَالِ فِي السِّنِّ وَالْمُوْضِحَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

٦٣٥ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ لَا تَجُوْزُ فِيْهَا شَهَادَةُ النِّسَاءِ الزِّنَا وَالْقَذْفُ وَشُرْبُ الْخَمْرِ وَالسُّكْرُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

آنکھ پھوڑ دے تو اس کے قیمت کی چوتھائی لازم ہے اور جو مرد موت کے وقت اپنے بیٹے کا اقرار کرے اس کا اقرار صحیح ہے کہ وہ موت کے وقت زیادہ سچا کہا گیا ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر دو حکموں میں ایک یہ کہ لڑکوں کی گواہی ہمارے نزدیک باطل ہے خواہ متفق ہوں یا مختلف اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ گواہ مقرر کرو اپنے میں سے دو عادل کو اور گواہ کرو دو گواہ مقرر کرو اپنے مردوں میں سے پھر اگر دو مرد نہ ہوں۔ تو ایک مرد اور دو عورتیں جن گواہوں کو تم پسند کرتے ہو اور لڑکے ان لوگوں میں سے نہیں کہ ان کو عادل کہا جائے اور نہ ان لوگوں میں سے کہ ان کو گواہوں سے پسند کیا جائے اور دوسرا حکم یہ ہے کہ عورتوں کے زخموں کی آدھی دیت ہے مردوں کے زخموں سے دانت اور موضحہ میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ چار چیزیں ہیں جن میں عورتوں کی گواہی درست نہیں زنا اور قذف اور شراب کا پینا اور نشے کا ہونا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا۔

بَابُ (٢) مَا يَجُوْزُ مِنَ الْوَصِيَّةِ

کس حد تک وصیت جائز ہے

٦٣٦ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَيَّ يَعُوْدُنِيْ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَبِالنِّصْفِ قَالَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عطاء بن سائب۔ سائب سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کو آئے تو میں نے کہا کہ یا حضرت میں اپنے سب مال کی وصیت کا ارادہ کرتا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں میں نے عرض کی کہ آدھا مال خیرات

لَا فَقُلْتُ بِالثُّلُثِ قَالَ الثُّلُثُ كَثِيْرٌ لَأَنْ تَدَعَ أَهْلَكَ يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا يَجُوْزُ الْوَصِيَّةُ لِأَحَدٍ بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ فَإِنْ أَوْصٰى بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ فَأَجَازَهُ الْوَرَثَةُ بَعْدَ مَوْتِهِ فَهُوَ جَائِزٌ وَلَيْسَ لِلْوَارِثِ أَنْ يَرْجِعَ فِيْمَا أَجَازَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

کروں حضرت نے فرمایا کہ نہیں۔ پھر میں نے عرض کی کہ تہائی مال خیرات کر دینے کی وصیت کروں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تہائی مال پر وصیت کر اور تہائی بھی بہت ہے تو اپنے وارثوں کو محتاج چھوڑ کر لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کریں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ تہائی سے زیادہ کی وصیت کسی کے لئے جائز نہیں اور اگر تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے اور اس کے مرنے کے بعد اس کے وارث اس کو جائز رکھیں تو درست ہے اور نہیں جائز ہے وارث کو رجوع کرنا اس چیز میں کہ جائز رکھیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

٦٣٧ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِي الرَّجُلِ يُوْصِيْ بِالْوَصِيَّةِ فَيُجِيْزُهَا الْوَرَثَةُ فِيْ حَيَاتِهِ ثُمَّ يَرُدُّوْنَهَا بَعْدَ مَوْتِهِ قَالَ ذٰلِكَ التَّكَرُّهُ وَلَا يَجُوْزُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ قاسم بن عبدالرحمٰن۔ عبدالرحمٰن عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص وصیت کرے اور اس کی زندگی میں اس کے وارث اس کو جائز رکھیں پھر اس کے مرنے کے بعد اس میں رجوع کریں تو عبداللہ نے کہا کہ یہ مکروہ ہے اور جائز نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِجَازَةُ الْوَرَثَةِ بِالْوَصِيَّةِ قَبْلَ الْمَوْتِ وَبَعْدَهُ الثُّلُثَ أَوْ أَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ فَذٰلِكَ جَائِزٌ وَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَرْجِعُوْا فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ موت سے پہلے وارثوں کا وصیت کو جائز رکھنا اور وہ تہائی ہو یا تہائی سے زیادہ ہو تو یہ جائز ہے اور اس میں رجوع کرنا ان کے لئے جائز نہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُوْصِيْ بِالْوَصَايَا أَوْ بِالْعِتْقِ

چند وصیتیں یا غلام آزاد کرنے کی وصیت کا بیان

٦٣٨ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ فِي الْوَصِيَّةِ فُلَانٌ حُرٌّ وَأَعْطُوْا

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب کوئی شخص وصیت میں کہے کہ فلاں غلام آزاد ہے اور فلاں کو ہزار درہم

فلانًا الغلامَ بُدِئَ بالعتق وإذا قال أعتقوا فلانًا وأعطوا فلانًا كذا وكذا بُدِئَ بالعتق فإذا قال أعطوا فلانًا هذا العبد بعينه وأعطوا فلانًا كذا وكذا بُدِئَ في هذا الذي بعينه من الثلث.

قال محمد وبه نأخذ يُبدأ بما وصف من العتق فإذا قال أعطوا فلانًا هذا العبد بعينه وأعطوا فلانًا كذا تحاصّا في الثلث وهو قول أبي حنيفة رحمة الله عليه.

٦٣٩۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يوصي للرجل بعبد بعينه ويوصي لآخر بثلث ماله فقال يُعطى هذا العبد ويُعطى هذا ما بقي إن بقي شيء وإن أوصى لهذا بمائة درهم ولهذا بثلث ماله أُعطي هذا مائة والآخر ما بقي.

قال محمد ولسنا نأخذ بهذا ولكن صاحبي الوصية يتحاصّان في الثلث بوصيتهما ولا يكون واحد منهما أحق بالثلث من صاحبه وهو قول أبي حنيفة رحمة الله عليه.

٦٤٠۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة

دو تو پہلے غلام آزاد کیا جائے اور اگر کہے کہ فلاں کو آزاد کر دو اور فلاں کو اتنا اتنا مال دو تو پہلے مال دیا جائے اور اگر کہے کہ فلاں کو یہ غلام دے دو اور فلاں کو اتنا اتنا مال دو۔ تو پہلے تہائی میں سے غلام دیا جائے۔

امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس چیز میں جو بیان کی آزاد کرنے سے (یعنی پہلے غلام آزاد کیا جائے پھر اس کے بعد اگر کچھ تہائی سے بچے تو دوسری وصیت جاری کی جائے) اور اگر کہے کہ فلاں کو بعینہٖ یہ غلام دے دو اور فلاں کو اتنا اتنا مال دو تو دونوں تہائی میں خاص ہوں گے (یعنی فقط تہائی میں سے دونوں کو حصہ دیا جائے تہائی سے زیادہ دینا درست نہیں) اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں جو آدمی ایک شخص کے لئے کسی معین غلام کی اور دوسرے کے لئے تہائی مال کی وصیت کرے تو پہلے یہ غلام دیا جائے اور جو تہائی سے جو باقی رہے وہ دوسرے کو دیا جائے اگر کوئی چیز باقی رہے اور اگر ایک کے لئے سو درہم کی وصیت کی اور ایک کے لئے تہائی مال کی وصیت کی تو پہلے کو سو درہم دیا جائے اور جو باقی رہے تو دوسرے کو دیا جائے۔

امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے لیکن وصیت والے دونوں تہائی میں خاص ہوں گے اور ان میں سے کوئی تہائی کا اپنے ساتھی سے زیادہ حقدار نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ ثُلُثَ عَبْدِهٖ عِنْدَ الْمَوْتِ وَقَدْ أَوْصَى بِوَصَايَا قَالَ أَبْدَأُ بِعِتْقِ ثُلُثِ غُلَامِهٖ وَلَا يُعْتَقُ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ وَيُسْتَسْعٰى فِيْمَا لَمْ يُعْتَقْ مِنْهُ فَإِذَا أَوْصٰى مَعَ عِتْقِ ثُلُثِهٖ بِوَصَايَا وَلَهٗ مَالٌ جَعَلَ ثُلُثَا سِعَايَتِهٖ فِيْمَا أَوْصٰى بِهٖ وَلَا أَجْعَلُ ذٰلِكَ لِلْوَرَثَةِ

کرتے ہیں کہ موت کے وقت جو آدمی اپنے غلام کی تہائی آزاد کرے اور کئی چیزوں کی وصیت کی ہو تو پہلے اس کے غلام کی تہائی آزاد کی جائے اور نہیں آزاد ہوتا اس سے مگر جو کہ آزاد کیا ہوا اور سعی کرایا جائے غلام سے اس چیز میں کہ اس سے نہیں آزاد ہوئی (یعنی باقی دو حصوں کی قیمت کما کر ادا کرے) اور اگر اس کی تہائی آزاد کرنے کے ساتھ اور کئی وصیتیں کرے اور اس کے پاس مال ہو تو جس میں وصیت کی ہو اس میں اس کی سعی کی دو تہائیاں کی جائیں اور میں اس کو وارثوں کے لئے نہیں ٹھہراتا (یعنی وہ مال خیرات کیا جائیگا وارثوں کو نہیں ملے گا)۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَأَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَإِذَا عَتَقَ ثُلُثُهٗ عَتَقَ كُلُّهٗ وَيُبْدَأُ بِهٖ مِنْ ثُلُثِ مَالِ الْمَيِّتِ قَبْلَ الْوَصَايَا فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ كَانَ لِأَصْحَابِ الْوَصَايَا بِالْحِصَصِ۔

امام محمد رح نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور ہمارے قول میں تو جب اس کی تہائی آزاد ہو جائے تو کل آزاد ہو جاتا ہے اور ابتداء کی جائے اس کی قیمت کی تہائی مال میں سے اور وصیتوں کے سوا اگر کوئی چیز باقی رہے تو اور وصیت والوں کو حصوں کے ساتھ دی جائے۔

۶۳۱- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ عَبْدَهٗ عِنْدَ الْمَوْتِ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ يُسْتَسْعٰى فِيْ قِيْمَتِهٖ

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو آدمی موت کے وقت اپنا غلام آزاد کرے اور اس پر قرض ہو تو اپنی قیمت میں غلام سے سعی کرائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ إِذَا كَانَ الدَّيْنُ مِثْلَ الْقِيْمَةِ أَوْ أَكْثَرَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهٗ فَإِنْ كَانَ الدَّيْنُ أَقَلَّ مِنَ الْقِيْمَةِ سَعٰى فِيْ مِقْدَارِ الدَّيْنِ مِنْ قِيْمَتِهٖ لِلْغُرَمَاءِ وَفِيْ ثُلُثَيْ مَا بَقِيَ لِلْوَرَثَةِ وَكَانَ لَهُ الثُّلُثُ وَصِيَّةً وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جب کہ قرض اس کی قیمت کے برابر ہو یا زیادہ اور اس کے سوا اس کا کچھ مال نہ ہو اور اگر قرض اس کی قیمت سے کم ہو تو قرض کے مقدار اس سے سعی کرائی جائے قرض خواہوں کے واسطے اور دو تہائی میں جو باقی رہا وارثوں کے واسطے اور تہائی میں اس کی وصیت جاری ہوگی (یعنی تہائی خیرات کی جائے گی) اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔

۶۳۲- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد - ابو حنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ

عن حماد عن إبراهيم في الكفن من جميع المال۔

کہ ابراہیم نے کہا کہ کفن تمام مال میں سے ہے۔

قال محمد وبه نأخذ يبدأ به قبل الدين والوصية وهو قول أبي حنيفة

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قرض اور وصیت سے پہلے کفن دیا جائے پھر باقی سے قرض ادا کیا جائے پھر وصیت اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

۶۲۳- محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال ما أوصى به الميت من وصية كانت عليه أو لزومًا أو نذرًا أو كفارة يمين فهو من الثلث إلا أن تشاء الورثة

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر میت کسی چیز کی وصیت کرے جو اس پر واجب ہو یا روزہ ہو یا نذر یا کفارہ قسم کا تو وہ تہائی مال میں سے جاری ہوگی مگر وارث چاہیں تو زیادہ میں بھی جاری ہو جائے گی۔

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة وكذلك ما أوصى به من حجة فريضة أو زكوة أو غيره أن تكون من الثلث إلا أن يجيز الورثة من جميع المال فيجوز وهو قول أبي حنيفة رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا اور اسی طرح وہ چیز کہ وصیت کرے حج فرض یا زکوٰۃ کی یا اس کے علاوہ کسی چیز کی۔ تو بھی تہائی مال میں جاری ہوگی مگر یہ کہ اگر وارث تمام مال میں سے جائز رکھیں تو جائز ہوگی اور امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

۶۲۴- محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال يبدأ بالعتق من الوصية فإن فضل شيء من الثلث ثم بين أهل الوصية

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ وصیت میں سے پہلے غلام آزاد کیا جائے پھر اگر تہائی میں سے کوئی چیز باقی رہے تو اہل وصیت میں تقسیم کی جائے۔

قال محمد وبه نأخذ في بدء العتق في المرض والتدبير وهو قول أبي حنيفة

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں عتق اور مدبر کرنے کے باب میں جو بیماری میں واقع ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۶۲۵- محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال ما أوصى به الميت من نذر أو عتق فمن ثلثه

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو میت نذر یا غلام آزاد کرنے کی وصیت کرے تو وہ تہائی مال میں جاری ہوگی۔

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۶۲۶- محمد قال أخبرنا أبو حنيفة

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت ہے کہ

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْحَامِلُ إِذَا أَوْصَتْ وَهِيَ تَطْلُقُ ثُمَّ مَاتَتْ فَوَصِيَّتُهَا مِنَ الثُّلُثِ۔

ابراہیم نے کہا حاملہ عورت جب وصیت کرے اور وہ جننے کے درد میں مبتلا ہو پھر مر جائے تو وصیت اسکی تہائی میں جاری ہوگی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَإِنَّمَا يَعْنِيْ بِقَوْلِهِ وَصِيَّتُهَا مِنَ الثُّلُثِ يَقُوْلُ مَا وَهَبَتْ أَوْ تَصَدَّقَتْ بِهِ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رحمه الله

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور مراد تہائی مال میں وصیت جاری کرنے سے یہ ہے کہ جو ہبہ کرے یا خیرات کرے اس حال میں تو تہائی مال میں جاری ہوگی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا۔

۴۳۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِيْ إِبْنَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ أَنَّهُ إِنْ بَلَغَ الَّذِيْ أَعْطَى فِيْهِ الثُّلُثَ وَرِثَ وَإِنْ كَانَ قِيْمَتُهُ دُوْنَ الثُّلُثِ وَرِثَ وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَاسْتَسْعَى فِيْ قِيْمَتِهِ لَمْ يَرِثْ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو آدمی موت کے وقت اپنے بیٹے کو ہزار درہم کے عوض خریدے تو اگر اس کی قیمت تہائی کو پہنچے تو وہ وارث ہوگا اور اگر اس کی قیمت تہائی سے کم ہو تو بھی وارث ہوگا۔ اگر تہائی سے زیادہ ہو اور کسی چیز میں سعی کرایا جائے تو وارث نہیں ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَمَّا فِيْ قَوْلِنَا فَإِنَّهُ يَرِثُ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ وَقِيْمَتُهُ دَيْنٌ عَلَيْهِ يُحَاسَبُ بِهَا مِيْرَاثَهُ فَيُؤَدِّيْ فَضْلًا إِنْ كَانَ عَلَيْهِ وَيَأْخُذُ فَضْلًا إِنْ كَانَ لَهُ لِأَنَّهُ وَارِثٌ وَرَقَبَتُهُ وَصِيَّةٌ لَهُ وَلَا تَجُوْزُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ

امام محمدؒ نے کہا کہ یہ سب قول ابوحنیفہ کا ہے اور ہمارے قول میں تو وہ ان سب صورتوں میں وارث ہوگا اور اس کی قیمت اس پر قرض ہے اس کی میراث کے ساتھ قرض کا حساب کیا جائے اور اگر اس پر کچھ آتا ہو تو ادا کرے اور اگر اس کا کچھ آتا ہو تو وہ لے لے اس لئے کہ وہ وارث ہے اور رقبہ اس کا اس کے واسطے وصیت ہے اور وارث کے لئے وصیت درست نہیں۔

بَابُ (۲۱۳) فَضْلِ الْعِتْقِ — غلام آزاد کرنے کی فضیلت کا بیان

۴۳۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ أَعْتَقَ مَمْلُوْكًا لَهُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عمران بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنا غلام آزاد کیا تو اس کو کہا کہ خبردار ہو کہ تیرا مال میرا ہے لیکن

فَقَالَ اَمَّا اِنْ شَاۤءَتْ فِيْ ذٰلِكَ بِيْ سَاۤدَعُهٗ لَكَ	میں اس کو تیرے لئے چھوڑ دیتا ہوں۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ مَنْ اَعْتَقَ مَمْلُوْكًا اَوْ كَاتَبَهٗ فَمَالُهٗ لِمَوْلَاهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ	امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی غلام آزاد کرے یا اس کو مکاتب کرے تو اس کا مال اس کے مالک کا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔
٦٤٩۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَسَمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ حَتّٰى اَنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَسْتَحِبُّ اَنْ يُعْتِقَ الرَّجُلَ بِكَمَالِ اَعْضَائِهٖ وَالْمَرْاَةُ تُعْتِقُ الْمَرْاَةَ بِكَمَالِ اَعْضَائِهَا۔	محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جس نے کسی جان (یعنی غلام) کو آزاد کیا تو اللہ اس (غلام) کے ہر عضو کے بدلے اس کے عضو کو آگ سے نجات دے گا۔ یہاں تک کہ مرد مستحب رکھتا تھا کہ کامل اعضا والے مرد اور کامل اعضا والی عورت کو آزاد کرے۔

## بَابُ (۲۳۱) عِتْقِ الْمُدَبَّرِ وَاُمِّ الْوَلَدِ	## مدبر اور ام ولد کے آزاد کرنے کا بیان
٦٥٠۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِيْ وَلَدِ الْمُدَبَّرَةِ الْمَوْلُوْدِ فِيْ حَالِ تَدْبِيْرِهَا مَنْزِلَتُهَا۔	محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ ام ولد کا بچہ جو اس کے مدبرہ ہونے کی حالت میں پیدا ہوا ہو بجائے اس کے ہے یعنی وہ بھی مدبر ہے۔ مالک کے مرنے کے بعد وہ بھی آزاد ہو جائیگا۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح	امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا۔
٦٥١۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَلَدُ اُمِّ الْوَلَدِ مِنْ غَيْرِ سَيِّدِهَا اِذَا وَلَدَتْهُ وَهِيَ اُمُّ وَلَدٍ بِمَنْزِلَتِهَا۔	محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ ام ولد کا بچہ جو اس کے مالک کے سوائے اور کسی کے نطفہ سے ہو بجائے اس کے ہے یعنی اس کا بیچنا اور ہبہ کرنا بھی درست نہیں جب کہ جنے اس کو اس حال میں کہ وہ ام ولد ہو۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ	امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۶۵۲ - محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم عن عمر بن الخطاب انه نادى على منبر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في بيع امهات الاولاد انه حرام اذا ولدت الامة من سيدها عتقت ولم يكن عليها بعد ذلك رق۔

قال محمد وبه نأخذ الا انها متعة له يطؤها ما دام حيا۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر ام ولد کے بیچنے کے متعلق پکار کے کہتے تھے کہ وہ حرام ہے جب کوئی لونڈی اپنے مالک سے بچہ جنے تو آزاد ہو جاتی ہے اور اس کے بعد اس پر غلامی نہیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں لیکن وہ جگہ نفع اٹھانے کی ہے مالک کے لئے جب تک زندہ ہو اس سے صحبت کرنی اس کو درست ہے۔

۶۵۳ - محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم في السقط من الامة انه ما كان لا يستبين له اصبع او عين او فم انها لا تعتق ولا تكون به ام ولد۔

قال محمد وبه نأخذ اذا لم يستبن من السقط شيء يعرف انه ولد لم تكن به الامة ام ولد وهو قول ابي حنيفة۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ کچا بچہ جو لونڈی کے پیٹ سے گرے جب تک کہ نہ ظاہر ہو اس کے لئے انگلی یا آنکھ یا منہ تب تک وہ آزاد نہیں ہوتی اور اس سے ام ولد نہیں ہوتی۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب تک کچے بچے سے کوئی چیز ظاہر نہ ہو جس سے پہچانا جائے کہ وہ بچہ ہے تب تک اس کی ماں اس کے ساتھ ام ولد نہیں ہوتی اور امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

۶۵۴ - محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم في ام ولد تفجر قال لا تباع على حال۔

قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة رح

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو ام ولد زنا کرے تو کسی حال میں اس کا بیچنا درست نہیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

۶۵۵ - محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يزوج ام ولده عبدا فتلد اولادا ثم يموت قال فهي حرة واولادها احرار وهي بالخيار ان شاءت كانت مع العبد وان شاءت لم تكن

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں ایک مرد کے حق میں جو اپنی ام ولد کا کسی غلام سے نکاح کر دے پھر وہ بچے جنے اور مالک مر جائے تو وہ آزاد ہے اور اس کی اولاد بھی آزاد ہے اور اس کو اختیار ہے اگر چاہے تو غلام کے ساتھ رہے اور اگر چاہے تو نہ رہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ

دو شریکوں میں سے ایک کا اپنے غلام کو آزاد کرنے کا بیان

٦٥٦ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ إِخْوَةٍ لَهُ صِغَارٍ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُقَوِّمَهُ وَيَدَعَهُ حَتَّى يُدْرِكَ الصِّبْيَةُ فَإِنْ شَاؤُوا أَعْتَقُوا

قَالَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح لِأَنَّ الْمُعْتِقَ مُوسِرًا وَأَمَّا فِي قَوْلِنَا فَإِذَا أَعْتَقَ أَحَدُهُمْ فَقَدْ صَارَ الْعَبْدُ حُرًّا كُلُّهُ وَلَا سَبِيلَ لِلْبَاقِينَ إِلَى رِقِّهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِنْ كَانَ الْمُعْتِقُ مُوسِرًا فِي حِصَصِ أَصْحَابِهِ وَإِنْ كَانَ مُعْسِرًا سَعَى الْعَبْدُ لِأَصْحَابِهِ فِي حِصَصِهِمْ مِنْ قِيمَتِهِ.

محمد۔ ابو حنیفہ۔ یزید بن عبد الرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ اسود نے ایک غلام آزاد کیا جو کہ ان کے اور ان کے چھوٹے بھائیوں کے درمیان مشترک تھا تو انہوں نے یہ حال حضرت عمرؓ سے کہا تو حضرت عمرؓ نے ان کو حکم دیا کہ اس کی قیمت لگائیں اور اس کو چھوڑ دیں یہاں تک کہ وہ لڑکے بالغ ہو جائیں پھر چاہیں تو اپنا حصہ آزاد کر دیں چاہیں تو آزاد کرنے والے سے اپنے حصے کی قیمت لے لیں۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا جب کہ آزاد کرنے والا غنی ہو لیکن ہمارے قول میں جب ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے تو پورا غلام آزاد ہو جاتا ہے اور باقیوں کو اس کے آزاد کرنے کی طرف کوئی راہ نہیں تو اگر آزاد کرنے والا مالدار ہو تو اپنے شریکوں کے حصوں کا ضامن ہوگا اور اگر مفلس ہو تو غلام اس کے شریکوں کے واسطے اس کی قیمت کے لئے سعی کرے۔

٦٥٧ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَبْدِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا قَالَ الْآخَرُ إِنْ شَاءَ أَعْتَقَ وَكَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا أَوْ يُضَمِّنُهُ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِلضَّامِنِ وَإِنْ كَانَ مُعْسِرًا اسْتَسْعَاهُ وَكَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو ایک اپنا حصہ آزاد کر دے تو دوسرا شریک اگر چاہے تو اپنا حصہ آزاد کرے اور حق ولاء اس کا دونوں کے درمیان ہوگا یا اس کو ضامن ٹھہرائے اور اس سے اپنا حصہ لے اور حق ولاء کا ضامن کے لئے ہوگا اور اگر مفلس ہوگا تو غلام سے سعی کرائے اور حق ولاء کا دونوں کے درمیان ہوگا۔

امام محمد رح نے کہا کہ یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے

وَأَمَّا فِي قَوْلِنَا فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَى عِتْقِهِ بَعْدَ عِتْقِ صَاحِبِهِ وَقَدْ صَارَ حُرًّا حِينَ أَعْتَقَهُ صَاحِبُهُ وَإِنْ كَانَ الْمُعْتِقُ مُوسِرًا ضَمِنَ حِصَّةَ صَاحِبِهِ فَإِنْ كَانَ مُعْسِرًا سَعَى الْعَبْدُ فِي حِصَّةِ صَاحِبِهِ لَيْسَ لَهُ غَيْرُ ذَلِكَ وَالْوَلَاءُ فِي الْوَجْهَيْنِ جَمِيعًا لِلْمُعْتِقِ الْأَوَّلِ۔

لیکن ہمارے قول میں اس شریک کے آزاد کرنے کے بعد وہ آزاد ہو گیا کیونکہ اس کے ساتھی نے اس کو آزاد کیا اور اگر معتق مالدار ہو تو اپنے شریک کے حصے کا ضامن ہوگا اور اگر مفلس ہو تو سعی کرے غلام اس کے شریک کے حصے میں اس کے سوا اس کے لئے اور کچھ نہیں آتا اور حق آزادی کا دونوں صورتوں میں پہلے آزاد کرنے والے مالک کے لئے ہوگا۔

بَابُ (۲۱۵) مَنْ أَعْتَقَ نِصْفَ عَبْدِهِ

اپنے غلام کا آدھا حصہ آزاد کرنے کا بیان

۷۵۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَعْتَقَ الرَّجُلُ نِصْفَ عَبْدِهِ فِي صِحَّتِهِ لَمْ يُعْتَقْ مِنْهُ إِلَّا مَا أَعْتَقَ مِنْهُ وَيَسْعَى فِيمَا لَمْ يُعْتَقْ مِنْهُ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَمَّا فِي قَوْلِنَا فَإِذَا أَعْتَقَ مِنْهُ جُزْءًا قَلَّ أَوْ كَثُرَ عَتَقَ كُلُّهُ وَلَمْ يَسْعَ لَهُ فِي شَيْءٍ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی صحت میں اپنے غلام کا آدھا حصہ آزاد کرے تو نہیں آزاد ہوتا اس سے مگر جو آزاد ہوا یعنی آدھا غلام آزاد ہوگا اور آدھا غلام رہے گا اور سعی کرایا جائے غلام سے اس چیز میں جو اس سے نہیں آزاد ہوا۔ امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور ہمارے نزدیک تو جب غلام کا ایک جزو آزاد ہو جائے خواہ تھوڑی ہو یا بہت تو تمام غلام آزاد ہو جاتا ہے اور سعی کی جائے اس کے لئے کسی چیز میں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے۔

بَابُ (۲۱۶) مَمْلُوكٌ بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَاتَبَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ

دو شریکوں میں سے ایک کا اپنے غلام کو مکاتب کر دینے کا بیان

۷۵۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو غلام دو شریکوں کے

مملوك بين شريكين قال لا يجوز كتابته نصيبه إلا بإذن شريكه.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رحمه الله.

٦٦٠ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيُكَاتِبُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ قَالَ لِشَرِيكِهِ أَنْ يَرُدَّ الْمُكَاتَبَةَ إِذَا عَلِمَ وَإِذَا كَانَ الْمَمْلُوكُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَأَرَادَ أَحَدُهُمَا أَنْ يُكَاتِبَهُ عَلَى نَصِيبِهِ قَالَ لَا يَجُوزُ مُكَاتَبَتُهُ عَلَى نَصِيبِهِ إِلَّا بِإِذْنِ صَاحِبِهِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ.

درمیان ہو تو غیر اپنے شریک کی اجازت کے ایک کا مکاتبت کرنا جائز نہیں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو غلام دو آدمیوں کے درمیان شریک ہو اور ایک اپنے حصے کی مکاتبت کر دے تو اس کے شریک کے لئے اس کی مکاتبت کا رد کر دینا جائز ہے جبکہ اس کو معلوم ہو اور جب غلام دو کے درمیان مشترک ہو اور ایک اپنے حصے کی مکاتبت کرنی چاہے تو جائز ہے اس کو اپنے حصے کی مکاتبت کرنا اپنے شریک کی اجازت سے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا۔

بَابُ مُكَاتَبَةِ الْمُكَاتَبِ

مکاتب کی کتابت کا بیان

٦٦١ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي الْمُكَاتَبِ قَالَ يُعْتَقُ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا أَدَّى وَيُرَقُّ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا عَجَزَ.

٦٦٢ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي الْمُكَاتَبِ قَالَ إِذَا أَدَّى قِيمَةَ رَقَبَتِهِ فَهُوَ غَرِيمٌ.

٦٦٣ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے مکاتب کے متعلق کہا کہ جس قدر بدل کتابت ادا کرے اس قدر آزاد ہو گا اور جس قدر ادا کرنے سے عاجز ہو اس قدر غلام رہے گا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے مکاتب کے متعلق کہا کہ جب وہ اپنی گردن کی قیمت ادا کرے یعنی کچھ قیمت تو وہ قرض دار ہے یعنی بعض بدل کتابت ادا کرنے سے آزاد ہو جاتا ہے اور باقی قیمت اس کے ذمہ قرض ہے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الْمُكَاتَبِ قَالَ هُوَ مَمْلُوْكٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ۔

کرتے ہیں کہ زید بن ثابت نے مکاتب کے متعلق کہا کہ وہ غلام ہے جب تک کہ بدل کتابت میں سے اس پر کوئی چیز باقی رہے یعنی جب سب روپیہ ادا کرے گا تب آزاد ہوگا یہ نہیں کہ جس قدر بدل کتابت میں سے روپیہ ادا کرے اس قدر آزاد ہو جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَوْلُ زَيْدٍ أَحَبُّ إِلَيْنَا وَإِلَى أَبِي حَنِيْفَةَ فِي الْمُكَاتَبِ مِنْ قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَقَوْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فِيْمَا بَلَغَنَا وَبِهِ نَأْخُذُ

امام محمدرح نے کہا کہ زید کا قول ہمارے اور ابوحنیفہ کے نزدیک بہت بہتر ہے حضرت علیؓ اور عبداللہ کے قول سے یعنی جس قدر بدل کتابت ادا کرے گا اسی قدر آزاد ہوگا اور جس قدر ادا نہ کرے اس قدر غلام رہے گا اور یہی روایت پہنچی ہم کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہ سے اور اسی کو ہم لیتے ہیں۔

۶۶۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَشُرَيْحٍ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ إِذَا مَاتَ الْمُكَاتَبُ وَتَرَكَ وَفَاءً أُخِذَ مِمَّا تَرَكَ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ فَدُفِعَ إِلَى مَوْلَاهُ وَمَا بَقِيَ بَعْدَهُ لِوَرَثَةِ الْمُكَاتَبِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور شریحؒ کہتے تھے کہ غلام مکاتب مرجائے اور بدل کتابت کے ادا ہونے کے موافق مال چھوڑے تو اس کے مال متروکہ سے باقی بدل کتابت لیا جائے اور اس کے مالک کو دیا جائے اور جو باقی رہے وہ مکاتب کے وارثوں کو ملے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمدرح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہرح کا۔

۶۶۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى فَكَاتِبُوْهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا قَالَ إِنْ عَلِمْتُمْ أَنَّ فِيْهِمْ أَدَاءً

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے آیت فکاتبوھم ان علمتم فیھم خیرا کی تفسیر میں کہا کہ اس چیز سے مراد ان کا ادا کرنا ہے۔

۶۶۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا كَاتَبَ الرَّجُلُ عَبْدَيْنِ لَهُ عَلَى أَلْفِ دِرْهَمٍ مُكَاتَبَةً وَاحِدَةً وَجَعَلَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب کوئی مرد اپنے دو غلاموں کو ہزار درہم پر مکاتب کرے ایک مکاتب دونوں سے ہزار درہم پر لکھی کتابت کرے علیحدہ

يَجُوزُ مِنْهُمَا وَاحِدَةٌ قَالَ إِنْ أَدَّيَا فَهُمَا حُرَّانِ فَإِنْ عَجَزَا فَهُمَا رُدَّا فِي الرِّقِّ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا يَعْتِقَانِ حَتَّى يُؤَدِّيَا جَمِيعَ الْأَلْفِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ

۶۶۷ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ كَاتَبَ غُلَامَيْنِ عَلَى أَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ مَاتَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ إِنْ كَانَ قَالَ إِذَا أَدَّيْتُمَا الْأَلْفَ فَأَنْتُمَا حُرَّانِ وَإِلَّا فَأَنْتُمَا مَمْلُوكَانِ ثُمَّ مَاتَ أَحَدُهُمَا فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْحَيَّ بِالْأَلْفِ كُلِّهَا وَإِنْ كَاتَبَهُمَا عَلَى الْأَلْفِ وَلَمْ يَشْتَرِطْ فَإِنَّهُ لَا يَأْخُذُ إِلَّا بِالْحِصَّةِ بِنِصْفِ الْأَوَّلِ بِقِيمَةِ الْبَاقِي۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ فِي جَمِيعِ الْحَدِيثِ إِذَا لَمْ يَشْتَرِطْ شَيْئًا فَمَاتَ أَحَدُهُمَا قُسِّمَتِ الْمُكَاتَبَةُ عَلَى قِيمَتِهِمَا فَبَطَلَ مِنَ الْمُكَاتَبَةِ حِصَّةُ قِيمَةِ الْمَيِّتِ وَوَجَبَتْ عَلَى الْحَيِّ الْآخَرِ قِيمَتُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

علیحدہ نہ کرے، اور دونوں کی ایک قسط مقرر کردے تو اگر دونوں بدل کتابت ادا کریں تو دونوں آزاد ہو جائیں گے اور اگر ادا کرنے سے عاجز ہوں تو تو پھر غلامی کی طرف پھیر دیئے جائیں گے ابراہیم نے کہا کہ نہیں آزاد ہوں گے دونوں یہاں تک کہ کل رقم ادا کریں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جس آدمی نے دو غلاموں سے ہزار درہم پر کتابت کی پھر دونوں میں سے ایک مر گیا اگر اس نے ان سے یہ کہا تھا کہ اگر تم درہم ادا کرو تو تم دونوں آزاد ہو اور نہیں تو تم دونوں غلام ہو پھر دونوں میں سے ایک مر گیا تو وہ اپنا سارا مال زندہ سے لے اور اگر دونوں سے ہزار پر کتابت کی اور شرط نہ کی تو وہ صرف نصف حصہ پہلے کا اور قیمت باقی کی لے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں تمام حدیث میں سبب کہ کوئی چیز شرط نہ کی ہو، اور ایک مر جائے تو دونوں کی قیمت پر کتابت سے تقسیم کی جائے میت کی قیمت کا حصہ باطل ہوگا اور دوسرے زندے کو اپنی قیمت دینی ہوگی اور امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۲۱۸) الْمُكَاتَبِ يُؤْخَذُ مِنْهُ الْكَفِيلُ

مکاتب سے ضمانت لئے جانے کا بیان

۶۶۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي الْكَفَالَةِ فِي الْمُكَاتَبَةِ لَيْسَتْ بِشَيْءٍ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ مکاتبت میں ضامن ہونا کچھ چیز نہیں کہ وہ تو تیرا ہی مال ہے کہ تیرے غلام

إِنَّمَا هُوَ مَالٌ كَفَلَ لَكَ بِهِ وَكَيْفَ أَنَّهُ لَوْ عَجَزَ وَقَدْ أَخَذْتَ مِنْهُ الْكَفَالَةَ بِبَعْضِ مَا تُبْرِئُهُ الْمُكَاتَبَ فِي الرِّقِّ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ مَا أَخَذْتَ لِأَنَّ مَا أَخَذْتَ مِنْهُمْ فَهُوَ مِلْكٌ لَهُمْ وَفِي رَقَبَةِ عَبْدِكَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا كَفَلَ الرَّجُلُ لِرَجُلٍ بِالْمَالِ تُبْرِئُهُ عَلَى مُكَاتَبِهِ وَالْكَفَالَةُ بَاطِلٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ۔

کا ضامن ہوا۔ اور اسی طرح اگر عاجز ہو اور ضامن سے کچھ بدل کتابت لیا ہو تو مکاتب کو غلامی میں پھیرا جائے اور جو تو نے لیا وہ تیرے لئے جائز نہیں اس لئے کہ جو تو نے ان سے لیا وہ اس کی ملک ہے اور تیری غلامی کی گردن میں ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی کسی کے مکاتب پر بدل کتابت کا ضامن ہو تو کفالہ باطل ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۲۱۹) مِيْرَاثِ الْقَاتِلِ

قاتل کی میراث کا بیان

۶۶۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يَرِثُ قَاتِلٌ مَنْ قَتَلَ خَطَأً أَوْ عَمْدًا وَلٰكِنَّهُ يَرِثُهُ أَوْلَى النَّاسِ بِهِ بَعْدَهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا يَرِثُ مَنْ قَتَلَ خَطَأً أَوْ عَمْدًا مِنَ الدِّيَةِ وَلَا مِنْ غَيْرِهَا شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں وارث ہوتا مار ڈالنے والا قتل خطا سے یا عمد سے لیکن وارث ہوتا ہے اس کا جو کہ اس کے بعد سب لوگوں سے میت کی طرف نزدیک تر ہو یعنے جو شخص اپنے مورث کو مار ڈالے وہ اس کی میراث سے محروم ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں وارث ہوتا قاتل کسی چیز کا مقتول سے خواہ قتل عمد ہو یا خطا نہ دیت سے اور نہ اس کے سوا اور مال سے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ (۲۲۰) مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا مُسْلِمًا

اس شخص کا بیان جو مر جائے اور کوئی مسلمان وارث نہ چھوڑے

۶۷۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت

عن حماد عن ابراهيم عن عمر بن الخطاب انه قال المشركون بعضهم اولى ببعض لا نرثهم ولا يرثونا۔

کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ مشرکین آپس میں زیادہ ترجیح دار ہیں ایک دوسرے کے نہ ہم ان کے وارث ہوتے ہیں اور نہ وہ وارث ہوتے ہیں۔

قال محمد وبه ناخذ والكفر ملة واحدة يتوارثون عليها وان اختلفت اديانهم يرث النصراني اليهودي واليهودي المجوسي ولا يرثهم المسلمون ولا يرثونهم وهو قول ابي حنيفة رح

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور کفر سب ایک مذہب ہے وہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں اگرچہ مختلف ہوں دین ان کے نصرانی یہودی کا وارث ہوتا ہے اور یہودی مجوسی کا اور نہ وہ مسلمانوں کے وارث ہوتے ہیں اور نہ مسلمان ان کے وارث ہوتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

(ف) سب مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہیں اور اسی طرح مسلمان بھی جمہور کے نزدیک کافر کا وارث نہیں ہوتا اور بعض اصحاب اور تابعین کہتے ہیں کہ وارث ہوتا ہے اور یہی حکم ہے مرتد کا لیکن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جو حالت اسلام میں کمایا ہے اور وہ اس کے مسلمان وارثوں کا ہے اور جو حالت کفر میں کمایا ہو وہ بیت المال کا ہے۔

۷۶۱۔ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في النصراني يموت وليس له وارث قال ميراثه لبيت المال۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں ابراہیم نے کہا کہ جو نصرانی مر جائے اور اس کا کوئی وارث نہ ہو تو اس کی میراث بیت المال کا حق ہے۔

قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۷۶۲۔ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في الولد الصغير يموت واحد ابويه كافر والآخر مسلم انه يرثه المسلم ايهما كان۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں چھوٹے لڑکے کے متعلق جو مر جائے اور اس کے ماں باپ میں سے ایک کافر ہو اور ایک مسلمان تو اس کا وارث مسلمان ہوگا دونوں میں سے جو بھی ہو۔

قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا۔

۷۶۳۔ محمد قال اخبرنا ابو حنيفة

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْوَلَدِ يَكُوْنُ أَحَدُ وَالِدَيْهِ مُسْلِمًا وَالْاٰخَرُ مُشْرِكًا قَالَ هُوَ لِلْمُسْلِمِ مِنْهُمَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ هُوَ عَلٰى دِيْنِ الْمُسْلِمِ مِنْهُمَا اَيُّهُمَا كَانَ فَاِنْ كَانَ غَيْرَ مُسْلِمَيْنِ جَمِيْعًا اَحَدُهُمَا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ فَالْوَلَدُ عَلٰى دِيْنِ الَّذِيْ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْهُمَا تَحِلُّ لَهُمَا ذَبِيْحَتُهٗ وَاَكْلُ ذَبِيْحَتِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح۔

کرتے ہیں اس لڑکے کے متعلق جس کے ماں باپ میں سے ایک مسلمان ہو اور دوسرا مشرک ہو تو وہ دونوں میں سے مسلمان کے تابع ہوگا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں وہ ان دونوں میں سے مسلمان کے دین پر ہے جو بھی ان میں سے ہو اور اگر دونوں کافر ہوں اور ان میں سے ایک اہل کتاب ہو تو بچہ اس کے دین پر ہوگا جو دونوں میں سے اہل کتاب ہو کہ حلال ہوگا اس کا نکاح کرنا اس سے اور کھانا اس کے حلال کئے ہوئے جانور کا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۶۷۴ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا مَعْشَرَ هَمْدَانَ اِنَّهٗ يَمُوْتُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ وَلَا يَتْرُكُ وَارِثًا فَلْيَضَعْ مَالَهٗ حَيْثُ اَحَبَّ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم۔ عامر شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ اے ہمدان کے گروہ کوئی مرد تم میں مرتا ہے اور کوئی وارث نہیں چھوڑتا تو چاہیے کہ رکھے مال اس کا جس جگہ چاہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا لَمْ يَدَعْ وَارِثًا فَاَوْصٰى بِمَالِهٖ كُلِّهٖ جَازَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی وارث نہ چھوڑے اور اپنے سب مال کی خیرات کرنے کی وصیت کر جائے تو جائز ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

بَابُ (۲۲) الرَّجُلِ يَمُوْتُ وَيَتْرُكُ اِمْرَاَتَهٗ فَيَخْتَلِفَانِ فِي الْمَتَاعِ

اس شخص کا بیان جو مر جائے اور بیوی چھوڑے اور اسباب میں اختلاف ہو

۶۷۵ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَتَرَكَ اِمْرَاَتَهٗ فَمَا كَانَ فِي الْبَيْتِ مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ فَهُوَ لِلنِّسَاءِ وَمَا كَانَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب کوئی مرد مر جائے اور عورت چھوڑ جائے تو گھر کا جو اسباب عورتوں کا ہو یعنی اس نے خریدا ہو یا عرف میں اس کے

فِي الْبَيْتِ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ فَهُوَ لِلرِّجَالِ وَمَا كَانَ مِنْ مَتَاعٍ يَكُونُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَهُوَ لَهَا لِأَنَّهَا هِيَ الْبَاقِيَةُ وَإِنْ مَاتَتِ الْمَرْأَةُ فَمَا كَانَ فِي الْبَيْتِ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ فَهُوَ لِلرَّجُلِ وَمَا كَانَ مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ لَهُمَا جَمِيعًا فَهُوَ لِلرَّجُلِ لِأَنَّهُ الْبَاقِي وَإِذَا طَلَّقَهَا فَمَا كَانَ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَهُوَ لِلرَّجُلِ لِأَنَّهُ الْبَاقِي وَهِيَ الْخَارِجَةُ إِلَّا أَنْ تُقِيمَ عَلَى شَيْءٍ بَيِّنَةً فَتَأْخُذَهُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ كَانَ يَأْخُذُ أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنْ مَا كَانَ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ فَهُوَ لِلرَّجُلِ وَمَا كَانَ مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ فَهُوَ لِلْمَرْأَةِ وَمَا كَانَ لَهُمَا جَمِيعًا فَهُوَ لِلرَّجُلِ عَلَى كُلِّ حَالٍ إِنْ مَاتَ أَوْ طَلَّقَ أَوْ لَمْ يُطَلِّقْ وَقَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى الْمَتَاعُ كُلُّهُ مَتَاعُ الرَّجُلِ مَا كَانَ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ إِلَّا ثِيَابَ بَدَنِهَا وَقَالَ غَيْرُهُ مِنَ الْفُقَهَاءِ مَا كَانَ لِلرِّجَالِ فَهُوَ لِلرَّجُلِ وَمَا يَكُونُ لِلنِّسَاءِ فَهُوَ لِلْمَرْأَةِ وَمَا كَانَ لَهُمَا جَمِيعًا فَهُوَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ زُفَرُ وَقَدْ يُرْوَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَقَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ أَيْضًا جَمِيعُ مَا فِي الْبَيْتِ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ وَقَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ أَيْضًا الْبَيْتُ بَيْتُ الْمَرْأَةِ وَمَا كَانَ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَهُوَ لِلْمَرْأَةِ وَقَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ أَيْضًا يُعْطَى الْمَرْأَةُ مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ مَا تُجَهَّزُ بِهِ

استعمال میں آتا ہو وہ عورتوں کا ہے اور جو اسباب مردوں کا ہو وہ مردوں کا ہے اور جو اسباب کہ مرد اور عورت دونوں کا ہو وہ عورت کے لئے ہے اس واسطے کہ وہی باقی ہے۔ اور جب کوئی عورت مر جائے تو جو اسباب گھر کا مردوں کا ہو تو مردوں کا ہے اور جو عورتوں کا اسباب ہو تو عورت کا ہے۔ اور جو دونوں کا ہو تو مرد کا ہے اس واسطے کہ وہی باقی ہے اور عورت نکلنے والی ہے مگر یہ کہ کسی چیز پر گواہ قائم کرے تو اس کو لے لے۔

امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور ہم اس کو نہیں لیتے لیکن جو مردوں کا اسباب ہو وہ مردوں کا ہے اور جو عورتوں کا اسباب ہو وہ عورتوں کا ہے اور جو دونوں کا ہو تو وہ ہر حال میں مرد کا ہوگا اگر مر جائے یا طلاق دے یا نہ طلاق دے اور ابن ابی لیلیٰ نے کہا کہ اسباب سب مرد کا ہے خواہ مرد کا ہو یا عورت کا یا کسی غیر کا مگر عورت کا لباس اور دوسرے فقہاء نے کہا کہ جو مردوں کا ہو وہ مردوں کا ہے اور جو عورتوں کا ہو وہ عورتوں کا ہے اور جو دونوں کا ہو وہ اس کو دونوں کے درمیان آدھوں آدھ تقسیم کیا جائے اور یہی کہا ہے زفر نے اور یہی مروی ہے ابراہیم نخعی سے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ گھر کا سب اسباب مردوں اور عورتوں وغیرہ کا ان کے درمیان آدھوں آدھ تقسیم کیا جائے اور بعضے کہتے ہیں کہ گھر عورت کا ہے اور جو اسباب کہ گھر میں ہو مرد اور عورت وغیرہ کے اسباب سے وہ سب عورت کا ہے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ جو اسباب کہ گھر میں ایسا ہو کہ اس کی طرح کی جہیز

بَيْنَهُمَا وَجَمِيْعُ مَا بَقِيَ فِي الْبَيْتِ فَهُوَ كُلُّهُ لِلرَّجُلِ إِنْ مَاتَ أَوْ عَاشَ۔

عورت کو جہیز میں دیا جاتا ہو تو وہ عورت کو دیا جائے اور باقی تمام اسباب جو گھر میں ہو وہ سب مرد کا ہے اگر مرد مر جائے یا عورت۔

بَابُ ٢٣٣ مِيْرَاثِ الْمَوَالِيْ

آزاد شدہ غلاموں کی میراث کا بیان

٤٨٦- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ اخْتَصَمَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ مَوْلًى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَاتَ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أُمِّيْ وَأَنَا أَرِثُهَا وَأَرِثُ مَوَالِيَهَا وَقَالَ عَلِيٌّ عَمَّتِيْ وَأَنَا أَعْقِلُ عَنْهَا فَجَعَلَ عُمَرُ الْمِيْرَاثَ لِلزُّبَيْرِ وَجَعَلَ الْعَقْلَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب اور زبیر بن عوام حضرت عمرؓ بن خطاب کے پاس صفیہ بنت عبد المطلب کے آزاد کردہ غلام کے متعلق جھگڑتے ہوئے آئے جو مر گیا تھا۔ زبیرؓ نے کہا کہ وہ میری ماں ہے اور میں اس کا اور اس کے موالی کا وارث ہونگا۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ میری پھوپھی ہے میں اس کی طرف سے دیت دیتا ہوں۔ پس حضرت عمرؓ نے میراث زبیرؓ کو دلوائی اور دیت حضرت علیؓ پر لازم کی۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

٤٨٧- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْوَلَاءُ يَلْحَقُ الذُّكُوْرَ دُوْنَ الْإِنَاثِ فَإِذَا ذَهَبُوْا رَجَعَ الْوَلَاءُ إِلَى الْعَصَبَةِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ ولاء اولاد ذکور کے لئے ہے اناث کے لئے نہیں ہے جب یہ مر جائیں یا گزر جائیں تو ولاء عصبہ کی طرف لوٹ آتی ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔

٤٨٨- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَأَسْلَمَ عَلَى يَدَيْ ابْنِ عَمٍّ لِمَسْرُوْقٍ فَوَالَاهُ فَمَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَانْطَلَقَ مَسْرُوْقٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ

محمد - ابو حنیفہ - محمد بن قیس ہمدانی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرد اہل ذمہ میں سے آیا اور مسروق کے چچا زاد بھائی کے ہاتھوں پر اسلام لایا۔ اس نے ان کو اپنا مولی بنایا پھر وہ مر گیا اور مال چھوڑا۔ تو مسروق چلے اور عبداللہ بن مسعودؓ سے اس کی میراث کے

عن ميراثه فأمره بإعطائه۔

٦٧٩ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا تَوَلَّاكَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَعَلَيْكَ عَقْلُهُ وَلَكَ مِيرَاثُهُ وَلَهُ أَنْ يَتَحَوَّلَ بِوَلَائِهِ مَا لَمْ يُعْقَلْ عَنْهُ فَإِذَا عَقَلْتَ عَنْهُ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَحَوَّلَ بِوَلَائِهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ۔

شخص پوچھا انہوں نے اس کے ترکہ کا اسے حکم دیا۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب اہل ذمہ میں سے کوئی شخص تجھ کو اپنا والی بنائے تو تجھ پر اس کی دیت ہے اور تیرے لئے اس کی میراث ہے۔ اور اس کے لئے اپنی ولایت سے رجوع کرنا جائز ہے جب تک کہ اس کی دیت نہ دی ہو۔ جب تو نے اس کی دیت دے دی ہو تو اس کو ولایت سے رجوع کا اختیار نہیں ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (٢٣٣) مِيرَاثِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَابْنِ الْمُتَلَاعِنَةِ

دو لعان کرنے والوں اور لعان کرنیوالی عورت کے بیٹے کی میراث کا بیان

٦٨٠ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَالْتَعَنَ أَحَدُهُمَا تَوَارَثَا مَا لَمْ يَلْتَعِنِ الْآخَرُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ يَتَوَارَثَانِ مَا لَمْ يَتَلَاعَنَا جَمِيعًا وَيُفَرِّقِ السُّلْطَانُ بَيْنَهُمَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو حرام کاری کی تہمت لگائے اور دونوں میں سے ایک لعان کرے تو وہ آپس میں وارث ہوں گے جب تک کہ دوسرا لعان نہ کرے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور دونوں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے جب تک کہ دونوں لعان کریں اور حاکم ان کے درمیان تفریق کرے اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

٦٨١ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي مِيرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ إِذَا كَانَتِ الْأُمُّ وَوَلَدُهَا وَرِثَتْهُ ثُلُثَيِ الْمِيرَاثِ وَالثُّلُثَ الْأُمُّ وَحْدَهَا فَلَهَا الْمِيرَاثُ كُلُّهُ وَإِنْ مَاتَتْ أُمُّهُ ثُمَّ مَاتَ بَعْدَهُ ذَلِكَ فَالْعَقْلُ

محمد - ابو حنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی میراث کے متعلق کہا کہ جب ماں اور اس کا بیٹا ہو تو وہ دو تہائی مال کی وارث ہوگی اور اگر فقط ماں ہی ہو تو سب مال کی وارث ہوگی اور اگر اس کی ماں مر جائے پھر اس کے بعد وہ بھی مر جائے تو ماں کی قرابت والوں کو

ذَوِي قَرَابَتِهِ مِنْ أُمِّهِ لِأَنَّهُمْ وَرِثُوا أُمَّهُ لِأَنَّهَا هِيَ الَّتِي مَاتَتْ فَإِنْ كَانَ أَخًا فَلَهُ الْمَالُ كُلُّهُ وَإِنْ كَانَتْ أُخْتًا فَلَهَا النِّصْفُ وَإِنْ كَانَ أَخًا وَأُخْتًا فَالثُّلُثَانِ لِلْأَخِ وَلِلْأُخْتِ الثُّلُثُ وَإِنْ كَانَتْ أُخْتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ فِي قَوْلِهِ إِذَا وَرِثَتْهُ أُمُّهُ وَوَرِثَهَا وَفِي قَوْلِهِ إِذَا وَرِثَتْهُ الْأُمُّ خَاصَّةً فَأَمَّا مَا سِوَى ذَلِكَ فَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهِ وَلَكِنَّا نَقُولُ إِذَا مَاتَتِ الْأُمُّ نَظَرَ إِلَى أَقْرَبِ النَّاسِ مِنِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ فَجَعَلْنَا لَهُ الْمَالَ فَإِنْ كَانَتِ الْقَرَابَةُ وَاحِدَةً فَعَلَى قَدْرِ الْقَرَابَةِ وَإِنْ تَرَكَ أَخَاهُ وَأُخْتَهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ مِنْ غَيْرِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ وَإِنْ تَرَكَ أَخَاهُ لِأُمِّهِ وَأُخْتَهُ لِأُمِّهِ وَلَمْ يَتْرُكْ ذَا قَرَابَةٍ غَيْرَهُمَا وَلَا عَصَبَةً فَالْمَالُ بَيْنَهُمْ أَثْلَاثًا وَهَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

٦٨٢- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي ابْنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ يَمُوتُ وَيَتْرُكُ أُمَّهُ وَأَخَاهُ وَأُخْتَهُ لِأُمِّهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَهُمَا الثُّلُثُ وَمَا بَقِيَ لِلْأُمِّ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا وَلَكِنْ لَهُمَا وَلِلْأُمِّ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ رَدٌّ عَلَى ثَلَاثَةِ أَسْهُمٍ عَلَى قَدْرِ مَوَارِيثِهِمْ وَهَذَا قِيَاسُ قَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ لِأَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ عَلَى الْإِخْوَةِ

گویا کہ اس کی ماں کے وارث ہیں گویا کہ وہی مری ہے اگر بھائی ہو تو اس کو کل مال ملے گا اور اگر بہن ہو تو اس کو آدھا مال ملے گا اور اگر ایک بھائی اور ایک بہن ہو تو دو تہائی بھائی کو ملے گی اور ایک تہائی بہن کو اور اگر دو بہنیں ہوں تو دونوں کو دو تہائی ملے گی۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ وارث ہو اس کی ماں اور لڑکا اس کا اور جبکہ میت اس کی ماں اس کی وارث ہو اور اس کے علاوہ دوسرے حکم کو ہم نہیں لیتے۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ اگر ماں مر جائے اور اس کے بعد ابن ملاعنہ مر جائے تو دیکھا جائے گا جو ابن ملاعنہ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ قریب ہو اس کو سب مال دیا جائیگا اور اگر قرابت ایک سی ہو تو قرابت کے موافق اس کو دیا جائے اور اگر ایک بھائی اور ایک بہن چھوڑے تو وہ بجائے مرد غیر ابن ملاعنہ کے ہے اور اگر اپنا ایک بھائی اور ایک بہن چھوڑے جو اسکے ماں میں شریک ہوں اور ان کے سوائے کوئی وارث چھوڑے اور نہ عصبہ تو سب مال دونوں کے درمیان تہائیوں میں تقسیم ہوگا اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے لعان کرنے والے مرد اور عورت کے بیٹے کے حق میں کہا جو مر جائے اور اپنی ماں اور بھائی اور بہن اخیافی چھوڑ گیا تو بھائی اور بہن کو وہ تہائی مال کی ہے اور جو باقی رہے وہ ماں کا ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے لیکن دونوں کو ایک تہائی ملے گی اور ماں کا چھٹا حصہ ملے گا اور جو باقی رہے وہ ان کے حصوں کے موافق ان پر رد کیا جائے گا اور یہی قول عبد اللہ بن مسعود کا ہے اس لئے کہ وہ اخیافی بھائیوں پر ماں کے ساتھ رد کرتے تھے

بين الأخ مع الأم وكان علي يرد عليهم على مقدار ميراثهم فيقول علي بن أبي طالب نأخذه.

٦٨٣ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْأُمُّ عَصَبَةُ مَنْ لَا عَصَبَةَ لَهُ إِذَا تَرَكَ ابْنُ الْمُلَاعَنَةِ أُمَّهُ كَانَ الْمَالُ لَهَا فَإِذَا لَمْ يَتْرُكْ أُمَّهُ فقرابة من يرث أمه يعقلونه.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَمَّا فِي قَوْلِنَا فَإِذَا تَرَكَ أُمَّهُ وَلَمْ يَتْرُكْ غَيْرَهَا مِمَّنْ يَرِثُ مِمَّنْ لَهُ سَهْمٌ فَالْمَالُ لَهَا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ أُمٌّ حَيَّةٌ وَلَا ذُو سَهْمٍ فَالْمَالُ لِأَقْرَبِ النَّاسِ مِنِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ وَلَا يُنْظَرُ فِي هٰذَا إِلَى مَنْ كَانَ يَرِثُ أُمَّهُ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رحمه الله

٦٨٤ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ابْنُ الْمُلَاعَنَةِ عَصَبَتُهُ عَصَبَةُ أُمِّهِ إِذَا تَرَكَ أُمَّهُ كَانَ لَهَا كُلُّ الْمَالِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ يَكُونُ لَهَا الْمَالُ إِذَا لَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا غَيْرَهَا وَإِنَّمَا تَفْسِيرُ قَوْلِهِ عَصَبَتُهُ عَصَبَةُ أُمِّهِ فِي الْعَقْلِ هُمُ الَّذِينَ يَعْقِلُونَ عَنْهُ فَأَمَّا الْمِيرَاثُ فَيَرِثُهُ أَقْرَبُ النَّاسِ مِنْهُ عَلَى قَدْرِ الْقَرَابَةِ مِنَ الْمُلَاعَنَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ.

اور حضرت علی ان کے حصوں کے موافق ان پر رد کرتے تھے اس لئے ہم حضرت علی کے قول کو لیتے ہیں۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ ماں عصبہ ہے اس کی جس کا کوئی عصبہ نہیں۔ جب ملاعنہ کا بیٹا اپنی ماں چھوڑ مرے تو سب مال اس کو ملے گا اور اگر ماں نہ ہو تو جو ماں کے وارث ہیں۔ وہ اس کے وارث ہوں گے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ لیکن ہمارے قول میں تو جب ماں کو چھوڑے اور اس کے سوائے اور کوئی وارث حصہ دار نہ چھوڑے۔ تو سب مال ماں کو ملے گا اور اگر اس کی ماں بھی زندہ نہ ہو اور نہ کوئی اصحاب فرائض میں سے ہو تو مال اس کو ملے گا جو ابن ملاعنہ کے نزدیک سب لوگوں سے قریب ہو بلحاظ قرابت ملاعنہ کے اور اس میں ماں کے وارثوں کی طرف خیال نہ کیا جائے گا۔ اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ ابن ملاعنہ کا عصبہ وہ ہے جو اس کی ماں کا عصبہ ہے۔ جب اپنی ماں چھوڑ کر مرے تو سب مال اس کو ملے گا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ سب مال ماں کو ملے گا جب کہ اس کے سوا اور کوئی وارث نہ ہو اور ماں کے عصبے سے مراد وہ ہے جو اس کی دیت دے یعنی اس کی ماں کے عصبے اس کی دیت دیں گے اور میراث تو اس کا وارث وہ ہوگا جو ملاعنہ کے سب سے زیادہ قریب ہو ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْعُمْرٰى ۳۲۳ — عمرے کا بیان

۶۸۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَلِعَقِبِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَلَا يَكُوْنُ مِنْ ثُلُثِهِ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِيْ وَلَا يَكُوْنُ مِنْ ثُلُثِ الْمُعْمِرِ الْأَوَّلِ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو شخص کہ عمری کیا گیا تو وہ اس کے واسطے اس کی موت حیات تک ہے، اور اس کے بعد اس کے وارثوں کے لئے ہے، اور اس کی تہائی میں سے نہ ہوگا۔ امام محمد نے کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ معمر اول کی تہائی میں سے نہ ہوگا۔

ف (عمرے اس کو کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنا مکان کسی کو دے اس طرح سے کہ میں نے تجھ کو یہ مکان تیری عمر تک دیا یہ جائز ہے اور جب تک وہ زندہ رہے یہ اس سے لے نہیں سکتا رہا یہ کہ بعد اس کے اس کے وارثوں کو پہنچتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے)۔

۶۸۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِلَالُ بْنُ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَشَتِ الْعُمْرٰى فِي الْمَدِيْنَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ وَلَا تُهْلِكُوْهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فِيْ حَيَاتِهِ فَهُوَ لِلَّذِيْ أَعْمَرَ بَعْدَ مَوْتِهِ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ بلال بن وہب بن کیسان۔ جابر بن عبد اللہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب عمری کرنا مدینے میں عام ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ اے لوگو روک رکھو اپنے مال اپنے پاس اور نہ خراب کرو ان کو اس لئے کہ جو شخص عمرے دیا گیا کوئی چیز اپنی زندگی میں تو وہ چیز اسی کی ہوئی جس کو عمری دیا گیا بعد مرنے اس کے یعنے مرنے کے بعد اسی کے وارثوں کو ملے گی۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۶۸۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَهُ قَاعِدًا إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَسَأَلَهُ عَنِ الْعُمْرٰى فَأَخْبَرَهُ أَنَّهَا مِيْرَاثٌ لِأَيِّ غِنًى فِيْ يَدِهِ غَيْرِهِ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حبیب بن ابی ثابت عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت کرتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمر کے پاس بیٹھا تھا کہ ناگاہ ان کے پاس ایک اعرابی آیا اور ان سے عمرے کا حکم پوچھا تو خبر دی اس کو عبد اللہ نے کہ وہ میراث ہے اس کی جس کے ہاتھ میں ہے۔ یعنے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کو ملے گی۔

بَابٌ (٢٢٥) مِيرَاثِ الْحَمِيلِ وَالْوَلَدِ الَّذِي يَدَّعِيهِ رَجُلَانِ

اُٹھائے لڑکے کی اور اس لڑکے کی میراث کا بیان جس کا دو آدمی دعوے کریں

٦٨٨ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنِ الْمُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ لَا يُوَرَّثَ الْحَمِيلُ إِلَّا أَنْ تَقُومَ بَيِّنَةٌ وَبِهِ نَأْخُذُ. قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيلُ اِمْرَأَةٌ تُسْبَى وَمَعَهَا صَبِيٌّ تَحْمِلُهُ تَقُولُ هُوَ ابْنِي فَلَا يَكُونُ ابْنَهَا بِقَوْلِهَا إِلَّا بِبَيِّنَةٍ وَتُقْبَلُ عَلَى وِلَادَتِهَا شَهَادَةُ اِمْرَأَةٍ حُرَّةٍ مُسْلِمَةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح.

محمد، ابو حنیفہ۔ مجالد بن سعید شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ نہ وارث کیا جائے اُٹھایا ہوا لڑکا مگر یہ کہ عورت گواہ قائم کرے اور اسی کو ہم لیتے ہیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ حمیل وہ عورت ہے جو قید ہو کر آئے اور ساتھ اس کے ایک لڑکا ہو جس کو وہ اُٹھائے ہوئے ہو اور وہ عورت کہے کہ یہ میرا بیٹا ہے تو وہ اس کا بیٹا نہ ہوگا مگر گواہی کے ساتھ اور اس کی ولادت پر گواہی ایک عورت آزاد مسلمان کی قبول کی جائے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

٦٨٩ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلَيْنِ يَدَّعِيَانِ الْوَلَدَ أَنَّهُ ابْنُهُمَا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهِ وَهُوَ لِلْبَاقِي مِنْهُمَا.
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح.

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے دو مردوں کے متعلق جو ایک لڑکے کا دعویٰ کریں کہ وہ ان کا بیٹا ہے کہا کہ وہ ان دونوں کا وارث ہوگا اور وہ اسکے وارث ہوں گے اور وہ واسطے اس کے ہے جو دونوں میں باقی رہے اور اسکا وارث ہوگا اور یہی

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

بَابٌ (٢٢٦) مَنْ أَحَقُّ بِالْوَلَدِ وَمَنْ يُجْبَرُ عَلَى النَّفَقَةِ

بچے کا مستحق کون ہے اور نفقہ کی ذمہ داری کس پر ہے

٦٩٠ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے

عن حماد عن ابراہیم قال الولد لامه حتى يستغني. قال ابراہيم اذا استغنى الصبي عن امه في الاكل والشرب فالاب احق به.

قال محمد وبه ناخذ اما الغلام فهي احق به حتى ياكل وحده ويشرب وحده ويلبس وحده ثم ابوه احق به واما الجارية فامها احق بها حتى تحيض ثم ابوها احق بها ولا خيار في ذلك لواحد منهما فان تزوجت الام فلا حق لها في الولد والجدة ام الام تقوم مقامها فان كان للجدة زوج فكان هو الجد لم تحرم الولد لمكان زوجها فان كان لها زوج غير الجد فلا حق لها في الولد والجدة ام الاب احق بها ان لم يكن زوج وهو الجد لم تحرم ايضا الولد لمكان زوجها وان كان زوجها غير الجد فلا حق لها في الولد وهذا كله قول ابي حنيفة رحمة الله عليه

ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ لڑکا اپنی ماں کا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی ماں سے بے نیاز ہو جائے۔ ابراہیم نے کہا کہ جب لڑکا اپنی ماں سے کھانے پینے میں بے پروا ہو تو باپ اس کا زیادہ مستحق ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور لڑکا اگر نر ہو تو ماں اس کی زیادہ حق دار ہے یہاں تک کہ اکیلا کھائے اور اکیلا پیئے اور اکیلا پہنے پھر اس کا باپ اس کا زیادہ حق دار ہے اور لڑکی تو اس کی ماں زیادہ حق دار ہے یہاں تک کہ اس کو حیض آئے پھر اس کا باپ زیادہ حق دار ہے اور ان میں سے کسی کے لئے اختیار نہ ہوگا اور اگر ماں نکاح کرے تو اس کو بچے کا حق نہیں اور نانی ماں کی ماں قائم مقام ہے ماں کے سوا اگر نانی کا خاوند وہی نانا ہو تو نہ محروم ہو گی بچے سے اپنے خاوند کے سبب سے اور اگر جو اس کا خاوند سوائے نانا کے یعنے نانا حقیقی مر گیا پھر دوسرے خاوند سے نکاح کیا تو اس کو بچے کا حق نہیں اور دادی باپ کی ماں اس کی زیادہ حق دار ہے اگر اس کا خاوند نہ ہو اور اگر اس کا خاوند ہو اور وہ دادا ہو تو بھی بچے سے محروم نہ ہو گی اپنے خاوند کے سبب سے اور اگر اس کا خاوند دادا کا غیر ہو تو اس کو بچے کا حق نہیں اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ رح کا ہے۔

۶۹۱ - محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال اجبر على النفقة كل ذي رحم محرم.

قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ ہر رشتہ دار کھانے کپڑے پر جبر کیا جائے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ابو حنیفہ کا قول ہے۔

بَابُ (۲۲۷) هِبَةِ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا وَالزَّوْجِ لِامْرَأَتِهِ

۶۹۲- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ الزَّوْجُ وَالْمَرْأَةُ بِمَنْزِلَةِ الْقَرَابَةِ أَيُّهُمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيْهِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

شوہر کا بیوی کو اور بیوی کا شوہر کو ہبہ کرنے کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ خاوند اور عورت دونوں بجائے قرابت کے ہیں جونسا ان میں سے کوئی چیز اپنے ساتھی کو ہبہ کرے تو اس میں اس کو رجوع کرنا جائز نہیں۔

امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۲۲۸) الْأَيْمَانِ وَالْكَفَّارَاتِ فِيْهَا

۶۹۳- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أُقْسِمُ وَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ أَشْهَدُ وَأَشْهَدُ بِاللّٰهِ وَأَحْلِفُ وَأَحْلِفُ بِاللّٰهِ وَعَلَيَّ عَهْدُ اللّٰهِ وَعَلَيَّ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَعَلَيَّ نَذْرٌ وَعَلَيَّ نَذْرُ اللّٰهِ وَهُوَ يَهُوْدِيٌّ وَهُوَ مَجُوْسِيٌّ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ كُلُّ هٰذَا أَيْمَانٌ يُكَفِّرُهَا إِذَا حَنِثَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح۔

قسموں اور کفاروں کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی کہے کہ میں قسم کھاتا ہوں یا اللہ کی قسم کھاتا ہوں یا گواہی دیتا ہوں یا اللہ پاک کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور قسم کھاتا ہوں یا اللہ کی قسم کھاتا ہوں یا کہے کہ مجھ پر اللہ کا عہد ہے یا اللہ کا ذمہ ہے یا مجھ پر نذر ہے یا اللہ کی نذر ہے اور وہ یہودی ہے یا نصرانی ہے یا مجوسی ہے یا دین اسلام سے بیزار ہے تو یہ سب قسم ہے اگر توڑے تو کفارہ دے۔

امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۶۹۴- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ وَالْكِسْوَةُ وَهُوَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ قسم کے کفارے دس مسکینوں کو کھانا کھلائے ہر مسکین کو دو سیر گیہوں دے یا لباس دے اور وہ کپڑا ہے یا ایک گردن آزاد کرے اور یہ نہ پائے تو

كسوتهم أو تحرير رقبة فمن لم يجد فصيام ثلاثة أيام
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَالْأَيَّامُ الثَّلٰثَةُ مُتَتَابِعَاتٌ لَا يُجْزِئُهُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُنَّ لِأَنَّهَا فِي قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

تین روز سے رکھے۔
امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور تین دن پے در پے ہیں اُن کے درمیان جدائی کرنی درست نہیں اس لئے کہ ابن مسعود کی قرات میں متتابعات کا لفظ آیا ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

۶۹۵- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُطْعِمَ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ غَدَاءً وَعَشَاءً۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ۔

محمد - ابوحنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو قسم کے کفارے میں کھانا کھلانا چاہے تو صبح و شام دونوں وقت کھلا۔
امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

بَابُ (۲۳۹) مَا يُجْزِئُ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ مِنَ التَّحْرِيْرِ

قسم کے کفارے میں کس غلام کا آزاد کرنا کافی ہے

۶۹۶- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يُجْزِئُ الْمُكَاتَبُ وَلَا أُمُّ الْوَلَدِ وَلَا الْمُدَبَّرُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكَفَّارَاتِ وَيُجْزِئُ الصَّبِيُّ وَالْكَافِرُ فِي الظِّهَارِ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الْمُكَاتَبِ إِذَا لَمْ يُؤَدِّ شَيْئًا مِنْ مُكَاتَبَتِهِ حَتّٰى يُعْتِقَهُ مَوْلَاهُ عَنْ كَفَّارَتِهِ أَجْزَأَهُ وَإِلَّا فَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رح

محمد - ابوحنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ مکاتب، ام ولد، اور مدبر کا کسی کفارے میں آزاد کرنا جائز نہیں۔ اور ظہار میں بچے اور کافر کا آزاد کرنا جائز ہے۔
امام محمد نے کہا کہ ہم ان سبھوں کو لیتے ہیں۔ مگر ایک صورت میں کہ اگر مکاتب نے بدل کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہ کیا ہو اور اس کا مالک اس کو کفارے میں آزاد کر دے تو یہ جائز ہے۔ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (۲۴۰) الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِيْنِ

قسم میں انشاءاللہ کہنے کا بیان

۶۹۷- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ

محمد - ابوحنیفہ - قاسم بن عبدالرحمٰن بن عبدالرحمٰن

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى

۶۹۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ يَمِيْنِهٖ۔

۶۹۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْاَيْمَانِ كُلِّهَا اِذَا كَانَ قَوْلُهٗ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مَوْصُوْلًا بِكَلَامِهٖ قَبْلَ كَلَامِهٖ اَوْ بَعْدَ كَلَامِهٖ۔

۷۰۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْاِسْتِثْنَاءُ اِذَا كَانَ مُتَّصِلًا وَ اِلَّا فَلَا شَيْءَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَذَالِكَ يُجْزِئُهٗ وَاِنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِهٖ صَوْتَهٗ

۷۰۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذَا حَرَّكَ بِالْاِسْتِثْنَاءِ شَفَتَيْهِ فَقَدِ اسْتَثْنٰى۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

۷۰۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ

سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ جو کوئی قسم کھائے کسی چیز پر اور انشاء اللہ کہے تو اس کی قسم منعقد نہیں ہوتی۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جو قسم کھائے کسی چیز پر اور کہے انشاء اللہ تو وہ اپنی قسم سے نکلا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عبیداللہ۔ سعید بن جبیل سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر نے کہا کہ جو کوئی قسم کھائے کسی چیز پر پھر انشاء اللہ کہے تو اس پر حنث نہیں یعنے اگر انشاء اللہ قسم کے متصل کہے تو نہ وہ قسم ہوئی ہے اور نہ اس کے توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا سب قسموں میں جب کہ انشاء اللہ اس کے کلام یعنی قسم کے ساتھ متصل ہو قسم سے پہلے ہو یا پیچھے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر انشاء اللہ قسم کے متصل ہو تو کوئی چیز نہیں یعنے وہ قسم نہیں ہوتی۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور اس کو انشاء اللہ کہنا کافی ہے اگرچہ اپنی آواز اس کے ساتھ بلند نہ کرے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب اپنی دو لبیں انشاء اللہ کے ساتھ ہلائے تو اس نے انشاء اللہ کہا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهٖ اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلَاقُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا كَانَ اِسْتِثْنَآءً مَوْصُوْلًا بِيَمِيْنِهٖ قَدَّمَهٗ اَوْ اَخَّرَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

کرتے ہیں کہ جس مرد نے اپنی عورت سے کہا کہ تو طلاق والی ہے انشاء اللہ تو یہ کچھ چیز نہیں اور اس پر طلاق نہیں پڑتی۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ انشاء اللہ قسم کے متصل ہو اس سے پہلے ہو یا پیچھے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ کا۔

(ف) اور اسی طرح انشاء اللہ متصل کہنا تمام عقود کے منعقد ہونے سے مانع ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور اکثر علماء کا اور حد متصل کی یہ ہے کہ دوسرے کلام میں مشغول نہ ہو جب قسم کے بعد اور کلام میں مشغول ہوا تو متصل نہ ہوا یہ منفصل ہے۔

بَابُ (۲۳) النَّذْرِ فِي الْمَعْصِيَةِ

گناہ کی نذر ماننے کا بیان

۴۰۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ محمد بن زبیر۔ حسن۔ عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں جائز ہے پورا کرنا نذر کا گناہ میں اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے (یعنے اگر نذر مانے کہ میرا یہ کام ہو تو میں مثلاً نماز نہ پڑھوں گا یا ماں باپ سے کلام نہ کروں گا تو اس کا پورا کرنا درست نہیں) اور لازم آتا ہے اس میں کفارہ قسم کا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رحمہ۔

امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۴۰۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ مَعْصِيَةٍ فَلْيَرْجِعْ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عامر شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ معصیت میں نذر کا پورا کرنا جائز نہیں۔ جو شخص گناہ کی چیز پر قسم کھائے تو اس کو چاہیئے کہ رجوع کرے اور اس پر کفارہ نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَاْخُذُ بِالْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَفِيْهِ

امام محمد نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے ہیں۔ لیکن ہم پہلی حدیث کو لیتے ہیں اور اسی میں وہ

ذٰلِكَ اَنْ يَّحْلِفَ الرَّجُلُ اَنْ لَّا يَحُجَّ اَوْ اَنْ لَّا يَتَصَدَّقَ وَنَحْوَ ذٰلِكَ مِنْ اَنْوَاعِ الْبِرِّ فَلْيَفْعَلِ الَّذِيْ حَلَفَ اَنْ لَّا يَفْعَلَ وَلْيُكَفِّرْ يَمِيْنَهُ اَلَا تَرٰى اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى جَعَلَ الظِّهَارَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا وَجَعَلَ فِيْهِ الْكَفَّارَةَ فَكَذٰلِكَ هٰهُنَا وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

بھی داخل ہے کہ کوئی شخص قسم کھائے کہ اپنے باپ یا ماں سے نہ بولے گا، یا یہ کہ حج نہ کرے گا یا یہ کہ صدقہ نہ کرے گا تو اس کو چاہیئے کہ جس چیز کے نہ کرنے کی قسم کھائی ہے اس کو کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ظہار کو جھوٹ اور بری بات کہا اور اس میں کفارہ مقرر کیا پس اسی طرح یہاں بھی ہوگا اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔

بَابُ (۲۳۲) الْخِيَارِ فِي الْكَفَّارَةِ وَالَّذِيْ يَجْعَلُ مَالَهُ فِي الْمَسَاكِيْنِ

کفارے میں اختیار اور اپنا مال مسکینوں کو دینے کا بیان

۴۰۵- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا كَانَ فِي الْقُرْاٰنِ مِنْ قَوْلِهِ اَوْ فَصَاحِبُهُ فِيْهِ بِالْخِيَارِ اَيَّ ذٰلِكَ شَاءَ فَعَلَ يَعْنِيْ فِي الْكَفَّارَةِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَمِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَاَيَّ هٰذِهِ الْكَفَّارَاتِ كَفَّرَ بِهَا يَمِيْنَهُ اَجْزَاهُ ذٰلِكَ وَلَا يُجْزِئُهُ الصَّوْمُ مَا دَامَ يَجِدُ بَعْضَ هٰذِهِ الْكَفَّارَاتِ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَلَمْ يُخَيِّرْهُ فِي الصَّوْمِ

محمد - ابو حنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا - کہ جس جگہ قرآن میں کفارے میں آؤ کا لفظ آیا ہے تو اس کے صاحب کو اختیار ہے جونسا کفارہ چاہے دے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اسی میں داخل ہے خدا کا قسم کے کفارے میں یہ فرمانا کہ کھلانا دس محتاجوں کو بیچ کا کھانا جو دیتے ہو تم اپنے گھر والوں کو یا ان کو کپڑا دینا یا گردن آزاد کرنی تو ان کفاروں میں سے جونسا کفارہ اپنی قسم سے دے اس کو کافی ہوگا اور اس کو روزہ رکھنا کافی نہیں جب تک کہ ان کفاروں میں سے کسی کی طاقت رکھتا ہو اس لئے کہ اللہ تعالے جل شانہ فرماتا ہے کہ جو نہ پائے تو روزہ تین دن کا ہے اور جیسا کہ اس کو ان کفاروں میں اختیار

كَمَا أَخَّرَهُ فِي غَيْرِهِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

دیا اور ویسے روزے میں اختیار نہیں دیا اور یہی قول ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۴۰۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ مَالَهُ فِي الْمَسَاكِينِ صَدَقَةً فَلْيَنْظُرْ مَا يَسَعُهُ وَيَسَعُ عِيَالَهُ فَلْيُمْسِكْهُ وَيَتَصَدَّقْ بِالْفَضْلِ فَإِذَا أَيْسَرَ تَصَدَّقَ بِمِثْلِ مَا أَمْسَكَ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنا سب مال مسکینوں میں خیرات کر دے تو اس کو دیکھنا چاہیے کس قدر مال میں اس کا اور اس کے بال بچوں کا گذارہ ہو اس قدر مال روک رکھے اور جو زیادہ ہو اس کو خیرات کرے پھر جب میسر ہو تو جس قدر مال روکا تھا اس قدر خیرات کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَنْ جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهِ الشَّيْءَ

اپنے اوپر کسی چیز کے واجب کر لینے کا بیان

۴۰۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِيمَنْ جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَشْيَ بَعْضًا وَرَكِبَ بَعْضًا قَالَ يَحُجُّ فَيَمْشِي مَا رَكِبَ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی اپنی جان پر پیدل چلنا واجب کرے (یعنے نذر مانے)، پھر کچھ مسافت پیادہ چلے اور کچھ سوار ہو کر تو پھر آئے اور جس قدر سوار ہو کر چلا تھا اس قدر پیادہ چلے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَأْخُذُ بِقَوْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِذَا رَكِبَ أَهْدٰى هَدْيًا أَوْ شَاةً تُجْزِئُهُ يَذْبَحُهَا وَيَتَصَدَّقُ بِهَا وَلَا يَأْكُلُ مِنْهَا شَيْئًا وَيَعْتَمِرُ عُمْرَةً أَوْ حَجَّةً وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

امام محمدؒ نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے لیکن ہم حضرت علیؓ کے قول کو لیتے ہیں۔ کہ جب سوار ہو اور قربانی بھیجے یا بکری تو کافی ہے یہ کہ اس کو ذبح کرکے خیرات کرے اور اس سے آپ کچھ نہ کھائے اور عمرہ ادا کرے یا حج یعنے جس کی نیت ہو وہ ادا کرے اس کے سوا اس پر اور کوئی چیز واجب نہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

---

(۲۳۴) بَابُ مَنْ جَعَلَ عَلٰی نَفْسِهٖ نَحْرَ ابْنِهٖ اَوْ نَحْرَ نَفْسِهٖ

۷۰۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِی الرَّجُلِ یَجْعَلُ عَلَیْهِ اَنْ یَّنْحَرَ ابْنَهٗ اَنَّ عَلَیْهِ مِائَةَ نَاقَةٍ یَنْحَرُهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَاْخُذُ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ مَسْرُوْقٍ... بْنِ الْاَجْدَعِ۔

۷۰۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اِنِّیْ جَعَلْتُ ابْنِیْ نَحِیْرًا وَ مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذْهَبْ اِلٰی ذٰلِكَ الشَّیْخِ فَاسْئَلْهُ ثُمَّ تَعَالَ فَاَخْبِرْنِیْ بِمَا یَقُوْلُ فَاَتَاهُ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ اِنْ كَانَتْ نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ عَجَّلْتَهَا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَتْ كَافِرَةً عَجَّلْتَهَا اِلَی النَّارِ اِذْبَحْ كَبْشًا فَاِنَّهٗ یُجْزِئُكَ فَاَتَی ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثَهٗ بِمَا قَالَ مَسْرُوْقٌ قَالَ وَاَنَا اٰمُرُكَ بِمَا اَمَرَكَ بِهٖ مَسْرُوْقٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

۷۱۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ

اپنے بیٹے یا اپنی جان ذبح کرنے کی نذر ماننے کا بیان

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو مرد اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کی نذر مانے تو اس پر سو اونٹنی کا ذبح کرنا واجب ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے لیکن ہم ابن عباس اور مسروق کے قول کو لیتے ہیں۔

محمد - ابوحنیفہ - سماک بن حرب - محمد بن منتشر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد ابن عباس کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کی نذر مانی ہے اور مسروق بن اجدع مسجد میں بیٹھے تھے تو ابن عباس نے اس کو کہا کہ اس شیخ کے پاس جا اور اس سے پوچھ آ، اور خبر دے مجھ کو اس کی جو وہ کہے وہ مرد مسروق کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو مسروق نے کہا کہ اگر مسلمان جان ہے اور تو نے اس کو قتل کیا تو اس نے بہشت کی طرف جلدی کی اور اگر کافر ہے تو تو نے اس کو دوزخ میں جلدی بھیجا ایک دنبہ ذبح کر کہ وہ تجھ کو کافی ہے وہ ابن عباس کے پاس آیا اور جو کچھ مسروق نے کہا تھا ان سے بیان کیا تو ابن عباس نے کہا کہ جو تجھ کو مسروق نے حکم دیا وہ میں دیتا ہوں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ واجب ہے اس میں ذبح کرنا ایک دنبہ یا بکری کا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا۔

محمد - ابوحنیفہ - سماک بن حرب - محمد بن منتشر

قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ عَلَيْهِ أَنْ يَذْبَحَ نَفْسَهُ قَالَ كَبْشًا أَوْ قَالَ شَاةً

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو مرد اپنے پیارے کو ذبح کرنے کی نذر مانے تو دنبہ یا بکری ذبح کرے۔

بَابُ (۲۳۵) مَنْ حَلَفَ وَهُوَ مَظْلُومٌ

مظلوم کے قسم کھانے کا بیان

۴۱۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا اسْتُحْلِفَ الرَّجُلُ وَهُوَ مَظْلُومٌ فَالْيَمِينُ عَلَى مَا نَوَى وَعَلَى مَا وَرَّى وَإِذَا كَانَ ظَالِمًا فَالْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ مَنِ اسْتَحْلَفَهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ الْيَمِينُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ عَلَى ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کسی شخص سے قسم کھلائی جائے اور وہ مظلوم ہو تو قسم اس چیز پر ہے جس کی اس نے نیت کی ہو۔ اور اس نے توریہ کیا۔ اور جب قسم کھانے والا ظالم ہو تو قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں۔ قسم اس کے اور خدا کے درمیان کا معاملہ ہے جس کا حکم اس کی نیت پر ہے۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۴۱۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْيَمِينُ يَمِينَانِ يَمِينٌ تُكَفَّرُ وَيَمِينٌ فِيهَا الْاِسْتِغْفَارُ فَالْيَمِينُ الَّتِي تُكَفَّرُ الرَّجُلُ يَقُولُ وَاللهِ لَا أَفْعَلُ فَيَفْعَلُ وَالَّتِي فِيهَا الْاِسْتِغْفَارُ فَالَّذِي يَقُولُ وَاللهِ لَقَدْ فَعَلْتُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ قسم کی دو قسم ہے۔ ایک میں کفارہ آتا ہے اور ایک میں استغفار اول یہ کہ کہے میں ضرور ایسا کرونگا (اس میں کفارہ ہے) دوم یہ کہ کہے میں نے ایسا کیا تھا اس میں استغفار ہے۔

امام محمد نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۴۱۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي اللَّغْوِ قَالَتْ هُوَ كُلُّ شَيْءٍ يَصِلُ بِهِ الرَّجُلُ كَلَامَهُ لَا يَعْقِدُ عَلَيْهِ يَمِينًا لَا وَاللهِ وَبَلَى

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قسم لغو یہ ہے۔ کہ آدمی اس کو اپنی کلام ساتھ ملائے اور قسم کا ارادہ نہ ہو جیسے کہے قسم ہے اللہ کی میں نے یہ کام نہیں کیا اور قسم ہے اللہ کی میں نے یہ کام کیا اور اس کا دل میں قصد نہ ہو

وَأَيْمَانُهُ وَمَا لَا يَتَعَقَّدُ عَلَيْهِ قَلْبُهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَمِنَ اللَّغْوِ أَيْضًا الرَّجُلُ يَحْلِفُ فِي الشَّيْءِ يَرَى أَنَّهُ عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ فَيَكُونُ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ فَهٰذَا أَيْضًا مِنَ اللَّغْوِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

کہ اکثر اوقات آپس میں کلام کرنے کے وقت یہ الفاظ بولتے ہیں اور اس کے کچھ معنی اور ارادہ قسم کا نہیں۔

امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور لغو کے قبیل سے یہ بھی ہے کہ مرد قسم کھائے ایسی چیز میں کے متعلق گمان کرے کہ وہ حق ہے اور واقع میں ایسا نہ ہو تو یہ بھی لغو قسم ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا۔ اور امام شافعی کے نزدیک قسم لغو یہ ہے کہ بلا قصد صادر ہو۔)

بَابُ التِّجَارَةِ وَالشَّرْطِ فِي الْبَيْعِ (۲۳٦)

تجارت اور بیع میں شرط کا بیان

٤١٣۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَامِرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَهُ انْطَلِقْ إِلَى أَهْلِ اللّٰهِ يَعْنِي أَهْلَ مَكَّةَ فَانْهَهُمْ عَنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يَقْبِضُوا وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يَضْمَنُوا وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَعَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَأَمَّا قَوْلُهُ سَلَفٌ وَبَيْعٌ فَالرَّجُلُ يَقُولُ لِلرَّجُلِ أَبِيعُكَ عَبْدِي هٰذَا بِكَذَا وَكَذَا عَلَى أَنْ تُقْرِضَنِي كَذَا وَكَذَا أَوْ يَقُولُ تُقْرِضُنِي [illegible] فَلَا يَنْبَغِي هٰذَا وَقَوْلُهُ شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ فَالرَّجُلُ يَبِيعُ الشَّيْءَ إِلَى الْحَالِ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ وَإِلَى الْأَشْهُرِ بِأَلْفَيْنِ فَيَقَعُ عُقْدَةُ الْبَيْعِ عَلَى هٰذَا فَهٰذَا لَا يَجُوزُ وَأَمَّا قَوْلُهُ عَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يَضْمَنُوا فَالرَّجُلُ يَشْتَرِي

محمد۔ ابوحنیفہ۔ یحییٰ بن عامر۔ عتاب بن اسید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ مکے والوں کے پاس جا کر منع کر ان کو چار چیزوں سے ایک اس چیز کے بیچنے سے جس پر قبضہ نہ کیا ہو (یعنی قبضے سے پہلے کسی چیز کا بیچنا درست نہیں) دوسرے اس چیز سے نفع اٹھانے سے کہ ضمان میں نہیں آئی تیسرے دو شرطیں کرنے سے بیع میں چوتھی قرض اور بیع سے۔

امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں اور قرض اور بیع تو یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے کو کہے کہ میں اپنا یہ غلام تیرے ہاتھ اتنے اتنے کو بیچتا ہوں اس شرط پر کہ تو مجھ کو اس قدر روپیہ قرض دے یا کہے کہ تو مجھ کو قرض دے اس شرط پر کہ میں تیرے ہاتھ اس کو بیچوں تو یہ درست نہیں اور بیع میں دو شرطیں کرنی یہ ہیں کہ ایک شخص بیچے کوئی چیز ہزار درہم کو ہاتھوں ہاتھ اور دو ہزار کو مہینے تک اور عقد بیع اسی پر واقع ہو تو یہ بھی جائز نہیں اور جو چیز ضمان میں نہ آئی ہو اس سے نفع اٹھانا یہ

الْكُلِّيَّ فَيَبِيْعَهُ قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهُ بِرِبْحٍ فَكَيْفَ يَنْبَغِيْ لَهُ ذَالِكَ وَكَذَالِكَ لَا يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَبِيْعَ شَيْئًا اشْتَرَاهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِلَّا فِيْ خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الْعِقَارِ مِنَ الدُّوْرِ وَالْاَرَضِيْنَ قَالَ لَا بَاْسَ اَنْ يَبِيْعَهَا الَّذِي اشْتَرَاهَا قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهَا لِاَنَّهَا لَا يَتَحَوَّلُ عَنْ مَوْضِعِهَا

ہے کہ ایک شخص ایک چیز تحویل لے پھر اس کو قبضہ کرنے سے پہلے بیچے اور نفع اٹھائے تو یہ بھی جائز نہیں۔ اس لئے کہ اگر وہ ضائع ہوتی تو بیچنے والے کی ہوتی پس نفع یعنی کرایہ وغیرہ بھی اسی کو ملنے کا۔ اور اسی طرح نہیں جائز ہے خریدی ہوئی چیز کا بیچنا یہاں تک کہ قبضہ کرے اس پر اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے مگر غیر منقول چیز میں یعنی گھروں اور زمینوں میں کہا کہ قبضہ سے پہلے اس کو بیچنا درست ہے اس لئے کہ وہ اپنی جگہ سے پھر نہیں سکتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا عِنْدَنَا لَا يَجُوْزُ وَهُوَ كَغَيْرِهٖ مِنَ الْاَشْيَاءِ۔

امام محمد رحمہ نے کہا کہ ہمارے نزدیک یہ بھی درست نہیں اور وہ اور سب چیزوں کی طرح ہے یعنی قبضہ سے پہلے کسی چیز کا بیچنا درست نہیں خواہ منقول ہو یا غیر منقول اور امام صاحب کے نزدیک غیر منقول کا بیچنا درست ہے۔

۷۱۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَيَشْتَرِطُ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَبِيْعَ فَكَرِهَهُ وَقَالَ لَيْسَتْ بِامْرَاَةٍ تَزَوَّجْتَهَا وَلَا بِمِلْكِ يَمِيْنٍ تَصْنَعُ بِهَا مَا تَصْنَعُ بِمِلْكٍ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے ایک لونڈی خریدی اور اس پر شرط کر لی کہ اس کو بیچے نہیں تو ابراہیم نے اس کو مکروہ جانا اور کہا کہ نہ وہ عورت ہے جس سے تو نکاح کرے اور نہ وہ لونڈی ہے کہ تو اس کے ساتھ وہ کرے جو اپنی لونڈی سے کرتا ہے (یعنی نہ وہ منکوحہ ہے اور نہ لونڈی)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ كُلُّ شَرْطٍ اشْتُرِطَ فِي الْبَيْعِ لَيْسَ مِنَ الْبَيْعِ فِيْهِ مَنْفَعَةٌ لِلْبَائِعِ اَوْ لِلْمُشْتَرِيْ اَوْ لِلْمُشْتَرٰى لَهٗ فَالْبَيْعُ فِيْهِ فَاسِدٌ وَمَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَا مَنْفَعَةَ فِيْهِ لِوَاحِدٍ مِنْهُمْ فَالْبَيْعُ فِيْهِ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ فِيْهِ بَاطِلٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جو شرط کہ بیع میں کی جائے اور بیع میں سے نہ ہو اور اس میں سے بائع یا مشتری یا مبیع کا نفع ہو تو وہ بیع فاسد ہے اس لئے کہ پہلی صورت میں بائع کا نفع ہے اور دوسری میں خریدار کا اور تیسری میں مبیع کا اور اگر ایسی شرط ہو کہ اس میں کسی کا نفع نہ ہو۔ تو وہ بیع درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۷۱۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عطاء بن رباح سے روایت

قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ ابْنَ اَبِیْ رَبَاحٍ وَسُئِلَ عَنْ ثَمَنِ الْهِرِّ فَلَمْ يَرَبِهٖ بَاْسًا۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ لَا بَاْسَ بِبَيْعِ السِّبَاعِ كُلِّهَا اِذَا كَانَ لَهَا قِيْمَةٌ۔

کرتے ہیں کہ میں نے عطاء سے سنا کہ بلی کی قیمت کے متعلق ان سے پوچھا گیا تو کہا اس میں ڈر نہیں۔
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا کہ سب درندے چارپایوں کا بیچنا درست ہے۔ جب کہ ان کی قیمت ہوتی ہو۔

بَابُ (۲۳۷) مَنْ بَاعَ نَخْلًا حَامِلًا اَوْ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ

اگر کوئی کھجور کا درخت پیوند کیا ہوا بیچے یا غلام بیچے اور اسکے پاس مال ہو تو اسکا کیا حکم ہے

۷۱۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا مُؤَبَّرًا اَوْ عَبْدًا لَهٗ مَالٌ فَثَمَرَتُهٗ وَالْمَالُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُشْتَرِیْ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا طَلَعَ الثَّمَرُ فِی النَّخْلِ اَوْ كَانَ فِی الْاَرْضِ زَرْعٌ نَابِتٌ فَبَاعَهُمَا صَاحِبُهُمَا فَالثَّمَرَةُ وَالزَّرْعُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ ذٰلِكَ الْمُشْتَرِیْ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ اِذَا كَانَ لَهٗ مَالٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رحمه اللّٰه۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابوزبیر۔ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کھجور کا درخت پیوند کیا ہوا بیچے یا غلام بیچے اور اس کے پاس مال ہو تو اس کا پھل اور مال بیچنے والے کا ہے مگر یہ کہ مول لینے والا پھل کی بھی شرط کرے
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کھجور کے درخت میں میوہ نکلے یا زمین میں کھیتی اُگے اور مالک اس کو بیچ ڈالے تو پھل اور کھیتی بیچنے والے کے لئے ہے مگر یہ کہ خریدار پھل کی بھی شرط کرلے۔
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی ہے حکم غلام کا جب کہ اس کے پاس مال ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ (۲۳۸) مَنِ اشْتَرٰی سِلْعَةً فَوَجَدَ بِهَا عَيْبًا اَوْ حَبَلًا

اگر کوئی شخص خریدے ہوئے اسباب میں عیب یا حمل پائے اسکا بیان

۷۱۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَلِيٍّ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ہیثم ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے کہا کہ اگر کوئی شخص

أبي طالب في الرجل يشتري الجارية فيطؤها ثم يجد بها عيبا قال لا يستطيع ردها ولكنه يرجع بنقصان العيب۔

قال محمد وبهذا نأخذ ولكنا إذا لم يطأها وحدث بها عيب عنده ثم وجد بها عيبا دلسه له البائع فإنه لا يستطيع ردها ولكنه يرجع بحصة العيب الأول من الثمن إلا أن يشاء البائع أن يأخذها بالعيب الذي حدث عند المشتري ولا يأخذ للعيب أرشا ولا للوطي عقرا فإن شاء ذلك أخذها ورد الثمن كله وهذا كله قول أبي حنيفة رح۔

٦١٩۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال من باع جارية حبلى ثم ادعى الولد المشتري والبائع جميعا فهو للمشتري فإن ادعاه البائع ونفاه المشتري فهو ولده وإن نفياه جميعا فهو عبد المشتري وإن شكا فيه فهو بينهما يرثهما ويرثانه۔

قال محمد ولسنا نأخذ بهذا ولكنا نقول إن جاءت به عند المشتري لأقل من ستة أشهر فادعياه جميعا فهو ابن البائع وينتقض البيع فيه وفي أمه وإن

لونڈی خریدے اور اس سے صحبت کرے پھر اس میں عیب پائے تو وہ اس کو پھیر نہیں سکتا لیکن رجوع کرے نقصان عیب کے ساتھ یعنے عیب کے موافق اس سے قیمت پھیر لے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور اسی طرح اگر خریدار نے اس سے صحبت نہ کی اور اس کے نزدیک اس میں کوئی عیب پیدا ہوا پھر اس نے اس میں اور عیب پایا جس کو بیچنے والے نے اس سے چھپایا تھا تو وہ اس کو پھیر نہیں سکتا لیکن پہلے عیب کے حصے کے موافق اس سے قیمت لے گا مگر یہ کہ بیچنے والا چاہے کہ اس کو لے اس عیب کے ساتھ جو خریدار کے پاس پیدا ہوا اور عیب کی وجہ سے دیت اور صحبت کے بدلے مہر نہ لیگا اور اگر چاہے تو لونڈی کو لے لے اس کی سب قیمت پھیر دے اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالے عنہ کا ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں ابراہیم نے کہا کہ جو کوئی حاملہ لونڈی بیچے پھر بائع اور مشتری دونو بچے کا دعویٰ کریں تو بچہ خریدار کا ہوگا اور اگر بائع اس کا دعوے کرے اور مشتری انکار کرے تو وہ بائع کا بیٹا ہوگا اور اگر دونوں اس سے انکار کریں تو وہ مشتری کا غلام ہوگا اور اگر دونوں اس میں شک کریں تو دونوں کے درمیان مشترک ہوگا۔

امام محمد رح نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے لیکن ہم کہتے ہیں کہ اگر لونڈی خریدار کے پاس چھ مہینے سے کم میں بچہ جنے اور دونوں اس کا دعوے کریں تو وہ بائع کا بیٹا ہوگا اور اس کی اور اس کی ماں کی بیع ٹوٹ جائے گی اور اگر چھ مہینے سے زیادہ

جَاءَتْ بِهِ لِأَكْثَرَ مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مُنْذُ وَقَعَ الشِّرَاءُ فَهُوَ ابْنُ الْمُشْتَرِي وَلَا دَعْوَةَ لِلْبَائِعِ فِيهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَإِنْ شَكَّا فِيهِ أَوْ جَحَدَاهُ فَهُوَ عَبْدٌ لِلْمُشْتَرِي وَهَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

میں بچہ جنے جس دن سے کہ خریداری ہوئی تو وہ خریدار کا بیٹا ہے اور اس میں بائع کا کسی حال میں کچھ دعویٰ نہیں اور اگر دونوں اس میں شک کریں یا دونوں انکار کریں تو وہ خریدار کا بیٹا ہوگا۔ اور یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

۷۲۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا وَطِئَ الْمَمْلُوكَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَادَّعَوْهُ جَمِيعًا فَهُوَ لِلْأَخِيرِ وَإِنْ أَنْكَرُوهُ جَمِيعًا فَهُوَ عَبْدٌ لِلْأَخِيرِ وَإِنْ قَالُوا لَا نَدْرِي وَرِثُوهُ وَوَرِثَهُمْ جَمِيعًا.

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر تین آدمی ایک لونڈی سے ایک طہر میں جماع کریں اور سب بچے کا دعوے کریں۔ تو وہ پچھلے کا ہے اور اگر اس سے سب انکار کریں تو پچھلے کا غلام ہے اور اگر کہیں کہ ہم نہیں جانتے تو وہ سب اس کے وارث ہوں گے اور وہ ان سب کا وارث ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا وَلَكِنَّهُمْ إِنِ ادَّعَوْهُ جَمِيعًا ثُمَّ نَظَرْنَا بِكَمْ جَاءَتْ بِهِ مُنْذُ مَلَكَهُ الْآخِرُ فَإِنْ كَانَتْ جَاءَتْ بِهِ لِأَكْثَرَ مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَهُوَ ابْنُ الْمُشْتَرِي الْآخِرِ وَإِنْ كَانَتْ جَاءَتْ بِهِ لِأَقَلَّ مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مُنْذُ بَاعَهَا الْأَوَّلُ فَهُوَ ابْنُ الْأَوَّلِ وَإِنْ نَفَوْهُ جَمِيعًا أَوْ شَكُّوا فِيهِ فَهُوَ عَبْدٌ لِلْآخِرِ وَلَا يَلْزَمُ النَّسَبُ بِالشَّكِّ إِلَّا بِالْيَقِينِ وَهَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

امام محمد رح نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے لیکن اگر سب اس کا دعوے کریں تو ہم دیکھیں گے کہ وہ کتنی مدت میں بچہ جنی جس دن سے کہ پچھلا آدمی اس کا مالک ہوا۔ اگر چھ مہینے سے زیادہ میں بچہ جنی ہے تو وہ پچھلے خریدار کا بیٹا ہوگا اور اگر چھ مہینے سے کم میں بچہ جنی ہو جس دن سے کہ پہلے نے اس کو بیچا تو وہ پہلے کا بیٹا ہے اور اگر سب اس سے انکار کریں یا اس میں شک کریں تو وہ پچھلے کا غلام ہے اور شک سے نسب لازم نہیں آتی یہاں تک کہ یقین حاصل ہو اور یہ سب قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

بَابُ (۲۳۹) الْفُرْقَةِ بَيْنَ الْأَمَةِ وَزَوْجِهَا وَوَلَدِهَا

لونڈی اور اُس کے شوہر اور بیٹے کے درمیان جُدائی کرنے کا بیان

۷۲۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عبداللہ بن حسن سے روایت

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ أَقْبَلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ بِرَقِيْقٍ مِنَ الْيَمَنِ فَاحْتَاجَ إِلَى نَفَقَةٍ يُنْفِقُ عَلَيْهِمْ فَبَاعَ غُلَامًا مِنَ الرَّقِيْقِ كَانَ مَعَهُ أُمُّهُ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَصَفَّحَ الرَّقِيْقَ فَتَصَفَّحَ بِالْأُمِّ فَقَالَ مَالِيْ أَرٰى هٰذِهٖ وَالِهَةً فَقَالَ احْتَجْنَا إِلَى نَفَقَةٍ فَبِعْنَا ابْنًا لَهَا فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَ فَيَرُدَّهُ ۔

کرتے ہیں کہ زید بن حارثہؓ یمن سے کچھ غلام لائے۔ ان کے کھانے پینے پر خرچ کرنے کے لئے خرچ کے محتاج ہوئے تو ان غلاموں میں سے ایک غلام کو بیچ دیا۔ جس کی ماں ان کے پاس تھی۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ نے غلاموں کا حال دریافت کیا۔ اور ایک لونڈی دیکھی فرمایا کیا بات ہے میں اس کو بے قرار دیکھتا ہوں۔ زید بن حارثہ نے کہا کہ مجھ کو خرچ کی ضرورت تھی اس لئے میں نے اس کے بیٹے کو بیچ دیا آپ نے ان کو حکم دیا کہ اس کو لوٹالیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ نَكْرَهُ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ أَوِ الْوَالِدِ وَوَلَدِهٖ إِذَا كَانَ صَغِيْرًا وَكَذٰلِكَ الْإِخْوَانُ وَكُلُّ ذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ إِذَا كَانَا صَغِيْرَيْنِ أَوْ كَانَ أَحَدُهُمَا صَغِيْرًا وَلَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا فِي الْبَيْعِ فَأَمَّا إِذَا كَانُوْا جَمِيْعًا كِبَارًا كُلُّهُمْ فَلَا بَأْسَ بِالْفُرْقَةِ بَيْنَهُمْ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں۔ اور ماں یا باپ اور بیٹے کے درمیان جدا کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ جبکہ بچہ چھوٹا ہو اسی طرح بھائی اور کل رشتہ داروں کے جدا کرنے کا حکم ہے جبکہ دونوں چھوٹے ہوں یا ان میں سے کوئی ایک چھوٹا ہو۔ اور خرید و فروخت میں ان کے درمیان تفریق کرانی جائز نہیں۔ جب سب بڑے ہوں تو ان کو جدا کر کے بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ سب امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

۲۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِي الْمَمْلُوْكَةِ تُبَاعُ لَهَا زَوْجٌ قَالَ بَيْعُهَا طَلَاقُهَا

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جو لونڈی بیچی جائے اور اس کا خاوند موجود ہو تو اس کا بیچنا اس کی طلاق ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا هِيَ امْرَأَتُهٗ وَإِنْ بِيْعَتْ قَالَ بَلَغَنَا ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَلٰكِنْ لَا بَأْسَ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا فِي الْبَيْعِ وَهِيَ امْرَأَتُهٗ عَلٰى حَالِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے بلکہ وہ اس کی عورت ہے اگرچہ بیچی جائے ہم کو یہ روایت حضرت عمر اور علی اور عبد الرحمٰن بن عوف اور حذیفہ سے پہنچی لیکن ان کو جدا جدا کر کے بیچنا درست ہے اور وہ ہر حال میں اسی کی عورت ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

بَابُ (۳۳) السَّلَمِ فِيْمَا يُكَالُ وَيُوْزَنُ

۷۲۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَسْلِمْ مَا يُكَالُ فِيْمَا يُوْزَنُ وَمَا يُوْزَنُ فِيْمَا يُكَالُ وَلَا تُسْلِمْ مَا يُكَالُ وَلَا مَا يُوْزَنُ فِيْمَا يُوْزَنُ وَإِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ فِيْ مَا لَا يُكَالُ وَلَا يُوْزَنُ فَلَا بَأْسَ بِاثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ يَدًا بِيَدٍ وَلَا بَأْسَ بِهِ نَسَاءً وَإِذَا كَانَ مِنْ نَوْعٍ وَاحِدٍ مِمَّا لَا يُكَالُ وَلَا يُوْزَنُ فَلَا بَأْسَ بِاثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ يَدًا بِيَدٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

۷۲۴ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهُ عَلَى الرَّجُلِ الدَّيْنُ فَيَجْعَلُهُ فِي السَّلَمِ قَالَ لَا خَيْرَ فِيْهِ حَتّٰى يَقْبِضَهُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ لِأَنَّ ذٰلِكَ بَيْعُ الدَّيْنِ بِالدَّيْنِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح.

کیلی اور وزنی چیز میں بیع سلم کرنے کا بیان

محمد - ابو حنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ بیع سلم کرو کیلی چیز کی وزنی چیز میں اور وزنی چیز کی کیلی چیز میں (مثلاً کیلی چیز بالفعل دے اور اس کے عوض میں وزنی چیز ایک مدت تک ٹھہرا لے یا بالعکس تو یہ درست ہے) اور نہ بیع سلم کرو کیلی چیز کی کیلی چیز میں اور وزنی چیز کی وزنی میں اور جب دونوں جنسیں جدا جدا ہوں غیر کیلی اور وزنی چیز میں مثلاً کپڑے وغیرہ تو دو کو ایک کے بدلے ہاتھوں ہاتھ بھی اور ادھار بھی بیچنا درست ہے اگر مبیع اور ثمن دونوں کپڑے کی قسم سے ہوں اور جب دونوں ایک قسم سے ہوں غیر کیلی اور وزنی چیز میں تو دو کو ایک کے بدلے ہاتھوں ہاتھ بیچنا درست ہے یعنے اُدھار بیچنا درست نہیں۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جس آدمی کا کہ اس کا قرض کسی شخص پر آتا ہو اور اس کو بیع سلم میں کر دالے تو اس میں بہتری نہیں جب تک کہ اس پر قبضہ نہ کرے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس۔ یہ بیع قرض کی قرض کے عوض اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ رح کا۔

(ف) اور صورت اس کی یہ ہے کہ مثلاً زید کے عمرو پر دس روپے قرض تھے اور زید بکر کو کہے کہ دس روپے جو میرے عمرو پر قرض ہیں وہ میں نے تجھ کو دیئے اور ان کے بدلے میں تجھ سے اتنی مدت میں اس قسم کا اتنا گیہوں لوں گا تو یہ درست نہیں۔

بَابُ السَّلَمِ فِي الْفَاكِهَةِ إِلَى الْعَطَاءِ وَغَيْرِهٖ

۷۲۵- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُكْرَهُ السَّلَمُ إِلَى الْحَصَادِ وَإِلَى الْعَطَاءِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ لِأَنَّهُ أَجَلٌ مَجْهُوْلٌ يَتَقَدَّمُ وَيَتَأَخَّرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

۷۲۶- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ فِي الْفَاكِهَةِ إِلَى الْعَطَاءِ يَأْخُذُ قَفِيْزًا قَفِيْزًا قَالَ لَا خَيْرَ فِيْهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

۷۲۷- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي الثَّمَرِ قَالَ لَا حَتّٰى يُطْعِمَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُسْلِمَ فِيْ ثَمَرَةٍ لَيْسَتْ فِيْ أَيْدِي النَّاسِ إِلَّا فِيْ زَمَانِهَا بَعْدَ بُلُوْغِهَا وَيَجْعَلُ أَجَلَ السَّلَمِ قَبْلَ انْقِطَاعِهَا فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِلَّا فَلَا خَيْرَ فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

میووں میں عطا وغیرہ تک بیع سلم کرنے کا بیان

محمد - ابوحنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ مکروہ ہے بیع سلم کرنی میووں کے کٹنے اور خیرات ملنے تک یعنے جب میوہ کٹے گا یا خیرات ملے گا اس وقت دوں گا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اس واسطے کہ وہ مدت مجہول ہے معلوم اور متعین نہیں کبھی مقدم ہوتی ہے اور کبھی مؤخر اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص بیع کرے میووں میں خیرات ملنے تک کہ اس کو لے گا قفیز قفیز تو اس میں بہتری نہیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص میوے میں بیع سلم کرے تو درست نہیں یہاں تک کہ کھایا جائے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں نہیں لائق ہے بیع سلم کرنی ایسے میوے میں جو آدمی کے ہاتھ میں نہ ہو مگر اس کے وقت میں اس کے پکنے کے بعد اور مقرر کرے مدت بیع سلم کی اس کے ختم ہونے سے قبل وقت عقد کے جب ایسا کرے تو جائز ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو درست نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ جو میوہ آدمیوں کے ہاتھ میں موجود نہ ہو اس میں بیع سلم کرنی درست نہیں مگر اس کے زمانے میں اس کے پکنے کے بعد یہاں تک کہ کھایا جائے۔

بَابُ السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ (۲۴۲)

حیوان میں بیع سلم کرنے کا بیان

۷۲۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ دَفَعَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ خُوَيْلِدٍ الْبَكْرِيِّ مَالًا مُضَارَبَةً فَأَسْلَمَ زَيْدٌ إِلَى عِتْرِيسِ بْنِ عُرْقُوبٍ الشَّيْبَانِيِّ فِي قَلَائِصَ فَلَمَّا حَلَّتْ أَخَذَ بَعْضًا وَبَقِيَ بَعْضٌ فَأَعْسَرَ عِتْرِيسٌ وَبَلَغَهُ أَنَّ الْمَالَ لِعَبْدِ اللهِ فَأَتَاهُ يَسْتَرْفِقُهُ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ أَفَعَلَ زَيْدٌ قَالَ نَعَمْ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ أُرْدُدْ مَا أَخَذْتَ وَخُذْ رَأْسَ مَالِكَ وَلَا تُسْلِمَنَّ مَالَنَا فِي شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ۔

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے اپنا مال مضاربت کے لئے زید بن خویلد کو دیا تو زید نے عتریس کے ساتھ اونٹ میں بیع سلم کی۔ جب وقت آیا تو اس نے بعض اونٹ لے اور کچھ باقی رہے اور عتریس مفلس ہوگیا اس کو معلوم ہوا کہ یہ مال عبداللہ کا ہے تو وہ ان کے پاس آیا اور ان سے مہلت چاہی عبداللہ نے پوچھا کہ کیا زید نے یہ کام کیا ہے اس نے کہا ہاں اور کسی کو اس کی طرف بھیج کر بلایا اور اس سے پوچھا پھر عبداللہ نے اس کو کہا کہ جو تو نے لیا وہ پھیر دے اور اپنا اصل مال اس سے لے اور نہ بیع سلم کر ہمارے مال کو کسی چیز میں حیوان سے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهِ نَأْخُذُ لَا يَجُوزُ السَّلَمُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہیں جائز ہے بیع سلم کرنی کسی حیوان میں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ الْكَفِيلِ وَالرَّهْنِ فِي السَّلَمِ (۲۴۳)

بیع سلم میں ضامن اور رہن رکھنے کا بیان

۷۲۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِالرَّهْنِ وَالْكَفِيلِ فِي السَّلَمِ

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ بیع سلم میں رہن اور ضامن کا کچھ ڈر نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

٧٣٠۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي السَّلَمِ فِي الْفُلُوْسِ فِيْ اَخْذِ الْكَفِيْلِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهٖ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں فلوس میں بیع سلم کرنے اور اس میں ضامن لینے کے متعلق انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی ڈر نہیں۔
امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

بَابُ السَّلَمِ بِاَخْذِ بَعْضِهٖ وَبَعْضِ رَاْسِ مَالِهٖ

بیع سلم میں کچھ مال لینا اور کچھ راس المال لینا

٧٣١۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي السَّلَمِ يَحِلُّ فَيَاْخُذُ بَعْضَهٗ وَيَاْخُذُ بَعْضَ رَاْسِ مَالِهٖ قَالَ هٰذَا الْمَعْرُوْفُ الْحَسَنُ الْجَمِيْلُ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابو عمرو سعید بن جبیر۔ ابن عباس سے۔ بیع سلم کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ اس کا وقت آ پہنچے پھر کچھ مبیع لے اور کچھ اصل مال پھیر لے تو یہ عمدہ اور بہتر بات ہے۔
امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

بَابُ السَّلَمِ فِي الثِّيَابِ

کپڑوں میں بیع سلم کرنے کا بیان

٧٣٢۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا اَسْلَمَ فِي الثِّيَابِ فَكَانَ مَعْرُوْفًا عَرْضُهٗ وَرُقْعَتُهٗ فَهُوَ جَائِزٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَّبِهٖ نَاْخُذُ اِذَا سَمَّى الطُّوْلَ وَالْعَرْضَ وَالرُّقْعَةَ وَالْجِنْسَ وَالْاَجَلَ وَنَقَدَ الثَّمَنَ قَبْلَ اَنْ يَّتَفَرَّقَا فَهُوَ جَائِزٌ۔

٧٣٣۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب کوئی کپڑوں میں بیع سلم کرے اور اس کا عرض اور رقعہ مشہور ہو تو جائز ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔
امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب اس کا طول اور عرض اور قسم اور جنس اور مدت معین ہو اور قیمت نقد دے مجلس عقد سے جدا ہونے سے پہلے تو جائز ہے۔
محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو آدمی کپڑے کپڑے سے بیع سلم

بتسليم الثياب في الكتاب قال إذا اختلفت أنواعه فلا بأس به.
قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمة الله عليه.

باب السوم على سوم أخيه

۷۳۴ـ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن أبي سعيد الخدري وأبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يستام الرجل على سوم أخيه ولا يخطب على خطبته ولا تناجشوا ولا تبايعوا بإلقاء الحجر ومن استأجر أجيرا فليعلمه أجره ولا تزوج المرأة على عمتها ولا على خالتها ولا تسأل طلاق أختها لتكفأ ما في صحفتها فإن الله عز وجل رازقها.

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة وأما قوله ولا تناجشوا فالرجل يبيع الشيء فيزيد الرجل الآخر في الثمن وهو لا يريد أن يشتري ليسمع بذلك غيره ويشتري على سومه فهذا هو النجش فلا ينبغي وأما قوله لا تبايعوا بإلقاء الحجر فهذا كان بيعا في الجاهلية يقول أحدهم إذا ألقيت الحجر فقد وجب البيع فهذا مكروه فلا ينبغي والبيع فيه فاسد.

کرے۔ جب اس کی قسمیں مختلف ہوں تو جائز ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

اپنے بھائی کے مول پر مول تول کرنا

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ ابو سعید خدری اور ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے مول پر خریداری کی بات نہ کرے، اور نہ اپنے بھائی کے پیغام پر نکاح کا پیغام بھیجے۔ اور نہ نجش کرو۔ اور نہ پتھر پھینک کر خرید و فروخت کرو۔ اور جس شخص سے مزدور کام لے تو اس کو اس کی مزدوری بتلا دے۔ اور نہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی اور خالہ کی موجودگی میں نکاح کیا جائے گا اور نہ ہی عورت کی طلاق چاہے تاکہ اس چیز کو سمیٹ لے جو اس کے پیالہ میں ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس کا رزق پہنچانے والا ہے۔

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔ اور آپ کے ارشاد "نجش نہ کرو" کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کوئی چیز خرید رہا ہو اور دوسرا آدمی آکر اس کی قیمت زیادہ لگائے اس کا خریدنے کا ارادہ نہ ہو۔ بلکہ مقصد یہ ہو کہ دوسرے کو ستائے اور اس کی قیمت پر خرید لے۔ تو یہ نجش ہے یہ درست نہیں۔ اور آپ کا ارشاد کہ "پتھر پھینک کر بیع نہ کرو" کی صورت یہ ہے کہ یہ جاہلیت کی بیع تھی۔ ایک شخص کہتا تھا کہ جب میں پتھر پھینک دوں تو بیع واجب ہو گئی۔ یہ مکروہ ہے مناسب نہیں۔ اور بیع فاسد ہے۔

بَابُ ۲۳۲ حَمْلِ التِّجَارَةِ إِلَى أَرْضِ الْحَرْبِ

۷۳۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي التَّاجِرِ يَحْمِلُ إِلَى الْأَرْضِ الْحَرْبِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ مَا لَمْ يَحْمِلْ إِلَيْهِمْ سِلَاحًا أَوْ كُرَاعًا أَوْ سَبْيًا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

دارالحرب کی طرف تجارت کا مال لے جانے کا بیان

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے تجارت کرنے والے کے حق میں کہا کہ جو دارالحرب کی طرف تجارت کا مال لے جائے تو اس میں کچھ ڈر نہیں جب تک کہ اس کی طرف ہتھیار یا گھوڑے یا اسباب جنگ نہ اٹھائے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ ۲۳۳ التِّجَارَةِ فِي الْعَصِيرِ وَالْخَمْرِ

۷۳۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَصِيرِ قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَبِيعَهُ مِمَّنْ يَتَّخِذُهُ خَمْرًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

۷۳۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَأَلَهُ صَدِيقٌ لَهُ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَعَنْ أَكْلِ ثَمَنِهَا قَالَ فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ أَنْ يَأْكُلُوهَا فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَحَرَّمَ بَيْعَهَا وَأَكْلَ ثَمَنِهَا۔

نچوڑ اور شراب میں تجارت کرنے کا بیان

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے انگور کے نچوڑ کے متعلق کہا کہ جائز ہے بیچنا اس کا اس شخص کے پاس جو اس سے شراب بنائے اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ محمد بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر کے ایک ساتھی نے ان سے شراب بیچنے کا اور اس کی قیمت کھانے کا حکم پوچھا ابن عمرؓ نے کہا کہ اللہ لعنت کرے یہود پر کہ حرام کی گئیں ان پر چربیاں اور حلال جانا انہوں نے بیچنا اس کا اور اس کی قیمت کا کھانا خدا نے حرام کیا شراب کو اس نے اس کا بیچنا اور اس کی قیمت کا کھانا حرام ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

۷۳۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيْفٍ يُكَنّٰى أَبَا عَامِرٍ كَانَ يُهْدِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ عَامٍ رَاوِيَةً مِنْ خَمْرٍ فَأَهْدٰى إِلَيْهِ فِيْ عَامٍ مِنَ الْأَعْوَامِ بَعْدَ مَا حُرِّمَتْ رَاوِيَةً كَمَا كَانَ يُهْدِيْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا عَامِرٍ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيْ خَمْرِكَ قَالَ فَخُذْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبِعْهَا وَاسْتَعِنْ بِثَمَنِهَا عَلٰى حَاجَتِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا عَامِرٍ إِنَّ الَّذِيْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا وَأَكْلَ ثَمَنِهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

بَابُ بَيْعِ الْأَجَامِ وَالسَّمَكِ وَالْقَصَبِ (۳۳۹)

۷۳۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ سَمَكِ الْآجَامِ وَقَصَبِهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

۷۴۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ طَلَبْتُ إِلٰى

امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ محمد بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ ثقیف کا ایک مرد ہر سال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مشکا شراب کا ہدیہ بھیجا کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے ایک مشکا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا جس سال شراب حرام ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ اے ابو عامر اللہ تعالیٰ نے شراب حرام کی اس لئے ہم کو تیری شراب کی حاجت نہیں اس نے کہا کہ یا حضرت آپ لے لیں اور اس کو بیچ کر اس کی قیمت اپنے کام میں لائیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اے ابو عامر جس نے اس کا پینا حرام کیا اس نے اس کا بیچنا اور اس کی قیمت کا کھانا بھی حرام کیا۔

امام ابو حنیفہ رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رہ کا۔

جنگل کے بانس اور مچھلی کے بیچنے کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مکروہ رکھتے تھے جنگل کے تالاب اوران کی بانس کے بیچنے کو۔

امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبد الحمید سے طلب کی یہ بات کہ وہ [illegible]

عَبْدِ الْحَمِيْدِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ أَنْ يَّسْأَلَهُ عَنْ صَيْدِ الْآجَامِ وَقَصَبِهَا فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنَّهُ الْجِنْسُ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا نُجَوِّزُ بَيْعَ الْقَصَبِ إِذَا بَاعَهُ قَائِمَةً فَأَمَّا الصَّيْدُ فَلَا نُجِيْزُ بَيْعَهُ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ يُؤْخَذُ بِغَيْرِ صَيْدٍ فَيَجُوْزُ الْبَيْعُ فِيْهِ وَيَكُوْنُ صَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَخَذَهُ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح۔

عبد العزیز کی طرف خط لکھے اور ان سے آجام کے شکار اور ان کے قصب کا حکم پوچھے تو عمر نے اس کی طرف لکھا کہ وہ ایک جنس ہے اس کا کچھ ڈر نہیں اور ہم اس کو نہیں لیتے بلکہ اگر صرف بانس کو بیچے تو اس کو جائز رکھتے ہیں اور شکار کی بیع کو ہم جائز نہیں رکھتے مگر یہ کہ بغیر شکار کے پکڑا جائے تو اس میں بیع جائز ہے اور مول لینے والے کو اختیار ہے جب کہ دیکھے اس کو اگر چاہے تو اس کو لے اور چاہے تو چھوڑ دے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا۔

بَابٌ ۲۵۹ شِرَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ تَكُوْنُ فِي السِّبْرِ وَالْجَوْهَرِ

اس سونا اور چاندی کے خریدنے کا بیان جو سبر اور جوہر میں ہو

۷۴۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا كَانَ الْخَاتَمُ فِضَّةً وَفِيْهِ فَصٌّ فَاشْتَرِهِ بِمَا شِئْتَ قَلِيْلًا وَإِنْ شِئْتَ كَثِيْرًا وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلَا نُجِيْزُ الْبَيْعَ حَتّٰى يُعْلَمَ أَنَّ الثَّمَنَ أَكْثَرُ مِنَ الْفِضَّةِ الَّتِيْ فِي الْخَاتَمِ فَيَكُوْنُ فَضْلُ الثَّمَنِ بِالْفَصِّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب انگوٹھی چاندی کی ہو اور اس میں نگینہ ہو تو اس کو جس طرح خریدے درست ہے خواہ تھوڑی قیمت کے عوض ہو یا زیادہ قیمت کے عوض اور ہم اس کو نہیں لیتے اور نہیں جائز ہے ہم بیع یہاں تک کہ معلوم کیا جائے کہ قیمت اس چاندی سے زیادہ ہے جو کہ انگوٹھی میں ہے تو زیادہ قیمت نگینہ کے بدلے ہو جائے گی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

۷۴۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ سَرِيْعٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بُعِثَ إِلَى عُمَرَ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ خُسْرُوَانِيٍّ قَدْ أُحْكِمَتْ صَنْعَتُهُ فَأَمَرَ الرَّسُوْلَ أَنْ يَّبِيْعَهُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ولید بن سریع۔ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ خسروانی چاندی کا ایک برتن حضرت عمرؓ کے پاس بھیجا گیا جس کی صنعت مضبوط کی گئی تھی تو حضرت عمرؓ نے ایلچی کو اس کے بیچنے کا حکم دیا ایلچی پھر آیا اور کہا۔ کہ مجھ کو اس کی قیمت

فَرَجَعَ الرَّسُوْلُ فَقَالَ إِنِّيْ أَتَاهُ عَنْهُ وَذَهَبَ قَالَ عُمَرُ لَا فَإِنَّ الْفَضْلَ رِبًوا وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

سے زیادہ قیمت تھی تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ زیادہ قیمت نہ لے کہ زیادتی سود ہے اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

بَابٌ (۲۵) شِرَاءِ الدَّرَاهِمِ الثِّقَالِ بِالْخِفَافِ وَالرِّبٰو

ہلکے درہموں سے بھاری درہموں کو خریدنے اور سود کا بیان

۳۴۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْزُوْقٌ عَنْ أَبِيْ لَيْلَىٰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ إِنَّا نَقْدَمُ الْأَرْضَ بِهَا الْوَرِقُ الثِّقَالُ الْكَاسِدَةُ وَمَعَنَا وَرِقٌ خِفَافٌ نَافِقَةٌ أَنَبِيْعُ وَرِقَنَا بِوَرِقِهِمْ قَالَ لَا وَلٰكِنْ بِعْ وَرِقَكَ بِالدَّنَانِيْرِ وَوَرِقَهُمْ اشْتَرِ بِالدَّنَانِيْرِ وَلَا تُفَارِقْ صَاحِبَكَ شِبْرًا حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ مِنْهُ فَإِنْ صَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتِ فَاصْعَدْ مَعَهٗ وَإِنْ وَثَبَ فَثِبْ مَعَهٗ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رحـ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ مرزوق۔ ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے کہا کہ ہم ایک زمین میں آتے ہیں جس میں چاندی بھاری کھوٹی ہے اور ہمارے ساتھ چاندی ہلکی کھری ہے کیا ہم اپنی چاندی سے ان کی چاندی خریدیں ابن عمرؓ نے کہا کہ نہ خرید لیکن اپنی چاندی دیناروں کے ساتھ بیچ ڈال پھر دیناروں کو ان کی چاندی خرید اور تجھ سے تیرا ساتھی جدا نہ ہو یہاں تک کہ تو اس سے حق اپنا پورا لے دے یعنی قبضہ کرے، اور اگر وہ گھر پر چڑھ جائے تو تو بھی اس کے ساتھ گھر پر چڑھ جا اور اگر کودا ہو تو تو بھی اس کے ساتھ کودا ہو اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

(ف) اس سے معلوم ہوا کہ چاندی کو چاندی کے سے کم و بیش کر کے بیچنا درست نہیں اگرچہ ایک طرف کھری ہو اور ایک طرف کھوٹی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قبضہ کرنے سے پہلے کسی چیز کا بیچنا درست نہیں۔

۳۴۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ الْعَوْفِيُّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًوا وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًوا وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلًا

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عطیۃ العوفی۔ ابی سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ سونا سونے کے بدلے برابر برابر ہو زیادہ لینا سود ہے۔ اور چاندی چاندی کے بدلے برابر چاہیے اور زیادتی سود ہے اور گیہوں گیہوں کے بدلے برابر ہو اور زیادتی سود ہے اور جو جو کے بدلے برابر ہو۔ اور زیادتی سود ہے

بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًوا وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًوا وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ وَالْفَضْلُ رِبًوا وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

اور کھجور کے بدلے کھجور برابر چاہیے اور زیادہ لینا سود ہے اور نمک نمک کے بدلے برابر ہو اور زیادتی سود ہے اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحہ کا۔

(ف) یعنے چاندی اور سونے اور تلنے والی چیزوں کے بیچنے میں دو صورتیں ہیں ایک صورت یہ ہے کہ دونوں طرف ایک جنس ہو جیسے چاندی کو چاندی سے بیچنا یا گیہوں کو گیہوں سے تو اس میں یہ شرط ہے کہ اسی وقت ہاتھوں ہاتھ ہو ادھار نہ ہو اور تول میں دونوں برابر ہوں اور اگر کم و بیش ہو یا ایک چیز موجود ہو اور دوسری غائب ہو تو بھی سود ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں طرف دو جنسیں ہوں جیسے چاندی کو سونے سے بیچنا یا جو کو گیہوں سے بیچنا تو اس میں شرط یہ ہے کہ ہاتھوں ہاتھ ہو اس میں کمی بیشی درست ہے اور اگر ایک طرف سے ادھار ہو تو یہ درست نہیں۔

بَابُ الْقَرْضِ (۲۵۳)

قرض لینے کا بیان

۷۴۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ أَقْرَضَ رَجُلًا دَرَاهِمَ فَجَاءَهُ بِأَفْضَلَ مِنْهَا قَالَ الْوَرِقُ بِالْوَرِقِ أَكْرَهُ الْفَضْلَ فِيْهَا حَتّٰى يَأْتِيَ بِمِثْلِهَا وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا لَا بَأْسَ بِهٰذَا مَا لَمْ يَكُنْ شَرْطًا اشْتَرَطَهُ عَلَيْهِ فَإِذَا كَانَ شَرْطًا اشْتَرَطَهُ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جس مرد نے ایک مرد کو چاندی قرض دی وہ اس کے پاس اس سے افضل چاندی لایا میں اس میں زیادتی کو مکروہ سمجھتا ہوں یہاں تک کہ اس کے برابر دے اور ہم اس کو نہیں لیتے اگر اس پر کوئی شرط نہ کی ہو تو اس کا کوئی ڈر نہیں اور اگر اس پر کوئی شرط کر لی ہو تو اس میں بہتری نہیں۔ امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

۷۴۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُقْرِضُ الرَّجُلَ الدَّرَاهِمَ عَلٰى أَنْ يُؤَدِّيَهُ بِالرَّيِّ قَالَ أَكْرَهُهُ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی آدمی کسی مرد کو درہم قرض دے اس شرط پر کہ اس کو رے میں ادا کرے تو میں مکروہ رکھتا ہوں اس کو اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالے کا۔

۷۴۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَلَا خَيْرَ فِيْهِ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو قرض نفع کھینچے اس میں بہتری نہیں اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحہ کا۔

بَابُ الْعِقَارِ وَالشُّفْعَةِ (۲۵۳)

۷۴۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ الشُّفْعَةُ مِنْ قِبَلِ الْأَبْوَابِ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا الشُّفْعَةُ لِلْجِيرَانِ الْمُلَازِقِينَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۷۴۹ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا شُفْعَةَ إِلَّا فِي أَرْضٍ أَوْ دَارٍ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

۷۵۰ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ سَعْدٌ بَيْتًا لَهُ فَقَالَ خُذْهُ فَإِنِّي أُعْطِيتُ بِهٖ أَكْثَرَ مِمَّا تُعْطِينِي بِهٖ وَلٰكِنَّكَ أَحَقُّ بِهٖ لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهٖ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

زمین اور شفعہ کا بیان

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ شریح نے کہا کہ حق شفعہ دروازوں کی طرف سے ہے (یعنے اگر دروازے ملے ہوئے ہوں تو حق شفعہ ثابت ہے ورنہ نہیں) اور ہم اس کو نہیں لیتے شفعہ متصل ہمسایوں کے لئے ہے یعنے جس کا گھر ملا ہوا ہو اس کے لئے حق شفعہ ثابت ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا۔

محمد - ابوحنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ شفعہ نہیں ہے مگر زمین میں یا گھر میں اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد - ابوحنیفہ - عبدالکریم - مسور بن مخرمہ رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں کہ سعد نے اپنا ایک گھر مجھ کو پیش کیا اور کہا کہ تو اس کو لے لے کہ مجھ کو اس سے زیادہ قیمت ملتی ہے جو تو مجھ کو دیتا ہے لیکن تو اس کا زیادہ حق دار ہے اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ ہمسایہ زیادہ حق دار ہے اپنے نزدیک ہونے کے سبب سے جب کوئی مکان بکے تو ہمسائے کے ہوتے اجنبی آدمی اس کو مول نہیں لے سکتا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ (٢٥٤) الْمُضَارَبَةِ بِالثُّلُثِ وَالْمُضَارَبَةِ بِمَالِ الْيَتِيْمِ وَمُخَالَطَتِهٖ

تہائی حصے پر مضاربت کرنا اور یتیم کے مال سے مضاربت کرنا اور اس کے مال کو اپنے مال سے ملانا۔

٧٥١۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُعْطِي الْمَالَ مُضَارَبَةً بِالثُّلُثِ اَوِ النِّصْفِ وَزِيَادَةِ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ قَالَ لَا خَيْرَ فِي هٰذَا اَرَاَيْتَ لَوْ لَمْ يَرْبَحْ اِلَّا دِرْهَمًا مَا كَانَ لَهٗ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص مال مضاربت کے لئے تہائی یا نصف اور دس درہم کی زیادتی کی شرط کے ساتھ دے تو اس میں بہتری نہیں بھلا بتلاؤ کہ اگر ایک درہم بھی نفع نہ ہو تو اس کو کیا ملے گا۔ اور اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

٧٥٢۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لَوْ وُلِّيْتُ مَالَ يَتِيْمٍ لَخَلَطْتُ طَعَامَهٗ بِطَعَامِيْ وَشَرَابَهٗ بِشَرَابِيْ وَلَمْ اَجْعَلْهُ بِمَنْزِلَةِ الرِّجْسِ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے کہا کہ اگر میں یتیم کے مال کی والی ہوں تو البتہ میں اس کا کھانا اپنے کھانے کے ساتھ اور اس کا پانی اپنے پانی کے ساتھ ملاؤں اور میں اس کو بجائے گندگی کے نہ شمار کروں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ مُحَمَّدٌ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ قَالَ مَا شَاءَ الْوَصِيُّ صَنَعَ بِهٖ اِنْ رَاٰى اَنْ يُوْدِعَهٗ وَاِنْ رَاٰى اَنْ يَتَّجِرَ بِهٖ وَاِنْ رَاٰى اَنْ يَدْفَعَهٗ مُضَارَبَةً دَفَعَهٗ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا امام محمد رح نے کہا کہ یتیم کے مال میں وصی جو چاہے کرے اگر اس کو امانت رکھنا چاہے تو امانت رکھے اور اگر اس سے تجارت کرنی چاہے تو تجارت کرے اور اگر کسی کو مضاربت کے طور پر دینا چاہے تو دے اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

٧٥٣۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ مَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَ قَرْضًا۔

سے روایت کرتے ہیں کہ سعید ابن جبیر نے اس آیت کی تفسیر میں "جو مالدار ہو تو چاہیے کہ بچا رہے یتیم کے مال سے اور جو کوئی محتاج ہو تو کھائے دستور کے" کہا کہ مراد اس سے قرض ہے۔

۷۵۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَا يَأْكُلُ الْوَصِيُّ مَالَ الْيَتِيمِ شَيْئًا قَرْضًا وَلَا غَيْرَهُ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت روایت کرتے ہیں کہ وصی اور یتیم کے مال سے کوئی چیز نہ کھائے نہ بطور قرض کے اور نہ کسی اور طرح سے اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۷۵۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكٰوةٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ لیث بن ابی سلیم۔ مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

بَابُ (۲۵۵) مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مَالُ مُضَارَبَةٍ أَوْ وَدِيعَةٍ

اگر کسی کے پاس مضاربہ یا امانت کا مال ہو تو اس کا کیا حکم ہے

۷۵۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمُضَارَبَةِ وَالْوَدِيعَةِ إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ فَمَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ يَكُونُ جَمِيعًا أُسْوَةَ الْغُرَمَاءِ إِذَا لَمْ تُعْرَفَا بِأَعْيَانِهِمَا الْوَدِيعَةُ وَالْمُضَارَبَةُ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ مضاربت اور امانت جبکہ کسی مرد کے پاس ہو اور مر جائے اور اس پر قرض یا امانت ہو تو سب قرضخواہ برابر ہیں جب کہ بعینہٖ امانت اور مضاربت کی ذات نہ پہچانی جائے اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ (۲۵۶) الْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

تہائی یا چوتھائی پر مزارعت کرنے کا بیان

۷۵۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں۔

عَنْ حَمَّادٍ اَنَّهٗ سَاَلَ طَاؤُسًا وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ اَوِ الرُّبُعِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَكَرِهَهٗ فَقَالَ اِنَّ طَاؤُسًا لَهٗ اَرْضٌ يُزَارِعُهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَالَ۔

کہ انہوں نے طاؤس اور سالم سے تہائی یا چوتھائی پر مزارعت کا حکم پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس میں کچھ ڈر نہیں تو میں نے ابراہیم سے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے اس کو مکروہ رکھا اور ابراہیم نے کہا کہ طاؤس کی زمین ہے اس میں مزارعت کرتا ہے۔ اسی لئے اس نے اس کے جواز کا حکم کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ كَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَاْخُذُ بِقَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ وَنَحْنُ نَاْخُذُ بِقَوْلِ سَالِمٍ وَطَاؤُسٍ لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا۔

امام محمد نے کہا کہ ابو حنیفہ ابراہیم کے قول کو لیتے تھے اور ہم سالم اور طاؤس کے قول کو لیتے ہیں ہم اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔

۷۵۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ وَاصِلِ بْنِ اَبِيْ جَمِيْلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ اشْتَرَكَ اَرْبَعَةُ نَفَرٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْ عِنْدِيَ الْبَذْرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِنْ عِنْدِيَ الْعَمَلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِنْ عِنْدِيَ الْفَدَّانُ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِنْ عِنْدِيَ الْاَرْضُ قَالَ فَاَلْغٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الْاَرْضِ وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْفَدَّانِ اَجْرًا مُسَمًّى وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْعَمَلِ دِرْهَمًا لِكُلِّ يَوْمٍ وَاَلْحَقَ الزَّرْعَ كُلَّهٗ بِصَاحِبِ الْبَذْرِ

محمد۔ عبد الرحمٰن اوزاعی۔ واصل بن ابی جمیل مجاہد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چار آدمی شریک ہوئے ایک نے کہا میں تخم دوں گا اور دوسرے نے کہا کہ میں محنت کروں گا۔ اور تیسرے نے کہا کہ میں بیل دوں گا اور چوتھے نے کہا کہ میں زمین دوں گا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاحب زمین کا حصہ باطل کیا اور بیل والے کے واسطے مزدوری مقرر کی اور صاحب عمل کے لئے ایک درہم ہر دن کے بدلے مقرر کیا اور کھیتی سب تخم والے کے حوالے کی۔

بَابُ (۲۵) مَا يُكْرَهُ مِنَ الزِّيَادَةِ عَلٰى مَنْ اَجَرَ الشَّيْءَ بِاَكْثَرَ مِمَّا اسْتَاْجَرَهٗ

ایک چیز اُجرت پر لے کر دوسرے شخص کو زیادہ اُجرت پر دینے کا بیان

۷۵۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَسْتَاْجِرُ الْاَرْضَ ثُمَّ يُؤَاجِرُهَا بِاَكْثَرَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو آدمی کسی سے زمین اُجرت پر لے پھر اُس سے زیادہ اُجرت پر کسی کو دے تو اس

بِهَا إِنَّمَا أَجَرْتُهَا قَالَ لَا خَيْرَ فِي الْفَضْلِ إِلَّا أَنْ تُحْدِثَ فِيهَا شَيْئًا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

٧٦٠ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَاصِمٍ الثَّقَفِيِّ عَنِ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِحَائِطٍ فَأَعْجَبَهُ فَقَالَ لِمَنْ هَذَا فَقَالَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُهُ قَالَ لَا تَسْتَأْجِرْهُ بِشَيْءٍ مِنْهُ۔

٧٦١ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ مَكَّةَ فَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا وَأَكْلُ ثَمَنِهَا وَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ أُجُورِ بُيُوتِ مَكَّةَ شَيْئًا فَإِنَّمَا يَأْكُلُ نَارًا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ يُكْرَهُ أَنْ تُبَاعَ الْأَرْضُ وَلَا يُكْرَهُ بَيْعُ الْبِنَاءِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

میں بہتری نہیں مگر یہ کہ اس میں کوئی نئی چیز پیدا کرے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابوالحصین عثمان بن عاصم ثقفی - ابن رافع - اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک باغ کے پاس سے گذرے تو وہ باغ آپ کو اچھا معلوم ہوا فرمایا یہ باغ کس کا ہے رافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا حضرت صلعم میرا ہے میں نے اس کو اُجرت پر لیا ہے۔ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا کوئی حصہ اُجرت پر نہ دینا۔

محمد - ابوحنیفہ - عبداللہ بن ابو زیاد - ابن ابی نجیح ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مکہ حرام کیا اس لئے حرام ہے اُس کے گھروں کا بیچنا اور اس کی قیمت کا کھانا اور فرمایا کہ جو کوئی مکے کے گھروں کی اُجرت کھائے تو وہ صرف آگ کھاتا ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا کہ زمین کا بیچنا مکروہ ہے اور عمارت کا بیچنا مکروہ نہیں۔ اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔

(٢٥٩) بَابُ الْعَبْدِ يَأْذَنُ لَهُ سَيِّدُهُ فِي التِّجَارَةِ أَنَّهُ ضَامِنٌ

غلام ضامن ہے اگر اسکا مالک اسکو تجارت کی اجازت دے

٧٦٢ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَبْدِ يَكُوْنُ لَهُ سَيِّدٌ فَيَأْذَنُ لَهُ فِي التِّجَارَةِ فَيَصِيْرُ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَاَعْتَقَهُ صَاحِبُهُ اَنَّ عَلَيْهِ قِيْمَتَهُ فَاِنْ فَضَلَ عَلَيْهِ بَعْدَ قِيْمَتِهِ مِنَ الدَّيْنِ شَيْءٌ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنًا طَلَبَ الْغُرَمَاءُ الْعَبْدَ بِمَا كَانَ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلٍ وَاِنْ بَاعَهُ السَّيِّدُ غَرِمَ لِلْغُرَمَاءِ ثَمَنَهُ فَاِنْ اُعْتِقَ الْعَبْدُ يَوْمَئِذٍ مِنَ الدَّيْنِ اَخَذَهُ الْغُرَمَاءُ بِمَا كَانَ فَضَلَ عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ بَعْدَ ثَمَنِهِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِذَا اَجَازَ الْغُرَمَاءُ الْبَيْعَ فَاِنْ لَمْ يُجِيْزُوْهُ كَانَ لَهُمْ اَنْ يَنْقُضُوْهُ حَتّٰى يُبَاعَ الْعَبْدُ لَهُمْ فِيْ دَيْنِهِمْ اِلَّا اَنْ يَقْضِيَهُمُ الْبَائِعُ اَوِ الْمُشْتَرِيْ دَيْنَهُمْ فَيَجُوْزُ الْبَيْعُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

کرتے ہیں کہ اگر کسی غلام کو اس کا مالک سوداگری کے لیے اجازت دے اور غلام پر قرض ہو جائے اور اس کا مالک اس کو آزاد کر دے تو لازم ہے غلام پر اس کی قیمت اور اگر زیادہ ہو اس پر کوئی چیز اسکی قیمت کے بعد اس قرض سے جو اس پر تھا تو طلب کریں قرضخواہ غلام سے وہ چیز جو باقی ہو قرض سے اور اگر مالک اس کو بیچ ڈالے تو تاوان ملایا جائے اس پر اس کی قیمت کا قرض خواہوں کے واسطے اگر کسی غلام آزاد کیا جائے تو لیں گے اسکو قرض خواہ اس چیز کے عوض جو اس کے مول کے بعد اس پر قرض باقی ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا جب کہ جائز رکھیں قرض خواہ بیع کو اور اگر بیع کو جائز نہ رکھیں تو جائز ہے ان کو توڑنا اس کا یہاں تک کہ بیچا جائے غلام ان کے قرض میں مگر یہ کہ ادا کر دے بائع یا خریدار قرض ان کا تو جائز ہوگی بیع اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالےٰ کا۔

بَابُ ٢٩٩ ضَمَانِ الْاَجِيْرِ الْمُشْتَرَكِ

مزدور مشترک کی ضمانت کا بیان

٧٦٣ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ شُرَيْحًا لَمْ يُضَمِّنْ اَجِيْرًا قَطُّ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ لَا يُضَمِّنُ الْاَجِيْرَ الْمُشْتَرَكَ اِلَّا مَا جَنَتْ يَدُهُ۔

٧٦٤ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ بِشْرٍ اَوْ بَشِيْرٍ شَكَّ مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَانَ لَا يُضَمِّنُ الْقَصَّارَ وَلَا الصَّائِغَ وَلَا الْحَائِكَ

محمد - ابو حنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیمؒ نے کہا کہ شریحؒ نے مزدور کو قابل ضمانت نہیں قرار دیا ہے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا کہ نہیں ضامن ہوتا مزدور مشترک مگر جو قصور کرے اس کا ہاتھ۔

محمد - ابو حنیفہ - بشر یا بشیر - ابی جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نہ ضامن ٹھہراتے تھے دھوبی کو اور سنار کو اور نہ جولاہے کو۔

قال محمد وهو قول أبي حنيفة رضي الله عنه

باب (۲۶) الرهن والعارية والوديعة من الحيوان وغيره

٧٦٥ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في العارية من الحيوان والمتاع ما لم يخالف المستعير إلى غير الذي فسرق المتاع أو أصابته الآفة النائبة فليس عليه ضمان.

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رح.

٧٦٦ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه لم يكن يضمن العارية

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى

٧٦٧ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن إبراهيم قال إذا كان الرهن يسوى أكثر مما فيه فهو في الفضل مؤتمن فإذا كان الرهن أقل مما رهن فيه ذهب من حقه بقدر الرهن وكان ما بقي على صاحب الرهن

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة عليه الرحمة

٧٦٨ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن علي بن الأقمر عن شريح قال أتى شريحا رجل وأنا عنده فقال دفع إلي هذا ثوبا لأصبغه فاحترق

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا۔

حیوان وغیرہ کے رہن اور عاریت اور امانت کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ حیوان اور متاع کی عاریت میں جب تک مستعیر معیر کے قول کی مخالفت نہ کرے اور اسباب چوری جائے یا اس کو گم کرے یا چارپایہ ضائع ہو جائے تو اس پر بدلہ نہیں۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہی قول ہے۔ امام ابو حنیفہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم عاریت میں بدلہ نہ لیتے تھے۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر چیز مرہون زیادہ ہو کسی چیز سے کہ وہ اس میں رہن ہے تو مرہون زیادتی کا امین ہے۔ اگر جو چیز مرہون کم اس چیز سے کہ اس میں رہن ہے تو دور ہوگا حق اس کا بقدر رہن کے اور جو باقی ہو تو قرض ہوگا راہن پر۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ علی بن اقمر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد شریح کے پاس آیا اور میں ان کے پاس بیٹھا تھا اس نے کہا کہ اس شخص نے مجھ کو رنگنے کے لئے کپڑا دیا تھا میرا گھر جل گیا اور میرے گھر

بَيْتِهِ فَاحْتَرَقَ ثَوْبُهُ فِي بَيْتِهِ قَالَ ادْفَعْ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ قَالَ أَدْفَعُ وَقَدِ احْتَرَقَ بَيْتِي قَالَ أَرَأَيْتَ لَوِ احْتَرَقَ بَيْتُهُ كُنْتَ تَدَعُ أَجْرَكَ
قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ لَا يَضْمَنُ مَا احْتَرَقَ فِي بَيْتِهِ لِأَنَّ هٰذَا الشَّيْءَ مِنْ جِنَايَةِ يَدِهِ۔

ہیں اس کا کپڑا بھی جل گیا انہوں نے کہا کہ اس کا کپڑا اس کو پھیر دے اس نے کہا کہ میں اس کا کپڑا اس کو پھیر دوں حالانکہ میرا گھر جل گیا شریح نے کہا کہ بھلا بتاؤ کہ اگر اس کا گھر جل جاتا تو کیا تم اپنی اجرت چھوڑ دیتے۔
امام محمد رح نے کہا کہ نہیں ضامن ہوگا اس چیز کا جو اس کے گھر میں جلی اس لئے کہ وہ اس کے ہاتھ کا قصور نہیں کہ اس پر تاوان آئے۔

بَابُ (۲۶۶) مَنِ ادَّعٰى دَعْوٰى حَقٍّ عَلٰى رَجُلٍ

کسی شخص پر حق کے دعویٰ کا بیان

۷۶۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ وَكَانَ لَا يَرُدُّ الْيَمِينَ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ گواہ کا لانا مدعی پر ہے اور اگر مدعی کے پاس گواہ نہ ہوں تو مدعا علیہ پر قسم آتی ہے اور وہ قسم رد کرتے تھے۔
امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا

بَابُ (۲۶۷) مَنْ أَحْدَثَ فِي غَيْرِ فِنَائِهِ فَهُوَ ضَامِنٌ

اپنے صحن کے علاوہ کسی چیز میں نئی بات پیدا کرنے والا ضامن ہے

۷۷۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ فِي حَائِطِهِ الصَّخْرَةَ فَيَسْتَغْرِبُهَا الْحُمُولَةُ أَوْ يُخْرِجُ الْكَنِيفَ إِلَى الطَّرِيقِ قَالَ يَضْمَنُ كُلَّ شَيْءٍ إِذَا أَصَابَ هٰذَا الشَّيْءُ ذُكِرَتْ لِأَنَّهُ أَحْدَثَ شَيْئًا فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا يَمْلِكُ سَمَاءَهُ فَقَدْ ضَمِنَ مَا أَصَابَ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے اپنی دیوار میں پتھر لگایا اور اس کے ساتھ حمولہ کو ڈانکنے یا پائخانے کو راہ کی طرف نکالے ان چیزوں کا مجھ سے ذکر کیا گیا ان سب کا ضامن ہوگا اس لئے کہ اس نے اپنے غیر ملک میں ایک چیز پیدا کی اور نہیں مالک ہے وہ اس کے سما کا لہذا اس امر میں سے جس کا ارتکاب کیا ضامن ہوگا۔
امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور

قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رح

بَابُ ٢٦٣ الْأُضْحِيَةِ وَاخْصَاءِ الْفَحْلِ

٤٤١۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْأُضْحِيَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى أَهْلِ الْأَمْصَارِ مَا خَلَا الْحَاجَّ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رح

٤٤٢۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْأَضْحٰى ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رح

٤٤٣۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ ذَبَحَ أَحَدَهُمَا عَنْ نَفْسِهِ وَالْآخَرَ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٤٤٤۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ كِدَامِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي كِبَاشٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نِعْمَ الْأُضْحِيَةُ الْجَذَعُ السَّمِيْنُ مِنَ الضَّأْنِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ

٤٤٥۔ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ

امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

قربانی اور نر کے خصی کرنے کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ قربانی واجب ہے شہر والوں پر سوائے حاجیوں کے کہ ان پر قربانی واجب نہیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ قربانی تین دن کرنی درست ہے قربانی کے دن اور دو دن اس کے بعد گیارہویں اور بارھویں کو۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم۔ عبد الرحمن بن سابط سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کئے دو دنبے کالے اور سفید ایک اپنی طرف سے ذبح کیا۔ اور دوسرا اس شخص کی طرف سے جس نے کلمہ پڑھا یعنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ کدام بن عبد الرحمن۔ ابو کباش۔ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ اچھی قربانی سات مہینے کا دنبہ فربہ ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام حنیفہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ مسلم۔ اسود۔ ایک شخص

قال حدثنا سليم الأعور عن رجل عن علي بن أبي طالب قال البقرة تجزئ عن سبعة يشتركون بها.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ گائے کافی ہے سات آدمی کی طرف سے کہ اس کو قربانی کریں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُطْعِمُ أُضْحِيَتَهُ وَلَا يَأْكُلُ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اپنی قربانی اوروں کو کھلائے اور آپ اس سے کچھ بھی نہ کھائے اس میں کچھ حرج نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْأُضْحِيَةِ يَشْتَرِيهَا الرَّجُلُ وَهِيَ صَحِيحَةٌ ثُمَّ يَعْرِضُ فِيهَا عَوَرٌ أَوْ عَجَفٌ أَوْ عَرَجٌ قَالَ تُجْزِئُهُ إِنْ شَاءَ اللهُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جس قربانی کو آدمی خریدے اور وہ تندرست ہو پھر عارض ہوا اس کو کانا ہونا یا دُبلا ہونا یا لنگڑا ہونا تو کافی ہے اس کو اگر چاہے اللہ تعالے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا لَا تُجْزِئُ إِذَا عَوِرَتْ أَوْ عَجِفَتْ عَجَفًا لَا تُنْقِي أَوْ عَرِجَتْ حَتّٰى لَا تَسْتَطِيعَ أَنْ تَمْشِيَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ.

امام محمد رح نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے۔ نہیں جائز ہے قربانی جب کہ کانی ہو یا دُبلی ہو کہ اس کی ہڈی میں گودا نہ رہے یا لنگڑی ہو یہاں تک کہ چل نہ سکے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ تَشْتَرِيَ بِجِلْدِ أُضْحِيَتِكَ مَتَاعًا وَلَا تَبِيعَهُ بِدَرَاهِمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ أَمَّا أَنَا فَأَتَصَدَّقُ بِجِلْدِ أُضْحِيَتِي.

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ تو اپنی قربانی کے کھال کے عوض اسباب خریدے اور نہ بیچے تو اس کو ساتھ درہموں کے ابراہیم نے کہا کہ میں تو اپنی قربانی کی کھال خیرات کر دیتا ہوں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْجَذَعِ مِنَ الضَّأْنِ يُضَحِّي قَالَ يُجْزِئُ وَالثَّنِيُّ أَفْضَلُ.

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ سات مہینہ کا دنبہ قربانی کرنا درست ہے اور ایک سال کا افضل ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ کا۔

٧٨٠ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سُئِلَ إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْخَصِيِّ وَالْفَحْلِ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ فِي الْأُضْحِيَّةِ فَقَالَ الْخَصِيُّ لِأَنَّهُ إِنَّمَا يُطْلَبُ بِذَلِكَ السِّمَنُ

قَالَ مُحَمَّدٌ أَفْضَلُهُمَا أَخْيَرُهُمَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ کسی نے ابراہیم سے سوال کیا کہ خصی قربانی کرنا افضل ہے یا نر؟ انہوں نے کہا کہ خصی قربانی کرنا افضل ہے اس لئے کہ مطلوب اس سے اس کی بہتری ہے۔

امام محمد رحمہ نے کہا کہ جو زیادہ فربہ ہو بہت بہتر ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا۔

٧٨١ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِإِخْصَاءِ الْبَهَائِمِ إِذَا كَانَ يُرَادُ بِهِ صَلَاحُهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ چارپایوں کا خصی کرنا درست ہے جب کہ اس سے ان کی بہتری مقصود ہو۔

امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ کا۔

٧٨٢ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُذْكَرَ اسْمُ إِنْسَانٍ مَعَ اسْمِ اللَّهِ عَلَى ذَبِيحَتِهِ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ قربانی پر اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ کسی آدمی کے نام لئے جانے کو مکروہ سمجھتے تھے یعنی یہ کہ کوئی شخص کہے کہ بسم اللہ اس کو فلاں کی طرف سے قبول کر۔

امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ کا۔

بَابُ الذَّبَائِحِ ٣٦

ذبیحوں کا بیان

٧٨٣ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ فِي قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ اسْمُ اللَّهِ سَمَّى أَوْ لَمْ يُسَمِّ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ یزید بن عبد الرحمن۔ ایک شخص جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کرتے ہیں ہر مسلمان کے دل میں بسم اللہ ہے تو اہ بسم اللہ ذبح کے وقت پڑھے یا نہ پڑھے۔

امام محمد رحمہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا جبکہ بھول کر بسم اللہ چھوڑ دے۔

فذكاها بمروة فأمره النبي صلى الله عليه وسلم بأكلها.

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة.

٧٨٨ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم أن بعيرا من إبل الصدقة ند فطلبوه فلما أعياهم أن يأخذوه رماه رجل بسهم فأصاب مقتله فقتله فسأل النبي صلى الله عليه وآله وسلم عن أكله فقال إن لها أوابد كأوابد الوحش فما أعياكم منها شيء من هذا فاصنعوا به كما صنعتم بهذا ثم كلوه.

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمة الله عليه.

٧٨٩ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن ابن عمر أن بعيرا تردى في بئر بالمدينة فلم يقدروا على نحره فوجئ بسكين من قبل خاصرته حتى مات فأخذ منه ابن عمر عشيرا بدرهمين.

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

٧٩٠ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في البعير يتردى في بئر قال إذا لم تقدروا على نحره فحيث ما وجأته فهو منحره.

و آلہ وسلم نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔

امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ سعید بن مسروق۔ عبایہ بن رفاعہ سے روایت کرتے ہیں کہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا تو لوگوں نے اس کو پکڑنا چاہا لیکن جب اس کے پکڑنے نے ان کو تھکا دیا تو ایک شخص نے اس کو تیر مارا اور اس کو قتل کیا اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے کھانے کا حکم پوچھا۔ تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان میں بھی بھاگنے والے اور نفرت کرنے والے ہیں جنگلی جانوروں کے بھاگنے کی طرح تو جب تم ان سے کوئی بات دیکھو تو اس کے ساتھ وہی کرو جو تم نے اس کے ساتھ کیا پھر اس کو کھاؤ۔

امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ سعید بن مسروق۔ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اونٹ مدینہ کے ایک کنوئیں میں گر گیا اس کے ذبح کرنے پر قدرت نہ ہوئی تو اس کو پہلو کی طرف سے چھری کا بھونک دی گئی یہاں تک کہ مر گیا تو ابن عمر نے اس کا دسواں حصہ دو درہموں کے عوض لیا۔

امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو اونٹ کنوئیں میں گر جائے اور جب اس کے نحر کی قدرت نہ ہو تو جس جگہ تو اس کو بھونک دے وہی اس کے نحر کی جگہ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح

امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم لیتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

بَابُ ۲۶۵ ذَکٰوةِ الْجَنِیْنِ وَالْعَقِیْقَةِ

جنین کے ذبح کرنے اور عقیقہ کا بیان

۷۹۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ لَا تَکُوْنُ ذَکٰوةُ نَفْسٍ ذَکٰوةَ نَفْسَیْنِ یَعْنِیْ اَنَّ الْجَنِیْنَ اِذَا ذُبِحَتْ اُمُّهٗ لَمْ یُؤْکَلْ حَتّٰی یُدْرِکَ ذَکٰوتَهٗ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ نہیں ہوتا ذبح کرنا ایک جان کا ذبح کرنا دو جانوں کا یعنے جب ماں ذبح کی جائے تو اس کے پیٹ کا بچہ نہ کھایا جائے یہاں تک کہ اس کو ذبح کیا جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَاخُذُ بِهٰذَا ذَکٰوةُ الْجَنِیْنِ ذَکٰوةُ اُمِّهٖ اِذَا تَمَّ خَلْقُهٗ وَقَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ عَلَیْهِ الرَّحْمَةُ وَالْغُفْرَانُ بِقَوْلِ اِبْرَاهِیْمَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ هٰذَا۔

امام محمد رح نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے بلکہ بچے کا ذبح کرنا اس کی ماں کا ذبح کرنا ہے جب کہ تمام ہو چکی ہو اس کی پیدائش یعنے اگر مثلاً کوئی بکری ذبح کرے اور اس کے پیٹ سے مرا بچہ نکلے تو اس کا کھانا درست ہے) اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران ابراہیم کے قول کے قائل ہیں۔

۷۹۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ کَانَتِ الْعَقِیْقَةُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ رُفِضَتْ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ عقیقہ زمانہ جاہلیت میں تھا جب اسلام آیا تو وہ چھوڑ گیا (یعنے واجب نہ رہے اس لئے کہ اس کا جواز باقی ہے)۔

۷۹۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّةِ اَنَّ الْعَقِیْقَةَ کَانَتْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ رُفِضَتْ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ایک شخص محمد بن حنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ عقیقہ جاہلیت میں تھا جب اسلام آیا تو وہ چھوڑا گیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

بَابُ (٣٦٦) مَا يُكْرَهُ مِنَ الشَّاةِ وَالدَّمِ وَغَيْرِهٖ

بکری کی کیا چیز مکروہ ہے اور خون وغیرہ کا بیان

٧٩٣ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ وَاصِلِ بْنِ اَبِيْ جَمِيْلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّاةِ سَبْعًا الْمَرَارَةَ وَالْمَثَانَةَ وَالْغُدَّةَ وَالْحَيَاءَ وَالذَّكَرَ وَالْاُنْثَيَيْنِ وَالدَّمَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم يُحِبُّ مِنَ الشَّاةِ مُقَدَّمَهَا۔

محمد۔ عبد الرحمٰن بن عمرو۔ اوزاعی۔ واصل بن ابی جمیل مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ مکروہ قرار دی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بکری سے سات چیز ایک پتا دوسری مثانہ تیسری غدود چوتھی حیا اور پانچویں ذکر چھٹویں خصیے ساتویں خون اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پسند رکھتے تھے بکری کے اگلے حصے کو۔

بَابُ (٣٦٧) مَا اُكِلَ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

کونسے جنگلی اور دریائی جانور کا کھانا درست ہے

٧٩٥ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا خَيْرَ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا يَكُوْنُ فِي الْمَاءِ اِلَّا السَّمَكَ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ پانی کی کسی چیز بہتری نہیں مگر مچھلی میں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا۔

٧٩٦ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلْ مَا جَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ وَمَا قَذَفَ بِهٖ وَلَا تَاْكُلْ مَا طَفَا
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جس مچھلی سے پانی سرک جائے اور جس کو پھینک دے اس کو کھا۔ اور اس مچھلی کو نہ کھا جو مر کر پانی کے اوپر آ جائے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رہ کا۔

٧٩٧ - مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلِ السَّمَكَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ تو کھا سب مچھلی مگر جو مر کر پانی

كُلَّهُ إِلَّا الطَّافِيَ۔

۷۹۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِي قَفْعَةً أَوْ قَفْعَتَيْنِ مِنْ جَرَادٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

کے اوپر آ جائے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ میرے پاس ایک زنبیل یا دو زنبیلیں ٹڈی کی ہوں۔

امام محمد رح نے کہا کہ کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا۔

بَابُ ۱۲۶ مَا يُكْرَهُ مِنْ أَكْلِ لُحُومِ السِّبَاعِ وَأَلْبَانِ الْحُمُرِ

درندوں کے گوشت اور گدھوں کے دودھ کا بیان

۷۹۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّهُ أُهْدِيَ لَهَا ضَبٌّ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِهِ فَنَهَاهَا عَنْهُ فَجَاءَ سَائِلٌ فَأَرَادَتْ أَنْ تُطْعِمَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ أَتُطْعِمِينَهُ مَا لَا تَأْكُلِينَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى۔

۸۰۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ الشَّامِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَأَنْ تُوطَأَ الْحَبَالَى مِنَ الْفَيْءِ وَأَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کو ایک سوسمار بھیجا گیا تو عائشہ نے اس کو کھانے کا حکم نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اس کے کھانے سے منع کیا پھر ایک سائل آیا اور عائشہؓ نے چاہا کہ وہ اس کو کھلا دیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس کو کھلاتی ہے وہ چیز جو خود نہیں کھاتی۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ مکحول سے روایت کرتے ہیں کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچلی والے درندوں کے کھانے سے اور ہر چنگل والے پرندوں سے اور جہاد کی پکڑی ہوئی حاملہ لونڈیوں سے صحبت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ بچہ نہ جنے اور گھر کے پلے ہوئے گدھے کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول

أَبِي حَنِيْفَةَ رح

۸۰۱- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَرِهَ لَحْمَ الْفَرَسِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٖ وَلَا نَرٰى بِلَحْمِ الْفَرَسِ بَأْسًا وَقَدْ جَاءَتْ فِيْ إِحْلَالِهٖ آثَارٌ كَثِيْرَةٌ -

۸۰۲- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا خَيْرَ فِيْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَأَلْبَانِهَا -

مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رح

ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا۔

محمد - ابوحنیفہ - ہیثم - ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ... گھوڑے کا گوشت مکروہ کہا۔

امام محمد رح نے کہا کہ یہ قول ابوحنیفہ کا ہے اور ہم اس کو نہیں لیتے بلکہ ہم گھوڑے کے گوشت میں کچھ حرج نہیں دیکھتے اور اس کے حلال ہونے میں بہت حدیثیں آچکی ہیں۔

محمد - ابوحنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ گدھوں کے گوشت اور دودھ میں کچھ بہتری نہیں ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا۔

بَابُ أَكْلِ الْجُبْنِ (۲۶۹) — پنیر کھانے کا بیان

۸۰۳- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ الْعَوْفِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَهُ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنِ الْجُبْنِ فَقَالَ وَمَا الْجُبْنُ قَالَ شَيْءٌ يُصْنَعُ مِنْ أَلْبَانِ الْإِبِلِ وَأَلْبَانِ الْغَنَمِ وَعَامَّةُ مَنْ يَصْنَعُهُ الْمَجُوْسُ قَالَ اذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رح

محمد - ابوحنیفہ - عطیہ عوفی سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابن عمر رض کے پاس بیٹھا تھا کہ ناگاہ اُن کے پاس ایک مرد آیا اور ان سے پنیر کا حکم پوچھا اُنہوں نے کہا جبن کیا ہے اس نے کہا ایک چیز ہے کہ اونٹوں اور بکریوں کے دودھ سے بنائی جاتی ہے اور اس کو اکثر مجوس بناتے ہیں ابن عمر رض نے کہا بسم اللہ پڑھ اور کھا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

بَابُ الصَّيْدِ تَرْمِيْهِ (۲۷۰) — شکار کو تیر مارنے کا بیان

۸۰۴- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْحَنِيْفَةَ

محمد - ابوحنیفہ - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں

عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ أَوْ يَضْرِبُهُ قَالَ إِذَا قَطَعَهُ بِنِصْفَيْنِ فَكُلْهُمَا جَمِيْعًا وَإِنْ كَانَ مِمَّا يَلِي الرَّأْسَ أَقَلَّ فَكُلْهُمَا جَمِيْعًا وَإِنْ كَانَ مِمَّا يَلِي الرَّأْسَ أَكْثَرَ فَكُلْ مِمَّا يَلِي الرَّأْسَ وَأَلْقِ مَا بَقِيَ مِنْهُ مِمَّا يَلِي الْعَجُزَ فَإِنْ قَطَعْتَ مِنْهُ قِطْعَةً أَوْ عُضْوًا فَبَانَتْ فَلَا تَأْكُلْهَا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ مُعَلَّقًا فَإِنْ كَانَ مُعَلَّقًا فَكُلْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

٥٠٥ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتَاهُ عَبْدٌ أَسْوَدُ فَقَالَ إِنِّيْ فِيْ مَاشِيَةِ أَهْلِيْ وَإِنِّيْ بِسَبِيْلٍ مِنَ الطَّرِيْقِ أَفَأَسْقِيْ مِنْ أَلْبَانِهَا قَالَ نَعَمْ وَإِنِّيْ أَرْمِي الصَّيْدَ فَأُصْمِيْ وَأُنْمِيْ قَالَ كُلْ مَا أَصْمَيْتَ وَدَعْ مَا أَنْمَيْتَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَإِنَّمَا يَعْنِيْ بِقَوْلِهٖ أَصْمَيْتَ مَا لَمْ يَتَوَارَ عَنْ بَصَرِكَ وَمَا أَنْمَيْتَ وَمَا تَوَارَى عَنْ بَصَرِكَ فَإِذَا تَوَارَى عَنْ بَصَرِكَ وَأَنْتَ فِيْ طَلَبِهٖ حَتّٰى تُصِيْبَهُ لَيْسَ بِهٖ جُرْحٌ غَيْرُ سَهْمِكَ فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهٖ۔

٥٠٦ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ

کہ جو شخص شکار کو تیر مارے یا اس کو اور چیز سے مارے تو جب تو اس کو دو ٹکڑے کر ڈالے تو دونوں کو کھا اور اگر سر کے ساتھ کم بدن ہو تو تب بھی دونوں ٹکڑے کھا اور اگر سر کے ساتھ زیادہ ہو تو جو سر کے ساتھ ہو کھا اور جو کولے کی طرف باقی ہو اس کو پھینک دے اور اگر تو اس سے کوئی ٹکڑا یا کوئی عضو کاٹے اور جدا ہو جائے تو اس کو نہ کھا مگر یہ کہ جو اس کے ساتھ لٹکا ہوا ہو پس اگر لٹکا ہوا ہو تو کھا۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سیاہ غلام ابن عباس کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں اپنے مالکوں کے مواشی میں رہتا ہوں اور میں راہ میں ہوتا ہوں تو کیا میں مسافروں کو دودھ پلاؤں انہوں نے کہا ہاں اور کہا کہ میں شکار کی طرف تیر پھینکتا ہوں اور اس کو نظر سے غائب نہیں پاتا اور کبھی غائب پاتا ہوں ابن عباس نے کہا کہ جو تیری نظر سے غائب نہ ہو اس کو کھا اور جو غائب ہو اس کو نہ کھا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور مراد اس کی قول اصمیت سے یہ ہے کہ جب تک تیر نظر سے غائب نہ ہو اور انمیت سے یہ ہے کہ تیری نظر سے غائب ہو اور تو اس کی تلاش میں ہو یہاں تک کہ تو اس کو پہنچے اس حال میں کہ تیرے تیر کے سوا اس میں کسی چیز کا زخم نہ ہو تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ جب تو شکار کو تیر مارے اور

القنيصة وسميت فإن قطعت بنصفين فكله وإن كان مما يلي الرأس أكثر فكل مما يلي الرأس ولتدع ما يلي العجز وإن قطعت منه يدا أو رجلا أو قطعة منها فكل منه غير ما قطعت منه قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

بسم اللہ کہے اگر تو اس کو دو ٹکڑے کر ڈالے تو اس کو کھا اور اگر سر کی طرف زیادہ ہو تو جو سر کی طرف ہو اس کو کھا اور جو اس کے علاوہ ہو اس کو نہ کھا اور اگر اس کا ہاتھ یا پاؤں یا کوئی ٹکڑا کاٹ ڈالے تو کھا اس کے علاوہ جو تو نے کاٹا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ صَيْدِ الْكَلْبِ (۲۱۸)

کتے کے شکار کا بیان

۸۰۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ إِذَا قَتَلَهُ الْكَلْبُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ ذَكَاتَهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهِ إِذَا كَانَ عَالِمًا. قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم۔ عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اگر کتا شکار مار ڈالے ذبح کرنے سے پہلے تو اس کا کیا حکم ہے تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا جبکہ تعلیم یافتہ ہو۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اگر کتا شکار کو مار ڈالے تو اس کا کھانا درست ہے اگر ذبح نہ ہوا ہو اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۸۰۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَمْسَكَ عَلَى كَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ غَيْرُ الْمُعَلَّمِ فَلَا تَأْكُلْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

محمد۔ امام حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر تیرے تعلیم یافتہ کتے پر غیر تعلیم یافتہ کتا شکار کو روک رکھے تو اس کو نہ کھا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

۸۰۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ إِذَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ كَلْبُكَ إِنْ كَانَ عَالِمًا فَكُلْ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ مِنْهُ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا کہ جو شکار تیرے واسطے تیرا کتا پکڑ رکھے اگر کتا سکھایا ہوا ہو تو کھا اور کتے نے اگر اس سے کھایا ہو تو نہ کھا اس سے اس واسطے کہ پکڑا کتے نے شکار کو اپنے لئے اور شکرہ اور باز تو ان

على نفسه وأما الصقر والبازي فكل وإن أكل فإنه تعليمه إذا دعوته أن يجيبك ولا تستطيع ضربه على ترك الأكل۔

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله

۸۱۰۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يرسل كلبه وينسى أن يسمي فأخذه فقتل قال أكره أكله وإن كان يهوديا أو نصرانيا فمثل ذالك۔

قال محمد ولسنا نأخذ بهذا لا بأس بأكله إذا ترك التسمية ناسيا وهو قول أبي حنيفة عليه الرحمة۔

۸۱۱۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا قتادة عن أبي قلابة عن أبي ثعلبة الخشني رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال قلنا إنا نأتي الأرض المشركين أنأكل في آنيتهم قال إن لم تجدوا منها بدا فاغسلوها ثم كلوا فيها قلنا فإنا بأرض صيد قال كل ما أمسك عليك سهمك أو قوسك أو كلبك إذا كان عالما ونهانا عن أكل كل ذي ناب من السباع وكل ذي مخلب من الطير وأن نأكل لحوم الحمر الأهلية۔

کا شکار کھا۔ اگرچہ کھایا ہو اس سے اس واسطے کہ نشانی اسکی تعلیم کی ہے جب تو اس کو بلائے تو پھر آئے اور نہیں طاقت اس کے مارنے کی یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دے جیسے باز وغیرہ کا کھانا چھوڑانا ممکن نہیں۔

امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص شکار کے پیچھے کتا چھوڑے اور بسم اللہ کہنی بھول جائے اور کتا شکار کو پکڑ لے اور مار ڈالے تو اس کا کھانا مکروہ ہے اور اگر یہودی یا نصرانی ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

امام محمد رہ علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے اگر بسم اللہ بھول کر چھوڑ دے تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ قتادہ۔ ابو قلابہ۔ ابی ثعلبہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں عرض کی ہم مشرکین کی زمین میں جاتے ہیں کیا ہم ان کے برتنوں میں کھائیں۔ فرمایا کہ اگر تم اس سے کوئی چارہ نہ پاؤ تو دھو لو ان کو پھر ان میں کھاؤ ہم نے کہا کہ ہم شکار کی زمین میں رہتے ہیں کہ وہاں شکار بہت ہے فرمایا کہ وہ شکار روک رکھے تیرے لئے تیر تیرا یا گھوڑا تیرا یا کتا تیرا جبکہ سکھایا ہوا ہو اور منع فرمایا ہم کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر دانت والے درندہ کے کھانے سے اور ہر پنجہ والے پرندے سے اور یہ کہ ہم گھر کے پلے ہوئے گدھے کا گوشت کھائیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالے عنہ کا۔

بَابُ (۲۷۲) الْأَشْرِبَةِ فِي الْأَنْبِذَةِ وَالشُّرْبِ قَائِمًا وَمَا يُكْرَهُ فِي الشَّرَابِ

پینے کی چیزوں اور نبیذوں اور کھڑے ہوکر پینے کا بیان اور پینے کی چیز میں کیا مکروہ ہے

۸۱۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ أَفْطَرَ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَسَقَاهُ شَرَابًا لَهُ فَكَأَنَّهُ أَخَذَ فِيهِ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مَا هَذَا الشَّرَابُ مَا كِدْتُ أَهْتَدِي إِلَى مَنْزِلِي فَقَالَ عَبْدُ اللهِ مَا زِدْنَاكَ عَلَى عَجْوَةٍ وَزَبِيبٍ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ سلیمان شیبانی۔ ابن زیاد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر کے پاس روزہ افطار کیا تو عبداللہ نے اس کو شربت پلایا تو جیسے کہ اس نے اس کو پکڑ لیا جب اس نے صبح کی تو کہا کہ کیا ہے یہ شربت کہ میں اپنے گھر کی راہ نہیں پا سکتا۔ یعنے مجھ کو اس سے نشہ ہوگیا عبداللہ نے کہا کہ نہیں زیادہ کیا ہم نے عجوہ کھجور اور خشک انگور سے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا۔

۸۱۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ نَبِيذُ الزَّبِيبِ ثُمَّ لَمْ يُلْقَ تَمْرُهُ فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ أَلْقِي فِيهِ تَمَرَاتٍ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر کے لئے خشک انگور بھگویا جاتا تھا اور کھجور نہ ڈالی جاتی تھی تو انہوں نے لونڈی سے کہا کہ اس میں کھجوریں ڈال دے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا۔

۸۱۴۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ لَا بَأْسَ بِشُرْبِ نَبِيذِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ إِذَا خَلَطَهُمَا فَإِنَّمَا كُرِهَا لِشِدَّةِ فِي

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ کھجور اور خشک انگور کی نبیذ پینے میں کوئی حرج نہیں جب کہ دونوں کو ملا کر بھگوئے اس لئے کہ اس وقت صرف ابتدا میں

الْعَيْشِ فِي الزَّمَنِ الْأَوَّلِ كَانَا يُكْرَهُ الشَّنَقُ وَالْخَلِيطُ فَأَمَّا إِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَلَا بَأْسَ بِهِمَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ۔

معاش کی تنگی کے سبب سے ان دونوں کا ملا کر بھگونا مکروہ تھا جس طرح کہ گھی اور گوشت مکروہ تھا لیکن جب خدا تعالٰے نے مسلمانوں پر فراخی کی تو دونوں کا اکٹھا بھگونا درست ہے۔

امام محمد رہ نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا۔

بَابُ النَّبِيْذِ الشَّدِيْدِ (۲۳)

گاڑھی نبیذ کا بیان

۸۱۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ كُنْتُ أَتَّقِي النَّبِيْذَ فَدَخَلْتُ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَطَعِمْتُ مَعَهُ فَنَاوَلَنِيْ قَدَحًا مِنْ نَبِيْذٍ فَلَمَّا رَأَى إِبْطَائِيْ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ رُبَّمَا طَعِمَ عِنْدَهُ ثُمَّ دَعَا بِنَبِيْذٍ الَّذِيْ يَنْبِذُهُ أُمُّ وَلَدِ عَبْدِ اللّٰهِ فَشَرِبَ وَسَقَانِيْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ میں کھجور کے نچوڑے سے بچتا تھا میں ابراہیم کے پاس گیا اور وہ کھانا کھاتے تھے میں نے اُن کے ساتھ کھانا کھایا پھر نبیذ کا ایک پیالہ لایا گیا انہوں نے میری تاخیر دیکھی تو کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے علقمہ نے عبداللہ بن مسعود سے کہ انہوں نے اکثر اوقات اُن کے پاس کھانا کھایا پھر عبداللہ نے اپنا نبیذ منگایا کہ میری ان کی اُم ولد نے اُنکے لئے بھگوئی تھی پھر پیا اور مجھ کو پلایا۔

امام محمد رہ نے کہا کہ یہی قول امام ابو حنیفہ رہ کا ہے۔

۸۱۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُزَاحِمُ بْنُ زُفَرَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ انْطَلَقَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ فَأَرَانَا جَرًّا أَخْضَرَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ النَّبِيْذُ يُنْبَذُ لَهُ فِيْهِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ مزاحم بن زفر ضحاک سے روایت کرتے ہیں کہ ابو عبیدہ چلے تو اُن کو عبداللہ کی سبز ٹھلیا دکھائی جس میں ان کے لئے نبیذ بھگویا جاتا تھا۔

امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

۸۱۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ السَّبِيْعِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَزُوْرًا لِطَعَامِهِمْ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابو اسحاق۔ عمرو بن میمون سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مسلمانوں کے لئے اونٹ ہیں ان کے کھانے کے واسطے۔ اور اُن میں برائی عمر کی آں لگے ہیں اور تحقیق

وَاِنَّ الْعَتِيْقَ مِنْهَا لَا يَحْرُمُ وَاِنَّهٗ لَا يَقْطَعُ لُحُوْمَ هٰذِهِ الْاِبِلِ فِيْ بُطُوْنِهَا اِلَّا النَّبِيْذُ الشَّدِيْدُ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح۔

نقصان دیتا ہے کہ نہیں قطع کرتا گوشت ان اونٹوں کا ان کے پیٹوں میں مگر نبیذ جبکہ گاڑھا ہو اور جوش آئی۔ امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا۔

۸۱۸- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ بِاَعْرَابِيٍّ قَدْ سَكِرَ فَطَلَبَ لَهٗ عُذْرًا فَلَمَّا اَعْيَاهُ ذَهَابُ عَقْلِهٖ قَالَ اَحْبِسُوْهُ فَاِذَا صَحَا فَاجْلِدُوْهُ وَدَعَا بِفَضْلَةٍ فَضَلَتْ فِيْ اِدَاوَتِهٖ فَذَاقَهَا فَاِذَا نَبِيْذٌ شَدِيْدٌ مُمْتَنِعٌ فَدَعَا بِمَاءٍ فَكَسَرَهٗ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحِبُّ الشَّرَابَ الشَّدِيْدَ فَشَرِبَ وَسَقٰى جُلَسَاءَهٗ ثُمَّ قَالَ اكْسِرُوْهُ بِالْمَاءِ اِذَا غَلَبَكُمْ شَيْطَانُهٗ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس ایک گنوار لایا گیا اس حال میں کہ مست تھا انہوں نے اُن سے عذر چاہا جبکہ اُن کو عقل کے دُور ہونے نے تھکایا تو کہا کہ اس کو قید رکھو پھر جب درست ہو تو اس کو کوڑے مارو اور جو شربت اس کے برتن میں بچا ہوا تھا اس کو منگایا اور چکھا پس ناگاہ وہ گاڑھا نبیذ تھا جو ممنوع ہے تو پانی منگایا اور اس کو توڑا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پسند کرتے تھے گاڑھے شربت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ شربت پیا اور اپنے پاس بیٹھنے والوں کو پلایا پھر کہا کہ جب اس کا شیطان تم پر غالب ہو یعنے گاڑھا ہو کر جوش مارے تو اس کو پانی سے توڑ ڈالو۔

امام محمد رح نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

بَابُ نَبِيْذِ الطَّبِيْخِ وَالْعَصِيْرِ

نبیذ اور عصیر پکائے ہوئے کا بیان

۸۱۹- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طُبِخَ الْعَصِيْرُ فَذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهٗ قَبْلَ اَنْ يَغْلِيَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب انگور کا عرق پکایا جائے اس کی دو تہائی خشک ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہے قبل اس کے کہ جوش مارے تو اس میں کچھ حرج نہیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔

۸۲۰- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَشْرَبُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ طلا پیتے تھے جس کی دو تہائی خشک ہو جاتی تھی

الطِّلَاءَ قَدْ ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ وَيَجْعَلُ لَهُ مِنْهُ نَبِيْذًا فَيَتْرُكُهُ حَتّٰى إِذَا اشْتَدَّ شَرِبَهُ وَلَمْ يَرَ بِذٰلِكَ بَأْسًا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

۸۲۱ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ سَرِيْعٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ يَشْرَبُ الطِّلَاءَ عَلَى النِّصْفِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلَا يَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يَشْرَبَ مِنَ الطِّلَاءِ إِلَّا مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

اور ایک تہائی باقی رہتی اور ان کے لئے نبیذ بنایا جاتا تھا تو اس کو چھوڑ دیتے تھے یہاں تک کہ جب گاڑھا ہو جاتا تو اس کو پیتے اور اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔

امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ولید بن سریع۔ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ وہ پیتے تھے طلا کو آدھا ہونے پر یعنی جو آگ پر آدھا خشک ہو جاتا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اس کو نہیں ہم لیتے اور اس کے لئے طلا کا پینا مناسب نہیں مگر جس کی دو تہائی خشک ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہے اور امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

بَابُ السُّكْرِ وَالْخَمْرِ — سکر اور شراب کا بیان

۸۲۲ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَاهُ رَجُلٌ بِهِ صُفْرَةٌ فَسَأَلَهُ عَنِ السُّكْرِ فَنَهَاهُ عَنْهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

۸۲۳ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ وُلِدُوْا عَلَى الْفِطْرَةِ فَلَا تُدَاوُوْهُمْ بِالْخَمْرِ وَلَا تَغْذُوْهُمْ بِهَا فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَجْعَلِ الرِّجْسَ شِفَاءً إِنَّمَا إِثْمُهُمْ عَلٰى مَنْ سَقَاهُمْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد اُن کے پاس آیا کہ جس کا رنگ زرد تھا تو اُن سے سکر کا حکم پوچھا تو اس کو اس سے منع کیا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تمہاری اولاد اسلام کے طریق پر پیدا ہوئی ہے اس لئے شراب سے ان کا علاج نہ کرو اور نہ غذا میں دو اس لئے کہ خدا نے پاک نے حرام میں شفا نہیں رکھی اس کا گناہ صرف اُن لوگوں پر ہے جو اُن کو پلاتے ہیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام

أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ

ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔

(ف) جو چیز مست کر دے یا نشہ لا دے وہ شراب ہے اور حرام ہے خواہ انگور یا کھجور یا منقے یا شہد یا گیہوں یا جوار یا باجرہ یا جو یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی یا کوئی گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ کم ہو یا زیادہ اس کا سب حرام ہے اور یہی مذہب ہے سب اصحاب کا اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام شراب وہی ہے جو شیرہ انگور سے بنے اور جوش مارے گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے اس کے سوا اور چیزیں نشے کے بغیر ان کے نزدیک حرام نہیں لیکن فتویٰ امام محمدؒ کے قول پر ہے کہ ہر قسم کی شراب حرام ہے انگور کی ہو یا کھجور وغیرہ کی ہو۔

بَابُ الشُّرْبِ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالظُّرُوفِ وَالْجَرِّ وَغَيْرِهِ ٢٦٤

٨٢٤ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَلَا تَقُولُوا هُجْرًا فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ وَعَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِي أَنْ تُمْسِكُوهَا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَأَمْسِكُوهَا مَا بَدَا لَكُمْ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ لِيُوَسِّعَ مُوسِعُكُمْ عَلَى فَقِيرِكُمْ وَعَنِ النَّبِيذِ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ ظَرْفٍ فَإِنَّ الظَّرْفَ لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَلَا تَشْرَبُوا الْمُسْكِرَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

٨٢٥ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

برتنوں اور ٹھلیا وغیرہ میں پینے کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ علقمہ بن مرثد۔ بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو منع کیا کرتا تھا قبروں کی زیارت سے تو اب تم ان کی زیارت کیا کرو اور نہ چھوڑو ان کو بیہودہ بس تحقیق اجازت دی گئی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی اور منع فرمایا میں نے تم کو تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے سے تو اب رکھو جب تک تمہارا جی چاہے اور جمع کر رکھو کہ میں نے تم کو صرف اس واسطے منع کیا تھا کہ فراخی کرے مال دار محتاج پر اور منع کیا تھا میں نے تم کو چھوہارے کے بھگونے سے کدو میں اور سبز برتن میں اور رال والے روغنی برتن میں تو اب سب برتنوں میں پیو اس لئے کہ برتن نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ کسی کو حرام کرتا ہے۔ اور نہ پیو نشے والی چیز کو۔

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ اسحاق بن ثابت ثابت۔ علی بن حسینؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک میں گئے تھے تو ایک قوم کے پاس

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ غَزَا غَزْوَةَ تَبُوكَ فَمَرَّ بِقَوْمٍ يَزْفِنُونَ فَقَالَ لَهُمْ مَا هٰؤُلَاءِ فَقَالُوا أَصَابُوا مِنْ شَرَابٍ لَهُمْ قَالَ مَا ظُرُوفُهُمْ قَالَ الدُّبَّاءُ وَالْحَنْتَمُ وَالْمُزَفَّتُ فَنَهَاهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا فِيهَا فَلَمَّا مَرَّ بِهِمْ رَاجِعًا مِنْ غَزَاتِهِ شَكَوْا إِلَيْهِ مَا لَقُوا مِنَ التُّخَمَةِ فَأَذِنَ لَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا فِيهَا وَنَهَاهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا الْمُسْكِرَ۔

گزرے جو کالی بک رہی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا کہ ان کو کیا ہو گیا ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے شراب پی ہے۔ آپ نے پوچھا ان کے برتن کیا ہیں۔ تو لوگوں نے کہا کدو، سبز برتن اور رال والا برتن۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ان برتنوں میں پینے سے منع فرمایا۔ پھر جب آپ جنگ سے واپسی میں ان لوگوں کے پاس سے گزرے تو ان لوگوں نے آپ سے تخمہ کی شکایت کی جس سے ان لوگوں کو دوچار ہونا پڑا تھا۔ تو آپ نے ان لوگوں کو ان برتنوں میں پینے کی اجازت دیدی اور نشے والی چیز کے پینے سے منع فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

٨٢٦- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ خَطَأٌ مِنَ النَّاسِ إِنَّمَا أَرَادُوا السُّكْرَ حَرَامٌ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جس چیز کا کثیر نشہ لاتا ہے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔ یہ لوگوں کی غلطی ہے۔ بلکہ اس سے مقصد صرف یہ ہے کہ ہر شراب کا نشہ حرام ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ۔

امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

٨٢٧- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْأَفْطَسُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ شَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ سالم افطس۔ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر نے مشک سے پانی پیا اس حال میں کہ وہ کھڑے تھے اسی کو ہم لیتے ہیں کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

بَابُ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے کا بیان

٨٢٨- مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ نَزَلْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ

محمد۔ ابو فروہ۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ میں حذیفہ کے ساتھ مدائن میں ایک زمیندار کے پاس اترا وہ ہمارے پاس کھانا لایا ہم نے کھایا پھر

رضي الله تعالى عنه على دهقان بالمدائن فأتانا بطعام فطعمنا فلما فرغنا دعا حذيفة رضي الله عنه بشراب فأتاه بشراب في إناء من فضة فأخذ الإناء فضرب به وجهه فساءنا الذي صنع به فقال هل تدرون لم صنعت هذا قلنا لا قال نزلت به مرة في العام الماضي فأتاني بشراب فيه فأخبرته أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهانا أن نأكل في آنية الذهب والفضة وأن نشرب فيهما ولا نلبس الحرير والديباج فإنهما للمشركين في الدنيا ولنا في الآخرة۔

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة۔

حذیفہ نے پانی منگایا تو وہ چاندی کے برتن میں ان کے پاس پانی لایا حذیفہ نے برتن پکڑا اور اس کے منہ پر مارا ان کی یہ حرکت ہمیں ناگوار گذری۔ تو انہوں نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ کام کیوں کیا ہم نے کہا نہیں حذیفہ نے کہا کہ میں پچھلے سال بھی ایک بار اس کے پاس آیا تھا مجھے اس کو خبر دے دی تھی کہ منع فرمایا ہم کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ ہم سونے چاندی کے برتنوں میں کھائیں اور پئیں اور نہ پہنیں ہم ریشم اور دیبا اس لئے کہ وہ مشرکین کے واسطے دنیا میں ہیں۔ اور وہ ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

باب ۱۴۷ اللباس من الحرير والشهرة والخز

ریشم اور شہرت اور خز کے لباس کے پہننے کا بیان

۸۲۹ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة رحمة الله عليه عن حماد عن إبراهيم أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه بعث جيشا ففتح الله عليهم وأصابوا غنائم كثيرة فلما قفلوا فبلغ عمر بن الخطاب أنهم قد دنوا خرج بالناس يستقبلهم فلما بلغهم خروج عمر رضي الله عنه بالناس لبسوا ما معهم من الحرير والديباج فلما رآهم عمر غضب وأعرض عنهم ثم قال ألقوا ثياب أهل النار فلما رأوا غضب عمر رضي الله تعالى عنه

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک لشکر بھیجا تو خدا نے ان کو فتح دی اور بہت غنیمتیں ہاتھ لگیں جب وہ واپس ہوئے اور عمرؓ کو معلوم ہوا کہ وہ نزدیک آپہنچے ہیں تو لوگوں کے ساتھ ان کی پیشوائی کو نکلے جب ان لوگوں کو عمرؓ کی روانگی کی اطلاع ملی تو ان کے ساتھ جو ریشم اور دیبا تھا انہوں نے پہنا جب عمرؓ نے ان کو دیکھا تو غصے ہوئے اور ان سے منہ پھیر لیا اور کہا کہ دوزخیوں کے کپڑے پھینک دو جب انہوں نے حضرت عمرؓ کا غصہ دیکھا تو ان کو پھینکا اور معذرت کرتے ہوئے آگے بڑھے اور عرض کی کہ ہم نے تو ان

أَلْقُوْهَا ثُمَّ أَقْبَلُوْا يَعْتَذِرُوْنَ فَقَالُوْا إِنَّا لَبِسْنَاهَا لِنُرِيَكَ فِي اللهِ الَّذِي أَفَاءَهُ عَلَيْنَا قَالَ فَسُرِّيَ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْعَلَمِ الْأُصْبُعَ وَالْأُصْبُعَيْنِ وَالثَّلٰثَ وَالْأَرْبَعَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رح۔

کو اس واسطے پہنا تھا کہ ہم آپ کو غنیمت اللہ کی دکھائیں جو خدا نے ہمیں عطا کی تو حضرت عمر کا غصہ دور ہوا پھر اجازت دی ریشم کی نشان میں بقدر ایک انگلی اور دو انگلی اور تین انگلی اور چار انگلی۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

٨٣٠۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اتَّقُوا الشُّهْرَتَيْنِ فِي اللِّبَاسِ أَنْ يَتَوَاضَعَ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَلْبَسَ الصُّوْفَ أَوْ عَزَّ الْخَزِّ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ بچو شہرت سے لباس میں (یعنی دو طرح کے کپڑے سے جو باعث شہرت ہوں) یہ کہ تواضع کرے ایک تمہارا یہاں تک کہ پہنے اون کا کپڑا یا خز۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالے عنہ کا۔

ف: خز ایک کپڑے کا نام ہے کہ صوف اور ریشم سے بنا جاتا تھا اور وہ مباح ہے اور صحابہ اور تابعین نے اسکو پہنا ہے اور جو خز کہ تمام ریشم کا ہوتا ہے وہ مطلقاً حرام ہے۔

٨٣١۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي الْمُغِيْرَةِ قَالَ سَأَلَ بُجَيْرٌ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَأَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ فَقَالَ سَعِيْدٌ غَابَ حُذَيْفَةُ ابْنُ الْيَمَانِ غَيْبَةً فَكَسٰى بَنِيْهِ وَبَنَاتِهِ قُمُصَ الْحَرِيْرِ فَلَمَّا قَدِمَ أَمَرَ بِهِ فَنُزِعَ عَنِ الذُّكُوْرِ وَتُرِكَ عَلَى الْإِنَاثِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رح۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ سلیمان بن ابو مغیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ بجیر نے سعید بن جبیر سے ریشم کے پہننے کا حکم پوچھا اور میں ان کے پاس بیٹھا تھا تو سعید نے کہا کہ حذیفہ کچھ دن غائب رہے تو ان کے بیٹیوں اور بیٹوں نے ریشمی کرتے پہنے جب حذیفہ آئے اس کے اتارنے کا حکم دیا تو مردوں سے اتارا گیا اور عورتوں پر چھوڑ دیا گیا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

٨٣٢۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ الْبَصْرِيُّ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ وَأَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَعِمْرَانَ بْنَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان اور عبد الرحمٰن اور ابو ہریرہ رض اور انس رض بن مالک اور عمران ابن حصین رض اور حسین رض

حُصَيْنٍ وَعُتَيْبَةَ وَشُرَيْحًا كَانُوا يَلْبَسُونَ الْخَزَّ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح۔

٨٣٣ - **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّهُ كَانَ يَلْبَسُ الْخَزَّ۔

٨٣٤ - **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ الْحَرِيرَ وَالذَّهَبَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا مُحَرَّمٌ لِلذُّكُورِ مِنْ أُمَّتِي۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا نَرَى بِهِ لِلْإِنَاثِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى۔

٨٣٥ - **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح۔

٨٣٦ - **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَائِشَةَ حَلَّتْ أَخَوَاتِهَا بِالذَّهَبِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ حَلَّى بَنَاتِهِ بِالذَّهَبِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

اور شریح خز پہنتے تھے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ خز کا پہننا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ سعید بن مرزبان عبد اللہ بن ابی اوفٰی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ خز پہنتے تھے۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ زید بن ابی انیسہ سے وہ مصر کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ریشم اور سونا اپنے ہاتھ میں پکڑا پھر فرمایا یہ حرام ہے میری امت کے مردوں کے لئے۔

امام محمد رح نے کہا کہ عورتوں کے لئے ہم اس میں مضائقہ نہیں سمجھتے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ابراہیم نے کہا کہ عورتوں کو ریشم اور سونے کے پہننے میں کچھ حرج نہیں۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عمرو بن دینار۔ عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بہنوں کو سونا پہنایا اور ابن عمر نے بھی اپنی بیٹیوں کو سونا پہنایا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

بَابُ (٢٦٩) لِبَاسِ جُلُودِ الثَّعَالِبِ وَدِبَاغِ الْجِلْدِ

درندوں کا چمڑا پہننے اور دباغت کا بیان

٨٣٧ - **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى إِبْرَاهِيمَ قَلَنْسُوَةً

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے ابراہیم کے سر پر لومڑی کی ٹوپی دیکھی

ثَعَالِبَ وَكَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِجُلُودِ النَّمِرِ۔

اور وہ چیتے کی کھال میں کچھ حرج نہیں دیکھتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی قول ہے۔

۸۳۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكٰوةُ كُلِّ مَسْكٍ دِبَاغُهٗ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ پاکی ہر کھال کی اس کا پختہ کرلینا ہے یعنے جب چمڑا پکا لیا جائے تو پاک ہو جاتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰے عنہ کا بھی قول ہے۔

۸۳۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ مَنَعَ الْجِلْدَ مِنَ الْفَسَادِ فَهُوَ دِبَاغٌ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا جو چیز کہ کھال کو بگڑنے سے روکے بس وہی اس کی دباغت ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رح کا بھی قول ہے۔

بَابُ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَالْحَدِيْدِ وَغَيْرِهٖ وَنَقْشِ الْخَاتَمِ

سونے اور لوہے وغیرہ کی انگوٹھی پہننے اور اس کے نقش کا بیان

۸۴۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَللّٰهُ وَلِيُّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَكَانَ خَاتَمُ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ حَدِيْدٍ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ابراہیم نخعی کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا۔ ابراہیم کا ولی اللہ پاک ہے اور ابراہیم کی انگوٹھی لوہے کی تھی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يُعْجِبُنَا اَنْ نَتَخَتَّمَ بِالذَّهَبِ وَالْحَدِيْدِ وَلَا بِشَيْءٍ مِنَ الْحِلْيَةِ غَيْرِ الْفِضَّةِ لِلرِّجَالِ فَاَمَّا النِّسَاءُ فَلَا بَاْسَ بِتَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

امام محمد رح علیہ الرحمۃ نے کہا کہ ہم کو سونے اور چاندی کی انگوٹھی کا پہننا پسند نہیں۔ اور کسی قسم کا زیور چاندی کا مردوں کے لئے لیکن عورتوں کو سونے کے پہننے میں کچھ ڈر نہیں اور امام ابو حنیفہ رح کا بھی قول ہے۔

٨٣١- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مَسْرُوْقٍ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ وَكَانَ نَقْشُ خَاتَمِ حَمَّادٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا نَرَى بَأْسًا أَنْ يُنْقَشَ فِي الْخَاتَمِ ذِكْرُ اللهِ مَا لَمْ يَكُنْ آيَةً تَامَّةً فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُوْنَ فِي يَدِهِ فِي الْجَنَابَةِ وَالَّذِي عَلَى غَيْرِ وُضُوْءٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رح۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابراہیم بن محمد بن منتشر۔ محمد بن منتشر سے روایت کرتے ہیں کہ مسروق کی انگوٹھی کا نقش بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور حماد کی انگوٹھی کا نقش لا الٰہ الا اللہ تھا۔

امام محمد رح نے کہا کہ جائز ہے انگوٹھی میں کھودنا ذکر اللہ پاک کا جب تک کہ پوری آیت نہ ہو کیونکہ جنابت اور بے وضو ہونے کی حالت میں اس کا ہاتھ میں رہنا مناسب نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

بَابُ (٢٨١) الْجِهَادِ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَأَنْ يَدْعُوْ مَنْ لَمْ تَبْلُغْهُ الدَّعْوَةُ

جہاد فی سبیل اللہ اور جن کو دعوت نہ پہنچی ہو ان کو دعوت دینے کا بیان

٨٣٢- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا قَالَ اغْزُوْا بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيْلِ اللهِ فَقَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ لَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَإِذَا حَاصَرْتُمْ حِصْنًا أَوْ مَدِيْنَةً فَادْعُوْهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَسْلَمُوْا فَأَخْبِرُوْهُمْ أَنَّهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَهُمْ مَا لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ وَادْعُوْهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَبَوْا فَأَخْبِرُوْهُمْ أَنَّهُمْ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ فَإِنْ أَبَوْا

محمد۔ ابوحنیفہ۔ علقمہ بن مرثد بن بریدہ۔ بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہیں روانہ کرتے تو ان کو فرماتے کہ اللہ کے نام سے خدا کی راہ میں اللہ کا انکار کرنے والوں سے جنگ کرو اور غنیمت کے مال میں چوری نہ کرنا عہد شکنی نہ کرنا اور کسی کا کان ناک نہ کاٹنا اور لڑکے کو نہ مارنا۔ اور جب تم کسی قلعہ والوں یا شہر والوں کو گھیرو تو ان کو اسلام کی طرف بلاؤ کہ مسلمان ہو جائیں۔ اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو ان کو خبر کر دو کہ وہ تحقیق مسلمانوں سے ہیں ان کو ملے گا جو مسلمانوں کو ملتا ہے یعنی ثواب اور غنیمت اور ان پر واجب ہوگا جو مسلمانوں پر واجب ہوتا ہے پھر ان سے درخواست کرو کہ اپنا وطن چھوڑ کر دار الاسلام میں آ رہیں۔ اور اگر وہ لوگ ایمان لا کر وطن چھوڑنا منظور نہ کریں تو ان کو خبر کر دے کہ وہ لوگ دیہاتی مسلمانوں

فَادْعُوهُمْ إِلَى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ
فَإِنْ فَعَلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ ذِمَّةٌ
وَإِنْ أَبَوْا أَنْ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ
فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ قَاتِلْهُمْ
وَإِنْ أَرَادُوكُمْ أَنْ تُنْزِلُوهُمْ
عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلُوهُمْ
فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ مَا حُكْمُ اللّٰهِ
فِيهِمْ وَلٰكِنْ أَنْزِلُوهُمْ
عَلَى حُكْمِكُمْ ثُمَّ
احْكُمُوا فِيهِمْ وَإِذَا أَرَادُوا
مِنْكُمْ أَنْ تُعْطُوهُمْ ذِمَّةَ
اللّٰهِ فَلَا تُعْطُوهُمْ وَلٰكِنْ
أَعْطُوهُمْ ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ
آبَائِكُمْ فَإِنَّكُمْ
إِنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ خَيْرٌ
مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالَى عَنْهُ۔

۸۴۳- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا
قَاتَلْتَ قَوْمًا فَادْعُهُمْ إِذَا لَمْ
يَبْلُغْهُمُ الدَّعْوَةُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ فَإِنْ كَانَتْ
بَلَغَتْهُمُ الدَّعْوَةُ فَإِنْ شِئْتَ
فَادْعُهُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَدْعُهُمْ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ۔

کی طرح ہوں گے اور اگر وہ مسلمان ہونے سے انکار
کریں تو اُن سے جزیہ مانگ اگر جزیہ دینا قبول
کریں تو خبر کر دے اُن کو کہ وہ لوگ ذمی ہیں یعنی خدا
اور رسول کی پناہ میں ہیں اور اگر جزیہ دینے سے انکار
کریں تو اُن کا عہد ان کی طرف پھینک دو پھر ان سے لڑو
اور اگر وہ تم سے چاہیں کہ تم اُن کو خدا کے حکم پر اُتارو
(یعنے اُن سے خدا کا عہد کرو) تو اُن کو خدا کے حکم پر
مت اُتارو اس لئے کہ تم نہیں جانتے کہ حکم اللہ کا کیا
ہے ان کے بارے میں یعنے اُن سے صلح کرنے کا
فیصلہ خدا کی مرضی کے موافق ہے یا نہیں ہے
لیکن اُتارو تم ان کو اپنے حکم پر اور اپنی مرضی پر حکم
کرو اُن کے درمیان اور اگر وہ تم سے چاہیں
کہ تم اُن سے خدا اور اس کے رسول کا عہد کرو
تو اُن سے عہد نہ کرو لیکن ان کو اپنا اور اپنے باپ
دادوں کا قول قرار دو اس لئے کہ اگر تم سے عہد
شکنی ہو جائے تو خدا کی عہد شکنی سے گناہ میں
بہتر ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں
اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالے عنہ کا یہی قول
ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں
کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو کسی قوم سے لڑے
تو ان کو اسلام کی طرف بلا جب کہ اُن کو اسلام
کی دعوت نہ پہنچی ہو۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر ان کو
پہنچے اسلام کی دعوت تو پھر خواہ ان کو دعوت دو یا نہ
دو یعنے ان کو دعوت کرنا ضرور نہیں۔ اور امام
ابو حنیفہ رضی اللہ تعالے عنہ کا یہی
قول ہے۔

بَابُ (٢٤٣) الْغَنِيمَةِ وَالنَّفَلِ

٨٣٤ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي خَمْصَةَ قَالَ بَعَثَهُ عُمَرُ فِي جَيْشٍ إِلَى مِصْرَ فَأَصَابُوا غَنَائِمَ فَقَسَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا فَرَضِيَ بِذَالِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهٰذَا وَلٰكِنَّا نَرَى لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ سَهْمًا لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ۔

٨٣٥ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ النَّفَلَ لِيُغْرِيَ بِذَالِكَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى عَدُوِّهِمْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح۔

٨٣٦ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ النَّفَلُ أَنْ يَقُولَ مَنْ جَاءَ بِسَلَبٍ فَهُوَ لَهُ وَمَنْ جَاءَ بِرَأْسٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا وَهٰذَا النَّفَلُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح

٨٣٧ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَا أَحْرَزَ أَهْلُ الْحَرْبِ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَصَابَهُ الْمُسْلِمُونَ فَهُوَ رَدٌّ عَلَى مَلِيكِهِ

مال غنیمت اور زیادہ دینے کا بیان

محمد - ابو حنیفہ - عبداللہ بن داؤد - منذر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو ایک لشکر میں مصر کی طرف بھیجا ان کو غنیمت ہاتھ لگی تو سوار کو دو حصے اور پیدل کو ایک حصہ دیا حضرت عمرؓ اس سے خوش ہوئے۔

امام محمد رح نے کہا کہ یہ قول ہے امام ابو حنیفہ اور ہم اس کو نہیں لیتے اور لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ سوار کو تین حصے دیئے جاویں ایک حصہ اس کا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ مستحب رکھتے تھے زیادہ حصہ دینے کو علاوہ حصہ غنیمت کے تاکہ مسلمانوں کو لڑائی کی ترغیب ہو۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ نفل یہ ہے کہ امام کہے کہ جو کسی کو مار کر اس کا اسباب اور ہتھیار لائے تو وہ اسی کے لئے ہے اور جو کسی کا سر لائے تو اس کے لئے ایسا مال ہے تو یہ نفل ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رح کا بھی قول ہے۔

محمد - ابو حنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو مال مسلمانوں کا حربی لوگ لوٹ لیں پھر وہ مسلمانوں کے ہاتھ لگے تو وہ اس کے مالک کو پھیر دیا جائے اگر مال غنیمت تقسیم ہونے

إِنْ أَصَابَهُ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ الْفَيْءُ وَإِنْ أَصَابَهُ بَعْدَ مَا قُسِمَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ بِثَمَنِهِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ.

۸۳۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ أَصَابَهُ الْعَدُوُّ ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِنْ وَجَدَهُ صَاحِبُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْسِمَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَإِنْ وَجَدَهُ بَعْدَ مَا قُسِمَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ بِالثَّمَنِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَإِنَّمَا يَعْنِي بِالثَّمَنِ الْقِيْمَةَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ رح.

سے پہلے پہنچے اور اگر مال غنیمت تقسیم ہونے کے بعد اس کو پہنچے تو وہ حق دار ہے اس کا اس کی قیمت کے ذریعہ یعنی قیمت دے کر اس کو خرید لے

امام محمد رح نے کہا کہ ثمن قیمت کو کہتے ہیں اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو چیز کہ کافروں کے ہاتھ لگے پھر اس کے بعد مسلمان اس پر غالب ہوں اگر اس کو اس کا مالک مسلمانوں کے تقسیم سے پہلے اس کو پائے تو وہ اس کا حقدار ہے اور اگر تقسیم کے بعد پائے تو وہ اس کی قیمت کے بدلے حقدار ہے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور مراد ثمن سے قیمت ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۳ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ وَمَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يَتَذَاكَرُ الْفِقْهَ

صحابہ کے فضائل اور فقہ کا تذکرہ کرنے والے صحابہ کا بیان

۸۳۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَذَاكَرُوْنَ الْفِقْهَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأُبَيٌّ وَأَبُو مُوْسٰى عَلٰى حِدَةٍ وَعُمَرُ وَزَيْدٌ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ.

۸۴۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم۔ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھ اصحاب آپس میں فقہ کا تذکرہ کیا کرتے تھے ان میں حضرت علی اور ابی اور ابو موسیٰ علیحدہ تھے اور عمر اور زید اور ابن مسعود علیحدہ تھے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَحْمُومٌ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا أَشَدَّ حُمَّاكَ وَأَنْتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهَا إِذًا أَحَدٌ نَبِيٌّ شُقَّتْ عَلَيَّ إِنَّ أَشَدَّ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَلَاءً نَبِيُّهَا ثُمَّ الْخَيْرُ فَالْخَيْرُ وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلَكُمْ وَالْأُمَمُ۔

کے بدن مبارک کو ہاتھ لگایا اس حال میں کہ آپ کو بخار تھا تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ کو اسی طرح کا بخار آتا ہے حالانکہ آپ رسول ہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مصیبت آتی ہے تو مجھ پر نہایت شاق گذرتا ہے اس امت میں سب سے زیادہ سخت آزمائش نبی کی ہوتی ہے پھر جو بہتر لوگ ہوں پھر جو بہتر لوگ ہوں ایسا ہی حال تم سے قبل کے انبیاء اور امتوں کا تھا۔

۸۵۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُعَلِّمُ النَّاسَ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ بِيَدِهِ عَصًا فَمَرَّ بِرَجُلٍ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ يَا عَبْدَ اللهِ إِنَّهَا مَشْغُولَةٌ قَالَ فَمَضَى ثُمَّ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللهِ كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ يَا عَبْدَ اللهِ إِنَّهَا مَشْغُولَةٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَمَا شَغَلَهَا قَالَ أُصِيبَتْ يَوْمَ مُؤْتَةَ قَالَ فَجَلَسَ عُمَرُ عِنْدَهُ يَبْكِي فَجَعَلَ يَقُولُ لَهُ مَنْ يُوَضِّئُكَ مَنْ يَغْسِلُ رَأْسَكَ وَثِيَابَكَ مَنْ يَصْنَعُ لَكَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ دَعَا لَهُ بِخَادِمٍ فَأَمَرَ لَهُ بِرَاحِلَةٍ وَطَعَامٍ وَمَا يُصْلِحُهُ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ حَتَّى رَفَعَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَصْوَاتَهُمْ يَدْعُونَ اللهَ لِعُمَرَ لِمَا رَأَوْا مِنْ رِقَّتِهِ بِالرَّجُلِ وَاهْتِمَامِهِ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ علی بن اقمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب تعلیم دیتے تھے لوگوں کو مدینے میں اور وہ ان پر گھومتے تھے اس حال میں کہ آپ کے ہاتھ میں لاٹھی تھی تو حضرت عمرؓ ایک مرد پر گذرے جو اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا تھا حضرت عمرؓ نے کہا کہ اے اللہ کے بندے اپنے داہنے ہاتھ سے کھا۔ اس نے کہا کہ اے بندے اللہ کے وہ ہاتھ مشغول ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلے گئے تو دوسرے دن اس کے پاس سے گذرے اور وہ بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا تھا تو حضرتؓ نے اس سے کہا کہ اے بندے اللہ کے داہنے ہاتھ سے کھا اس نے کہا کہ وہ مشغول ہے اسی طرح تین بار کہا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اس کو کس چیز نے مشغول کر رکھا ہے اس نے کہا کہ جنگ موتہ کے دن کام آگیا تھا تو حضرت عمرؓ اس کے پاس بیٹھ کر رونے لگے اور کہنے لگے کہ تجھ کو وضو کون کراتا ہے۔ اور تیرا سر اور کپڑے کون دھوتا ہے۔ کون ایسا ایسا کرتا ہے پھر اس کے لئے غلام منگایا اور اس کے لئے سواری اور کھانا اور اس کی ضروریات کی چیزوں کا حکم دیا یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے اپنی آوازیں بلند کیں اس حال میں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے دعا کرتے تھے اس سبب سے کہ انہوں نے اس مرد کے ساتھ حضرت عمرؓ کی نرمی دیکھی اور مسلمانوں کے امر میں ان کا اہتمام دیکھا۔

۸۵۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابوجعفر محمد بن علی سے روایت کرتے

قال حدثنا أبو جعفر محمد بن علي قال جاء علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه إلى عمر بن الخطاب رضي الله عنه وهو مسجى فقال رحمك الله ما على الأرض أحد أحب إلي أن ألقى الله بصحيفته منك

ہیں کہ حضرت عمرؓ کو جب نیزہ مارا گیا تو حضرت علیؓ ان کے پاس آئے اور کہا کہ خدا کی قسم زمین میں کوئی شخص نہیں کہ میں اللہ سے اس کے صحیفے کے ساتھ ملوں اور وہ مجھ کو تجھ سے محبوب ہو۔ یعنی تمہارا صحیفہ عمل مجھ کو سب سے زیادہ محبوب ہے

باب الصدق والكذب والغيبة والبهتان

صدق وکذب اور غیبت وبہتان کا بیان

٨٥٣ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا معن بن عبد الرحمن عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال ما كذبت منذ أسلمت إلا كذبة واحدة قيل وما هي يا أبا عبد الرحمن قال كنت أرحل لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فأتي برجل من أهل الطائف يرحل له فقال الرجل من كان يرحل لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقيل له ابن أم عبد فأتاني فقال أي الرواحل كنت ترحل لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقلت الطائفية المكية فرحل بها لرسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت من أبغض الرواحل إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال من رحل علينا فقالوا الرجل الطائفي فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مروا ابن أم عبد فليرحل لنا قال فردت إلي الرواحلة۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ معن بن عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ نہیں جھوٹ بولا میں نے جب سے کہ میں مسلمان ہوا مگر ایک بار کسی نے کہا کہ کیا ہے وہ اے ابا عبد الرحمن انہوں نے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری تیار کیا کرتا تھا طائف کا ایک مرد لایا گیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سواری تیار کرے سوار نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کون تیار کرتا تھا اس کو کہا گیا کہ ام عبد کا بیٹا تو وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کون سواری بہت پیاری تھی۔ میں نے کہا کہ طائفیہ مکیہ وہ ایک سواری کا نام ہے پس اس کو اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تیار کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر سوار ہوئے اور وہ سواری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ ناپسند تھی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سواری کس نے تیار کی لوگوں نے عرض کی کہ طائف کے رہنے والے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ام عبد کے بیٹے کو حکم کرو کہ ہماری سواری تیار کرے لہذا سواری پھر میری طرف پھیری گئی۔

٨٥٤ - محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه عن مسروق أنه كان إذا حدث عن عائشة قال حدثتني الصديقة بنت الصديق حبيبة حبيب الله۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ابراہیم بن محمد بن منتشر اپنے والد سے وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے تھے تو کہتے تھے کہ مجھ سے سچی عورت سچے کی بیٹی خدا کے محبوب کی محبوبہ نے حدیث بیان کی۔

۸۵۵۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ فِي الرَّجُلِ مَا فِيْهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَاِنْ قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

محمد - ابوحنیفہ - حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو کسی کا وہ عیب کہے جو اس میں ہو تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر اس کا وہ عیب کہے جو اس میں نہ ہو تو تو نے اس پر بہتان باندھا۔
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کا بھی قول ہے۔

بَابُ صِلَةِ الرَّحِمِ وَبِرِّ الْوَالِدَيْنِ

صلہ رحم اور والدین کیساتھ نیک سلوک کا بیان

۸۵۶۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ نَاصِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَمَلٍ اُطِيْعَ اللّٰهُ بِهِ اَعْجَلَ ثَوَابًا مِنْ صِلَةِ الرَّحِمِ وَمَا مِنْ عَمَلٍ عُصِيَ اللّٰهُ بِهِ اَعْجَلَ عُقُوْبَةً مِنَ الْبَغْيِ وَالْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ تَدَعُ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ۔

محمد - ابوحنیفہ - ناصح - یحییٰ بن ابی کثیر - ابوسلمہ - ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس عمل میں خدا کی اطاعت کی جائے صلہ رحم سے زیادہ جلد بدلہ ملنے والا کوئی عمل نہیں اور جس عمل میں خدا کی نافرمانی کی جائے زنا اور جھوٹی قسم سے زیادہ جلد عذاب ملنے والا کوئی عمل نہیں کہ شہروں کو ویران کر دیتی ہیں۔

۸۵۷۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَيْتُكَ لِاُجَاهِدَ مَعَكَ وَتَرَكْتُ وَالِدَيَّ يَبْكِيَانِ قَالَ فَارْجِعْ اِلَيْهِمَا فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَا يَنْبَغِي الْغَزْوُ اِلَّا بِاِذْنِ الْوَالِدَيْنِ مَا لَمْ يُضْطَرَّ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَيْهِ فَاِذَا اضْطُرُّوْا اِلَيْهِ فَلَا بَأْسَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

محمد - ابوحنیفہ - محمد بن سوقہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ آپ کے ساتھ جہاد کروں اور میں نے اپنے ماں باپ روتے چھوڑے ہیں حضرت نے فرمایا جا اور جیسے تو نے ان کو رلایا ویسے ان کو ہنسا۔
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور جہاد کرنا ماں باپ کی اجازت کے بغیر جائز نہیں جب تک کہ نفیر عام نہ ہو اور مسلمان اس کی طرف بے قرار نہ ہوں جب اس کی طرف بے قرار ہوں تو اس کو جہاد میں جانے میں کچھ حرج نہیں اور امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا يَحِلُّ لَكَ مِنْ مَالِ وَلَدِكَ

اولاد کے مال میں سے کیا چیز حلال ہے۔

۸۵۸۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اَفْضَلُ مَا اَكَلْتُمْ كَسْبُكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ۔

محمد - ابوحنیفہ - حماد - ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ افضل وہ چیز ہے جو تم کھاؤ تمہاری کمائی ہے اور تمہاری اولاد تمہاری کمائی میں سے ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا أَنْ يَأْكُلَ مِنْ مَالِ ابْنِهِ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَانَ غَنِيًّا فَأَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا فَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

٨٥٩۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَيْسَ لِلْأَبِ مِنْ مَالِ ابْنِهِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَحْتَاجَ إِلَيْهِ مِنْ طَعَامٍ أَوْ شَرَابٍ أَوْ كِسْوَةٍ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح۔

امام محمد رح نے کہا کہ اولاد کا مال دستور کے موافق
کھانے میں کچھ حرج نہیں جبکہ باپ محتاج ہو۔ اور اگر مال
ہو اور بیٹے کے مال سے کوئی چیز لے تو وہ اس پر قرض
اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم
نے کہا کہ باپ کے لئے کوئی چیز اپنے بیٹے کے مال میں سے
جائز نہیں مگر یہ کہ محتاج ہو اس کا کھانا اور پینا کپڑے میں
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رح کا
یہی قول ہے۔

بَابُ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ كَمَنْ فَعَلَهُ

٨٦٠۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكَ عَلَيْهِ وَلَكِنْ سَأَدُلُّكَ عَلَى فَتًى مِنْ بَنِي الْأَنْصَارِ انْطَلِقْ فَإِنَّكَ سَتَجِدُهُ فِي مَقْبَرَةِ بَنِي فُلَانٍ يَرْمِي مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ فَإِنَّ عِنْدَهُ بَعِيرًا يَحْمِلُكَ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ حَتَّى أَتَى مَقْبَرَةَ بَنِي فُلَانٍ فَوَجَدَهُ فِيهَا يَرْمِي مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ فَقَالَ لَهُ إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَسْتَحْمِلُهُ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ شَيْئًا فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ عَنَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ فَانْطَلَقَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَا بَعِيرٍ فَحَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ فَإِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ

نیک راہ بتانے والا کرنے والے کے مثل ہے

محمد۔ ابو حنیفہ۔ علقمہ بن مرثد سے مرفوعاً روایت کر
ہیں کہ ایک مرد حضرت کے پاس سواری مانگنے کو آیا رسول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں
جس پر میں تجھ کو سوار کروں لیکن میں تجھ کو ایک جوان انصا
کی طرف راہ بتلاتا ہوں جا تو اس کو بنی فلاں کے مقبرے
میں پائے گا وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیر اندازی کر
اس کے پاس ایک اونٹ ہے اور وہ تجھ کو اس پر سوا
کریگا وہ مرد چلا یہاں تک کہ بنی فلاں کے مقبرے میں آ
اس کو وہاں پایا اس حال میں کہ وہ اپنے ساتھیوں کے
ساتھ تیر اندازی کر رہا تھا اس سے کہا کہ میں رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سواری مانگنے کو آیا تھا میں
نے آپ کے پاس کوئی چیز نہ پائی اور اس نے اس کو اس
حال سے خبر کی تو اس نے کہا قسم ہے اس اللہ جل جلا
کی کہ اس کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں البتہ تحقیق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجھ سے ذکر کیا تھا اس
یہ بات دو بار کہی پھر چلا اور اس کو اونٹ پر سوار کیا اور
اونٹ پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا او
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حقاً عليه۔

اس سے فرمایا کہ جا ایک راہ بتانے والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے

باب (٢٧) الوليمة

٨٦١ - محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن الهيثم قال لما تزوج النبي صلى الله عليه وآله وسلم أم سلمة رضي الله تعالى عنها أولم عليها سويقا وتمرا وقال إن شئت سبعت لك وسبعت لصواحبك۔

قال محمد يعني يقيم عندها سبعا وعند صواحبها سبعا۔

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة

ولیمہ کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ ہیثم سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ سے نکاح کیا تو ولیمہ کیا ان پر ستو اور کھجور سے اور فرمایا کہ اگر تو چاہے تو تیرے پاس سات دن رہوں اور سات دن تیری ساتھیوں کے پاس رہوں۔

امام محمد رہ نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ اس کے پاس سات دن ٹھہریں اور ان کے مصاحبوں کے پاس بھی سات دن۔

امام محمد نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ کا بھی قول ہے۔

باب (٢٨) الزهد

٨٦٢ - محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا حماد عن ابراهيم قال ما شبع آل محمد صلى الله عليه وآله وسلم ثلاثة أيام متتابعة من خبز البر حتى فارق محمد صلى الله عليه وآله وسلم الدنيا وما زالت الدنيا عليهم عسرة كدرة حتى قبض محمد صلى الله عليه وآله وسلم فلما قبض أقبلت الدنيا عليهم صبا۔

زہد کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا آل محمد نے تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کبھی کھائی یہاں تک کہ آپ نے دنیا چھوڑی اور ہمیشہ دنیا ان پر درہ کی طرح تنگ رہی یہاں تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا جب آپ کا انتقال ہوا تو متوجہ ہوئی ان پر دنیا اس طرح کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مال کی بہت کثرت ہوئی اور اصحاب کبار رضی اللہ تعالے عنہا بہت مالدار ہوگئے۔

باب (٢٩) الدعوة

٨٦٣ - محمد قال اخبرنا ابو حنيفة قال حدثنا محمد بن قيس أن أبا العوجاء العشاة وكان صديقا لمسروق فكان يدعوه فيأكل

دعوت کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ ابا عوجا اشناء مسروق کے دوست تھے وہ ان کی دعوت کیا کرتے تھے مسروق ان کا کھانا کھاتے تھے اور ان کا پانی پیتے تھے اور ان سے پوچھتے:

مِنْ طَعَامِهٖ وَتَشْرَبُ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا تَسْأَلُهُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ مَا لَمْ تَعْرِفْ شَيْئًا بِعَيْنِهٖ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ.

پوچھ کر کہ یہ حلال کمائی سے ہے یا حرام سے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور اس میں کچھ ڈر نہیں جب تک کہ ہو بہو حرام کو پہچانے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

٨٦٤ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى الرَّجُلِ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا تَسْأَلْهُ عَنْهُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ مَا لَمْ تَعْرِفْ شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ.

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو کسی مرد کے پاس جائے تو اس کا کھانا کھا اور اس کا پانی پی اور اس سے حال نہ پوچھ۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور جب تک کسی چیز کو نہ پہچانے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

٨٦٥ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِذَا دَخَلْتَ بَيْتَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا تَسْأَلْ عَنْ شَيْءٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ مَا لَمْ تَعْرِفْ شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ کہا جاتا تھا کہ جب تو کسی مسلمان کے گھر میں جائے تو اس کا کھانا کھا اور اس کا پانی پی اور کسی سے نہ پوچھ۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جب تک کہ کسی چیز کو نہ پہچانے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رح کا۔

٨٦٦ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ صَنَعَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَلَمَّا وُضِعَ الطَّعَامُ تَنَاوَلَ وَتَنَاوَلْنَا مَعَهُ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِضْعَةً فَلَاكَهَا فِيْ فِيْهِ طَوِيْلًا لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَأْكُلَهَا فَأَلْقَاهَا مِنْ فِيْهِ وَأَمْسَكَ عَنِ الطَّعَامِ فَقَالَ أَخْبِرْنِيْ عَنْ لَحْمِكَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عاصم بن کلیب ایک صحابی سے روایت ہیں کہ ایک صحابی نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا اور آپ کو بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے جب آپ کے آگے کھانا رکھا گیا تو آپ نے کھایا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ کھایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک بوٹی پکڑی اور اس کو دیر تک اپنے منہ میں چبایا اور اس کو نہ کھا سکے تو اس کو اپنے منہ سے پھینک دیا اور کھانے سے باز رہے اور فرمایا خبر دے مجھ کو اپنے گوشت سے کہ یہ کہاں سے ہے اس نے عرض کی کہ یا حضرت ہمارے ایک ساتھی کی بکری تھی اور ہمارے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ اس کو

عِنْدَنَا مِنْ اَنْ نَحْوٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَاةٌ كَانَتْ لِصَاحِبٍ لَنَا فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فَنَشْتَرِيْهَا فَعَجَّلْنَا بِهَا فَذَبَحْنَاهَا وَصَنَعْنَاهَا لَكَ حَتّٰى يَجِيْئَ صَاحِبُهَا فَنُعْطِيَهُ ثَمَنَهَا فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْفَعَ الطَّعَامُ وَأَنْ يُطْعَمَهُ الْأَسْرٰى

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَلَوْ كَانَ اللَّحْمُ عَلٰى حَالِهِ الْأَوَّلِ مَا أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَهُ الْأَسْرٰى وَلٰكِنَّهُ رَآهُ قَدْ خَرَجَ عَنْ مِلْكِ الْأَوَّلِ وَكَرِهَ أَكْلَهُ لِأَنَّهُ عِنْدَنَا لَمْ يَضْمَنْ قِيْمَتَهُ لِصَاحِبِهِ الَّذِيْ أُخِذَتْ شَاتُهُ وَمَنْ ضَمِنَ شَيْئًا صَارَ لَهُ مِنْ وَجْهِ غَصْبٍ فَأَحَبُّ إِلَيْنَا أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهٖ وَلَا يَأْكُلَهُ وَكَذٰلِكَ رِبْحُهُ وَالْأُسَارٰى عِنْدَنَا مِنْ أَهْلِ السِّجْنِ الْمُحْتَاجِيْنَ وَهٰذَا كُلُّهُ قِيَاسُ قَوْلِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

خریدیں تو ہم نے اس کے ساتھ جلدی کی اور وہ بکری ذبح کرکے آپ کے لئے تیار کی یہاں تک کہ اس کا مالک آئے تو ہم اس کو اس کی قیمت دے دیں گے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یہ کھانا اٹھایا جائے اور قیدیوں کو کھلایا جائے۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر گوشت اپنے پہلے حال پر ہوتا یعنے حرام ہوتا تو نہ حکم کرتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو قیدیوں کے کھلانے کا لیکن آپ نے دیکھا کہ وہ پہلے کی ملک سے نکل گیا اور اس کا کھانا مکروہ رکھا اس لئے کہ ہمارے نزدیک قیمت کا ضامن نہیں ہوا مالک کیونکہ جس کی بکری لی گئی اور جو کسی چیز کا ضامن ہو تو اس کی وہ چیز غصب کے ذریعے سے ہوگی۔ چنانچہ ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اس کو خیرات کر ڈالے اور اس کو کھائے نہیں اور یہی حال اس کے نفع کا ہے۔ اور قیدی ہمارے نزدیک یہ ہے کہ قید خانے میں رہنے والے محتاج ہیں اور یہ سب قیاس امام ابوحنیفہ کا ہے۔

بَابُ (۲۹۱) جَوَائِزِ الْعُمَّالِ

محصلین کے ہدیوں کا بیان

۸۶۷ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ خَرَجَ إِلٰى زُهَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَزْدِيِّ وَكَانَ عَامِلًا عَلٰى حُلْوَانَ فَطَلَبَ جَائِزَتَهُ هُوَ وَذَرٌّ الْهَمْدَانِيُّ فَأَجَازَهُمَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ مَا لَمْ نَعْرِفْ شَيْئًا حَرَامًا بِعَيْنِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد - ابو حنیفہ، حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم زہیر بن عبداللہ کی طرف گئے اور وہ حلوان کا عامل تھا ابراہیم اور ذر ہمدانی نے اس کی دعوت طلب کی تو دونوں نے اس کو جائز رکھا۔

امام محمد رح نے کہا کہ جب تک حرام کو ہو بہو نہ پہچانے تو اس کا کھانا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۸۶۸ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيَّ

محمد - علاء بن زہیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی کو دیکھا کہ وہ میرے والد کے پاس

لَهٗ وَالِدِيْ وَهُوَ عَلٰى حُلْوَانَ فَطَلَبَ جَائِزَتَهٗ فَاَجَازَهٗ۔

۷۵۹۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَابَاْسَ بِجَوَائِزِ الْعُمَّالِ قَالَ قُلْتُ فَاِذَا كَانَ الْعَاشِرُ اَوْ مِثْلَهٗ قَالَ اِذَا كَانَ مَا يُعْطِيْكَ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا تَعْرِفُهٗ بِعَيْنِهٖ مُسْلِمًا اَوْ مُعَاهِدًا فَاقْبَلْ۔

اُسے اور وہ حلوان پر عامل تھے تو انہوں نے اس کی دعوت طلب کی پس انہوں نے اس کو جائزہ دیا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ حاکموں کو ہدیہ لینے میں کوئی حرج نہیں میں نے کہا کہ جب عشر لینے والا یا اس کے مثل ہو کہا کہ جب تجھ کو ایسی چیز دے کہ بعینہٖ اس کو تو جانتا ہو مسلمان سے یا ذمی سے تو قبول کر۔

بَابُ الرِّفْقِ وَالْخُرْقِ (۲۹۲)

نرمی اور سختی کا بیان

۷۶۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عَائِذٍ عَنْ مُجَاهِدٍ يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ نَظَرَ النَّاسُ اِلٰى خَلْقِ الرِّفْقِ لَمْ يَرَوْا مِمَّا خَلَقَ اللّٰهُ مَخْلُوْقًا اَحْسَنَ مِنْهُ وَلَوْ نَظَرُوْا اِلٰى خَلْقِ الْخُرْقِ لَمْ يَرَوْا مِمَّا خَلَقَ اللّٰهُ مَخْلُوْقًا اَقْبَحَ مِنْهُ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ایوب بن عائذ۔ مجاہد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ نرمی کی پیدائش کی طرف نظر کرتے تو خدائے تعالٰے کی تمام مخلوق میں اس سے بہتر کوئی چیز نہ دیکھتے اور اگر سختی کی پیدائش کو دیکھتے تو خدا کی تمام مخلوق میں اس سے بدتر کوئی چیز نہ دیکھتے۔

بَابُ الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْاِكْتِوَاءِ (۲۹۳)

جھاڑ پھونک اور داغنے کا بیان

۷۶۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اكْتَوٰى وَاحْسِنْ مِنْ اَجْلِهٖ اَوْ رُقِيَ مِنَ الْعَقْرَبِ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

۷۶۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ کے ایک دوست نے داغا اور بچھو کے منتر پڑھا۔

امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور اس میں کوئی حرج نہیں اور یہی ہے قول امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰے عنہ کا۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عبیداللہ بن ابوزیاد۔ ابونجیح عبید بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ اسماء بنت عمیس حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئیں اور ان کا ایک

أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنٌ مِنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَابْنٌ مِنْ جَعْفَرٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أَتَخَوَّفُ عَلٰى ابْنَيَّ أَخِيْكَ الْعَيْنَ أَفَأَرْقِيْهِمَا قَالَ نَعَمْ فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ يَسْبِقُ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ إِذَا كَانَ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ أَوْ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح۔

بیٹا ابی بکرؓ سے تھا اور ایک بیٹا جعفرؓ سے تو انہوں نے کہا کہ یا حضرت میں آپ کے دونوں بھتیجوں پر نظر بد سے ڈرتی ہوں کہ ان کو نظر لگ جائے کیا میں ان پر منتر پڑھوں یا جھاڑ پھونک کروں فرمایا ہاں اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی تو اس سے آنکھ سبقت کرتی (یعنے تاثیر نظر کی حق ہے اور سحر کی طرح آدمی وغیرہ میں اثر کرتی ہے)۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ منتر پڑھنا درست ہے جبکہ اللہ جل جلالہ کے ذکر سے ہو یا قرآن سے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحؒ کا۔

(ف) جس منتر میں شرک کا مضمون نہ ہو اس کا پڑھنا درست ہے اور جس میں شرک کا مضمون ہو وہ حرام ہے اور کفر ہے۔

بَابُ (٢٩٤) نَفَقَةِ اللَّقِيْطِ

گری پڑی چیز کے خرچ کا بیان

٨٧٣ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا أَنْفَقْتَ عَلَى اللَّقِيْطِ تُرِيْدُ بِهِ اللّٰهَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَمَا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِ تُرِيْدُ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ عَلَيْهِ فَهُوَ لَكَ عَلَيْهِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هٰذَا كُلُّهُ تَطَوُّعٌ وَلَا يَرْجِعُ عَلَى اللَّقِيْطِ بِشَيْءٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کہ تو پڑے ہوئے بچہ پر خرچ کرے اس نیت سے کہ خدا کی رضی چاہتا ہو تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں اور جو چیز تو اس پر خرچ کرے اس ارادے سے کہ وہ اس پر قرض ہو تو تیرا اس پر قرض ہوگا۔

امام محمدؒ نے کہا کہ یہ سب نفل ہے خواہ اللہ کے لئے خرچ کرے یا اس ارادے سے کہ وہ بطور قرض کے ہے اور وہ لقیط پر کسی چیز کے ساتھ رجوع نہ کرے گا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا۔

بَابُ (٢٩٥) جُعْلِ الْآبِقِ

بھاگنے والے کی اجرت کا بیان

٨٧٤ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ سعید بن مرزبان۔ ابو عمر

عن سعيد بن المرزبان عن أبي عمرو الشيباني عن عبد الله بن مسعود أنه جعل جعل الآبق إذا أصابه خارجا من المصر أربعين درهما.

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بھاگنے والے کی اجرت اگر اس کو شہر سے باہر پائے چالیس درہم مقرر کیا۔

۸۷۵۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا ابن أبي رباح عن أبيه عن عبد الله بمثل ذلك في جعل الآبق أيضا.

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابن ابی رباح۔ ابی رباح۔ عبداللہ سے بھاگنے والے کی اجرت کے متعلق انہی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

قال محمد وبه نأخذ إذا كان الموضع الذي أصابه فيه مسيرة ثلاثة أيام فصاعدا فجعله أربعون درهما وإذا كان أقل من ذلك أعطي له على قدر الشيء وهو قول أبي حنيفة.

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جب اس کو ایسی جگہ پائے کہ وہ تین دن کی مسافت ہو یا زیادہ تو اس میں چالیس درہم ہیں اور اگر اس سے کم ہو تو مسافت کے مطابق اس کی اجرت ٹھہرائی جائے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔

(ف) یعنے اگر کسی کا غلام بھاگ جائے اور کوئی آدمی اس کو پکڑ لائے تین دن کی مسافت سے تو اس کی اجرت چالیس درہم ہیں اور اگر اس سے کم ہو تو اسی حساب سے اجرت دی جائے۔

باب من أصاب لقطة يعرفها

گری پڑی چیز کے اعلان کا بیان

۸۷۶۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن أبي إسحاق عن رجل عن علي أنه قال في اللقطة يعرفها حولا فإن جاء صاحبها وإلا تصدق بها أو باعها وتصدق بثمنها غير أن صاحبها بالخيار إن شاء ضمنه وإن شاء تركه.

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابواسحاق۔ ایک شخص سے وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے پڑی ہوئی چیز کے متعلق فرمایا کہ مشہور کرے اس کو ایک برس پھر اگر اس کا مالک آئے تو اس کو دے ورنہ اس کو خیرات کردے یا بیچ ڈالے اور اس کی قیمت کو خیرات کردے لیکن اس کے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس سے بدلا لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

قال محمد وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمة الله عليه.

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۸۷۷۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال في اللقطة

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے پڑی ہوئی چیز کے متعلق کہا کہ صدقہ

يَتَصَدَّقَ بِهِمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَكْلِهِمَا فَإِنْ كُنْتَ مُحْتَاجًا فَأَكَلْتَ فَلَا بَأْسَ بِهِ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

کرے اس کو تو میرے نزدیک بہتر ہے کہ کھانے سے اور اگر تو محتاج ہو اور کھالے تو کچھ حرج نہیں۔
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (٢٩٦) الْوَشْمِ وَالْوَصْلَةِ فِي الشَّعْرِ وَأَخْذِ الشَّعْرِ مِنَ الْوَجْهِ وَالْمُحَلِّلِ

بدن گودنے اور بال ملانے اور حلالہ کرنے کا بیان

٨٧٨- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالْمُحَلِّلُ وَالْمُحَلَّلُ لَهُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ أَمَّا الْوَاصِلَةُ فَالَّتِيْ تَصِلُ شَعْرًا إِلَى شَعْرِهَا فَهٰذَا مَكْرُوْهٌ عِنْدَنَا وَلَا بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ صُوْفًا فَأَمَّا الْمُحَلِّلُ وَالْمُحَلَّلُ لَهُ فَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَيَسْأَلُ رَجُلًا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا لِيُحَلِّلَهَا لَهُ فَهٰذَا لَا يَنْبَغِيْ لِلسَّائِلِ وَلَا لِلْمَسْئُوْلِ يَفْعَلَاهُ وَالْوَاشِمَةُ الَّتِيْ تَشِمُ الْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهَ فَهٰذَا لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُفْعَلَ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا۔ کہ لعنت کی گئی وہ عورت جو دوسری عورت کے بال میں بال جوڑے اور وہ عورت جو اپنے بالوں سے اور بال جوڑائے اور لعنت کی گئی حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا اور اس عورت پر جو دوسرے کا بدن گودے اور اس میں نیل بھرے اور اس عورت پر جو اپنا بدن گدوائے۔

امام محمدؒ نے کہا کہ واصلہ تو وہ عورت ہے کہ دوسرے عورت کے بال میں بال جوڑے اور ہمارے نزدیک یہ مکروہ ہے اگر اون کو ملائے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور محلل اور محلل لہ کا یہ بیان ہے کہ ایک مرد اپنی عورت کو تین طلاقیں دے پھر چاہے کہ اس کا کسی دوسرے مرد سے نکاح کر دے تاکہ وہ اس کو اس کے لئے حلال کر دے پس یہ کرنا نہ تو سائل کے لئے اور نہ مسئول کے لئے جائز ہے اور واشمہ وہ عورت ہے۔ کہ اپنی دونوں ہتھیلیاں اور اپنا منہ گودے اور اس میں نیل بھر دے یہ بھی کرنا مناسب نہیں۔

٨٧٩- مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ہیثم۔ ام ثور سے روایت

قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا بَأْسَ بِالْوَصْلِ فِي الرَّأْسِ إِذَا كَانَ صُوفًا۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح۔

کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ اگر سر کے بالوں میں اُون جوڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔
امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ حَفِّ الشَّعْرِ مِنَ الْوَجْهِ يُقَالُ حَفَّتِ الْمَرْأَةُ وَجْهَهَا أَيْ أَخَذَتْ عَنْهُ الشَّعْرَ

منہ سے بال لینے کا بیان حفت المراۃ وجہا سے مراد یہ ہے کہ اس نے اپنے چہرے سے بال لیا۔

۸۸۰۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْهَا أَحُفُّ وَجْهِي فَقَالَتْ أَمِيطِي عَنْكِ الْأَذَى۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا کہ میں اپنے منہ سے بال لوں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ دور کر اس سے ایذا کو یعنی منہ سے بال لینا درست ہیں۔

۸۸۱۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْهَا أَحُفُّ وَجْهِي فَقَالَتْ أَمِيطِي عَنْكِ الْأَذَى۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ زیاد بن علاقہ۔ عمرو بن میمون سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے پوچھا کہ میں اپنے منہ سے بال لوں انہوں نے کہا کہ اس سے ایذا کو دور کر۔
امام محمد رہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۸۸۲۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تُوسَمَ الدَّابَّةُ فِي وَجْهِهَا أَيْ يُضْرَبَ الْوَجْهُ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ۔

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ مکروہ رکھتے تھے وہ یہ کہ داغ دیا جائے چارپایہ کو اس کے منہ پر یعنی اس کے منہ کو مارا جائے۔
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔

۸۸۳۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ كَانَ

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رض اپنی داڑھی کو پکڑتے پھر مٹھی کے نیچے

يَقُصُّ عَلَى لِحْيَتِهِ ثُمَّ يَقُصُّ مَا تَحْتَ الْقَبْضَةِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

وہ مٹھی سے زیادہ ہوتی، اس کو کاٹتے۔
امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (٢٩٩) الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ وَالْوَسْمَةِ

مہندی اور وسمے سے خضاب کرنے کا بیان

٨٨٤۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَتَتْنَا أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبَةً بِالْحِنَّاءِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عثمان بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام سلمہؓ زوج نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کا ایک گچھا لائیں جو مہندی سے رنگا ہوا تھا۔

٨٨٥۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ قَالَ بَقْلَةٌ طَيِّبَةٌ وَلَمْ يَرَ بِذٰلِكَ بَأْسًا۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رح

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے وسمہ کے خضاب کا حکم پوچھا تو انہوں نے کہا کہ پاک درخت ہے اور اس میں کچھ حرج نہ سمجھا۔
امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

٨٨٦۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ حُجَيَّةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّعْرَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابوحجیہ۔ بریدہ۔ ابوالاسود دولی۔ ابوذرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین وہ چیز جس سے تم اپنے بال کو بدلو مہندی اور کتم ہے۔

٨٨٧۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ أُتِيَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رض فَنَظَرْتُ إِلَى لِحْيَتِهِ وَرَأْسِهِ قَدْ نَصَلَتْ مِنَ الْوَسْمَةِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ محمد بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسین بن علیؓ کا سر مبارک لایا گیا تو میں نے ان کا سر اور ان کی داڑھی دیکھی جو مہندی سے رنگی ہوئی تھی۔

٨٨٨۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

محمد۔ ابوحنیفہ۔ یزید بن عبدالرحمن۔ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ گویا میں ابن ابی قحافہ کی داڑھی

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى لِحْيَةِ أَبِي قُحَافَةَ كَأَنَّهَا ثَمَرُ الثَّغَامِ تَوَقُّعُ بُقْعَةٍ مِنْ شِدَّةِ الْحُمْرَةِ وَاللهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

دیکھ رہا ہوں گویا بہت سُرخی کے سبب سے دہکتا ہوا انگارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے۔

بَابُ ٣٠ شُرْبِ الدَّوَاءِ وَأَلْبَانِ الْبَقَرِ وَالِاكْتِوَاءِ

دوا اور گائے کا دودھ پینے اور داغنے کا بیان

٨٨٩۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً إِلَّا السَّامَ وَالْهَرَمَ فَعَلَيْكُمْ بِأَلْبَانِ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا تَخْلِطُ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ قیس بن مسلم۔ طارق بن شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے موت اور بڑھاپے کے سوا کوئی بیماری نہیں پیدا کی مگر اس کی دوا پیدا کی۔ تم گائے کے دودھ کو لازم پکڑو اس لئے کہ وہ ہر درخت سے مخلوط ہوتا ہے۔

٨٩٠۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ النَّجْمُ رُفِعَتِ الْعَاهَةُ عَنْ أَهْلِ كُلِّ بَلَدٍ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ عطاء بن ابو رباح۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب ستارہ چڑھتا ہے تو ہر شہر سے آفت اُٹھا لی جاتی ہے۔

٨٩١۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ خَبَّابَ بْنَ الْأَرَتِّ كَوَى عَبْدَ اللهِ ابْنَهُ فِي الْعَرْصَةِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ خباب نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو عرصہ سے داغا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ٣١ تَقْيِيدِ الْعِلْمِ

علم کے لکھنے کا بیان

٨٩٢۔ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْكُتُبَ ثُمَّ حَسَّنَهَا قَالَ حَمَّادٌ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ يَكْتُبُهَا بَعْدَهُ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد۔ ابراہیم سے روایت ہے۔ کہ وہ کتابوں کو مکروہ رکھتے تھے پھر اس کو اچھا جانا۔ حماد نے کہا کہ میں نے ابراہیم کو دیکھا کہ اس کے بعد کتابیں لکھتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ۔

امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ٣٢ الذِّمِّيِّ يُسَلِّمُ عَلَى الْمُسْلِمِ يَرُدُّ السَّلَامَ

٨٩٣ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ صَحِبَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُفَارِقَهُ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ نَكْرَهُ أَنْ يَبْتَدِئَ الْمُسْلِمُ الْمُشْرِكَ بِالسَّلَامِ وَلَا بَأْسَ بِالرَّدِّ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

مسلمان کو ذمی کے سلام کرنے کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ ہیثم۔ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک ذمی مرد کے ساتھ ہوئے جب اس سے جدا ہونے کا ارادہ کیا تو کہا کہ السلام علیک، ابن مسعود نے کہا وعلیک السلام۔

امام محمد رح نے کہا کہ مکروہ ہے یہ کہ مسلمان کافر کو سلام کرے اور اس کو سلام کا جواب دینے میں کچھ ڈر نہیں اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ٣٣ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

٨٩٤ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ ابْنُ أَبِي النُّجُودِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَذَلِكَ أَنَّ الشَّمْسَ تُصْبِحُ صَبِيحَةَ ذَلِكَ الْيَوْمِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ كَأَنَّهَا طَسْتٌ تَرَقْرَقُ۔

شب قدر کا بیان

محمد۔ ابو حنیفہ۔ عاصم بن ابو نجود۔ زر بن حبیش سے روایت کرتے ہیں کہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ شب قدر ستائیسویں رات کو ہے اس دن کی صبح کو اس طرح سورج چڑھتا ہے کہ اس میں کچھ روشنی نہیں ہوتی جیسے وہ طشت ہے گھومتا ہوا۔

بَابُ ٣٤ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَسَرَّهُ أَلْبَسَهُ اللهُ رِدَاءَهُ وَارْحَمُوا الضَّعِيفَيْنِ الْمَرْأَةَ وَالصَّبِيَّ

٨٩٥ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَسِرُّوا مَا شِئْتُمْ وَأَعْلِنُوا مَا شِئْتُمْ مَا مِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ شَيْئًا إِلَّا أَلْبَسَهُ اللهُ تَعَالَى رِدَاءَهُ۔

٨٩٦ - مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ارْحَمُوا الضَّعِيفَيْنِ الْمَرْأَةَ وَالصَّبِيَّ۔

چھپا کر نیک عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اپنی چادر پہنائے گا، اور دو ضعیفوں یعنی عورت اور بچے پر رحم کرو

محمد۔ ابو حنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز چاہو پوشیدہ کرو اور جو چاہو ظاہر کرو اور نہیں کوئی بندہ چھپ کر کوئی کام کرتا ہے مگر خدا تعالیٰ اس کو اپنی چادر پہنائے گا۔

محمد۔ ابو حنیفہ اپنے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے مرفوعاً روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو کمزوروں یعنی عورت اور بچے پر رحم کرو۔

بَابٌ مِنَ الْإِمَارَةِ وَمَنِ اسْتَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً عُمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ

امارت اور اس شخص کا بیان جس نے بہتر طریقہ ایجاد کیا اور بعد والوں نے اس پر عمل کیا۔

٨٩٧۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ يُؤْجَرُ فِيْهِمُ الْمَيِّتُ بَعْدَ مَوْتِهٖ وَلَدٌ يَدْعُوْ لَهٗ بَعْدَ مَوْتِهٖ فَهُوَ يُؤْجَرُ فِيْ دُعَائِهٖ وَرَجُلٌ عَلَّمَ عِلْمًا يُعْمَلُ بِهٖ وَيُعَلِّمُهُ النَّاسَ فَهُوَ يُؤْجَرُ عَلٰى مَا عُمِلَ بِهٖ اَوْ عُلِّمَ وَرَجُلٌ تَرَكَ اَرْضًا عَنْ صَدَقَةٍ قَائِمَةٍ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ تین چیزیں ہیں جن کے باعث مردے کو مرنے کے بعد ثواب دیا جاتا ہے ایک تو وہ لڑکا ہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعا کرے پس وہ ثواب دیا جاتا ہے اس کی دعا کے سبب سے اور دوسرا وہ مرد ہے کہ علم سکھا گیا وہ اس پر عمل کرے اور لوگوں کو سکھائے پس وہ ثواب پایا جاتا ہے اس پر عمل کرنے یا سکھانے کے سبب سے اور تیسرا وہ مرد ہے کہ زمین خیرات کر جائے۔

٨٩٨۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ اَبِيْ غَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ الْاِمَارَةَ اَمَانَةٌ وَهِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا ثُمَّ اَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا وَاَنّٰى لَهٗ ذٰلِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ ابو غسان حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر امارت امانت ہے۔ اور وہ قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی ہے مگر جو کہ اس کو حق کے ساتھ لے پھر اس کا حق ادا کرے لیکن یہ اس کو کہاں سے حاصل ہو سکتا ہے اے ابوذر (یعنی اس کا حق ادا نہیں کر سکتا)۔

٨٩٩۔ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْكَلَامِ۔

محمد۔ ابوحنیفہ۔ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نے کہا کہ بلا گفتگوؤں کے حوالہ کر دی گئی ہے (یعنی مصیبت بات کرنے سے آتی ہے اگر خاموش رہے تو نجات پا جائے۔

تمت

محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب و مالکان مطبع سعیدی
قرآن محل اردو بازار کراچی